

تذکرہ اولیائے پاکستان افغانستان

دمشرق اومغربی پاکستان مشاہیر
اولیاء اللہ اوعالمانو حالات

روحانی رابطہ

او

روحانی تہذیب

جلد اول

مؤلف
عبدالحلیم اثر افغانی

مکتبہ حضرت سید نجات قلندر علیہ الرحمہ
قریبی سیدان

تذکرہ اولیائے پاکستان افغانستان

دمشرق او مغربی پاکستان مشاہیر
اولیاء اللہ او عالمانو حالات

رُوحانی رابطہ

او

رُوحانی بیرون

مؤلف

عبدالحمید اثر افغانی

ناشر

مکتبہ حضرت سید نجات قلندر علیہ الرحمہ قریہ ہونی سیدان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رُوحَانِي رَابُّطُهُ

۱

رُوحَانِي بَرُونِ

تالیف _____ عبدالحلیم اثر افغانی

ژبه _____ پښتو

کتابت _____ مولوی محمد گل سعید مزاری

ناشر

مکتبه حضرت سید نجات قلندر علیہ الرحمہ قریه هونی سیدان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم ٥
 ملك يوم الدين ٥ اياك نعبد واياك
 نستعين ٥ اهدنا الصراط المستقيم ٥
 صراط الذين انعمت عليهم ٥ غير
 المغضوب عليهم ولا الضالين ٥

(آمين)

وانما يخشى الله من عباده العلماء ط

الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون

ولا تقول لمن يقتل في سبيل اموات ط بل احياء ولكن لا تشعرون

الله ولي الذين امنوا ويخرجهم من الظلمات الى النور

وصلى الله تعالى على خير خلقه ونور عرشه محمد وآله واصحابه اجمعين

THE HISTORY OF THE

... of the ...
 ... of the ...
 ... of the ...
 ... of the ...
 ... of the ...

CHAPTER I

... of the ...
 ... of the ...
 ... of the ...
 ... of the ...
 ... of the ...

اولیاء اللہ

(فَوَعَدَ عَبْدُ اٰمِنْ عِبَادَنَا اَنْ يَّثْبِتَ اَرْحَمَهُمْ مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَمْنَا اَلَمِنْ لَدُنَّا عِلْمًا هٗ)

کہ نظر کا شوک پہ کار در ویشانو خود بہ و وینی وقار در ویشانو
 بہ دغلارے بلورشی خدای رسول تہ کہ شوک یون کاندی بہ لاز در ویشانو
 ہر کفار بہیہ د خدای پہ در قبول وی چہ قبول ییوی کفزار در ویشانو
 ہستے کرم بازار بل یا بجهان نشتہ لکہ کرم دے بازار در ویشانو
 بہ یوہ قدم تو عرشہ یو رہے رسی مالیدے دے رفتار در ویشانو
 ہمبرہ خلق یے زیارت کا پس لہ برگہ چہ بازار وی بہ مزار در ویشانو
 بادشاہان دے دنیا وارہ پراتہوی لکہ خاور دے بہ دربار در ویشانو
 ہر بہار لہ خزان پہ جہان ستہ دے خزان نہ لوی بہار در ویشانو
 د جنت د باغ کلونہ بہیہ ہیر وی کہ شوک او وینی کلوار در ویشانو
 چہ دنیا یے کہ د خدای د پارہ ترکہ صدر رحمت شہ بہ روزگار در ویشانو
 د قار و حال تہ کورہ حال یے شہ شو راستہ مہ کوہ انکار در ویشانو
 پہ ہر چاہہ د غضب لیندہ کا کشتہ خطانہ در ویمی گزار در ویشانو

درست دیوان در رحمن دار تو دا غزل شہ

چہ بیان یے کہ و کردار در ویشانو

(عبد الرحمان بابا)

فہرست

صفحہ	زمانہ	عنوان	نمبر شمار
۶	۵	فہرست دعوایہ کتابوں	۱
۱۲		تسکر	۲
۲۶		تہرون	۳
۲۹		دیباچہ	۴
۳۸	۹ ستمبر ۱۹۴۳ء	تقریظہ حافظ محمد ادریس مرحوم	۵
۴۲	۱۰ اکتوبر ۱۹۴۳ء	تقریظہ محمد یونس سیٹھی	۶
۴۶	۱۶ اکتوبر ۱۹۴۳ء	تقریظہ سید نصر بن اللہ مشوانی	۷
۵۰	۱۳ نومبر ۱۹۴۳ء	تقریظہ خان عبدالودود خان	۸
۵۲	۲۵ نومبر ۱۹۴۳ء	تقریظہ شیخ محمد حسین صاحب	۹
۵۶		حضرت سنان ابن یحییٰ ہمدانی المعروف	۱۰
۶۳	۳۵ء	پہا امحباب بایارہوی اللہ عنہ۔ شہید	
۶۴	۳۹۲ء	سید جلال بخاری گنج علم شہید	۱۱
۶۸	۳۹۳ء	مولانا علی ابن یوسف دلازاک	۱۲
۷۱	۲۸۵ء	حضرت داتا گنج بخش لاہوری	۱۲
۱۳۰	۲۰۰ء	حضرت مدیح بابا چشتی	۱۳
۱۳۵	سنہ ۵	شیخ ابوبکر صالح	۱۵
۱۳۶	۵۲۷ء	حضرت آق شوریانی مغویشکی	۱۶
۱۳۷	۵۴۲ء	حضرت میران غنی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی	۱۷
۱۵۸	۵۷۷ء	حضرت سنی سرور سلطان	۱۸

نمبر شمار	عنوان	زمانه	صفحه
۱۹	سلطان بختیار خلجی، شرقی پاکستان	۶۰۲ هـ	۱۶۳
۲۰	سید امیر کبیر - سندهی	۶۳۰ هـ	۱۷۲
۲۱	شیخ شهاب الدین، سهروردی	۶۳۲ هـ	۱۷۴
۲۲	حضرت خواجہ معین الدین حسنی	۶۳۲ هـ	۱۸۵
۲۳	حضرت سید مبارک غزنوی	۶۳۲ هـ	۲۳۲
۲۴	حضرت لعل شہباز قلندر سهروردی	۶۵۰ هـ	۲۴۱
۲۵	حضرت ابراہیم وانشہند انصاری	۶۶۰ هـ	۲۴۵
۲۶	حضرت شیخ بہا الدین ذکریا ملتانی	۶۶۶ هـ	۲۴۹
۲۷	خواجہ بابا فرید کنج	۶۷۰ هـ	۲۶۱
۲۸	حضرت جلال الدین میر سرخ بخاری	۶۹۰ هـ	۲۷۴
۲۹	اولیائے مشرقی پاکستان	—	۲۸۸
۳۰	شیخ شرف الدین توالہ	۷۲۵ هـ	۲۹۹
۳۱	شیخ جلال الدین تبریزی	۷۳۳ هـ	۳۰۵
۳۲	سلطان نغوا الدین مبارک شاہ	۷۴۷ هـ	۳۰۵
۳۳	سلطان علاء الدین علی شاہ	۷۴۷ هـ	۳۱۰
۳۴	حاجی الیاس شاہ	۷۵۱ هـ	۳۲۲
۳۵	غیاث الدین اعظم شاہ	۷۸۶ هـ	۳۲۳
۳۶	مولانا سراج الدین عطاء	۷۸۵ هـ	۳۲۴
۳۷	حضرت شیخ راجہ بیابانی	۷۸۵ هـ	۳۲۹
۳۸	عثمان اخي سراج	۷۸۳ هـ	۳۳۱
۳۹	شیخ علاء الحق	۷۸۳ هـ	۳۳۴
۴۰	حضرت مخدوم جہانیاں	۷۸۸ هـ	۳۳۷

ردیف	زمانه	عنوان	نمبر شمار
۳۶۰	سنه ۹۱	خواجه بهاء الدین نقشبندی	۴۱
۳۶۹	سنه ۹۲	حضرت بدر عالم زاهدی	۴۲
۳۷۹	سنه ۸۰	قاضی سراج الدین صدیقی	۴۳
۳۸۴	سنه ۸۱	نور قطب عالم	۴۴
۳۸۶	سنه ۸۲	حضرت پیر قتال زاهدی	۴۵
۳۸۸	سنه ۸۵	حضرت خواجه محمد کیسودراز ثانی	۴۶
۳۸۸	سنه ۲۰	سید محمد کیسودراز اول	۴۷
۴۰۳	سنه ۵۳	سید نادر آدم بنوری	۴۸
۴۰۵	_____	سادات تارن	۴۹
۴۰۵	سنه ۲۰	سیدنا محمد طاهر الحسینی	۵۰
۴۰۷	سنه ۳۳	خواجه یحیی کیسودراز غوثی	۵۱
۴۱۵	سنه ۹۳	شیخ صدر الدین صدر جهان	۵۲
۴۲۰	سنه ۹۹	حضرت سید علی ترمذی، پیر بابا	۵۳
۴۲۷	سنه ۱۰۳	مولانا شیخ احمد سون	۵۴
۴۵۴	سنه ۱۰۳۳	حضرت سید پیر ابراهیم بخاری	۵۵
۴۵۹	سنه ۱۰۴	مولانا عبدالوهاب اخون پیغوبابا	۵۶
۵۰۵	//	شیخ محمد طاهر بندگی	۵۷
۵۰۹	سنه ۱۰۴۸	حضرت مولانا اخوند درویش	۵۸
۵۲۳	سنه ۱۰۵۵	شیخ سید خواجه ذکریا	۵۹
۵۵۴	سنه ۱۰۵۹	اخوند محمد یونس کیلانی	۶۰
۵۶۶	سنه ۱۰۶۰	شیخ امام الدین خلیل	۶۱
۵۷۱	سنه ۱۰۶۳	حضرت شیخ رحیمکار کا صاحب	۶۲

نمبر شمار	عنوان	زمانہ	صفحہ
۴۳	شیخ حمید انصہد (سوق پاکستان)	۱۰۴۳ھ	۵۹۰
۴۴	شیخ حاجی بہادر کوہاٹی	۱۰۴۸ھ	۵۹۵
۴۵	حضرت اخوند الیاس یوسفزائے	۱۰۸۶ھ	۴۱۲
۴۶	حضرت شیخ حبیب پشوری	۱۰۹۳ھ	۴۲۳
۴۷	حضرت اخوند مامون یوسفزائے	۱۰۹۹ھ	۴۲۵
۴۸	مولانا سعد اللہ خان وزیر آبادی	۱۱۰۲ھ	۴۲۷
۴۹	مولانا شیخ سعدی لاہوری	۱۱۰۸ھ	۴۳۰
۷۰	مولانا سید محمد قطب بنوری	۱۱۰۸ھ	۴۳۳
۷۱	حضرت مولانا محمد اسماعیل غوری	۱۱۱۱ھ	۴۳۷
۷۲	حضرت پیر سید حسن پشوری	۱۱۱۵ھ	۴۳۹
۷۳	حضرت شیخ عبد الغفور پشوری	۱۱۱۶ھ	۴۴۸
۷۴	حضرت میاں عبدالحی سندھی	۱۱۱۷ھ	۴۵۴
۷۵	حضرت اخوند میاں نعیم	۱۱۲۱ھ	۴۶۳
۷۶	حضرت شیخ محمد یحییٰ ڈاک	۱۱۳۱ھ	۴۶۵
۷۷	حضرت شیخ شہباز قلندر قادری	۱۱۳۳ھ	۴۷۵
۷۸	حضرت شیخ شہباز مہمند	۱۱۴۶ھ	۴۷۷
۷۹	حضرت شالہ محمد غوث قادری لاہوری	۱۱۵۲ھ	۴۷۸
۸۰	حضرت میاں عبد الحکیم کاکر	۱۱۵۳ھ	۴۹۴
۸۱	حضرت شالہ عبد الرحیم (سوق پاکستان)	۱۱۵۸ھ	۷۰۷
۸۲	حضرت شیخ جنید پشوری	۱۱۶۲ھ	۷۰۹
۸۳	حضرت شالہ عبد اللطیف بہرائی	۱۱۶۵ھ	۷۱۳
۸۴	حضرت شیخ محمد مؤمن	۱۱۸۲ھ	۷۲۳

نمبر شمار	عنوان	زمانه	صفحه
۸۵	حضرت میاں محمد عمر چمکنی	س ۱۱۹۰ هـ	۷۲۵
۸۶	حضرت شیخ اخوند محمد نقشبندی	س ۱۱۹۱ هـ	۷۳۸
۸۷	حضرت اخوند محمد صدیق پهلوارک	س ۱۱۹۵ هـ	۷۵۳
۸۸	حضرت حافظ محمد صدیق بشوالی	س ۱۱۹۸ هـ	۷۵۴
۸۹	اخوند حافظ محمد، عمر زائے	س ۱۲۰۴ هـ	۷۵۷
۹۰	حضرت صوفی سید محمد انور (شیراز)	س ۱۲۱۲ هـ	۷۵۹
۹۱	اخوند سید شیر محمد فاروقی	س ۱۲۱۲ هـ	۷۶۱
۹۲	حضرت حافظ عبدالمقتدر الیوری	س ۱۲۱۵ هـ	۷۶۹
۹۳	حضرت محمدی صاحبزادہ چمکنی	س ۱۲۲۰ هـ	۷۷۴
۹۴	حضرت فضل احمد، معصومی	س ۱۲۳۲ هـ	۷۸۰
۹۵	حضرت عبید اللہ میاں کل چمکنی	س ۱۲۳۳ هـ	۷۹۳
۹۶	اخوند زادہ فیض اللہ	س ۱۲۳۴ هـ	۷۹۵
۹۷	بابا فیض اللہ تیراھی	س ۱۲۳۵ هـ	۷۹۷
۹۸	حضرت سید عبدالحکیم بخاری	س ۱۲۳۶ هـ	۸۰۲
۹۹	حضرت سچل سرمست (سندی)	س ۱۲۳۷ هـ	۸۰۵
۱۰۰	حضرت سید احمد شہید بریلوی	س ۱۲۳۸ هـ	۸۱۳
۱۰۱	حضرت شاہ سلیمان تونسوی	س ۱۲۴۷ هـ	۸۲۳
۱۰۲	حضرت نور محمد تیراھی	س ۱۲۴۸ هـ	۸۲۹
۱۰۳	حضرت بابا مستجاب (قبائلی علاقہ مہمند)	س ۱۲۷۵ هـ	۸۵۳
۱۰۴	حضرت سید محمد امیر دکوٹی	س ۱۲۹۳ هـ	۸۵۸
۱۰۵	حضرت شیخ عبد الغفور دسوات	س ۱۲۹۵ هـ	۸۶۶
۱۰۶	حضرت شاو بابا صاحب دیر	س ۱۳۱۲ هـ	۹۱۹

تَشْكُرُ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على نبيِّه محمد وآله
 واصحابه الطيبين الطاهرين وعلى عباد الصالحين، چہ خُما د تالیف،
 روحانی رابطہ، اور روحانی تپون، تکمیل تہ اور سیدہ، دہولونہ اول
 زہ د اللہ تعالیٰ جلّ وعلیٰ شانہ شکر یہ اذکووم چہ مالہ ے دخپلو
 نیکو بندگانو، عالمانو، بزرگانو، شہیدانو د تذکرے اوسوانج حیات
 لیکلو توفیق را کر، چہ عامو مسلمانانو ورونپو تہ ترینہ فائدہ اور سیر
 او خُما د پارہ د نیک بختی موجب او کر خیر، بے شمیرہ درود اوسلام
 دے وی پہ روح پرفقوح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 اود دھوئی پہ آل او اصحابو باندے چہ د دھوئی د روحانی فیوضاتو
 شفقت او مہربانی پہ برکت د انیک بختی خُما نصیب شوہ۔ اود دھوئی
 اولیاء اللہ درجے دے خدائی بلندے کری چہ د چاند کرہ پہ دے
 کتاب کین راغلے دہ او کہ نہ دہ لیکن خُما روحانی سرپرستی او
 رہمائی ے فرمائیے دہ۔ او پہ دے سلسلہ کین پہ ظاہری او باطنی
 دوار و طریقو سرے بے شمیرہ مہربانی راسرہ کری دی۔ دے نہ پس
 چہ کومو ورونپو او مشفق دوستانو چہ دے علمی، ادبی، تاریخی
 او تحقیقی روحانی تذکرے د تالیف او اشاعت پہ سلسلہ کین پہ
 مختلفو طریقو سرے خُما امداد کرے دے، او خُما جوصلہ افزائی
 ے کرے دہ۔ دھوئی شکر یہ ادا کول ہم پہ مالازم دی حُک کہ چہ
 وَمَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ - خدای دے تہولولہ نیک اجر ورکری

دہریے زمانے سے دہریوں کے کرام" یہ موضوع بہ دمک
 یہ مختلف اخبار و نو اور سالو کتب نما مضمونوں پر چاپ کیدل۔
 یہ مارچ ۱۹۴۳ء کتب یوہ و رخ نما عزیز ترین دوست اور مشفق
 جناب محمد یونس سیٹھی چشتی نظامی دہریہ دہریہ کتب نما مضمونوں پر
 قبائل پینور راتہ دا خبرہ را و پاندے کرلہ۔ چہ دے خیلو مطبوعہ
 مضامینولہ دتور و اضافہ سورہ کہ یو کتابی شکل و رکبے نو فائدہ
 بہیئے زیاتہ شی۔ او یو مستقل عامی اور وحانی یادگار بہ پاتے شی۔
 دہریہ غلی موصوف دایو دہریہ نیک تجویز و و۔ خدائی دے ورلہ
 دے نیک اجر و رکری۔ دہریہ شریف الفاظ ہم داسے دی الدال
 علی الخیر کفایہ۔ دہریہ دا خبرہ نمازہ تہ پریوتہ۔ او تر اکت
 ۱۹۴۳ء دہریہ مشرقی او مغربی پاکستان دیو خومشاہیر و (۴۲)
 اولیاء اللہ دومہ حالات راجع کرل چہ دہریہ نہ پتہ سورہ صفحاتو
 کتاب جو رید لے شاہ۔ تہ وخت چہ دہریہ مسودہ م خیلو عالمانو او
 فاضلانور و نو و او دوستانو تہ پیش کرلہ۔ چہ دہریہ ملاحظہ
 کری۔ اصلاح او تہ مہم پکین او کری او ضروری مشورے را کری۔ نو دہریہ
 دہریہ نیکو مشور و او ہدایا تو سورہ سورہ دا کتاب دہریہ زیات خونین کر۔
 دہریہ تعریفیئے او کر۔ اوپہ دہریہ و نو الفاظ و کتب یو تقریبونہ پرے
 اولیکل۔ چہ روستو بہ ملاحظہ کرلے شی۔ کو مو فاضلانو عالمانو۔
 بزرگانو او ادیبانو چہ دہریہ مسودہ ملاحظہ کرے دہریہ ہتے کتب (۱)
 قدوة السالکین حضرت لالہ عبد الرحیم نیازی استاذ فلسفہ
 او الہیات دہریہ پینور یونیورسٹی (۲) حضرت آغا سید عنایت علی شاہ
 ضیاء جعفری قادری چشتی (۳) آغا سید محمد امیر شاہ کیلانی
 قادری (۴) جناب سید محمد امین کیلانی۔ قادری (خوکیانی) (۵)

جناب عبدالودود خان ریسرچ آفیسر وزارت اطلاعات مرکزی حکومت پاکستان (۲۶) جناب محمد یونس سیٹھی چشتی نظامی۔ (۲۷) جناب سید نصر من اللہ مشوانی۔ (۲۸) اور جناب محمد امین ماسٹل ابن مولانا غازی سیف الرحمان الکوزی علیہ الرحمۃ نومونہ دیادولو دی۔

پہلے دے تقریظوں کو کنیں یو تقریظ دے سید حافظ محمد ادریس شہید ہم دے۔ چھ دغہ اولے تقریظ دے۔ اوڈے تولونہ اول مادا مسودہ حافظ شہید تہ دے ملاحظے دے پارہ حوالہ کرے وہ حافظ شہید حماد مدرس اوہمز ولے وو۔ اومانہ دے خپل رورنہ کران وو۔ حافظ شہید چھ دے پینور یونیورسٹی دے شعبہ عربیہ صدر وو۔ فاضل عالم او بے مثلاً ادیب وو۔ حماد دولا نور و کتابونو (۱) "پنبتوادب" (۲) "تذکرہ دے سید افغانی" ہم ہفہ تقریظونہ لیکلی دی۔ حافظ شہید بہ حماد پہ کتاب صرف تقریظ نہ لیکلو بلکہ حماد کتاب تولہ مسودہ بہ یے پہ خپل تیز او تہ تنقید سر پہ بل مخ راتہ وارہ ولہ۔ اومانہ بہ یے دوبارہ مسودے لہ ترتیب ورکول راپارہ کرل۔ دے کتاب سرہ ہم حافظ شہید دغہ شان سلوک کرے وو۔ او بیچہ دغہ مسودہ م سبغالی محمد یونس چشتی تہ دے ملاحظے دے پارہ ورکرلہ نوہغوی پکبن ہم دے بے شمیرہ ترمیم او اضافے دے پارہ بنود نے راتہ اوکرلے۔ او پہ دے شان سرہ دے کتاب مسودے لہ م پہ دوئم حل نوے ترتیب ورکرلے۔ او دے کتابت دے پارہ م کاتب تہ حوالہ کرلو۔

حماد پہ دے کتاب کنیں دے تولونہ زیات تاریخی او تحقیقی مضمون دے حضرت سید علی المجہوری المعروف پہ دے تاکلیج بخشر لاہوری قدس سرہ پہ حقلہ دے۔ پہ دے مضمون کنیں دے بعض حوالہ

زیات تحقیق دپارہ پہ جنوری ۱۹۶۷ء کنس لاہور تہ تلے ووم ہلنہ م
دجناب شیخ محمد اکرام صاحب سی۔ ایس۔ پی چیف ایلمنٹس ریڈر
محکمہ اوقاف حکومت مغربی پاکستان سرہ پہ دے غرض ملاقات کرے
وو۔ چہ موصوف لوی فاضل عالم مورخ اودیب دے۔ داسلامی تصوف
وسیع مطالعہ لری۔ ”رود کوثر“ ”آب کوثر“ ”موج کوثر“ دھوی داسے
قابل قدر تالیفات دی چہ ترابدا بہ ددوی دعالی فضیلت یادگار پاتے
وی۔ د۱۹۳۲ء راسے دموصوف سرہ آدبی تعلق موجود دے۔ او پیر
شفقت راسرہ فرمائی۔ خیال م داو وچہ آماپہ دے مسودہ بہ موصوف
ہم یونظر واجوی۔ اود تصوف بعض مباحث چہ آماپہ دے کتاب کنس
راغلی دی دھنے پہ حقلہ بہ مفید مشورے او ہدایات راکری۔ چہ
آما دے تالیف افادیت نور ہم زیات شی۔ ہر کلہ چہ ہوی ددے کتاب
مسودہ اولیہ لہ۔ نو پیر زیات شی خوبن کر۔ دموصوف پہ نظر کنس
آما ددے تالیف لوی تعریف داو و۔ چہ پہ دے کنس پہ خصوصیت
سرہ دشمال مغربی پاکستان دھنے بے شمیر بزرگانو عالمانو او
شہیدانو تذکرہ راغلے دہ۔ چہ تراوسہ پورے دپاکستان دیوبل
ادیب او مورخ پہ کومہ تذکرہ کنس نہ دے راغلے۔ موصوف پیر نیکے
مشورے ہم راکرے او علاوہ دھنے نئی ددے کتاب د اشاعت د
اخراجا تو دپارہ دمحکمہ اوقاف حکومت مغربی پاکستان د طرف نہ
خالور نیم زرہ رو پئی ہم پہ طور د ”قرض حسنہ“ سرہ منظورے کرے۔ او
دیوسل کتابو نو خرید کولو منظوری یے ہم او فرمائیہ۔ دایقینا چہ
پیر لوی عملی امداد او شاباشے وو۔ چہ آما حوصلہ مے نور ہم او چہ
کرلہ۔ اوزہ یے ددے قابل کرم۔ چہ داخبل تالیف نور ہم پہ بنہ او
مکملہ طریقہ سرہ دخیل اشاعتی ادارے ”دارالاشاعۃ باجوڑ“

پہ اہتمام سرے چاپ کر لے شہ۔ پہ دے عہی او عملی امداد چہ زاد بنا علی
 شیخ محمد اکرام صاحب ہر خومرہ شکر یہ ادا کر کم کہ بہ وی۔ پہ دے
 منہ کنس اعلیٰ حضرت شہریار جہانزیب خان والی سوات دسٹل کتابونو
 اخستلو منظوری او فرمائیلہ او دے عزتمند جناب "شیخ محمد حسین"
 پی۔ اے کرم ایجنسی او عزتمند جناب سید "نصر من اللہ" پی اے شمالی
 وزیرستان (میرانشاہ) ہم دے دے کتاب دے اشاعت دے پارہ پنچہ پنچہ سو
 روپی، بطور دے پیشگی راکو لو او دے پنچہ پنچہ سو کتابونو خرید کولو
 مہربانی او کر لہ۔ او دے عزتمند جناب سید "اجلال حیدر زیدی صاحب
 پی۔ اے مالاکنڈ ایجنسی یونر روپی، پہ طور دے پیشگی راکر لے۔ او ورک
 یے دے سو کتابونہ خرید کول ہم منظور کر ل۔ او دے بنا علی صدر
 مملکت پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب دے سکریتریٹ
 دے طرف نہ دے دے کتاب دے پنچہ سو جلد ونو دے خریداری منظوری ہم
 راتہ راور سیدہ۔ نو ماہ خیال او کر۔ چہ مالہ دے دے دوستاں او مشرانو
 دے دے حوصلہ افزائی نہ دے فائدہ لاخیستل پکار دی۔ چہ کتاب کہہ بز
 روستو چاپ شہ خیر دے۔ لیکن چہ ہر خومرہ ممکن کید لے شہ، ہفہ
 ہومرہ نورے اضافے پکبنس او کر لے شہ۔ پہ خصوصیت سرے دے شمال مغربی
 پاکستان دے ہر خومرہ نور و بز رکا نو حالات چہ پہ لاس راتلے شہ
 ہفہ پکبنس شامل کر لے شہ۔ دے بز رکا نو پہ حالا تو او واقعاتو تارخی او
 تحقیقی نظر و اچولے شہ۔ او پہ دے شان سرے دے کتاب پہ زیات نہ
 زیات مکمل شکل کنس پیش کر لے شہ۔ دے نتیجہ دے اشو چہ
 روغ کتاب دے اول نہ تر آخرہ پورے پہ خلورم حل دے نوی سر نہ لیکو
 نہ م ملا او تر لہ۔ دے بز رکا نو دے حالا تو راغونہ لاو لو دے پارہ تر لے لے
 علاقو مز لونہ م او کر ل۔ دے شہیرہ کتب خانو دے قلمی او مطبوعہ

ذخیر و اوداتی یادداشتونو اویا ضو نو نہ م فائدہ واخیستلہ۔ د نوی
 سر نہ م ترتیب ورکیر۔ دھر خومرہ حصے چہ کتابت شومے وو۔ یہ
 ہفے کین رد و بدل ترمیم اواضافے م اوکرے۔ او یہ دے شان سرہ درے
 کتاب "روحانی رابطہ" اور روحانی ترون، "تالیف کوم مهم کار چہ یہ
 مارچ سنہ ۱۹۴۳ کین م شروع کرے وو۔ ہفہ اوس یہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۵
 کین یہ درے کالہ زمانہ کین د خدا ی یہ فضل او کرم سرہ سر رہ
 اور سیدہ۔ او ہفہ مسودہ چہ یہ ہفے کین د (۲۲) بز رکانو حالات
 وو۔ او یہ ۱۲ صفحہاتو مشتملہ وہ اوس د ۱۰۲ بز رکانو یہ حالات او
 ۱۰۷۲ صفحہاتو مشتملہ دہ۔ والحمد للہ علی ذالک۔
 یہ آخر کین زہ د ہفہ تولو اصحابو شکریہ ادا کوؤم د چاد عالمی ذخیر
 نہ چہ ما فائدہ اخیستی دہ۔ اود خیل گران سرور مولانا عبد القاسم
 نقشبندی د موضع موسیٰ زئی ضلع پشاور یہ خاص طور سرہ
 شکریہ ادا کوؤم۔ چہ ہفوی د دے کتاب کتابت یہ بہترین پینتو
 رسم الخط کین کرے دے۔ اود کتاب یہ حسن او خوبی کین یے
 اضافہ کرے دہ۔

(۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۴۵)

(عبدالحلیم اثر افغانی)

دحوالے د کتابونو فہرست

پہ دے کتاب "روحانی تپرون، کبسن چہ د کو موقلمی کتابونو۔
 بیاضونو یاداشتونو او شجرہ نسبونو او مطبوعہ کتابونو نہ حوالے
 آخستے شری دی۔ پخیلہ خیلہ موقعہ د ہریو کتاب نوم ورسرہ
 ورسرہ درج کرے شوی دے۔ چہ دا اقتباس د فلا نکی کتاب حنے
 آخستے شوی دے۔ اوچہ کو مے قلمی نسخے دی ہفہ چہ د کو مو عالمانو
 یا خاندانونو سرہ موجود دے دی۔ دھوی حوالے ورسرہ چہ دے غرض
 ورکے شوی دی۔ چہ کو مو کسانو داعلمی خزانہ ترنن ورخے پورے محفوظہ
 ساتلے دے۔ دھوی نومونہ د شکرئیے پہ دول ذکر کو وُل راتہ مناسب
 بلکہ لازمی معلومیدل۔ دحوالہ او ماخذ د کتابونو نومونہ داری:-

- (۱) تاریخ فرشتہ (۲) تاریخ کامل ابن اثیر (۳) افغانستان و
 یک نکالہ اجمالی بہ تاریخ آن (۴) تاریخ یعقوبی (۵) تاریخ بلاذری (۶)
 بیچ نامہ (۷) کتاب الہند د البیرونی (۸) تذکرۃ الابراس د اخوند رویزہ
 (۹) نظم الدرر فی سلك السیر (۱۰) شجرہ پیران مانکی (۱۱) تاریخ خورشید
 جہان (۱۲) تاریخ صولت افغانی (۱۳) شجرہ پیران مردان (۱۴) تذکرۃ مشایخ
 چشت (۱۵) مقالہ عبدالحی حبیبی (۱۶) فوائد الفوائد (۱۷) سفینۃ الاولیاء
 (۱۸) آئینہ تصوف (۱۹) آئین اکبری (۲۰) ثمرات القدس (۲۱) کشف الظنون
 (۲۲) قاموس الاعلام (۲۳) خزینۃ الاصفیاء (۲۴) نفحات الانس د مولانا
 عبد الرحمان جامی (۲۵) اخبار الاصفیاء (۲۶) تاریخ مخزن پنجاب (۲۷)
 نزہۃ الخواطر (۲۸) مآثر الکرام (۲۹) مقالہ د مولانا محمد شفیع لاہوری مرحوم

- ۳۰) حدائق الحنفیة (۳۱) معارج الولاية (۳۲) دائرة المعارف اسلامی
مقاله د هدايت حسين جلد ۲ (۳۳) فهرست د موسیود یو ۳۳۷
۳۴) تذکرة علماء هند (۳۵) سبک شناسی د ملک الشعراء بهار
ایرانی (۳۶) تاریخ د تصوف اسلام (۳۷) اسماء المصنفین (۳۸) بزم صوفیه
۳۹) آب کوثر د شیخ محمد اکرام (۴۰) کتیبہ د مزار حضرت داتا گنج بخش
۴۱) دیباچہ د کشف المحجوب تالیف د نکلسن (۴۲) کشف المحجوب (الف)
طبع لاہور (ب) طبع سمرقندی (ج) طبع لینن گراد. (د) قلمی نسخہ ملکیت د
مولا نامحمد شفیع لاہوری مرحوم (۴۳) اسرار التوحید (۴۴) تاریخ الاسلام د
امام زہبی (۴۵) وفيات الاعیان تالیف د ابن خلکان (۴۶) طبقات الصوفیہ
تالیف د خواجہ انصاری ہروی (۴۷) کتاب المنتظم تالیف د ابن جوزی
۴۸) مرآة الجنان تالیف د امام یافعی (۴۹) تحقیقات چشتی تالیف د نور احمد
چشتی لاہوری (۵۰) طبقات ناصری (۵۱) تاریخ لاہور تالیف د کنہیا لال۔
۵۲) مقالہ د بنی انصاری د کراچی اشاعت سر وشن کراچی (۵۳) سیر العارفین
د شیخ جمالی طبع د ہلی (۵۴) "داتا گنج بخش" تالیف د محمد الدین فوق
۵۵) کشف الاسرار (۵۶) تاریخ مخزن افغانی تالیف د نعمت اللہ خان ہروی
۵۷) مجمع الانساب تالیف د نور محمد کوهاتی (قلمی) (۵۸) تاریخ مرصع تالیف
د محمد افضل خان خٹک (قلمی) (۵۹) منتخب التواریخ د بدایونی (۶۰)
سر الاسرار فیما یتحتاج الیہ الابرار تالیف د حضرت میران محی الدین شیخ
عبد القادر جیلانی طبع بمبئی (۶۱) د تاریخ نو سے مطالعہ (قلمی) (۶۲) مقدمہ
د سر الاسرار (۶۳) تاریخ وزیرستان مطبوعہ سلسلہ ۴۴۲ اولیائے
مشرقی پاکستان (۶۴) خواجہ غریب نواز تالیف اداره تعلیمی (۶۵) مقالہ
د حافظ محمد اسلام (۶۶) مقالہ د حضرت آغا عنایت علی شاہ ضیاء
جعفری قادری (۶۷) تاریخ ابن حوقل بغدادی (۶۸) تاریخ اصطخری۔

- ۷۰) تاريخ دبستاني مقدسي (۷۱) اخبار الصالحين (۷۲) تذکرة اولياء افغان
 (۷۳) د پښتو ادبياتو تاريخ (۷۴) آئينه حقيقت نما تاليف د اکبر شاه خان
 سلار زايي نجيب آبادي (۷۵) تاريخ حيات افغاني تاليف د نواب محمد حیات
 خان توانه (۷۶) تذکرة اولياء ملتان (۷۷) اخبار الاخيار تاليف د شيخ
 عبد الحق دهلوي (۷۸) انوار اصفياء تاليف د اداره علميه (۷۹) شجرة
 د سادات بخاري د پليينور (قلمی) (۸۰) تحفة السادات (۸۱) مکتوب د سيد
 غلام حسن کاظمي د آزاد کشمير (۸۲) شجرة د سادات بخاري د کوجر کرهي
 (۸۳) شجرة سادات پير ابراهيم خيل بخاري د باجوړ (۸۴) بحار و م جهانيان
 جهان گشت تاليف د محمد ايوب قادري (۸۵) بهار گزب (ضربه بهار انديا)
 بابت ۱۹۴۸ (۸۶) مناقب الاصفياء (۸۷) بزم مملو کيه (۸۸) نام حق
 (فارسي) (۸۹) سفر نامه ابن بطوطه (۹۰) مسلم بنگله ساهيه (۹۱) گلزار
 ابرار (۹۲) رياض السلاطين (۹۳) مراة الاسرار (۹۴) لطائف اشرفي
 تاليف د حضرت شاه اشرف جها نكير (۹۵) مکتوب د شاه شرف الدين
 منيري (۹۶) مناقب الولايات (۹۷) سبع سنابل (قلمی) (۹۸) ديوان د پير
 مطيع الله کيلاني کوهايي (قلمی) (۹۹) شجرة د سادات مشواني د شرارود
 (۱۰۰) شجرة اکمليه (۱۰۱) بياض د ابوالقاسم نصير الدين (قلمی) (۱۰۲)
 سير محمدی (۱۰۳) معراج العاشقين (۱۰۴) تاريخ الافغان تاليف د سيد
 جمال الدين افغاني (۱۰۵) تاريخ افغنہ (۱۰۶) بياض د سادات پلوسي د
 پليينور (۱۰۷) المعالي شرح آمالي تاليف د ميان محمد عمر چکني (قلمی) (۱۰۸)
 حالات مشواني تاليف د ميان محمد يوسف مشواني د هزاره (۱۰۹)
 گزيتير آف دي هزاره د سترکت بابت ۱۹۰۸ تاليف د ايچ. دي -
 والهن (۱۱۰) نارته وليست فرنهير پراونس د سترکت بابت گزيتير
 پشاور و هزاره (۱۱۱) بلوچستان د سترکت گزيتير کويته پشين

دسترکت. تالیف دآر هیوز. بتلر او دیوان جمعیت رایے. (۱۱۲) پروموشن
 آف لرننگ ان محمدن پیر دی (۱۱۳) لوکل گورنمنٹ بحوالہ دفعہ ۵۱ ایکٹ
 ۳۳ سال ۱۹۱۳ء شجرۃ نسب مشوانی (۱۱۴) گزیتیر دی باجور تریبس
 تالیف دہنتر (۱۱۵) بیاض دسادات مشوانی دیاچور (۱۱۶) مقالہ د
 مسٹر جے کوٹ مین (۱۱۷) کلیات دادین (۱۱۸) بیاض دسید نصر اللہ جان
 مشوانی (قلمی) (۱۱۹) پنجوانی لیکوال (قلمی) (۱۲۰) شجرۃ سادات محمدن (قلمی)
 (۱۲۱) مناقب دمیان عمر تالیف دمسعود کل پاسانی (۱۲۲) تاریخ جهان دیر
 (قلمی) (۱۲۳) فرمان د شہنشاہ جلالین اکبر بابت سترہ (۱۲۴) تاریخ
 باجور تالیف دغلام محمد خان ابراہیم خیل خان داسمار (قلمی) (۱۲۵)
 مکتوب سادات چنار کوٹ باجور (۱۲۶) کتاب الغزویہ تالیف داخوند
 سالاک (قلمی) (۱۲۷) مناقب دشیخ عبد الوہاب المعروف پہ اخوند پنجو
 تالیف دشیخ عبد الغفور عباسی (قلمی) (۱۲۸) مناقب اخوند پنجو تالیف د
 میان علی چشتی (قلمی) (۱۲۹) کتاب الانوار تالیف دملّا خاکی (قلمی) (۱۳۰)
 مناقب منظوم تالیف دمیان بادشاہ (قلمی) (۱۳۱) بیاض دمیان غلام صدیق
 (قلمی) (۱۳۲) بیاض دحکیم ابو حامد امجد (قلمی) (۱۳۳) پستانہ شاعران
 (۱۳۴) تذکرۃ دشیخ رحمار (۱۳۵) تحفۃ الاولیاء تالیف درضوانی (۱۳۶)
 تاریخ یوسفزایے (۱۳۷) مشایخ دعلماء سرحد (۱۳۸) تحفۃ صالح تالیف
 داندلہ یار الکوزی (قلمی) (۱۳۹) سلوک الغزاة تالیف دملّا مست شینواری
 (قلمی) (۱۴۰) سالنامہ مجلہ اولس کوئٹہ (۱۴۱) قاموس اعلام جغرافیائی
 افغانستان (۱۴۲) تاریخ پشاور طبع ۱۹۱۳ء (۱۴۳) الروع علی اهل
 الهواء والبدع تالیف دعبد الرحیم مانکراوی (۱۴۴) اکبرنامہ (۱۴۵)
 توک جہانگیری (۱۴۶) اقبال نامہ (۱۴۷) منتخب اللباب (۱۴۸) تمہید
 ابی شکور ساجی (۱۴۹) کتاب العوارف تالیف دشیخ شہاب الدین سمرودی

- (۱۵۰) آئین اکبری (۱۵۱) پستانه مؤرخان (قلمی) (۱۵۲) خزینة الاسرار
تالیف میان محمد عمر چکنی (قلمی) (۱۵۳) تبیان الحایق (قلمی) (۱۵۴)
بحر الفراست (قلمی) (۱۵۵) دیوان د حافظ الپوری (۱۵۶) رشد نامه
تالیف د مولا نارکن الدین (۱۵۷) شرح جام جهان نما تالیف د میان
کریم داد ابن اخوندرویزه (قلمی) (۱۵۸) د پستواد بد درے کورنی تالیف
د عبدالحی حبیبی (۱۵۹) ارشاد المریدین تالیف د اخوندرویزه (قلمی) لومړی
نسخه (۱۶۰) ارشاد الطالبین تالیف د اخوندرویزه (۱۶۱) مخزن الاسلام
تالیف د اخوندرویزه (۱۶۲) فوائد الشریعت د اخوند قاسم پاپین خیل
(قلمی) (۱۶۳) دیوان د میان کریم داد (قلمی) (۱۶۴) بیاض د ملا صالح اعوان (قلمی)
(۱۶۵) طبقات ناصری (۱۶۶) پټه خزانه تالیف د محمد هوتک (۱۶۷) حال نامه
تالیف د بایزید روښان (قلمی) (۱۶۸) دیوان د دولت لوانړی (قلمی) (۱۶۹) دیوان
د عالی محمد مخلص (قلمی) (۱۷۰) دیوان د ملا علی ارزانی (قلمی) (۱۷۱) دیوان د
مرزا خان بیضاوی انصاری (۱۷۲) مقصود المؤمنین تالیف د بایزید روښان
(۱۷۳) خیرالبیان تالیف د بایزید روښان (۱۷۴) شرح قصیده آمالی تالیف د
اخوندرویزه (۱۷۵) تحفة الخانیة تالیف د میان کریم داد ابن اخوندرویزه
(۱۷۶) حقیقة الایمان (۱۷۷) مقامات قطبیه تالیف د حلیم کل (۱۷۸) شجرة
سادات پشین (۱۷۹) تیسیر القرآت (قلمی) (۱۸۰) بیاض د میان حمیم کل (قلمی)
(۱۸۱) بیاض د میان محمد وسیم (قلمی) (۱۸۲) توضیح المعانی تالیف د میان
محمد عمر خکنی (قلمی) (۱۸۳) مکتوبات امام ربانی مجد الف ثانی (۱۸۴) د
پستوهار او جهار تالیف د د ار مستقر (۱۸۵) دیوان د مصری خان گیلانی
(۱۸۶) تذکرة اخون الیاس (۱۸۷) مناقب الحضرات تالیف د محمد ابن بدخش
مکی (قلمی) (۱۸۸) نکات الاسرار تالیف د سید نا آدم بنوری (قلمی)
(۱۸۹) خلاصة المعارف تالیف د سید نا آدم بنوری (قلمی) (۱۹۰)

تیرھیر شاعران تالیف د اثر افغانی (۱۹۱) نور الہدی (۱۹۲) سعدیہ شرح
 خلاصہ کیدانی (قلمی) (۱۹۳) دیوان دجان محمد کاکر (۱۹۴) شجرہ
 سادات عبد الرزاق (قلمی) (۱۹۵) مصباح الیقین تالیف د اخوند
 اسماعیل ابن مہرجان عمرزائے ہشنغر (قلمی) (۱۹۶) تذکرہ جمیل
 (قلمی) (۱۹۷) گلزار محبت د بہاؤ الدین نقشبندی (قلمی) (۱۹۸) ملح الایوار
 تالیف د سید احمد (۱۹۹) مخزن الاسرار تالیف د صفی اللہ (قلمی) (۲۰۰)
 بدر منیر تالیف د صفی اللہ (قلمی) (۲۰۱) کتب سعادت تالیف د فیض اللہ
 اخندزادہ (قلمی) (۲۰۲) تحفۃ الناظمین تالیف د میاں وسیم (قلمی) (۲۰۳)
 کزالد قائق منظوم فارسی تالیف د محمد جمال بن نصر اللہ لودھی (قلمی) (۲۰۴)
 بیاض د شیخ عبد الحاق قصوری پشوری (قلمی) (۲۰۵) لطائف المعارف د
 ثعالبی (۲۰۶) کتاب المسالك والممالك د امام جوینی (۲۰۷) کتاب ترکستان
 د موسیو یار پول (۲۰۸) بیاض د محمد مسعود قصوری (قلمی) (۲۰۹) بیاض
 د نور محمد پشوری (قلمی) (۲۱۰) قائد الانام (قلمی) (۲۱۱) حاشیہ لاجبوتی
 تالیف د ملا باز میر اخندزادہ (قلمی) (۲۱۲) شجرہ شیخ محمد کل کا کاخیل
 (قلمی) (۲۱۳) شجرہ صدیقیہ وغفوریہ (قلمی) (۲۱۴) بیاض د سید
 محمد شاہ تارن سدوی (قلمی) (۲۱۵) نافع المسلمین تالیف د اخوند گدا
 (۲۱۶) الشرائع والاحکام (قلمی) (۲۱۷) قصیدہ د محمد خان عمرزائے (قلمی)
 (۲۱۸) تذکرہ غوثیہ تالیف د شاہ محمد غوث قادری (۲۱۹) تاریخ کشمیر
 (قلمی) تالیف د مفتی محمد شاہ سعادت (۲۲۰) نجات لطیف (۲۲۱) شجرہ
 خلفاء حاجی بہادر (قلمی) (۲۲۲) ذخیرۃ القراء (قلمی) (۲۲۳) مفید المفتی تالیف
 د علامہ عبد العلی آسی مد راسی (۲۲۴) تحفۃ المرشد (۲۲۵) تکملہ د تحفۃ
 المرشد تالیف د محمد حسن (۲۲۶) خوارق عادت تالیف د شاہ غلام قادری
 (قلمی) (۲۲۷) یادرفقہ کان تالیف د محمد الدین فوق (۲۲۸) تاریخ سلطانی

- (۲۲۹) مقدمہ د حصن الایمان (۲۳۰) تذکرۃ الاولیاء الافغان (قلمی)
- (۲۳۱) صقال الضمائر و مسامرۃ السرائر تالیف د خواجہ محمد سعید
- نقشبندی سندھی طبع بمبئی سن ۱۳۹۱ھ (۲۳۲) شجرۃ سلسلہ غفوریہ
- (۲۳۳) مکتوبات د میان فقیر اللہ جلال آبادی شکارپوری (۲۳۴) شرح
- قصیدہ بردہ (قلمی) تالیف دنور محمد قریشی (۲۳۵) ریاحین الصلوٰۃ (قلمی)
- تالیف د محمد سعید بازگل (۲۳۶) شمائل بنوی (قلمی) تالیف د میان محمد عمر
- چمکنی (۲۳۷) تاریخی دستاویز مملوکہ د اکثر سید انوار الحق گیلانی (قلمی)
- (۲۳۸) دیوان د حافظہ البوری (۲۳۹) مقاصد الفقہ (قلمی) تالیف د محمد
- صاحبزادہ (۲۴۰) درود محمدی (قلمی) تالیف د محمدی صاحبزادہ (۲۴۱) شجرۃ
- نسب حضرات طوطکان (قلمی) تجوید القرآن طبع دہلی (۲۴۲) حاشیہ
- د کتاب "المباحث العلمیۃ" (قلمی) تالیف د میان وسیم (۲۴۳) تضمین د پند نامہ
- عطارد (قلمی) (۲۴۵) شجرۃ طریقت منظوم (قلمی) تالیف د عبید اللہ میان گلی
- (۲۴۶) تذکرۃ سعیدیہ (قلمی) (۲۴۷) رسالہ سچیل سائین (۲۴۸) اولیائے کرام
- (۲۴۹) ملفوظات شیخ (۲۵۰) تذکرۃ د میان مستجاب (قلمی) (۲۵۱) حاشیہ
- ہدایۃ المخلصین (قلمی) (۲۵۲) دیوان عبد العظیم رانی زلی (۲۵۳) دیوان
- د احمد دکلچی (۲۵۴) اکبر نامہ د عبد الحمید سواتی (قلمی) (۲۵۵)
- مکتوبات د صاحبزادہ مراد احمد (قلمی) سن ۱۲۸۱ھ (۲۵۶) مناقب غوث
- تالیف د میان ولی محمد چچی (قلمی) (۲۵۷) واقعات جہاد ملاکنڈ تالیف د
- عبد الکریم (قلمی) (۲۵۸) ہدایۃ السالکین تالیف د محمد حسن چغوزایہ
- (۲۵۹) شجرۃ نسب د حاجی صاحب ترنگزایہ تالیف د میر عبد اللہ (قلمی)
- (۲۶۰) ماہوار مجلہ ہاتف بابت اپریل سن ۱۹۲۵ھ (۲۶۱) کتاب تحریک ریشمی
- رومال (۲۶۲) کتاب حاجی صاحب د ترنگزایہ د نصر اللہ خان نصر (۲۶۳)
- کتاب "سلسلہ قادریہ" تالیف د حاجی محمد آمین ماشوخیل

مرحوم (۲۶۳) بحر الانوار تالیف د عبد الرؤف (۲۶۵) مکتوب د محمد امین
 خوکیانی (قلمی) (۲۶۶) مناقب غوثیه تالیف د استاد مرحوم مولانا محمد
 اسماعیل کیلانی د طور و (قلمی) (۲۶۷) تاریخ سندھ طبع اعظم کده
 (۲۶۸) دبستان مذاہب (۲۶۹) تحفہ سعادت تالیف د سید عبد الستار
 شاہ بینو نیازی، نظامی، چشتی، قادری (قلمی) (۲۷۰) "روضۃ السلام"
 د مولانا شرف الدین کشمیری (قلمی) (۲۷۱) مکتوبات د سید ابوالمعالی
 کشمیری (قلمی) (۲۷۲) شرح د صحیح بخاری تالیف د شاہ محمد غوث قادری
 (قلمی) (۲۷۳) مجمع البرکات (قلمی) (۲۷۴) جامع العلوم، تالیف د شاہ محمد
 غوث کیلانی قادری (قلمی) (۲۷۵) "مرآة الاولیاء" تالیف د حافظ اخوند
 محمد شعیب د تور دھیری (قلمی) (۲۷۶) "صفت نامہ" (قلمی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تہرون

د اکتاب "روحانی تہرون" د اولیاء اللہ اودین اسلام د بزرگانو
او عالمانو د ژوند په حالاتو او د هغوی په مبارکو تعلیماتو باندې مشتمل
دے۔ او کوم پاکیزه تعلیمات چه همونږ د دے بزرگانو علماً او عملاً موثرتہ
راکړی دی۔ او کوم پیغام چه دوی موثرتہ ته را رسول مقبول محمد مصطفی صلی اللہ
سرحشمہ یوکه ده۔ چه هغه د رسول مقبول محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم مبارک تعلیمات دی او پاکیزه پیغام دے۔ نو په دے وجه
حماد آرزو وچه زده د دے خپل تالیف تہرون (انتساب) د خاندان
نبوت اور رسالت دیو ممتاز فرد د نام نامی او اسم گرامی سره او کړم۔
چنانچه هم په دے بناماد د دے خپل کتاب تہرون

د عزتمند جناب سید اجلال حیدر زیلی غزنوی

پولیتیکل ایجنټ د ملاکنډ ایجنسی

د مبارک نوم سره او کړلو۔ امید دے چه د دوی له برکتہ دے کتاب
ته مقبولیت حاصل شی۔

د اکتاب د دارالاشاعت باجوړ قبائلی علاقے ملاکنډ
ایجنسی نه شائع کوولے شی۔ اوزه پخپله هم د باجوړ د ترکلانی قوم
دسلارزی قبیلے دفتح خانخین کورنی یو فردیم۔ په دے اعتبار سره
دموصوف په نوم د دے کتاب د منسوب کولو چه بله کومه تاریخی

وجہ دے۔ پہ دے موقع ہفتے تہ اشارہ کوؤل ہم ضروری کنہم۔

ہفتہ تاریخی وجہ دادہ۔ چہ عزتمند جناب سید اجلال
حیدر زیدی غزنوی صاحب دحضرت سید مبارک الغزنوی علیہ
الرحمة نمسے دے۔ ہفتہ سید مبارک الغزنوی چہ دحضرت شیخ
الاسلام والمسلمین شیخ شہاب الدین عمر سہروردی علیہ الرحمة
خوریے وو۔ اوہفتہ سید مبارک الغزنوی چہ دسلطان شہاب محمد
ابن سام غوری پہ درخواست باندے دہغوی دروحانی رہنمائی دپارہ
پہ ۱۸۵۸ھ کنہ ہندوستان لہ غزالہ راغلے وو۔ او ددوی دروحانی
رہنمائی اونیکو دعا کا نوپہ برکت پہ سنہ ۱۹۳۳ھ مطابق سنہ ۱۳۵۲ھ کنہ دہلے
فتح کرے شوے وو۔

بیاجہ ہرکلہ دہلے فتح کرے شر۔ اوپہ ۱۸۹۲ھ کنہ را واپس
شول نوپہ دے غزا کنہ چہ د مختلفو پینتنو قبائلو کو م غازیان ور
سرہ وو۔ ہفتہ یے پہ کوہستان رُوہ۔ کوہ سلیمان او کوہ قیسی کنہ۔
اوپہ وادی پینبور۔ ہشتنغر۔ سوات۔ دیر او باجوہ کنہ آباد کری
وو۔ پہ دے اعتبار مونہ دے پور تہ یاد کر و شو و علاقو موجود
پینتانہ دہفتہ غازیانو اولاد یوچہ دحضرت سید مبارک الغزنوی
پہ روحانی رہنمائی کنہ یے دہندوستان پہ زمکہ جہاد ونہ کری دی۔
د اسلام بلوغ یے پور تہ کرے دے۔ او بیام دہغوی پہ د عاسرہ دلتہ
آباد شویو۔ اود احسن اتفاق دے۔ چہ ملاکٹل ایجنسی پولیٹکل
ایجنٹ جناب سید اجلال حیدر زیدی ہم ددغہ حضرت سید
مبارک غزنوی سہروردی پہ اولاد کنہ یو ممتاز فرد دے۔

ہرکلہ چہ د ساداتو دے بختور خاندان سرہ حمونہ دیر۔
سوات۔ باجوہ دپینتنو دغہ زور تاریخی تعلق دے۔ اوپہ مونہ

باندے یے دغہ پخوانی تاریخی حقداری او احسان ہم دے - اوپہ دے
 شان سرے دجناب سید اجلال حیدر زیدی د خاندان سرے حمونہ
 د ۵۹۲ھ راسے د اوسوے یونوی (۷۹۱) کا لو پخوانے "روحانی ترون"
 موجود دے۔ نوپہ دے وجہ ہم زے دا خیرہ خیلہ نیک بختی کنرم
 چہ دے کتاب انتساب د دوی مبارک نوم تہ او کرم اُمید دے چہ
 قبولیت عامہ ورتہ حاصل شی والمحمد رب العالمین۔

عبدالحلیم اشرفغانی

سلار زائے فتح خان خیل د باجوڑ

۲۷ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ

دیباچہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اسلام چہ دنیا تہ کوم نظام پیش کرے دے۔ ہنہ دتوحید مذہب دے
دے معنی دادہ۔ چہ پہ یوحنا ی۔ یورسول۔ یوقرآن باندے دایمان
راوہلو۔ او یوے کعبے تہ دغ کولونہ پس چہ ہول پدے یوہ کلمہ دتوحید
اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

باندے راغونہ شی۔ نو دوی ترمنجہ یوروحانی رابطہ اوترون پیداشی
پہ قرآن مجید کبن دے تعبیر پہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ سِرۡةِ شَویدہ اوپہ
حدیث شریف کبن دے یہ حقلہ داسے ہدایت شویدے۔ الْمُؤْمِنُونَ
كِبَرُهُمْ وَاحِدٌ اِذَا اسْتَكْبَرُوا اِسْتَكْبَرُوا اِسْتَكْبَرُوا کلمہ۔ معنی داچہ ہول
مسلمانان دیو وجود پہ مثال دی۔ ہر کلمہ چہ د بدن یواندام پہ درد
شی۔ نو نور ہول وجود ورسرۂ خوگیر۔ دغہ مثال دمسلمانانودے
دہریو مسلمان انفرادی تکلیف بہ ہول مسلمانان پہ اجتماعی شکل سرۂ
محسوس کوی۔ بنکارۂ خبرۂ دہ۔ چہ دشرق دیو مسلمان پہ درد چہ
دمغرب یو مسلمان دردی بی۔ نو دے وجہ ہم فقط داسلام روحانی
تروں (رابطہ اوتعلق) کید لے شی۔ واسلام ہمدغہ۔ پاکیزہ روح۔ او
"روحانی ترون" پہ بنی نوع انسان کبن پیدا کرے دے او پیدا کول یے غواہی
اومونہ مسلمانانوتہ یے داہدایات کرے دے۔ چہ داسروحانی ترون دے
مضبوط اوسانق۔ اوکہ فکر اوکرو نو د آیت شریف وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ
جَمِیْعًا وَلَا تَفَرَّقُوا هُمْ دامطلب دے۔

حمونہ بزرگان اولیاء اللہ اور روحانی پیشوایان چہ ہر خومرۂ تیر
شوی دی۔ او ہغوی پخپلہ پخپلہ زمانہ کوم تعلیم اودرس خلقوتہ

ورکے دے۔ او خپل ژوندی په کوم کار کس صرف کړې دے۔ مونږه
 چه په هغه غور او کړو۔ نو د هغوی ټول عمر په دے کس تیر شوې دے
 او دایه مشغل او کار وو۔ چه د مسلمانانو په زړو نو کس روحانی صفای
 راشی۔ د مسلمانانو د زړو نو نه خیر لری شی۔ او مسلمانان په رشتیا
 سره دایه صحیح مسلمانان شی۔ لکه چه په قرآن مجید کس په آیت
 عَلَى الْكُفَّارِ رَحْمَةً بَيْنَهُمْ ط سَتَائِي شوی دی۔ د مسلمانانو په منع کس
 د رَحْمَةً بَيْنَهُمْ د تعریف او توصیف پیدا کولو د پاره مونږه بزګرانو او روحانی
 پیشوایانو کوشش کړې دے۔ چه د مسلمانانو زړونه د یو بل سره نږدے
 کړی، او د مسلمانانو تر منځه دغه «روحانی تړون» مضبوط کړی۔ او داسکړا
 خبره ده۔ چه مسلمانان صحیح مسلمانان شی۔ د اسلام صحیح روح او پیرنی
 نو خپله هغه بیا د خداي پاک د رضا نه بله نه شی کووے۔ او د خداي رضا
 هم د غه ده۔ چه مسلمانان دے نور ټول امتیازات ختم کړی، ځان دے
 یو «أُمَّةٌ مُّسْلِمَةٌ» او «خَيْرُ أُمَّةٍ» او کړی، او ټول دے یو تن او وجود شی۔
 په بر صغیر پاک او هند کس د «اسلام رنډا» «مونږه روحانی
 پیشوایانو او بزګرانو خوره کړې ده۔ ځکه چه د اسلام تعلق د زړه او رڼ
 سره دے۔ مسلمان هغه دے۔ چه ایمان یی راوړې وی۔ ایمان څه شی دے
 «إِقْرَارُ بِاللَّسَانِ وَتَصْدِيقُ بِالْقَلْبِ» دے۔ د زړه تصدیق او یقین هله راتلے
 شی، چه د اسلام رنډا زړه ته اور سپړی، او د خداي د مخلوق زړو نو ته
 که د اسلام مینه او د خداي او رسول سره د تعلق ساتلو موجب نتولے
 دے۔ نو هغه هم مونږه د دے روحانی رهنمایانو په همت سره هر څه
 شوی دی۔

بیشکه مونږه پخوانو مسلمانانو بادشا هونډا کاتے او جها دونه
 کړی دی۔ او د کفار او مشرکانو په ملکونو یه د اسلام بیرغ او دروولی

دی۔ لیکن جنگ نہ روستو د غیر مسلم خلقوں زونہ پہ خپلو نیکو
اخلاقو او پاکیزہ و و تعلیماتو اور روحانی تصرفاتو سرہ ہم دے بزرگانو پہ
قبضہ کین راوستلی دی۔ او شوک چہ د اسلام د بنیمان و و ہفہ
د اسلام جان نثار سپاہیان کری دی۔

کہ فکر او کپرو یو تبلیغی مذہب دے۔ د نیکو او پاکیزگی مذہب
دے۔ د نیکو اخلاقو خو یونو او عادتونو مذہب دے۔ او درو حانی صفائی
مذہب دے۔ پہ دے وجہ دیوہ منلے شوے خبرہ دے چہ د اسلام ٲول
فتوحات۔ اخلاقی فتوحات دی۔ او دا اخلاقی فتوحات او پہ خاور کجہ
دنیا کین د اسلام د رنرا خور و لوکار نامہ حمونیزہ روحانی پیشوا یانو
او بزرگانو انجام تہ رسو لے دے۔

حقیقت دادے۔ چہ د اسلام دعوت او ہدایت د ٲول بنی نوع انسان
د پارہ عام دے۔ او ہر ہفہ انسان چہ د اسلام پہ دائرہ کین داخل
شوے دے۔ کہ ہفہ د ہر ملک او ہر قوم چہ دے۔ ہرہ ژبہ چہ وائی۔
پہ رنگ توردے۔ کہ سپین۔ کہ سوردے کہ زیر۔ کہ بادشاہ دے
کہ غریب۔ ٲول یوشان مسلمانان دی۔ او ٲول یورونیزہ دی۔ او دے
عملی ثبوت حمونیزہ د روحانی بزرگانو پہ مبارک ژوند کین موند لے شی۔
حمونیزہ د بزرگانو اور روحانی پیشوا یانو لوئی تعریف دادے
چہ د کمال او بزرگی حاصلو نہ پس د دنیا ہر ہفہ حصے تہیے خان
رسو لے دے۔ چر تہ چہ د اسلام د تبلیغ بہ زیات ضرورت و و۔ پہ دے
اعتبار دوی دیو ملک ہم نہ و و۔ او بیا سرہ د دغ نہ د ہریو ملک ہم و و۔
د دے پہ حقلہ حضرت شیخ عبداللیم ابن عبداللہ ابن اخوند ریزہ علیہ
الرحمۃ خمورہ بسکے خبرہ کرے دے۔ فرمائی: ہ

پہ ہریو وطن کین گرجی، غریب نہ وی بے پروائی وی

ہریو ملک لڑکچہ ورشی ہفہ ملک ددہ دخدای دی

حمونب د بزرگانو د عقیدہ وہ۔ چہ پول ملکونہ دخدای دی۔ پول
مخلوق دخدای مخلوق دے۔ او ددوی کار دخدای مخلوق تہ دخدای
پیغام رسول دی۔ او بیکارہ خبرکہ دہ۔ چہ دخدای اور رسول دپیغام
روح دادے چہ ددنیا پول مسلمانان یورونرکہ دی۔

ماپہ دے کتاب "روحانی تہرون" کنب د پاکستان ددوای حصہ
مشرقی او مغربی دکنز و مشہور و بزرگانو حالات راجع کیری دی۔ ددوی
ژوند۔ ددوی تعلیمات۔ اور روحانی درس حمونبرکہ د وپازندے دے۔ ددوی
د حالات تو د مطالعہ کولونہ بہ معلومہ شی۔ چہ حمونبرکہ دا بزرگان کہ دملک
پہ یوہ حصہ کنب پیدا شوے وی۔ او کمال یے حاصل کرے دے۔ نو بیایے
پہ کور۔ کلی۔ ملک او وطن پورے زبہ نہ دے تپے۔ بلکہ دیو او چت مقصد
د حاصلولو د پارچہ ہفہ دخدای اور رسول رضادہ۔ او دین اسلام
اشاعت او تبلیغ دے۔ دملک بلے حصے تہ ملی دی۔ او ہفہ لوہر مقصد
یے حاصل کرے دے۔

زکہ بہ ددے خیلے خبرے وضاحت پہ یو مثال پیش کولوسرہ
او کرم۔ او ہفہ دادے۔ چہ حضرت سید عبد اللہ گیلانی علیہ الرحمہ
چہ د بغداد شریف نقیب الاشراف وو۔ روحانی رہنما وو۔ د بغداد شریف
نہ د مملکت شام "حما" نومے علاقے تہ ٹی۔ بیاد ہفہ ٹای نہ د بحیرہ
عرب پہ لارہ د "وادی سندھ" مشہور بندر کا دیول تہ ٹی۔ بیامشہور
تاریخی شہر "تھتہ" کنب استوکن کیری۔ دلتہ کنب وفات کیری۔ مزار
مبارک یے د تھتہ پہ تاریخی قبرستان مگلی کنب جو پیری۔ او د
"سید عبد اللہ صحابی رسول" پہ مغز لقب یادیری۔ لیکن ددہ ٹوی
پیر سید حسن القادری گیلانی پہ تھتہ شہر پورے زبہ نہ تری۔

دوادی سندھ نہ رار وائیری۔ دُکجرات کا تھیا واپ۔ دہلی۔ لاہور پہ
لارہ پینور بنار تہ رائجی۔ دلہ کنیں آبادیری جماعت جویری۔ درس
ورکوی۔ امر بالمعروف کوی۔ دُخدای مخلوق ترینہ بیعت کوی۔ روحانی
فیوضات ترینہ حاصل کوی۔ لنگرونہ ورکوی۔ مکر خیل سکے روس
شاہ محمد فاضل کشمیر تہ لیبری۔ چہ زیارت یے ہلتہ پہ سری نگر
کنیں جویری۔ بیا د حضرت پیر سید حسن القادریؒ نہ روستو
دوہ خامن پاتے کیبری۔ یو حضرت سید زین العابدینؑ چہ ہفتہ ہم د
پینور بنہر نہ ہزارے تہ خئی۔ مزار مبارک یے د ہزارے د حویلیاں
نومے بنہر سرکا دے۔ اودویم خویؑ حضرت شاہ محمد غوث قادری
گیلانی لاہور (پنجاب) تہ خئی۔ چہ مزار یے پہ لاہور بنہر کنیں جویری۔
ورپے د دے خاندان یوہ کورنی کابل تہ خئی۔ بلہ جہام تہ خئی۔ اوسن د
سادا تو د دے نقیب الاشراف خاندان بزرگان پہ بغداد۔ حیدر آباد
سندھ۔ پینور۔ کشمیر۔ لاہور۔ کابل اوجہام کنیں یعنی تولواہمو
اسلامی ملکونو اومرکزونو کنیں پراتہ دی۔ نوکہ فکر اوکرو دایو
مثال دے۔ چہ دے بزرگانو پہ ہیٹ یو ملک پورے زہ نہ تہ لو
بلکہ د دوئی پہ و ہاندے د اسلام د خدمت یو عظیم مقصد پروت
وو۔ یو نصب العین وو۔ اوہنے تہ د رسید لو د پارا بہ یے کوشش
کولو۔ دیتہ یے نہ کتل چہ زہ چرتہ پیدا شوے یم۔ اوجہام کو کور۔
کلے او وطن دے۔ کہ بالفرض ہوئی دے خبرو تہ کتلے۔ اود پلار پہ
سجادہ گدی او مال ہال پورے یے زہ تہ لے۔ نوبیاٹھونز د دغہ پوتنی
مثال پہ طور د حضرت پیر سید حسن القادریؒ والد ماجد حضرت
سید عبد اللہ گیلانی پہ ہتہ بنہر کنیں پیر لوئی روحانی
پیشوا وو۔ پیر قدر عزت او حرمت یے وو۔ د "اصحابی رسول"

پہ معزز لقب یادیدلو۔ بیا خود حضرت پیر سید حسن قادری
 گیلانی علیہ الرحمۃ دپارہ دا خبرہ دیرہ آسانہ وے۔ چہ ہم ہلتہ پہ
 تہتہ بنہر کنس پاتے شوے وے۔ سجادہ نشین شوے وے۔ اوڈ
 آرام ژوند یے تیرہ ولے۔ دغہ شان حضرت پیر سید حسن قادری
 چہ کلہ پینور بنہر تہ تشریف راوړلو۔ نودلتہ ددوی ہم دپړلو
 قدر او عزت وؤ۔ ددے ملک مشہور خانان۔ نوابان، پول مریدان
 وو۔ دپینور مشہور نواب۔ نواب محسن خان مہمند رچہ نن ورٹے
 دپینور مشہور کلے کوتلہ محسن خان ہم ددہ پہ نوم آباد دے
 ورلہ خیلہ لوری بی پہ نکاح ورکړے وے۔ دکابل گورنر نواب امیر خان
 یے مرید وو۔ لیکن سرکہ دغہ نہ چہ کلہ حضرت پیر سید حسن قادری
 گیلانی وفات شو۔ نوددہ مشرحوں چہ دلور دطرفانہ دنواب محسن خان
 نمسے وو۔ ہذہ ہزارے تہ ٹی۔ اوکشر حویٹی حضرت شاہ محمد غوث
 لاہور تہ ٹی۔ اوپہ دواپور رنر وکینس یوہم دپینور گدی۔ مال ہال۔ عزت
 دولت۔ شہرت تہ آسہ نہ کوی۔

ددے وجہ شہ وے۔ ۹ ددے وجہ دادہ چہ حمونزہ دامشران
 بزراگان پہ دے حقیقت باندے پوہہ وو۔ چہ اسلام یو تبلیغی مذہب
 دے۔ یومشن دے۔ اوپول ژوند دغہ تہ وقف کول دی۔ اوہم داہغہ
 خیز دے۔ چہ حمونزہ پول مشران اوروحانی رہنمایان دجہاد دپارہ
 اوداسلام دتبلیغ دپارہ دڈنیا دیوسر نہ بل سر تہ رسیدلی دی۔ چہ د
 غزنی نہ بہ راروان شول اوپہ سومنات بہ ٹی پہ غزا کنس خان شہید
 کولو۔ دبخارا او تبریز نہ بہ راروان شول اوپہ بنگلہ اواسام کنس یے د
 دین تبلیغ کولو۔ ددے وجہ ہم دغہ وے چہ دہغوئی ژوند داسلام د
 پارہ وقف وؤ۔ اوڈ موجودہ دور مسلمانو پہ شان پہ کور پہ پتی۔

پہ مال پہ ہال۔ پہ کلی پہ جم۔ پہ کندی۔ پہ رور پہ عزیز پورے یے
 زمہ نہ ووترے۔ اونہم ددوی پہ برکت د دنیا قول مسلمانان یورونہ
 شوی دی۔ د دنیا کوٹ کوٹ تہ د اسلامی رورولی د ایغام دوی
 رسوے دے۔

کہ فکر اوکرو دایو مثال دے۔ اوٹمون ددے مشاہیر و بزرگانو
 پہ رہنمائی سرچہ د مسلمانانو تر منجہ کوم «اسلامی روحانی ترون»
 عملی شکل موند لے دے۔ یوخوانہ دھغ اندازہ لکول بہ ترینہ آسان
 شی اوبل خوانہ حمادا آرمودہ۔ چہ ددے بزرگانو د مطالعے نہ موبن
 داسبق واخلوچہ حمون ہریو مسلمان دخیل زپک نہ داحیال اوباسی۔
 چہ دے چرتہ پیدا شوے دے۔ اوددہ کورکے او وطن کوم یودے۔ ؟
 بلکہ داحیال پہ زپک بن پیدا اکری چہ ددے خیل لوی اسلامی ملک
 او مملکت ہر ہغہ حائی چہ چرتہ د دین اسلام او مسلمانانو بنیکرہ
 پہ دکید لے شی۔ ہغے تہ د خان رسولو کوشش اوکری۔

پہ دے کتاب کبن د سنگت نہ دروستوزمانے بزرگانو حالات
 لیکلی شوی دی۔ چونکہ دھغے بزرگانو د ولادت تاریخونہ معلوم نہ دی
 پہ دے وجہ د تاریخ وفات د زمانے پہ لحاظ چہ سلسلہ وار پہ وراوندے
 روستونہ مانہ کبن د اھر خومرہ بزرگان تیر شوی دی پہ ہغہ مناسبت
 لے حالات دلتہ درج کر لے شول۔

تردے وختہ پورے چہ دھر خومرہ بزرگانو د حالات تو تذکرے
 حماد نظر نہ تیرے شوے دی۔ پہ ہغے کبن زیات بحث دھریو بزرگ د
 کشف او کرامت پہ واقعاتو باندے وی۔ لیکن حقیقت دادے چہ کشف
 او کرامت دیو بزرگ د پارہ وقتی خیزدے۔ اود بزرگی اصلی مقصد نہ
 دے۔ نہ کہ چہ روستو د حضرت پیر بابا علیہ الرحمة پہ تذکرہ کبن بہ پہ

تفصیل سرے پر بحث راشی۔ ہر یو مسلمان لہ چہ خدائی پاک دبزرگی مرتبہ ورکری۔ اوپہ خپلو اولیاؤ کبں یے شمار کری۔ نو فوری طور ہغہ لہ دوعہ نعمتونہ ورکری۔ یو داچہ خلق پرے رامات شی۔ شہرت یے اوشی۔ پہ ظاہرہ کبں خود اسے بنکار یری۔ چہ دا شہرت ددغہ بزرگی دپارہ د عزت خبرہ دہ۔ لیکن پہ حقیقت کبں داپہ ہغہ باندے د خدائی د طرف نہ یو امتحان وی۔ او دا ہغہ تہ یو کار حوالہ شوے وی۔ چہ د خدای مخلوق تہ بہ د دین اسلام تبلیغ کوے۔ ہدایت بہ ورتہ کوے۔ ددوی د اخلاق و اصلاح بہ کوے۔ نو بیا کہ یو بزرگی پہ دے امتحان کبں ثابت قدم پاتے شی۔ او دغہ شہرت د خپل ذاتی عزت، و جاہت او مرتبے او مال راہو لو ذریعہ اونہ کر خوی۔ نو ہغہ لہ د کشف او کرامت مرتبہ ورکری۔ او بیا د مرتبہ ہم فقط د دے د پارہ ورکوی۔۔ چہ د خلق و عقیدت و سرے پیدا شی۔ او دے چہ د دین اسلام کو تبلیغ ہغوی ترکوی۔ دنا کارہ رسمونو اور واجونونہ یے منع کوی۔ د ہغوی اخلاقی، معاشی، معاشرتی اصلاح کو۔۔ نوچہ خلق د دہا پہ نصیحت او ہدایت باندے عمل تہ تیار شی۔

چنانچہ پہ دے وجہ موزیدہ او ویل چہ کشف او کرامت مقصود نہ دے۔ بلکہ د مقصد د حصول د پارہ اسباب دی۔ او ہغہ آسانتیا کانے دی۔ چہ د دین اسلام پہ کار کبں د کامیا بید لو د پارہ خدائی پاک ٹی خپل یونیک بندہ لہ ورکری۔ پہ دے بناء دایو وقتی خیزدے۔ او اصلی خیز ہغہ پیغام دے۔ ہغہ تعلیمات دی۔ چہ یو بزرگی قوم تہ پیش کری وی۔

ددے پور تہ وجوہاتولہ مخہ ما پہ دے خپل کتاب «روحانی ترون» کبں دہولو بزرگانو یہ تذکر و کبں د ہغوی د کشف او کرامت یہ

حقلہ بحث نہ دے کرے۔ بلکہ د بحث بنیادی نقطہ م راکر حو لے
 دے۔ چہ مؤنذہ ہفہ روحانی رہنمایان او پیشوایان چہ د چاد تبلیغ،
 رشد، او ہدایت پہ برکت چہ نن پہ برصغیر پاک او ہند کین د اسلام
 رنہ اخورہ دے۔ د چاہہ برکت چہ پہ دے زمکہ دومرہ مسلمانان پیدا
 شول۔ چہ ہفوی پہ دے برصغیر کین د ﴿اَلَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ﴾
 بیرغ اودرہ ولو۔ او د حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم د دین د سر لوړی د
 پارہ یے د "پاکستان" پہ نوم یو اسلامی مملکت جو پکړلو۔ او د چا د
 برکتہ چہ نن مؤنذہ قول پہ "یور روحانی ترون" یور و نذہ یو نوچہ را
 معلومہ کړوچہ مؤنذہ دغہ روحانی مشران خوک وو۔ کلمہ پیدا شول؟
 روحانی رنای د چانہ حاصلہ کرے وک۔؟ د دوی صحیح تاریخی حالات اویا یخی
 مقام خمدے؟ او نن مؤنذہ پہ دے مملکت کین پہ کومہ کومہ خاورہ
 پراتہ دی۔؟

پہ دے اعتبار سرہ حماد اتالیف "روحانی ترون" یو قسم تاریخی او
 تحقیقی تذکرہ دے۔ او دیر داسے بزرگان چہ د ہفوی تاریخی حالات معلوم
 نہ وو۔ یا پہ ہفے کین اختلاف وو۔ پہ ہفے باندے ورسے ورسے علمی او
 تاریخی بحثونہ ہم شوی دی۔ او پہ خصوصیت سرہ د مغربی پاکستان
 دشمال مغربی علاقہ د پیروداسے بزرگانو حالات پکین راغونہ شوی دی۔
 چہ تراوسہ پورے یے ذکر نہ ووشوے، توفیق و رکوونکے اللہ تعالیٰ
 دے او ہم د اللہ تعالیٰ جلّ وعلیّ شانہ د پاک ذات نہ امید لرم چہ دے
 کتاب تہ مقبولیت حاصل شی۔ والحمد لله رب العالمین

عبدالحلیم آثر افغانی ولد سید کدیم ولد سید احمد ولد خواص خان

ترکلا نے، سلار زائے، فتح خان خیل د باجوڑ، ملا کنہ ایجنسی

تقریظ (سرائی)

(الہ قلم نے عزت مند جنٹا مولانا خاٹک محمد ادریس) صدر شعبہ عربی پشاور یونیورسٹی

(پشاور)

خلق چہ دمور اوپلار قبرلہ خو ورخے لارشی - نو د شوق جذبہ
یے کمہ شی - اوچہ خہ مودہ تیرہ شی - نو د میرا تے دنیا پہ لانجو کبیں
دا سے اختہ شی - چاہ پہ اختر، شب قدر کبیں ہم ور تہ تیز کران سیکاری
خوسرہ دے خٹے قبرونہ دا سے دی - چہ خلق دھفے پہ زیارت
نہ ستری کیہری - اوچہ ہرخل مزار تہ یے دُعا کوی نو نوے خوند بیا
موی - کہ وخت پکار وی - کہ یے دم تو زور پکار وی - اوکے پیسے پکار
وی - پہ ہیخ خیز دریغ نہ کوی - او د مزار دسر نہ ہر خہ زار کوی - داوے؟

دا حکم چہ ددغہ مزار ونو خاوندان پہ خپل ژوند کبیں د
برخہ خاوندان وو - او دھوی دز پک زبنا د خلقو پہ زرو نو کبیں زبنا کائے
پیدا کولے - دھوی مثال درو بنانہ مشعل وو - چہ پول خای پرے
رو بنانہ وو - دھوی د اسلام بیرغ اوچت کپے وو - او بے خبرہ خلق
یے د خدائی اور رسول دلارے نہ خبرہ ول - د خدائی پہ مینہ مست وو -
او دھفہ د دین عاشقان وو - نو داسے ژوند یے بیاموندہ - چہ نن د قبر
د تور و تیرو نہ د لکھونو خلقو پہ زرو نو حکومت کوی - او کو م سرونہ
چہ ہیچانہ نہ تپ تپری - دھوی د سای چوئے تہ زوریند پراتہ وی -
دے تہ "روحانی ترون" ویلے شی - او موبز مسلمانان دھوی د خان

سرا پہ دے تہوں، کلک تہری یو۔

دے ویانہ حاجت نشتہ۔ چہ نن چہ پہ "پینتو نخواستہ" کین د
اسلام کومہ رنہا خورہ دہ۔ داد دغہ یو خو مزار ونو د پا کو اورا حوبرکت
دے۔ چہ تول وطن یے د اسلام پہ پری تہ لے دے۔ اوہر سہے شے د
خدائی د میںے لیوالہ کہے دے۔

عجیبہ خبرہ دادہ۔ چہ پہ پینتو ژبہ کین تر اوسہ ہیٹ یو عالم
یاد مصلیٰ خاوند دا کار نہ دے کہے۔ چہ ددغہ بزرگانو د ژوند پاکیزہ
حالات دے دقام نرو، بنھوتہ واورہ وی۔ اوہوی تہ دسبق اخیستلو
موقع پہ لاس ورکری۔

حمون بن عزتمند اشنا او خصوصاً حماد سبق ملکرے قاضی عبدالعلیم
اشرافانی پہ دے حقہ د مبارکئی وردے۔ چہ ہغہ پہ دے پاکہ موضوع
قام اوچت کہ۔ اوٹس د پینتو نخواستہ نہ بلکہ د قبلیز او نمرختیز پاکستان
د دیر و بزرگانو حالات یے پہ دیر محنت سرا راغونہ کرل۔ او یو کینا نشتہ
مجموعہ یے مونہ تہ راورانہ دے کرلہ۔

قاضی صاحب د دنیا دیرے تودے سہے لید لے دی۔ خو
شکر دے چہ تود سوہر شوہ نہ دے۔ دہغہ قلم چہ د پینتو پہ
زمکہ کین روان شی۔ نو بے اختیار لعلونہ او ملغلرے را بر خیرہ کری۔
اوپہ کوم موضوع چہ لیکلی شروع کری۔ نو د خوہے۔ چستے۔ روانے او۔
آوارے ژبے سرا اللہ پاک ورتہ د تحقیق او تالاش دا سے طاق و رکے
دے۔ چہ پہ ہغہ موضوع باندے غراو میدان دوارہ آوار کری، شپہ
او ورخ پہ خان یوہ کری، اودا سے عجیبہ عجیبہ نکتے راو باسی۔ چہ
عافلان ورتہ حیران پاتے شی۔ اود زرہ دا خلاصہ ددہ درور عالمی
لوتارینی تحقیق قدر او تعریف اوکری، لیکل بہ ہر خوک اوکری۔

خود بخوبی میدان شاہِ حُلّیٰ حُسنِ حُسنِ وی۔ اود کتابوں نو نہ راغونہ
 بہ ہر خوک اوکری۔ خو پہ ہف کبس د عقل نیلے ز غلول، اود منطق
 او فلسفہ پہ تلہ سنجول دیونیم کاردے۔ اوقاضی عبدالحلیم آشر
 افغانی لہ رب العالمین دا تول بنایستونہ پہ یو حای ورکری دی۔ زہ
 کلہ وایم چہ قاضی صاحب دم صنفانود باغ یودا سے مالیاردے۔
 چہ شارے زمکے تہ ارم شی۔ نوشاہی باغ او وزیر باغ ترینہ جور
 کری۔ اود بشکی تحقیق پہ بنایستو و گلونو د خیل تالیفارونق
 زیات کری۔ پہ دے کتاب ”روحانی ترون“ کبس پہ خصوصیت سرے
 د حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمة۔ حضرت جواخہ معین الدین
 حسن چشتی اجپیری علیہ الرحمة او حضرت حاجی عبد اللہ بہادر
 کوہاٹی علیہ الرحمة پہ حقلہ چہ کومہ تاریخی او تحقیقی خیر نہ
 یئے کرے دہ۔ ہفہ دیو تاریخی شاہکار حیثیت لری۔ اوزہ یئے د خیل
 خبرے پہ ثبوت کبس پیش کو وے شم۔

”پستوادب“ ”تذکرہ سید افغانی“ ”تیرہیر شاعران“ ”اتالیق
 یشتو“ ”پشتو قواعد“ او ”سیرت د پاک رسول“ دیر مشہور دی۔
 اوس چہ مادہ هغوی نوے کتاب ”روحانی ترون“ ولید۔ چہ دبزرگانو
 تیرہیر حالات یئے پکبس راغونہ کری دی۔ نو بے اختیار کم یئے لاس
 بیکل کرل۔ او مر حبا مورتہ او وے۔ حکمہ چہ دبزرگانو حالات یئے
 پہ داسے طرز کبس راغونہ کری دی۔ چہ ہفہ د کراماتو جونک
 نہ دے۔ بلکہ سم تاریخ حالات یئے رایو حائے کری دی۔ اود هغوی
 تعلیمات یئے راخر کند کری دی۔ کرامت وقتی خیز دے۔ او تعلیم
 تربیت تلہ دائم اوقائم خیز دے۔ حما پہ خیال پہ دے موضوع باندے
 تراوسہ پہ اردو کبس ہم داسے کتاب لیکل شوے نہ دے۔ چہ پہ

ہفتے کین سوچہ تاریخی حالات اور تعلیمات راغونہ شوی وی. پدے
موضوع چہ کوم کتابونہ بازار کین خرخیوری هغه دتاریخ او عقل
دوارونہ لرے لرے وی. اود عقیدت پھٹای شک او شبہ پیدا
کوی.

اللہ پاک دے دقاضی صاحب دا کوشش پہ خپل
دربار کین قبول کړی اود "روحانی ترون" پہ لرونو کین
دے ټول پاکستان مسلمانان را او تری: امین بنعزمین: -

دستخط

حافظ محمد ادریس

(صدر شعبہ عربی پشاور یونیورسٹی)

۲۹ ستمبر ۱۹۶۳ء

تقریظ

(رای)

القولہ غرّمند جنّامحمدیونس سیمتی، دیتی د اتر کتر د حکمہ نشرو
اشاعت قبائیل پشاور

۴

پہ پینتو، اردو، فارسی کینی اونورو ژبو کین د مسلمانان اور وحانی
پیشوایانو، اسلامی مبلغانو او دین عالمانو د کرے داسے خود پرے
لیکے شومے دی۔ ولے یوہ تذکرہ ہم تر اوسہ حما د نظریہ داسے نہ دہ
تیرہ شومے۔ چہ پہ ہنے کین صرف د ہغو ولیانو او مرشدانو د ژوند
حالات او تعلیمات راغونہ کړی شوی وی۔ کو موچہ مغربی او مشرقی
پاکستان کین استوکنہ کرے وی۔ او د هغوی مبارک مزار ونه هم په پاکستان
کین موجود وی۔ حما په خیال د داسے یو کتاب ضرورت د موجوده وقت
د ټولونه لویه تقاضا وه. په دے وجه هم چہ د پاکستان د اسلامی
مملکت نوی کهول ته د هغو پاکو هستو پیژاند کلوئی ضروری کړلے شی۔
کو موچہ د ټولونه اول په دے علاقو کین د علم او عرفان رنځ خور
کړے ده. او دلته یے د اسلام جهنلے د تورے او ټوپک په زور نه
بلکه د هدایت او ارشاد په ذریعہ اوچتے کړے دی۔ او په مونږه
باندے یے لوی احسان کړے دے۔ او بیا په دے وجه هم د داسے یو
کتاب ضرورت ډیر محسوس کیدو۔ چہ پاکستان مونږه د اسلام پر
لوم جوړ کړے دے۔ او پر موجوده وخت کین د پاکستان د حکومت
او عوامو د اکوشش دے۔ چہ داسے لارے چارے اولیوی چہ
په هنے د عمل کولو په ذریعہ د پاکستان مسلمان د اسلامی تعلیماتو

اور وایاتو مطابق خپل انفرادی او اولسی ژوند تیر کړی۔ او کمدی
ترقی سره سره خپل روحانی او اسلامی قدرونه هم ژوندی اوساتي۔
او هم دغه دوخت تقاضا ده۔

«روحانی تړون» چه د بناغلی «اثر» یو قیمتی تاریخي او
تحقیقی اثر دے۔ چیر په بڼه ډول سره د وخت دا اهمه تقاضا
پوره کوي۔ تر کومه چه تمام معلومات دی پښتو ژبه کښ بل داسه کتاب
نشته۔ چه په هغه کښ ځمونږ د مشرقی او مغربی پاکستان د روحانی
پیشوایانو او د اسلام رهنمایانو د ژوند حالات دومره په تحقیق سره
لیکلي شوي وی۔ لوستونکو ته به پخپله دا خبره څرکنده شي۔ چه همل
پاکه هستي وے۔ چه د هغوي په ذریعہ د پاک پیغمبر صلی الله علیه وسلم
صحیح تعلیمات موږ ته رارسید لے دے۔ نو د دوی په تابعداری او
پیروي کښ موږ د پاره د دینی او دنیاوی فلاح او نجات راز پرون دے۔ دوی
په خپل عمل او په خپل تعلیم سره موږ ته دا خبره ښود لے ده۔ چه ټول
مسلمانان دیوبل سره په داسه مضبوط «روحانی» او مذهبی رشتو تړلي
دی۔ چه هیڅ طاقت دوی دیوبل نه نه شي جدا کوو لے۔

دا «اسلامی او روحانی تړون» د جغرافیایي نسلي او لسانی
حدودونه چیر اوچت دے۔ مسلمانان که هغوی مشرق کښ دی۔ او که
مغرب کښ دیوبل سره د مذهب اسلام په حقیقی او «روحانی تړون» سره
تړلي دی۔ د دے پیشوایانو او مبارکو هستو د پاک او سپیکله تعلیم اوس
ځمونږ د ژوند د لارے د پاره د مثال کار ورکوو لے شي۔ حقیقت دا دے۔
چه هم د دے پاکو هستو په روحانی طاقت، په مرسته ځمونږ د اسلامي ملک
پاکستان جوړ شو۔ او انشاء الله هم د دوی په روحانی رهنمایي او هدایت
به د پاکستان مسلمانان په یو نه شلیدونکي روحانی رسته کښ سر تل

ترتله تہلی وی۔ اودا سلامی رور ولی پہ یوھمیل کنب بہ ترابہ پٹیلی وی۔
دے ہولو مرشدانو دژوند نومقصد وو۔ اوھفہ نصب العین پہ
ہیرو مختصر و الفاظو کنب اعلائی کلمہ اللہ وو۔

د کتاب مؤلف بناغلی عبد الحلیم اثر دے کتاب پہ تالیف کنب
چہ کومہ خواری کرے دہ۔ اود خپل تحقیق اوخیر نے پہ ذریعہ کوم حقائق
یے برخیرہ کری دی۔ ھفہ یواھے ہم ددوی برخہ دہ۔ ھم داسے اھل قلم
دیو ملت شاندار تاریخی پس منظر د خپل قلم پہ سوکھ نمایانہ او۔
روبنانہ کوی۔ پہ یو ملت کنب د د غسے اھل قلمو فقدان د ملت د گمنامی
باعث گرخیں ی۔ د فارسی ژبے یو شاعر پہ دے حقلہ بندہ ویلی دی بہ
در دفتر زمانہ قد نامش از قلم
ہر ملتے کہ مردم صاحب قلم نہ داشت

بناغلی عبد الحلیم اثر د پاکستانی ملت د روحانی پیشوایانو د ژوند
حالات اود ھغوی تعلیمات پہ ہیر تحقیق سر لیکلی دی۔ چہ د ملت ہوچو
اواندہ نسلونہ خپل دینی اوقومی مشران ھیر نہ کری۔ اود دے مشرانو
د لوہر نصب العین پہ لارہ کنب د خان۔ د مال عملی قربانی ور کو لو تہ
ھر وخت تیار وی۔ پکار دی چہ د اکتاب دھر پاکستانی مسلمان پر کور
کنب موجود وی۔ اوھر څوک دے رہنمایانو د ژوند حالات اوارشاد
دے اولوی اوخپل ایمان دے پرتازہ کری۔ دغہ کار دے ھستود
لحسان ادا کو لو د تولونہ بہترہ طریقہ دہ۔

نرہ پہ آخر کنب یوخل بیا فاضل مؤلف تہ د داسے مفید
جامع او تحقیقی کتاب پہ پیش کو لو مبارکباد وائیم۔ اوامید کو وومچہ
د ابہ د پاکستانی ملت د روشن فکر او منورہ طبع د پارہ
ہیں کتبہ ورتاب شے۔ اود وی بہ د خوب وطن د مادی

ترقی د کوششونو سره سره د خپل "روحانی ترون" د
 مضبوطه د پاره زیات نه زیات تکل او کړی -
 خدای د ښه فاضل مؤلف ته نور هم برکت
 ورکړی او دا کتاب د ښه دعامو مسلمانانو د فائدې
 د پاره مقبول او گرځوی -

محمد یونس سیټھی
 (د پتی پرائیمری پبلک آرگنائزیشن،
 پشاور)
 (مؤرخه ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۳ء)

تقریظ (رای)

(لِ قلمہ دعالی قدر عزتمند جناب سید نصر من اللہ مشوالی پی، اے،
میرانشاہ شمالی وزیرستان)

ماددے کتاب ”روحانی تہرون“ زیاتے حصے اولوستے، پہ دے کنب د پاکستان د مشرقی اومغربی د وار و حصود ہخہ مشاہیر و اولیاء اللہ بزرگانو عالمانو اوقوی مشرانو ڈر وند حالات پہ پورے تحقیق سرے راجع کری شوی دی۔ چہ ہغوی پخپل ژوند کنب د خپلے نیکو پاکیزگی تقوی او پرہیزگری پہ وجہ کامیاب او د عزت او افتخار ژوند تیر کرے دے۔ او د خپلے روحانی صفائی پذیریعہ یے دعا مو مسلمانا نو د روحانی رہنمایے او پیشوایے او چتہ درجہ موند لے دے۔

اسلام مونبہ تہ د زریعہ د ماغ او دروح د صفائی تعلیم را کوی۔ اسلام مونبہ تہ د نیکو اخلاق او پاکیزہ ژوند تیر و لودرس را کوی۔ اسلام مونبہ تہ د انسانی حہ قول مسلمانان یور و نپہ دی۔ اتحاد او اتفاق د اسلام ہخہ پاکیزہ تعلیم دے۔ چہ نن د دے پہ برکت قول مسلمانان قوم یو وحدت دے۔ او یوملت دے۔ او مونبہ دغہ بزرگان اور روحانی رہنمایان چہ نن د ہغوی نومونہ د اسلامی تاریخ پہ پانر و پاتے دی۔ او مونبہ عوام او خواص قول د ہغوی نومونہ دیر پہ قدر عزت سرے اخلی۔ د ہغے باعث ہم دغہ دے۔ چہ دوی پخپلہ ہم د اسلام پہ اصولو محکم پاتے شوی دی۔ او قوم تہ لے ہم د نیکو نیکو کاری او چتو اخلاق۔ انسانیت د دوستی۔ انصاف۔ مساوات۔ رواداری۔ اتحاد۔ اتفاق او د اسلام او د مسلمانانو

دسر لوہی د پارہ د قربانی۔ ایثار او خلوص نہ کار آخستلو تعلیم ور کرے
 دے۔ اود اہم دھوئی د نیکو کوششونو نتیجہ دے۔ چہ نن پہ بر صغیر
 پاک او ہند کین دین اسلام۔ او مسلمان قوم یو عظیم الشان قوتا و طاقت
 دے۔ ددے کتاب نوم "روحانی تہرون" پیر موزون نوم دے۔ مونہ
 دتو لے دنیا مسلمانان دیو "روحانی تہرون" پہ بنا دیو بل سوکارونہ کیو۔
 داسے رو نہ چہ د نسل، ملک، وطن او قوم ہیچ یو امتیاز ددے پہ منع
 کین نہ شی حایل کید لے۔ او مونہ د پاکستان لس کروہ مسلمانان ہم
 ددے "اسلامی روحانی تہرون" پہ بنا چہ ہر کھ یو لاس یو موتی او یو طاقت
 شلو۔ نو د دنیا پہ نقشہ باندے د پاکستان پہ نوم یو عظیم الشان اسلامی
 حکومت او مملکت پہ وجود کین راعے دے۔ اونن ہم ددغہ "روحانی
 تہرون" برکت دے۔ چہ مونہ د مشرقی او مغربی پاکستان قول مسلمانان
 یے یوتن او وجود کریو۔ او مونہ نہ ئی د دنیا یو عظیم قوم او ملت جو پرے
 دے۔ او ہم ددغہ اسلام روحانی تہرون دے۔ چہ نن د پاکستان اسلامی
 حکومت د دنیا دتو لاسلامی حکومتونو غم درد او خوشحالی دوا ددے
 گزی لکھ خیل۔ او پہ ہر ناز کہ موقع باندے د دنیا اسلام دھریو
 ملک او ہریو قوم سر چہ پاکستان کومہ ہمدردی کرے دے۔ او ہر
 وخت ئے کوی۔ او کوم در وری لاس او امداد چہ یے ورسر کرے دے
 او اوس ئے ہم کوی۔ نو ددے تہرے ہمدردی باعث ہم ددغہ "اسلامی
 روحانی تہرون" دے۔

نن کہ اسلام او مسلمان قوم د دنیا یو عظیم الشان قوت
 او طاقت دے۔ نو ددے راز ہم ددغہ دے۔ چہ پہ یو خدای، یو رسول او
 یو قرآن باندے ایمان لرلو۔ یو مے قبلے تہ مح کولو۔ او یو مے کلمے ویلو پہ
 وجہ دتو لاسلمانان پہ زبونو اوروح کین یو ولے موجود دے۔

یولوئی روحانی وحدت موجود دے۔ اوداود اسے عظیم الشان قوت او طاقت دے۔ چہ د دنیا تول مادی طاقتونہ د دے پہ مخکس نہ شی اودریدلے۔ د دے کتاب "روحانی ترون" افادی پهلود ادا۔ چہ پہ دے کبس مونبرہ تہ د خیلو هغه مشرانو پاکیزہ کارنامے را واپاندے شوے دی۔ چہ هغوی خیل ژوندون، خالص د خدائی درضا د پاره د مسلمان قوم د دینی اود نیاوی بهتری د پاره وقف کرے وو۔ اود مسلمان قوم د معاشی معاشرتی، تهذیبی اود تمدنی ترقی د پاره۔ اوپہ قوم کبس د وحدت او اتفاق راوستلو د پاره یے کوششونه کری وو۔ بنکاره خبره ده۔ چہ د خیلودا سے مشاهیر و د حالاتونہ خبردار کیدل په عام پاکستانی ملت او خصوصاً حمونیز په نوی کهول کبس د خلوص او ایثار جذبہ پیدا کو وے شی۔ اونن ورخے چہ حمونیز کوم موجوده نسل دے دوی ته اوورسے راتلونکی نسل ته هم د دے خیز ضرورت دے۔

د دے کتاب یوکه بله پهلو چہ هغه د ستائنے حق لری۔ د اده۔ چہ د کتاب په علمی، تاریخی او تحقیقی طرز سره لیکلے شوے دے۔ پدے سلسله کبس د مثال په طور د حضرت خواجہ یحییٰ کبیر، حضرت سید شیخ رحمکار کا صاحب۔ حضرت شیخ عبد الله المعروف حاجی بهادر د کوهانپ او د حضرت پیر سید علی پیر بابا۔ او حضرت شاه محمد غوث قادری حالات چہ هم لوستای دی۔ نود هغه د اوٹیل شم۔ چہ فاضل مؤلف عبد الحليم اثر افغانی په د دے کتاب کبس صرف تاریخی واقعات او حالات نه دی راجمع کری۔ اونه یے د بزرگافو د عامو تذکر او سوانح هم په شان فقط د کرامتونو په واقعاتو راتولولو اکتفاء کرے ده۔ بلکه د هر یو بزرگ د ژوند د تاریخی حالاتو بیا نولو په سلسله کبس یے په خالص علمی تحقیقی او تاریخی رنگ کبس تفصیلی بحثونه کری دی۔ د هغه تاریخی

زمانہ یے متعینہ کرے دے۔ اوہم پہ دغہ طرز سوا یے دھغہ دَر وند
 واقعات او دھغہ پیغام او تعلیماتو لہ ترتیب ور کرے دے۔ چہ پہ
 ہفوباندے دا کتاب دنور و عاموت ذکر و نہ ممتاز
 شوے دے۔ اُمید دے چہ دے کتاب دے مؤلف دا کوشش
 بہ دَ خدا یی پاک پہ بارگاہ کبیر مقبول شی۔

او عامو مسلمانانوتہ بہ ترینہ فائدا اور سیری.

دستخط

دَسید نصر من اللہ مشوانی۔ پولیتیکل ایجنٹ دے میران شاہ

شمالی وزیرستان

۱۶ اکتوبر ۱۹۴۳ء

تقریظ (رای)

(لہ قلمہ عزتمند جناب عبدالودود خان ریسچ آفیسر وزارت تعلیم
او اطلاعات مرکزی حکومت پاکستان راولپنڈی)

پہ سر دمز کے ہر قدم پہ احتیاط سرکے رہا
دمز کے لاندے عجب بنکلی نازنین پرانہ دی

(حاجی محمد امین مرحوم)

د آدم نہ داخلہ تر دے دمہ دمزک اوروند سلسلہ روانہ دہ۔ او ترقیامہ
بہ جاری وی۔ دیر بنکلی بنکلی کسان دے تور و خاور ولاندے شول۔
مون۔ وینو چہ دے ہر ویہ بعضو قبر و نوجنڈے لکے بنکاری۔ د جمع پہ
شپہ پرے دیوے بلیری۔ او خلق دلرے لرے نہ ددوئی سلام تہ راجی، دا
خکے چہ دے کساو پہ خیل ژوہ۔ کبش ہمیشہ د اللہ رضا کرے صوہ۔ د ژوند
واکے یے د نفس نہ تر و پے وے ہم دا وجہ دہ۔ چہ دوی پہ اولیاء اللہ
نومیری۔ عام پیستانہ اولیاء اللہ تہ د "خدای پاک نیازین" او د برخ
خاوندان" واٹی، د ہر پیستون پہ ماز غو کبش دا خبرہ ناستہ دہ۔ چہ دے
کساو لہ خدای پاک پہ ژوند کبش خہ برخہ ور کرے وہ۔ او د ہفے برخہ
پہ وجہ دوی تہ دا لورہ درجہ حاصلہ شوے دہ۔

مون پخیل ژوند کبش د بابا گانو د مقام نہ سترکے نہ شو
پتوے۔ مون د بے بابا گانو، د خدای نیازینو، او د برخہ خاوندانو لہ شو۔
او د دوی پہ طفیل د خدای پاک نہ خیل مراد و نہ غوارو۔ وے مون لہ
د اہم پکاری دی۔ چہ دے بزم گانو د حال نہ حان خبر کرو۔ او د ہوی

دنیک سیرت پہ قالب کیں خیل ژوند ہم و اچوؤ۔ دے دپارہ ضرورت و
 چہ دے بزرگافہ ژوند پہ کومہ طریقہ تیرہ و لو۔ چہ دوی داد و مرکہ لویہ
 مرتبہ حاصلہ کرے دہ۔ کہ کید مے شی۔ چہ مونہ ہم ددوی دماضی پھر نیا
 کیں دخیل حال سولہ داسے اوکرو۔ چہ مستقبل مور و سنانہ شی۔ دا کار د
 قاضی عبد الحلیم پہ شان دیو پوھے او خواری کیں لیکوال نہ پہ غیر بل چا
 نہ شو کو و لے۔ آفرین شہ پہ ہنہ چہ را پاشیدہ۔ اود قول پاکستان دہ بر خ
 خاوندان "یے" روحانی تہرون پہ شپول کیں داسے رنگ پیش کرل۔ چہ نہ
 یو اٹے داخل ورت پورہ شہ۔ بلکہ دپینتو ادب یوہ زبردستہ خلاہم دہ کہ شو۔
 زہ ہنہ لہ پہ دے داسے سینہ کار مبارکی ور کو و م۔ او امیل کو و م چہ دیر پینتاناہ
 رونہ پہ دے نہ فائدہ و اخلی۔

دے کتاب تہ ترتیب دتاریخ پہ لحاظ رکھے شوے دے۔ دست
 نہ شروع کیری او پہ ۱۳۲۱ھ باند ختم کیری۔ یعنی کہ شو کہ کم دہ "زرو کالو"
 تاریخ اودہ "روحانی مشرانو" دژوند حالات پہ یو خائی مطالعہ کول غواری۔
 ہوی دے دگران اثر صاحب "دا" اثر "اولوی۔

داخلہ یہ مونہ د مشرانو نہ آوریہ۔ چہ پینتاناہ پہ ایرہ مسلمانان
 شوی دی دوی اود اسلام رشتہ دیرہ مضبوطہ دہ۔ دقاضی صاحب
 دا کتاب تاسوتہ او بنائی چہ دروحانی مشن اکثر چلو و نک پینتاناہ و۔
 کہ ہنہ پہ دہاکہ کیں و۔ کہ پہ پنجاب کیں و۔ او پاکہ پہ سندھ
 کیں و۔۔

دستخط

عبد الودود خان ریسرچ آفیس دمرکزی وزارت تعلیمات
 او اطلاعات د حکومت پاکستان، راولپنڈی۔

(۱۲ نومبر ۱۹۴۳ء)

تقریظ (رای)

(لہ قلمہ دےز تمند جناب شیخ محمد حسین صاحب پولیہکل ایجنٹ دے)

کرم ایجنسی)

یہ قرآن مجید کنس اوڈ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پہ احادیثو کنس خای پہ خای د خدای سرہ د تعلق قائم کولو۔ خدای د خان رسولو۔ پہ خدای توکل کولو۔ د نفس او شیطان د مخالفت کولو ہدایت شو دے۔ او د اہل منزلونہ او مقامات دی۔ چہ ہفہ د اسلام د تعلیم اصلی او صحیح تقاضا دے۔ او پہ دے باندے د اسلام د روحانیت او معرفت بنیاد قائم دے۔ مونہ لہ د اسلامی روحانیت او معرفت پہ معنی خان پوہہ کول پکار دی۔ خبرہ د ادا دے۔ چہ د شریعت، طریقت، حقیقت، او معرفت مجموعے تہ روحانی صفائی و نیلے شی۔ او د معرفت خاوند ہفہ دے چہ دے خلورو وارو بنیادی خیزونو د حاصلید لو پہ ذریعہ د ہفہ پہ زریہ اور روح کنس صفائی رانے وی۔ او ایمان یے پرے قوی شوے وی۔ د دے خبرے وضاحت داسے دے۔ چہ شریعت یو دستور العمل، ضابطہ او قانون دے۔ او پہ ہم دے دستور العمل باندے عمل کولو تہ طریقت وائی۔ بیا د دغہ عمل کولو پہ ذریعہ چہ یونہی د خدای پاک پہ کومو رازونو باندے آگاہ شی دے تہ حقیقت وائی بیا دغہ آگاہی تہ یعنی د علم د عملی اربخ نہ چہ دیو مسلمان پہ زریہ کنس کومہ رہا حاصلہ شی۔ ہفہ تہ معرفت وائی، او چہ د معرفت چاتہ حاصل شوے وی۔ یعنی زریہ رویشانہ شوے وی، ہفہ تہ عارف او بزرگ و نیلے شی۔ چہونہ د مسلمانانو تارنج پہ دے کوا دے۔ چہ د کومے ورثہ نہ دنیاتہ د اقدس دین اسلام رانے دے۔ د ہفہ نہ واخلہ ترنہ

ورخے پورے داد نیا دد غہ شان عارفانہ خالی شوے نہ دلا۔ او مسلمانانو
تیر شوے د خوار لس سوکہ کالو تاریخ مونبر۔ تہ د ابنائی چہ عامو مسلمانانو یہر
یودور کنبں د دے خیلور روحانی مشرانو۔ عارفانو ابزرگانو پہ ژوند کنبں ہم
قدر کرپے دے۔ اودھوی د وفات نہ روستو ہم ورسوہ عقیدت سالتے دے۔
اوشوت یے ہفہ بے شمیرکہ مزارات دی۔ چہ د ملک پہ کوپ کوپ کنبں مخونبر
د بخوانو بزرگانو اور روحانی رہنمایانو د یادگارونو پہ شکل تراوسہ باقی
پاتے دی۔ اود عامو خاصو مسلمانانو د سقیدت مرکز ونہ دی۔

مونبرہ پاکستان د اسلام پہ نوم حاصل کرپے دے۔ اودا
مویچہ ارادہ دہ چہ د مادی ترقی سرے سرے د خپل اسلامی تہذیب، تاریخ
اوشافت ہفہ روایات اواقدا رہم راژوندی کر وچہ د اغیارود غلامی پہ
ورخو کنبں یا مخونبر نہ ہیرشوی دی۔ یا تیرینہ غافلہ شوی یو۔ دے نیک
مقصد د حاصلو د پارہ چہ کو مے گزپے طریقے کید لے شی۔ پہ ہفہ کنبں یوہ
لویہ طریقہ د ادا۔ چہ مونبرہ خپل خان د خیلور روحانی رہنمایانو د ژوند
د حالاتونہ اودھوی د تعلیماتونہ خبرکړو۔ او پہ ہفہ باندے د عمل کولو
کوشش اوکړو۔ اود دنیا پہ دے یو خو ورخے ژوند کنبں د خان د پارہ
د آخرت توینہ اولتوؤ۔

د پاکستان پہ مشرقی او مغربی حصود وار وکنبں بے شمیرہ
اولیاء اللہ تیرشوی دی۔ او پہ اردو۔ فارسی ژبو کنبں دھوی د حالاتو
گنر کتابونہ موجود دی۔ لیکن د اکتابونہ پہ عام طور د بیلے بیلے علاقے
د بزرگانو پہ حقلہ دی۔ لکہ د سندھ د بزرگانو د حالاتو خان لہ کتابونہ
دی۔ د پنجاب د بزرگانو خان لہ او د بنگال د بزرگانو خان لہ۔ یو خوترین
ورخے پورے د سرحل اوقیائیلی بزرگانو پہ حالاتو باندے کوم کتاب نہ وؤ۔
اولہ داچہ تراوسہ پورے پہ اردو، فارسی۔ پسنقو، سندھی، یوکرہ

کئیں۔ اسے کتاب نہ ووچاپ شوے چہ پہ ہفے کئیں دپاکستان ددوارو
حصو د بزرگا نو د حالاتو سہ سہ خصوصیت باندے دپاکستان
د قبائلی علاقو د بزرگا نو حالات ہم بیان شوی دی۔

زہ د بناغلی رور عبدالحلیم اثر افغانی د دے قابل قدر تالیف
”روحانی تہرون“ پہ لید لوزیات پہ دے خوشحالہ شوم۔ چہ دے پنچلہ
ہم دپاکستان د قبائلی علاقے ملاکنہ ایجنسی یو قبائلی دے۔ او
خرنگہ چہ دہ دپاکستان پہ ادبی تاریخ کئیں پہ اول حل د اسلامی
ادب او تاریخ یو داسے شاہکار پیش کر وچہ پہ ہفے کئیں دپاکستان
د مشرقی او مغربی دوارو سائنکو د بزرگا نو حالات پہ تحقیقی رنگ
کئیں پہ یو ”روحانی تہرون“ کئیں راغونہ کری شوی دی۔ نو ہم دغہ شان
پہ اول حل دے د اشنانہ ارکا کر نامہ ہم انجام تہ اور سؤلہ۔ چہ د
پاکستان د قبائلی علاقو د بزرگا نو د حالاتو نہ دے د باقی پاتے پاکستان
عام مسلمانان خبردار کړل۔ چہ سوؤ نہ کالہ پنخواد دے قبائلی علاقو نہ
روان شوی وو۔ د روحانیت او معرفت رونی مثال دے پہ لاس کئیں
آخستے وو۔ او د بر صغیر پاک او ہند تر آخر سی پورے دے سوؤ لے وو۔
ماچہ د بناغلی اثر افغانی پہ دے کتاب کئیں د پینور او دیر
د ویرنو نو د قبائلی علاقو پہ بزرگا نو کئیں د حضرت اخون صاحب
سوات۔ حضرت اخون الیاس صاحب د دیر۔ اخون فیض اللہ
خان صاحب د اورکزی تیرا۔ حضرت شیخ ابراہیم دانشمند ارمر
د وزیرستان۔ شیخ صدر جہان د درابن دیر کا اسماعیل خان۔
او حضرت میان عبدالحکیم کاکر د کوئٹہ د ویرن حالات او لوستل۔
چہ د کن ورختہ نہ سوو نو کالہ پنخوائے د ہند نہ واخلہ تر
بنکال پورے د اسلام رنہ خورہ کرے دہ۔ او جہاد ونہ دے کری

دی۔ نودام محسوسہ کر لہ چہ د پاکستانی قبائل و ایمانی جذبہ بہ ددے
 خپلو مشاہیر و د حالا تو پہ لوستلو نورہ ہم مضبوطہ شی۔ اود دغہ
 پخوانو مشاہیر و بزرگانو د تعلیم پہ اثر بہ دوی ہم ہفہ شان د دین
 اسلام خد متونہ انجام تہ اور سو وے شی۔ لکہ چہ د دغہ بزرگانو
 پہ رتوند کنبں د ہفہ زمانے پخوانو قبائل و چہ سرتہ رسوی و و۔

حما یہ نظر کنبں د اکتاب "روحانی ترون" پہ ہر لحاظ سرہ
 دیر غورہ او بہترین کتاب دے۔ زہ ددے پہ تالیف بنا غلی عبد المحلیم
 اثر لہ مبارکی و رکوؤم۔ اود عاکوؤم چہ کوم نیک مقصد د پارہ د اکتب
 لیکے شوے دے۔ عامو مسلمانانو تہ ترینہ دغہ نیکہ فائدہ اور سیری
 اود خد ائی پاک درگا کنبں ورتہ مقبولیت حاصل شی۔

شیخ محمد حسین

(سی۔ ایس۔ پی) پولیٹکل ایجنٹ کرم ایجنسی۔

پارہ چنار -

۲۵ نومبر ۱۹۴۳ء

حضرت اصحابِ بابا رحمہ اللہ

حضرت اصحاب بابا رضی اللہ عنہ در رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوحلیل القدر اصحابی دے ددوی نوم مبارک حضرت سنان ابن سلمہ ابن جُبَیْن ہندی دے۔ پہ ستر کنبں د مغربی پاکستان د وادی پپینور پہ علاقہ داؤد زائی کنبں د کفارو پہ خلاف پہ جہاد کنبں شہید شوے دے اومزار مبارک یے د علاقہ داؤد زائی د موضع مٹی خوا سوک دے۔

ھر کلہ چہ د سابق صوبہ سرحد پہ علاقہ کنبں د حضرت اصحاب بابا د مزار مبارک سرہ د عام او خاص مسلمانانو د پر زیات عقیدت دے۔ اود دے علاقے د تلوو بزرگانو پہ زیارتونو کنبں یوم تازہ در چہ لری او بل خواتہ سرہ د دے نہ عام خلق د دے نہ ناخبرہ دی چہ دادر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم د کوم یو صحابی مزار دے۔ پہ دے وجہ د مناسب معلومی چہ وادی پپینور تہ ددوی دراتلو۔ او شہادت موندلو د بیان نہ تھکنبں بر صغیر پاک او ہند تہ د مسلمانانو دراتلو او د غزا کانو ابتدائی حالات پہ اختصار سرہ بیان کرو۔

پہ دے سلسلہ کنبں د ایاد لرل پکار دی۔ چہ کومے علاقے نن ورخے پہ جغرافیائی طبعی او سیاسی طور سرہ د ایران۔ افغانستان۔ سرحد پنجاب۔ سندھ۔ اوبلوچستان پہ نومونو یادیری۔ د مسلمانانو دراتلو پہ وخت کنبں د دے پورتو علاقو او ملکونو موند داو۔ ایران۔ کرمان۔ مکران۔ سیستان۔ طخاوستان۔ کابل۔ زابل۔ خراسان۔ زرنج۔ قفص۔ روه۔ توران۔ سندھ۔ پہ دے کنبں د وادی پپینور پخوانے د ستقم زوپ نوم سروہ وؤ۔ اوبیا چہ د ۲۵۶ ق م نہ روس تو پہ دے علاقہ

بدھ مذہب تہ عروج حاصل وو۔ نو بیاد علاقہ دختہ نور و علاقہ پدہ
شمولیت سرکہ دبدہ ہیہ پدہ نوم یادیدلہ۔ دتاریخ فرشتہ (جلد ۱ ص ۱۸) د
بیان مطابق دبدہ ہیہ علاقہ پدہ اور دوالی دبا جور پدہ دقلات دویژن
دپخوانی مقام قند ایل پورے وہ۔ اوپلنوالے پے دکوٹہ دویژن دسبی
نومے مقام نہ ددریائے سندھ پورے وو۔

دتاریخ کامل ابن اثیر (جلد ۳ ص ۳۵) دروایت مطابق ایران بکرمان
سیستان درے واریہ ملکونہ ترست ۲۲ھ پورے دحضرت عمر رضی اللہ عنہ
دخلافت پدہ زمانہ کینں فتح شوی وو۔ پدہ ۲۲ھ کینں چہ ایران پدہ مکمل
طور سرکہ فتح کرلے شو۔ نو دحضرت عبد اللہ ابن عامر ابن ربیع رضی اللہ عنہ
پدہ مشرقی کینں پرلہ پسے دکرمان۔ سیستان او مکران علاقہ ہم فتح شوے۔
خہ ورخے پس ددے علاقہ خلقوچہ بغاوت اوکر۔ نو پدہ ۲۳ھ کینں د
حضرت سہل ابن عدی او حضرت عبد اللہ ابن عبد اللہ ابن عتبآن رضی
اللہ عنہم پدہ مشرقی کینں دوبارہ مکران فتح کرلے شو۔ دحضرت عاصم ابن عمر
او حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم پدہ مشرقی کینں سیستان فتح
کرلے شو۔ او دحضرت حکم ابن عمر تغلبی پدہ مشرقی کینں د مکران علاقہ
فتح کرلے شو۔ او ددے فتوحات و حاصل ووتہ پس دحضرت عمر رضی اللہ
عنہ دیو حکم مطابق نورہ پیش قدمی کول بند کرلے شو۔

پدہ ۲۲ھ کینں چہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ شو۔
نو پدہ ۲۵ھ کینں دحضرت عبد اللہ ابن عامر ابن کریز رضی اللہ عنہ پدہ
مشرقی کینں کابل فتح کرلے شو۔ لیکن چہ دمسلمانان اولسبکر واپس شو
نودے خلقو بغاوت اوکر و۔ پدہ ۲۸ھ کینں دحضرت عبد الرحمان ابن عمر
ابن حبیب قریشی رضی اللہ عنہ پدہ مشرقی کینں چہ دوبارہ کابل فتح کرلے
شو۔ نو د کتاب "افغانستان ویکنگاہ اجمالی بہ تاریخ آن" دروایت

مطابق د کابل په علاقہ کښن خلقونه د اسلام د تعلیم وړ کولو د پاره حضرت
عبد الرحمان ابن تمیم رضی الله عنه او حضرت تبجیر رضی الله عنه مقرر کړل
شول. څه موده پس د کابل بادشا کا او لکید کا په بے خبری کښن پټ دغه
د پاره صحابه کرام شهیدان کړل. د دوی د وار و زیار تونه د کابل په
بڼهر کې واقع دی. او په شهیدان صالحین یادیری. په دغه پس په
س ۲۹ هـ کښن چه د حضرت عبد الله ابن عامر رضی الله عنه په ځای
حضرت ابو موسی اشعری رضی الله عنه د ټولو مشرقي ملکونو حاکم اعلی
مقرر کړل شو. نو حضرت عبد الله ابن عمر لیثی رضی الله عنه پټ د
سیستان حاکم مقرر کړل او د هغوی په مشرۍ کښن کابل په دریم ځل فتح
کړل شو (کامل ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۷۷)

دغه شان هم په د ۲۹ هـ کښن د مکران علاقہ یو ځل بیا
د حضرت عبید الله ابن معمر رضی الله عنه په لاس. او د کرمان علاقہ د
حضرت عبد الرحمان بن عیسی رضی الله عنه په لاس سړی دوباره فتح
شولو. د سیستان حکومت حضرت ربیع ابن زیاد حرثی رضی الله عنه
ته او د کرمان حکومت حضرت مجاشع ابن مسعود رضی الله عنه ته حواله
شو. او حضرت ابن معمر پخپله دخراسان په لور جهاد ته روان شو.

حضرت مجاشع ابن مسعود رضی الله عنه د کرمان د علاقې نه د
افغانی سیستان په لوری غزاله راروان شو. او د موجوده قلات غلزي
او د وندې د علاقو فتح کولو نه روسته د موجوده خوست علاقہ پټ هم
فتح کړله. او دلته پټ د عربو غازیانو څه خاندانو هم آباد کړل. (ابن شهر آشوب جلد ۱ ص ۱۸۷)
د دغه نه روسته د حضرت ربیع ابن زیاد رضی الله عنه په مشرۍ
کښن د افغانی سیستان. موجوده جنوبی افغانستان، د مغربی پاکستان
د پیره پرویزن قبائلي علاقې او د بلوچستان شمالي او شمال مغربی

حصہ فتح شولہ۔ خرمودہ پس چہ حضرت ربیع ابن زیاد رضی اللہ عنہ
خراسان تہ د حاکم اعلیٰ حضرت عبد اللہ ابن عامر رضی اللہ عنہ لیلو
لہ لاپ۔ نومقامی خلقو بغاوت اوکړلو۔ اومقامی مسلمانان حاکمان یئہ دخپل
علاقونہ اوکښل۔ هرکله چہ حضرت عبد اللہ ابن عامر رضی اللہ عنہ
ددغہ نہ خبر شو۔ نو حضرت عبد اللہ ابن سمرہ ابن حبیب قریشی رضی
اللہ عنہ یئہ ددے علاقو والی مقرر کړلو۔ چو نکہ حضرت ابن سمرہ رضی
اللہ عنہ یو تجربه کار آفسروو۔ د حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
صحبت یافتہ صحابی وو۔ اود ددے نہ مخکښ یئہ پہ س ۲۸ کښ کابل فتح
کړے وو۔ هغه چہ راغلو نو زرنج ښهر یئہ فتح کړلو۔ بیا د زمل او برمل
او کوہ کسی پہ منځ کښ چہ کومه علاقہ ده۔ (بینی د افغانستان سمیت جنوبی
او د مغربی پاکستان پیره ډویژن د شمالی او جنوبی وزیرستان او د کوټہ
ډویژن د فورت سنہ یمین علاقے) دا یئہ فتح کړے ورپسے میدانی علاقو ته
راکښته شو۔ د ښو، د پیره اسماعیل خان، کوہاټ علاقے یئہ فتح کړے۔ ددے
نہ چہ فارغ شو نو د وادی کرم پہ لار کو واپس شو۔ اود کابل، غزنی او قندهار
پہ علاقو کښ چہ کوم خلق باغیان شوی وو۔ د هغوی علاقے یئہ دوباره فتح
کړے۔ او خپل دارالحکومت زرنج ته واپس اوکړئیدو۔ په دے اعتبار سره د سابق
صوبه سرحد جنوبی اضلاع او ملحقہ قبائلی علاقے۔ او د بلوچستان د کوټہ
ډویژن علاقہ او د افغانستان د سمیت جنوبی علاقے په اول ځل او په مکمل
طور سره د حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم د دغہ جلیل القدر صحابی
حضرت عبد اللہ ابن سمرہ ابن حبیب قریشی رضی اللہ عنہ په لاس ۲۹
کښ فتح شوی دی چہ داد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ د خلافت زمانه وه۔
په س ۳۰ کښ چہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفه شو۔ نو د دوی د
خلافت په زمانه کښ د حضرت ربیع ابن کاس عنبری رضی اللہ عنہ په لاس

دسیستان توله علاقہ سر دوبرہ فتح شولہ۔ او دحضرت ثابت ابن دغور رضی
اللہ عنہ پہ مشرئی کنب دجنوبی افغانستان او دقلات دویژن توله
علاقہ فتح شولہ۔

پہ سنگہ کنب دحضرت علی رضی اللہ عنہ دشہادت نہ پس چہ
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ امیر شو۔ نو پہ سنگہ کنب حضرت حارث
ابن مرہ عبدی رضی اللہ عنہ دبلوچستان دقلات (قیقانان) پہ علاقہ
بانڈے یوہ سختہ حملہ او کپلہ۔ او پہ ہنغ کنب دے سر لا کثرہ غازیان شہید
شول۔ ددوئی دشہادت نہ پس حضرت عبد اللہ ابن سوار عبدی رضی اللہ
عنہ ددے علاقہ دفتح کو لو دپارہ مقرر شو۔ ہنغہ دخلور سر لا غازیان نو
راغے مکران یے فتح کپو۔ خو میاشے یے دلہ تیرے کرے۔ بیایے دقلات
دویژن باقی پاتے علاقہ فتح کپلہ۔ او بیا واپس دمشق (شام) تدرارہ۔ خہ
نیتہ روس تو بیا قلات دویژن نہ راغے او دتاریخ یعقوبی جلد ۱ ص ۲۷۷
اوتاریخ کامل ابن اثیر جلد ۳ ص ۳۷۷ مطابق د مقامی ترک قوم د
لاس نہ سر لا دخپلو غازیان نو ملکر وشہیدان شول۔ چہ ددے بولو اصحاب
کرامو رضی اللہ عنہم مبارک مزار ونہ پہ قلات کنب دی۔

دیخوانہ دا واقعات پینس شول او بل خوا حضرت عبد الرحمان ابن
سمرہ رضی اللہ عنہ چہ دکابل دفتح نہ اوزگار شو۔ نو دخپل لسکر یو
بہادر غازی او درسول پاک جلیل القدر اصحابی حضرت مہلب ابن ابی صفیر
رضی اللہ عنہ لہے د مجاہدین اسلام یو لوئی لسکر ورکپو۔ ہنغہ د
کابل۔ سنگر ہار پہ لارہ راغے درہ خیبری یے فتح کپو۔ وادی پینورتہ راغے۔
دا علاقہ یے فتح کپے۔ داتک نہ پورے ووت دملتان پورے دپنجاب شمالی او
جنوبی علاقے یے فتح کپے۔ ورپے د وادی سندھ شمالی علاقہ او دبلوچستان
دکوئٹہ دویژن علاقے یے فتح کپے۔ دقلات پہ مقام یے دترک قوم دکفار و سر

سختہ غزا اوکړله. اودلته ئے هم برے پیامونده. په تاریخی اعتبار سره حضرت مهلب ابن ابی صفقر در رسول پاک صلی الله علیه وسلم اولنې اصحابی دے. چه دروئی په مشرئ کښن په سلسله کښن در که خیر په لار که وادی پېښور علاقه مسلمانانو فتح کړے دے. اودلته دکلمه توحید لا اله الا الله محمد رسول الله نعره پورے شوے دے. ظاهره خبره دے. چه دروئی په دے غزا کښن د وادی پېښور او پنجاب علاقے فتح کووے. نو په دے اسلامی لښکر کښن چه در رسول الله صلی الله علیه وسلم کوم اصحاب شامل وو. په هغوی کښن بے شمیره اصحاب کرام په دے علاقو کښن شهیدان شوی دی. اونن چه په خصوصیت سره د پېښور د ویزن په علاقو کښن د پخوانو کفارو د آبادو د پھیر کو په خوا پورے د شهیدانو کوم مزارات دی. په هغه کښن به د دغه سلسله د اولنې جهاد په موقع د شهیدان شوو اصحاب کرامو رضی الله عنهم مبارک مزارونه هم موجود دی.

مخکښ دا بحث تیر شوے دے. چه حضرت عبدالله ابن سوار عبدی رضی الله عنه په سلسله کښن د قلات په مقام سره د خپلو ملگرو غازیانو شهیدان شوی وو. چنانچه د دغه واقعته د واکاله روستو په سلسله کښن د خراسان حاکم اعالی حضرت زیا رضی الله عنه اولنگیده د حضرت ابن سوار عبدی شهید د نیمگړی پاتے مهم دسرته رسولو د پاره ئے حضرت سنان ابن سلمه ابن محبت هذلی رضی الله عنه مقرر کړ لو. د نارنج بلا ذری صلی الله علیه وسلم د بیان مطابق حضرت سنان رضی الله عنه د پیر لوی عالم فاضل او د خدائی نه ویر که لرونکے انسان وو. خه وخت چه دے د هندوستان پولے ته راو رسیدله نو د مکران خلق باغیان شوی وو. حالانکه د دانه مخکښ حضرت حکم ابن جبيله عبدی رضی الله عنه دا علاقه فتح کړے وه. حضرت سنان رضی الله عنه چه راو رسیدله نو په

دیرہ بھادری سرکے دے علاقہ یوٹل بیا فتح کرلہ۔ اور دے علاقے د آبادی
 د پارکے اے اقل مات اوکرل۔ خہ ورے پس د خراسان حاکم اعلیٰ زیاد رضی
 عنہ اولکیدہ۔ د حضرت سنان ابن سلمہ رضی اللہ عنہ پہ خائے حضرت
 راشد ابن عمر جدیدی رضی اللہ عنہ د دے علاقہ حکمران کرو لیکن
 لڑے ورے پس د قلات د غزانہ د واپسی پہ موقع د مندراو بھر وچ
 قبیلو پہ منحور و نوکین د میدانوے قوم د پنجوس رخ لسنکر سرکے اے
 مقابلہ رانلہ۔ او پہ ہنگین حضرت راشد رضی اللہ عنہ شہید شو۔ او د
 ہنگہ پہ حاکمے حضرت سنان رضی اللہ عنہ د اسلامی لسنکر واکے پہ لاس کئے
 واخستے او یوٹل بیا حضرت سنان رضی اللہ عنہ د دے علاقہ حکمران شو۔
 حضرت سنان رضی اللہ عنہ راوگر حیدہ۔ د قلات او کوئٹہ د ویزن توے
 علاقے اے فتح کرلے۔ دوہ کالہ اے دلتہ تیر کرل۔ د ملک دامن امان قائم کولو
 پاخہ انتظامات اے اوکرل۔ او بیائے د جنوبی وزیرستان او دیرہ اسماعیل
 خان پہ طرف مخہ اوکرلہ۔ د علاقے اے فتح کرلے۔ د بنوں او کوہاٹ د علاقہ
 فتح کولو نہر وستو وادی پشینورتہ راور سیدہ۔ د مرکزی مقام د پشینور د
 فتح نہر وستو د بہ ہیہ پہ دے علاقہ کوکین شمال طرف تہ د متی او میچی
 پہ مرکز اے د وادی پشینور او قبائلی علاقہ مہمند باجوڑ، سوات وغیرہ د بہ
 مذہب د پیر و کاراؤ دیو لوی لسنکر سرکے سخت جنگ او شو۔ او ہم پہ د غہ جہاد
 کین سرکے د خیالو غازیانو ملکر وہ پہ شکرہ کین شہید شو۔

(دحوئے دیارہ ملاحظہ کریں تاریخ بلال زری صفحہ ۴۳۲ اوچچ نامہ صفحہ ۷۷۷)

پیر تاریخی اعتبار سرکے حضرت سنان ابن سلمہ ابن محقق ہذا رضی اللہ
 عنہ د حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہذا جلیل القدر اصحابی دے
 چہ د مجاہدین اسلام د امیر پہ حیثیت د مغربی پاکستان شمال مغربی علاقے
 وادی پشینورتہ د اسلام رنہ راورے دہ۔ او پہ صحیح تاریخی استناد سرکے

دَدوئی مزار مبارک معلوم دے۔ اوہم دغہ شان پہ تاریخی اعتبار سے دَدوئی مزار مبارک پہ دے زمکہ باندے اولے ”کنج شہیدان“ دے۔ چہ دَدوئی پہ دیر اوراد مزار کنبں دَدوئی نہ علاوہ نوربے شہیرہ غازیان او اوصحاب کرام ہم و سرہ یوہای دفن کرے شوی دی۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ دغہ شان ہر کدہ چہ دَدوئی پہ شہادت (۱۳۲۹) دیار لس سوہ او یو کم خلویسبت کالہ زمانہ تیرہ شوہ دہ۔ اوبل خوانہ دَسابق صوبہ جنوبی اضلاع یعنی دہیرہ دویژن علاقو تہ داسلام رنر اپہ سنہ کنبں اوشمالی اضلاع یعنی دپینور دویژن میدانی علاقو تہ پہ سنہ اوبیا پہ سنہ کنبے رارسید لے دہ۔

پروستور اتلونکو پانر و کنبں مونبرہ د سنہ نہ د روستی زمانے دمسلمانانو مشاہیر و بزرگانو حالات بہ درج کوو د سنہ نہ تر سنہ پورے دغہ منجی ۳۲۱ کالہ زمانے چہ کوم اسلامی تاریخ دے۔ ہفہ خان لہ دیو جلد تحقیقی بحث حقدار دے چہ یو تفصیلی کتاب پرے اولیکے شی۔

حضرت سید جلال بخاری کبج علم شہید علیہ الرحمۃ

س ۳۸۶ ھ

حضرت سید السادات شیخ المشائخ محمد جلال الدین جعفر بخاری کبج علم شہید پہ دیار لسمہ پیری کبج د حضرت سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ سے دے بشجرہ کبج د سے دے دے۔

۲

۱

سید جلال الدین جعفر بخاری کبج علم حوی د سید امیر علی حوی د سید محمود مکی حوی د سید محمد مہدی حوی د سید حسن عسکری حوی د سید امام علی نقی حوی د سید امام محمد تقی حوی د سید امام علی رضا حوی د سید امام موسیٰ کاظم حوی د سید امام جعفر صادق حوی د سید امام محمد باقر حوی د سید امام علی زین العابدین حوی د حضرت سید الشہداء امام حسین علیہم السلام رضی اللہ عنہم اجمعین۔

د حضرت سید جلال بخاری کبج علم شہید مزار مبارک د ملاکنڈ ایجنسی پہ ریاست دیر کبج پہ تالاش نوے علاقہ کبج دے۔ اوپہ کوم کلی کبج چہ د دوئی مزار مبارک واقع دے۔ ہفتہ ہم د دوئی د مزار مبارک پہ مناسبت سرکہ "زیارت کلی" والی د ملاکنڈ نہ چہ چترال نہ کوم پوخ سرک تلے دے۔ داکلے د دغہ پوخ سرک پہ غارہ باندے دے۔ او د ملاکنڈ نہ د دودہ ویشٹ اوچکدر نہ د دیار لست میلو نوپہ فاصلہ باند شمال طرف تہ واقع دے۔

د ابوریحان البیرونی او نور و مؤرخینو د بیان مطابق پہ س ۳۸۶ ھ کبج چہ د حضرت امیر سبکتگین اوراجہ جی پال ترمنگہ پہ وادی لمغان کبج خونری جنگ اوشتہ (امیر سبکتگین غزنوی د راجہ جی پال د اوپری پہ موسم پہ د ارالحکومت لمغان باندے حملہ اوکرا) او د جی پال فو خونری پہ ماتے

سرشول نوبیا ورپسے چہ دغہ غازیان پہ ہپہ باندہ را روان شول اود کفار
 دغہ مات شوے لبیکریے رایہ مخہ کرو۔ نو غازیانو دراجہ جے پال در می د
 موسم دار الحکومت ہنہ (تحصیل صوابی) تہ دنگر ہار کپڑ، باجوہ اوسوات
 پر زکوہ دپرلہ پسے غزاگانو کولو نر و ستو خانو نہ را او بیکلی وو۔ او پد غہ
 زمانہ چہ پد دے پور تہ یاد شو و علاقو او ملکو نو کبش د کفار و کوم حکومتونہ
 قلعہ کائے وے۔ او کو مے مخے او مضبوطے آبادی د مضبوطو مورچو پہ شکل کبش
 موجود دے وے نو ہنہ د غازیانو پہ لاس ہسے پد آسانہ باندے فتح شوئے وے۔
 بلکہ پد قہ یہ قائم او توتہ پد توتہ زمکہ باندے د کفار او مشرکا نو د فوجونو
 او اولسی خلقو او د مسلمانانو غازیانو تر مخہ بے شمیر خونری جگہ کونہ شوی وو۔
 پد دے غزاگانو کبش چہ د کبش، باجوہ، سوات، بونیر، مردان، پشینور پر غزیر
 او میدانی علاقو کبش کوم مسلمانان شہیدان شوی دی۔ ہنہ خان لہ جلاورد
 بخت غواری۔ پد دے تولو علاقو کبش چر تہ چہ د کفار و پنجوائی آبادی دی۔ او
 دھنہ د کھنہ را تو او آثار قدیمہ و گیر چاپیر د بے شمیر شہیدانوز یار تونہ چہ
 موجود دی۔ د اہم د دغہ دور شہیدان دی چہ اکثر پد دوئی کبش دیر لوی
 لوی عالمان، سیدان او بزرگان دی۔ د لرے لرے ہیوادونونہ د اسلامی لبیکر
 سر دلتہ راغلی دی او د اسلام د سر لوری او اشاعت د پارے پد دے زکوہ
 د شہادت جام خنیلے دے۔ چنانچہ پد دغہ شہیدانو کبش یونامور شہید
 حضرت سید السادات محمد جلال الدین جعفر بخاری کبش علم دے چہ د تالاش پہ
 علاقہ کبش پہ جہاد کبش شہید شوے وو۔ اونہم د دغہ زیارت کلی پہ بخو او شا
 کبش د کفار و پنجوائی اوزرے مکر پنج آبادی او دھنہ کھنہ رونہ او آثار قدیمہ موجود
 دی۔ پد دے سلسلہ کبش د حضرت اخوند ریزہ بابا روایت داسے دے۔ چہ
 حضرت سید جلال بخاری کبش علم پد دغہ غزاگانو کبش د سوات پہ زمکہ باندہ
 شہید شوے وو۔ اوزارت یے د وادی سوات پہ "ابوہا" نومے کلی کبش

جوریشوے و۔۔ دازارت سٹھ ۳۸۶ تہ ترسٹھ پورے ہم پہ دے حائے
 باندے وو۔ ہرکلہ چہ پہ سٹھ کبن دیوسفز و قبیلے خلق د سوات ٹکے
 تراشریک ستول۔ اوبیار و ستو دیوسفزی قام د ملی زی نومے قبیلے خلق
 سوات ہنے اوچت ستول۔ اود موجودہ ریاست دیر پہ تالاش نومے علاقے
 بانڈ آباد ستول۔ نود دے ملی زی قبیلے یو خوکسانو د شپے پہ پتہ د حضرت سید
 جلال بخاری تابوت د ابوہا نومے کلی د دغہ پخوانی قبرنہ اوکنبلو۔ اود تالاش
 پہ موجودہ زیارت نومے کلی کبنے خنس کرلو۔ اوپہ دغہ وجہ پہ زیارت
 ابوہاد واپر و کلی کبن د سید جلال بخاری پہ نوم د دوی زیارتونہ موجودہ
 لیکن خرنکہ چہ موزہ روستو د حضرت سید حسین جلال بخاری
 مخدوم جہانیان جہان گشت (متوفی سٹھ ۱۱۸۶) پہ تذکرہ کبن واضحہ کرے دے۔
 پہ موضع ابوہا کبن چہ د سید جلال بخاری پہ نوم کوم مزار دے۔ دغہ پہ حقیقت
 کبن دے مخدوم جہانیان جہان گشت د گئی حائی او خلوت خانہ وچہ و ستو
 ترینہ خلقو مزار جور کرے دے۔ اود تالاش پہ علاقہ کبن چہ کوم مزار دے
 ہفہ د دے سید محمد جلال بن بخاری گنج علم شہید مزار دے۔ د حضرت
 سید جلال بخاری گنج علم شہید تذکرہ پہ دو وچہ و سولہ د گنج کتابہ اول
 سرکبن راورلہ۔

الف | یوہ وجہ دادہ چہ د مغربی پاکستان پہ دے شہا مغربی حصہ کبن چہ
 د حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ اولاد کبن کومو
 نامور و سید انو د اسلام د سر لور پی د پارہ جہادونہ او غزاکانے کمر ہدی۔ دھوئی
 پہ مبارکوقد مونو خموئز داملک بختوریشوے دے۔ اوپہ آخرہ ٹے د شہادت جام
 خسنے دے۔ اود دوی د پاکو وینو پہ قربانی خموئز پہ دے ملک کبنے د اسلام
 باغ بنیرازہ شوے دے۔ پہ دغہ سید انو کبن د زمانے پہ لحاظ چہ د کوم یوہ
 د تولونہ بخوالی آل رسول حالات پہ صحیح تاریخی پول سوہ موزہ تہ معلوم

دی۔ ہذا حضرت جلال الدین بخاری کتب عالم شہید علیہ الرحمۃ و
الرضوان دے۔

ب | بلہ وجہ دارہ چہ ددوئی پہ اولاد کنیں ددے نور داسے کسان تیر
شوی دی۔ چہ ہفوی دکنج عالم شہید خصوصی تعریفونہ ژوندی
ساتلی دی۔ اوچونیزہ دمغری پاکستان خاورہ ٹے پہ ہفہ بخنورہ کرے۔
حضرت سید جلال بخاری عالم و و۔ اود عالم کار خلقوتہ رشد اوہدایت
کول وی۔ حضرت کتب عالم شہید مجاہد و و۔ اود مجاہد اوغازی کار پچنپلو
پاکو وینو د اسلام دنہالکی او باغ آبیری کول وی۔ اوداد وارہ فرانس
دوئی دغہ درے وارہ نمسویہ سنبہ شان سرہ سرتہ رسولی دی۔ پلے
وجہ پہ مونیزہ تولو ددوئی دیر لوی حق او احسان دے۔ چہ اللہ
پاک دے دہفہ پہ بدلہ کنیں ددوئی پہ کور باند د انوار و باران اوکری۔

حضرت شیخ مولانا علی ابن یوسف دلازاک

د زینۃ التواریخ او نور وکنز و تاریخوں مطابق ہر کلمہ چہ دلمغان پہ مقام د
 راجہ جے پال دری لکھہ فوج لہ حضرت امیر سبکتگین غزنوی علیہ الرحمة د
 غازیاں پہ شیتہ زرخ فوج باندے شکست ورکریو۔ او یاد کن، باجوہ، سوات او
 سمیہ لار د اباسین تر غار پے پورے د کفار و لسنکر پہ مائے اور غلاؤ
 اود ہند پہ مقام د آخری شکست ورکریو نہر و ستوراجہ جے پال د سر د باقی
 پاتے لسنکر د ہند و اود اباسین نہ پورے ایستلو۔ نو د وادی پینور د حفاظت د
 پارے پے خیل یوسر دار د لس زمرہ مسلمانانو غازیاں پورے پریں دلو۔ او بچلہ غزنی
 تہ واپس شو۔ داہول د سلاستہ واقعات دی۔ پہ دے موقع چہ دغہ لس نہر
 غازیان پہ وادی پینور کنیں اچو وئی شوی و۔ پہ دوی کنیں د پستود مختلفو
 قبیلو خلق شامل و۔ چہ پہ ہنوی کنیں گداندہ اود دلازاک پہ خاص طور سرے
 دیاد ولودی۔ د غازیاں پہ دے لسنکر کینے دوی مشہور عالمان او مروحانی
 پیشویان و و۔ چہ د ہنوی نوم و حضرت شیخ مولانا یوسف دلازاک اود بلخوا
 و حضرت شیخ مولانا علی ابن یوسف دلازاک علیہم الرحمة د وارے پلار او خوی
 و و۔ اود امیر سبکتگین د طرف نہ د غازیاں د دے لسنکر سرے پہ دے علاقہ
 باندے د محکمہ قضا پہ عہدہ مقرر شوی و و۔ وروستویہ سلاستہ کنیں د امیر
 سبکتگین غزنوی وفات و شو۔ اود ہند پہ حائی د ہندہ خوی سلطان محمود
 غزنوی بادشاہ شو۔ نو دے سلطان محمود غزنوی پہ زمانہ کنیں پہ محرم
 ۳۹۱ھ کنیں د وادی پینور مسلمان نائب الحکومت سلطان محمود غزنوی
 تہ سوال جواب ولیرے چہ راجہ جے پال سرے د لوی لسنکر نہ پہ وادی پینور
 باندے د حملے کولوپہ نیت د لاہور نہ راروان شوے دے۔ وروپسے پورے د

لسا میاشته تیاری نہ پس دراجہ جے پال فو خونہ پہ میاشتہ د شوال ۳۹۵
کنس اٹک نہ پورے وتل۔ او دے پلے دے نہ د سلطان محمود غزنوی اسلامی
لسکرے ہم وادی پینور کنس د مسلمانانو او مشرکانو د فو خونو تر منجہ پورے
درے میاشته (شوال۔ ذی قعدہ۔ ذالحجہ) جنگ او شو۔ او آخر پہ سپریم لا
تاریخ د محرم الحرام ۳۹۶ھ مطابق ۵ اگست ۱۰۰۵ء د مسلمانانو لسکر لہ خدای
فتح ورکیر۔ اوراجہ جے پال د سلطان محمود غزنوی پہ بند کنس غزنی تہ
بندیوان بوتلے شو۔ دے جہاد پہ موقع حضرت شیخ مولانا یوسف دلازاک
علیہ الرحمة د ضلع مردان د مرکزی بنار مردان سرے نزد دے د بغداد نو مے
کلی پہ مقام شہید شو۔ چہ مزار مبارک دے دے کالی نہ قبلے غارے تہ ہدیہ
کنس دے اود دہ نامور فرزند حضرت شیخ مولانا علی دلازاک علیہ الرحمة
د ضلع پینور د مشہور کالی چار سدا پہ مقام شہید شوے و و۔ چہ مزار
مبارک دے د چار سدا پہ ہدیہ کنس دے۔ پہ بابا صاحب علیہ الرحمة مشہور
دے اوزیا رنگا د خاص او عام دے حضرت شیخ مولانا علی دلسلسہ عا جنید لہ
بغداد پہ مشاہیر و اولیاء کنس دے۔ اولکے چہ روستوبہ ذکر راشی حضرت خواجہ
معین الدین حسن چشتی اچیری چہ ہندوستان تہ تشریف و پولونویہ دغلہ سفر
کنس دے چار سدا پہ مقام دے حضرت شیخ مولانا علی دلازاک پہ مزار مبارک چیلہ
او کسلے و۔ دن ورے نہ ترخہ بخل کنس مودے پورے د دوئی د مزار مبارک سرے
یوہ کتبہ موجود و۔ چہ پہ ہنوئی کنس د دوئی نوم «علی» لیکے شوے و۔ دے نوم
پہ وجہ پہ عوامو کنس دار وایت مشہور شوے و و۔ چہ داد حضرت سیدنا علی ابن
ابی طالب کرم اللہ وجہہ مزار دے حالانکہ دار وایت بیخی غلط دی۔ ویلے شی چہ
وادی پینور د وے مشہور علمی اور وحانی خاندانو نہ یعنی د بھہنی د قاضیانو
خاندان او د مانگی شریف د پیرانو صاحبانو خاندان د وایہ پہ نسب باند د دوئی
اولاد دے۔ پہ تاریخی اعتبار سوا حضرت بابا صاحب د چار سدا د وادی

پیشو، مشاہیر و اولیاء کتب داولئی پیری، اولیاء اللہ کتب ولی اللہ، او
عالم شہید دے۔ مزار مبارک تے دروہانی انوار و مرکز دے۔ اوچار چاپیرک توالہ
علاقہ پرے روہانہ دے: قدس سرہ العزیز:

حضرت شیخ الشیوخ سید ابوالحسن،

علی، الہجویری،

داتا گنج بخش

سہ ۸۵ء

لہ دے "ہجویر" موجودہ نوم "شیلگر" دے اونن ورخے ددے حائے

دغہ پخوانے نوم "ہجویر" دیر و کو خلقو

تہ معلوم دے:

(آثر)

حضرت شیخ الشیوخ سید ابوالحسن علی، المہجوری، داتا کنج بخش، سنہ ۱۸۵۷ھ

کہ نظر کا خوک پہ کار د درویشانو
خود بہ و وینی وقار د درویشانو

عبدالرحمان بابا پہ دے پورتنی شعر کنیں بلکل رستیا خبر کپے ڈ۔ دڑو
اوقیری داسے سپرے دے۔ چہ بیخی خزان نہ لری۔ د دنیا مادی زوراو
قوت کہ ہر خومرہ زیات شی۔ خولوئی عیب ئے دادے۔ چہ پائنت نہ لری۔
د باد یوہ چپہ و تیرہ شی۔ مگر دروہ و معنی اور پونو سلطنت تر پیرہ
پیرہ پائیری۔ او پاتے کپری، زرکونہ، زرکونہ کلونہ پرے تیرشی۔ بیام
یادونہ یے باقی وی۔ ژوندی وی۔ اور ونبانہ وی۔

زرکالہ مخکن د غزنی لہ لویہ بنہرہ دوہ فاتحان را او تلل۔ یوہ مزکے
اوسہرے و اخیستے۔ اورا لاندے یے کپل۔ او دوئم فاتح نہروہ او نیول۔ اوڈ
زہ و نو بنہرے فتح کرو۔ ملکونہ او ہیوادونہ پاتے نہ شول۔ خوهفہ چاہہ
زہ و نہ فتح کپری وو۔ اوپہ زہ و نوئے سلطنت کولو۔ دھوئی بے تاحہ بادشہ
تراوسہ پورے چلیری۔ او آتارے داسے بنائی۔ چہ دقراودرویشی دغہ
بادشاہی بہ تر عمرہ باقی وی۔

د غزنی لومرے فاتح سلطان محمود و۔ چہ پہ مزکوئے سلطنت کاوہ۔
مگر دوئم فاتح علی ہجویری دے۔ چہ سلطنت یے تراوسہ قائم دے۔
د دے لوی روحانی فاتح د حالانہ خان خبرول حمونر۔ پارہ یقیناً چہ د
نیک بختی خبرہ دہ۔ چہ د غزنی نہ راروان شوے دے۔ اوپہ لاہورے
دیرہ نیولے دہ۔

حضرت شیخ سید علی ہجویری المعروف داتا کنج بخش ہفہ بزرگہ

او مقدسہ ہستی دے۔ چہ دھوئی ژوند مبارک دھر یو مسلمان دہارا
د تقلید او پیر وی کو لو نمونہ دے۔ پہ پنجمہ صدی ہجری کنس چہ کو مو
روحانی پلستوایانو او مشہور و بزرگانو پاکستان تہ تشریف زہرے دے۔
پہ ہوئی پتو لو کنس دوئی تہ ممتاز مقام حاصل دے۔ دوئی پہ خپل
اخلاقی اور روحانی قوت سرے د خلقو زہرونہ اسلام تہ راکنسل۔ اود
اسلام د صد اقا و حقانیت سرے اشنا کرل۔

د حضرت داتا گنج بخش نوم علی دے کنیت اے ابو الحسن دے۔ اود
بابا جی نوم اے عثمان دے۔ حسنی سید دے۔ او پہ نہم پشت کنس کنسب
سلسلہ اے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ تہ رسیاری۔

دوئی د خپل کتاب "کشف المحجوب" او نور و تاریخی کتابونو اودتد کرو
نہ چہ د دوئی کو م حالات معلوم شوی دی۔ ہفہ دلتہ درج کو وے شی۔

د غزنی بنہر پہ پخوانی زمانہ کنس پہ یوہ لورہ دھیری بانڈے آب دیو
قلعہ بند بنہر و۔ پہ ہفہ زمانہ د دے بنہر نہ چار چاپیرہ کنر کلی و وچہ
ہفہ ہم یو قسم لہ د دے بنہر بھری محلے وے پہ دغہ "معلو" کنس دیوے نوم
"ہجویر" و۔ اود بلے محلے نوم "جلاب" و۔ اود ادوارہ محلے یا کلی دیوبل سر پست
و۔ پہ دے وجہ د حضرت "داتا گنج بخش" علیہ الرحمۃ د نوم مبارک سر "ہجویری"
او جلابی د وکہ نسبتی نومونہ لیکلے شی۔

د دوئی د پیدائش صحیح تاریخ نہ دے معلوم۔ ترین ورھے پورے چہ
عامو موثر خانویہ دے باب چہ خہ لیکلی دی۔ دھفہ خلاصہ دارہ چہ ہر
کلہ د دوئی عمر او یا کالہ و۔ او پہ ۷۵۰ کنس وفات شوے دے۔ نو دے
نہ پہ قیاس سرے دا اندازہ لگو وے شی۔ چہ د دوئی د پیدائش کال پہ ۷۵۰
و۔ لیکن پہ دے سلسلہ کنس چہ حاکم خپل تحقیق دے۔ او پہ دغہ
باندے بہ روستو تاریخی او تحقیقی بحث پہ تفصیل سرے راشی دھفہ لہ

مخہ دعامو مؤرخا خود ادریوار خبرے غلطے وی۔ بلکہ :-

(الف) حضرت داتا گنج بخش پہ سنگھ کبں پیدا شوے وو۔

(ب) ددوی عمر مبارک اووہ اتیا کالہ وو۔

(ج) اوپہ سنگھ کبں وفات شوے وو۔

(د) دغہ شان دعامو مؤرخا وہغہ روایت ہم صحیح نہ دے۔

چہ حضرت داتا گنج بخش پہ سنگھ یا سنگھ کبں لاہور تہ تشریف راوپے وو۔ بلکہ حماد اوکد تحقیقی بحث پہ رہنما کبں چہ روستوبہ راشی۔ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمة پہ سنگھ کبں دعالی ابن ربیع ابن مسعود ابن محمود غزنوی د حکومت پہ زمانہ کبں لاہور تہ راغلے وو۔ دغہ زمانہ چہ پہ کومہ کبں حضرت داتا گنج بخش علی الجویری پیدا شوے وو۔ د غزنی پہ تاریخ کبں د "زرین عہد" او "تاریخی زمانے" پہ نومونو سرے یادیری۔ دامیر سبکتگین او ورپسے دھغہ د نامور فرماند سلطان محمود غزنوی پہ برکت پہ زرگونو عالمان فاضلان او دیوے او عقل خاوندان پہ غزنی کبں راجع کیدل۔ او روستود ابنہر د علم او فن پہ اعتبار سرے دومر آباد شد۔ چہ ہرے کوخہ او ہرے محلہ کبں دے دینی او عالمی مدرسے وی۔ او د علم ادب او حکمت دور دورے وہ۔

حضرت داتا گنج بخش پہ غزنی کبں دھغہ وخت د نامور وعالمانونہ ابتدائی دینی علمونہ حاصل کرل۔ پہ دے سلسلہ کبں چہ دوی د غزنی د کومو عالمانو ہننے فیض حاصل کرے دے دھغوی نومونہ دادی۔

(۱) شیخ ابو الفضل ابن الاسعدی (۲) شیخ غلام تقی اسماعیل

(۳) شیخ ابو عبد اللہ محمد ابن الحکم المعروف (۴) شیخ سعید ابن ابی السعید

پہ غزنی کبں د ابتدائی دینی علمونو حاصلونہ روستود نور علی فضیلت او روحانی ترتیب د پارے دھغہ وخت د اسلامی ملکہ نو پہ سفر

روان شول۔ اودھنے زمانے دنور و عالمانو اوبزرگانو د عامے قاعدے مطابق د علم او معرفت پہ طلب کنس یے دتو لو اسلامی ملکونو دگنرو بزرگانو۔ مشائحو او عالمانو نہ استفادہ او کرلہ۔

د حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ پہ زمانہ کنس چہ پہ چاراپیر اسلامی ملکونو کنس کوم مشاہیر علماء او مشائخ موجود و۔ او دوی ورسو ملاقات شوے دے۔ او دھوی نہ یے فیض حاصل کرے دے۔ ددغو اکثر و بزرگانو او عالمانو حالات دوی پخپل کتاب "کشف المحجوب" کنس بیان کری دی۔ چہ دھوی تعداد سو و نو نہم زیات دی۔ د اختصار پہ وجہی دروی د یو خونامور و استادانو او مشائحو نومونہ دلتہ لیکل شی۔

(الف) د شام او عراق پہ عالمانو اوبزرگانو کنس:- | (۱) شیخ ذکی العلاء

(۲) شیخ ابوالقاسم سیدی (۳) شیخ ابوالحسن سالبہ

(ب) پہ اہل فارس ایران کنس:- | (۴) شیخ ابواسحاق ابن شرمار

(۵) ابوالحسن علی ابن مکرون (۶) شیخ ابومسلم بردی (۷) شیخ ابوالفتح

(۸) شیخ ابوطالب (۹) شیخ الشیوخ ابواسحاق

(ج) پہ اہل کرمان کنس:- |

(۱۰) خواجہ ابوعلی الحسین البرکاتی (۱۱) شیخ محمد ابن مسلمہ

(د) د خراسان پہ عالمانو کنس:- |

(۱۲) شیخ مجتہد ابوالعباس داستانی (۱۳) خواجہ ابوجعفر محمد ابن علی

(۱۴) خواجہ محمود نیشاپوری (۱۵) خواجہ احمد خاوی، سرخی (۱۶) خواجہ احمد سمرقندی

(۱۷) خواجہ عبد اللہ انصاری ہروی (۱۸) شیخ شفیع فرخ

(۱۹) شیخ ابو عبد اللہ (۲۰) شیخ ابوطاہر کشوف

(۲۱) خواجہ حسین سمرقندی (۲۲) شیخ سہاکی

(۲۳) خواجہ سید محمد باقر (۲۴) خواجہ سید محمد باقر (۲۵) خواجہ سید محمد باقر

(۲۶) خواجہ سید محمد باقر (۲۷) خواجہ سید محمد باقر (۲۸) خواجہ سید محمد باقر

(۲۹) خواجہ سید محمد باقر (۳۰) خواجہ سید محمد باقر (۳۱) خواجہ سید محمد باقر

(۳۲) خواجہ سید محمد باقر (۳۳) خواجہ سید محمد باقر (۳۴) خواجہ سید محمد باقر

(۳۵) خواجہ سید محمد باقر (۳۶) خواجہ سید محمد باقر (۳۷) خواجہ سید محمد باقر

(۳۸) خواجہ سید محمد باقر (۳۹) خواجہ سید محمد باقر (۴۰) خواجہ سید محمد باقر

(۴۱) خواجہ سید محمد باقر (۴۲) خواجہ سید محمد باقر (۴۳) خواجہ سید محمد باقر

(۴۴) خواجہ سید محمد باقر (۴۵) خواجہ سید محمد باقر (۴۶) خواجہ سید محمد باقر

(۴۷) خواجہ سید محمد باقر (۴۸) خواجہ سید محمد باقر (۴۹) خواجہ سید محمد باقر

(۵۰) خواجہ سید محمد باقر (۵۱) خواجہ سید محمد باقر (۵۲) خواجہ سید محمد باقر

(۵۳) خواجہ سید محمد باقر (۵۴) خواجہ سید محمد باقر (۵۵) خواجہ سید محمد باقر

(۵۶) خواجہ سید محمد باقر (۵۷) خواجہ سید محمد باقر (۵۸) خواجہ سید محمد باقر

(۵۹) خواجہ سید محمد باقر (۶۰) خواجہ سید محمد باقر (۶۱) خواجہ سید محمد باقر

(۶۲) خواجہ سید محمد باقر (۶۳) خواجہ سید محمد باقر (۶۴) خواجہ سید محمد باقر

(۶۵) خواجہ سید محمد باقر (۶۶) خواجہ سید محمد باقر (۶۷) خواجہ سید محمد باقر

(۶۸) خواجہ سید محمد باقر (۶۹) خواجہ سید محمد باقر (۷۰) خواجہ سید محمد باقر

(۷۱) خواجہ سید محمد باقر (۷۲) خواجہ سید محمد باقر (۷۳) خواجہ سید محمد باقر

(۷۴) خواجہ سید محمد باقر (۷۵) خواجہ سید محمد باقر (۷۶) خواجہ سید محمد باقر

(۷۷) خواجہ سید محمد باقر (۷۸) خواجہ سید محمد باقر (۷۹) خواجہ سید محمد باقر

(۸۰) خواجہ سید محمد باقر (۸۱) خواجہ سید محمد باقر (۸۲) خواجہ سید محمد باقر

(۸۳) خواجہ سید محمد باقر (۸۴) خواجہ سید محمد باقر (۸۵) خواجہ سید محمد باقر

(۸۶) خواجہ سید محمد باقر (۸۷) خواجہ سید محمد باقر (۸۸) خواجہ سید محمد باقر

(۸۹) خواجہ سید محمد باقر (۹۰) خواجہ سید محمد باقر (۹۱) خواجہ سید محمد باقر

(۹۲) خواجہ سید محمد باقر (۹۳) خواجہ سید محمد باقر (۹۴) خواجہ سید محمد باقر

(۹۵) خواجہ سید محمد باقر (۹۶) خواجہ سید محمد باقر (۹۷) خواجہ سید محمد باقر

(۹۸) خواجہ سید محمد باقر (۹۹) خواجہ سید محمد باقر (۱۰۰) خواجہ سید محمد باقر

(۲۳) شیخ احمد حوی د شیخ خرقان (۲۴) شیخ ادیب کنویئی

(۱) د ماوراء النہر پہ عالم انوکین :- (۲۵) خواجہ امام خواص

(۲۶) ابو جعفر ابن محمد الحسین (۲۷) خواجہ فقیہ ابو محمد یاقزای

(۲۸) احمد ایلانی (۲۹) خواجہ عارف علی ابن اسحاق (۳۰) شیخ ابو الفضل ابن الحسن الختلی

لکه چہ مخکین ذکر او شو۔ حضرت داتا گنج بخش د عالم حاصلو

د پاره لرے لرے ملکونو سفرے کړے دی۔ مثلاً د آذربایجان۔ قهستان۔

خونستان۔ فرغانه۔ ماوراء النهر۔ عراق (بغداد) شام (بیت المقدس)

و (دمشق)۔ طبرستان۔ طوس۔ ترکستان۔ خراسان۔ هرات۔ کابل وغیره

وغیره ملکونه شول۔ او په دے ملکونو کین د اپورته چہ یاد شول۔ دغه عالمان

اونور په شمیره عالمان ته لیدلی دی۔ د هغوی په صحبت او درس کین پاتے شوی

دی۔ او د هغوی نه یی دینی علمونه مثلاً فقه۔ حدیث۔ تفسیر اونور د منقول

او معقول علمونه حاصل کړي دی۔ او په خصوصیت سره د حنفی مذهب

د فقیه او اصول لوی عالم او د حنفی مذهب پیرو کار وو۔ او د حضرت

امام اعظم ابو حنیفه نعمان کوفی رضی الله عنه سره یی زیاته مینه وه۔

د عالم حاصلو لپاره د سفر و نوکین چم د طریقت او معرفت د

کو مو مشهور و بزرگانو سره یی لیدل کتل شوی دی۔ په هغوی کین دیو

مشهور بزرگ نوم دے۔

حضرت شیخ ابو الفضل ابن الحسن الختلی الجنیدی

چم هغه د حضرت شیخ ابو الحسن حضرمی مرید وو۔ او د هغوی د طریقت


سلسله حضرت سید ایطایفه جنید بغدادی علیه الرحمة ته رسیدی۔

او هم د هغوی په نسبت د سلسله په جنیدیه سره مشهور کده۔

چناغچہ حضرت داتا گنج بخش په خصوصیت سره د حضرت ابو الفضل

الختلی مرید وو۔ د دغه علاو د طریقت او معرفت د نور و کو مو مشاهیر

بزرگانوسرہچہ ددوئی ملاقات شوے دے۔ دھنوی پہ محبت کنیں پاتے
شوے دے۔ اودھنوی نہ تے فیض حاصل کرے گے۔ پہ دھنوی کنیں دیو شو
بزرگانو نومونہ دادی:-

- (۱) حضرت شیخ ابو السعید ابو الخیر علیہ الرحمۃ
- (۲) حضرت شیخ ابو العباس احمد الاشکانی علیہ الرحمۃ
- (۳) حضرت شیخ ابو القاسم  کزکانی علیہ الرحمۃ
- (۴) حضرت شیخ ابو جعفر ابن المصباح الصیدانی علیہ الرحمۃ

د حضرت داتا گنج بخشؒ لاہور تہ راتل

لاہور بنہرتہ د حضرت داتا گنج بخشؒ د راتلو پہ حقلہ یوہ قیصہ بیانولے
شی۔ چہ ہر کلہ حضرت داتا گنج بخش د شریعت او معرفت پہ تولو
ظاہری کو باطنی علمونو کنیں کمال حاصل کرلو۔ نو د خیل پیر شیخ ابو
الفضل ابن الحسن الختائی د طرف نہ ورتہ حکم او شو چہ لاہور تہ لا ریشہ۔
د د غم پہ جواب کنیں دوئی خیل پیر تہ عرض او کر و۔ چہ پہ لاہور کنیں خو
حمایر بھائی شیخ حسین زنجانی موجود دے۔ او د اسلام د اشاعت او تبلیغ
خدمت لگیادے کوی۔ نو پہ اسے حال کنیں لاہور تہ حماد تللو خواہ حاجت دے؟
لیکن د دے پہ جواب کنیں خیل پیر صاحب ورتہ او فرمائیل۔ چہ بحث مکوہ
فوراً خان لاہور تہ اور سوہ۔

چنانچہ د خیل پیر د طرف نہ د دے حکم پہ او رید لو حضرت داتا گنج
بخش را روان شو او لاہور تہ را ورسید۔ او د لاہور بنہرتہ بھرے پہ یو
سرائی کنیں شپہ تیرہ کرلہ۔ او صبا لہ بنہرتہ نہ تولو۔ نو کہ خہ گوری چہ خلقو
یوہ جنازے را خستے وے۔ دوئی پیوس او کر۔ چہ د اجنازہ د چادہ؟ خلقو ورلہ
جواب ور کر۔ چہ داد فخر الدین حسین زنجانی جنازہ دے۔ نو د خیل پیر

بھائی حسین زنجائیؒ کو نوم اورید لوسرہ سمدستی ورتہ دخیل پیر طریقت ہفہ
حکم وریاد شو۔ چہ فوراً لاہورتہ خان اورسورہ۔ چنانچہ ددغہ حکم پہ
اسرارو اود اللہ تعالیٰ پہ حکمت یاندے حیران پلے شو۔ بیاد خلقوسرہ
روان شو۔ اودخیل پیر بھائی پہ جنازہ او تکفین کبں شامل شو۔

د اقیصہ ہم پدے جو رباندے د حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیاءؒ
پہ کتاب "فوائد الفوائد کبں بیان شوے دے۔ بیاد ہفہ نہ نور و مختلفوت ذکرہ
لیکونکو لکہ مفتی غلام سرور لاہوری وغیرہ پخیلو کتاو نو کبں رانقل کرے
دے۔ لیکن پہ تاریخی اعتبار سرہ د اقیصہ پیرہ زیاتہ عجیبہ دے۔ چہ روسلو
پہ دے باندے تفصیل سرہ بحث راشی۔ بیا ہم ددے قیصے نہ د حضرت داتا
گنج بخشؒ لاہورتہ د رات لوجہ کوم غرض او مقصد دے۔ ہفہ واضعہ
کیڈے شی۔ او ہفہ دادے۔ چہ دوئی دخیل پیر پہ ہدایت او حکم سرہ۔

لاہور بنہرتہ تشریف راوے وو۔ اودا دہفہ خبرے ثبوت دے۔ چہ
کومہ پہ دیباچہ کبں موبزہ لیکلے دے۔ چہ محو مزہ ہر خموزہ بزرگان چہ
دنیاد یوسر نہ بہ روانیدل اوبل سر تہ اولرے لرے ملکونہ لہ بہ تلل۔ ہلہ
بہ آبادیدل۔ نو دے دخیلو پیرانو او استادانو پہ حکم سرہ بہ کوئل۔ اوبیاد
خیلو پیرانو او استادانو پہ حکم سرہ پہ خاص طور باندے ہفہ علاقوتہ بہ
لیرے شول۔ چہ ہلہ بہ د اسلام د تبلیغ زیات ضرورت وو۔ پہ دے بناء
خیل پیر روشن ضمیر چہ دے لاہورتہ رالیرلو۔ نو پہ دے غرض رالیرے
وو۔ چہ ددغے زمکے د خدائی مخلوق تہ ترینہ فائدہ اور سیری۔ اودا حضرت
داتا گنج بخشؒ د کامل پیر لوی کرامت دے۔ چہ ہفوی د اخیل مرید چہ
پہ سن ۱۲۸۶ھ کبں لاہورتہ د دین اسلام د فیوضاتو او تعلیماتو خورہ ولو
د پارہ رالیرے وو۔ ہفہ سلسلہ تراوسہ پورے چہ بن د سن ۱۳۸۳ھ کال دے۔
۹۸۳۲ھ کالہ تیر شول او ہفہ شان جاری دے۔ شہزادہ داراشکوہ پخیل

کتاب "سفینہ الاولیاء" کتب لیکچری دی چہ :-

"ہر کلمہ چہ حضرت داتا گنج بخشؒ لاہور تہ تشریف راہرو۔ نو
بولونہ مخکن دخیلہ دیرے خواتہ دیو جماعت بنیادے کیسینودہ۔ راہم
ہفہ جماعت دے۔ چہ دھغ پچھن کتب نھر خاتہ طرف تہ نن ورے ددوی
مزار مبارک واقع دے۔

د داتا گنج بخشؒ دے جماعت پہ حقلہ پہ تاریخونو او تذکر و کتب
یور وایت لیکلے شوی دے۔ او ہفہ دادے چہ کلہ دا جماعت جو رید لونو
داسے معلومیدہ چہ ددے جماعت مخہ (قبلہ) لہرستان سہیل (جنوب طرف
طرف تہ مائیلہ دہ۔ پہ دے باندے د لاہور سہر تو لونو عالمانو اعتراض اوکر۔
مگر حضرت داتا گنج بخشؒ پخیلہ دمانجہ امامتی کولوتہ و پراندے شو۔ د جمع
نمونے اوکڑا لے۔ دمانجہ نہ روستوئے خلقوتہ او فرمائیل چہ او کوئی کعبہ
اللہ کو م خواتہ دہ ؟ حضرت داتا صاحب پہ کرامت دھنوی ددے خبرے
کولوسرہ سم دخلقو دستر گونہ پردے پورتہ شوی۔ چہ دجماعت محراب تہ
اوکتل۔ نو مخامخے کعبہ شریف (بیت اللہ) پہ نظر راغے۔ او پخیلو سترگوئے
اولیدل چہ دجماعت قبلہ کعبہ شریف تہ بالکل برابرہ دہ۔ پہ دے قول علمان
پہ خپلو اعتراضونو باندے ستومانہ شول۔ معافی ئے او غوسبتلہ او دگ واقع
پہ وجہ دحضرت داتا صاحب د کرامت او ولایت آوازہ او شہرہ تر لرے لرے
خورہ شوی۔ او د خدای مخلوق پرے رامات شو۔

حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمة چہ پہ لاہور کتب استو گنہ اختیار
کرے نو دحق دین اسلام دتبلیغ دپارہ ئے سلسلہ شروع کرے۔ پنجاب او لاہور
خلقوتہ ددوی داخلاقی اوروحانی فیوضاتو لویہ برخہ اوصہ نصیب شوی
او بے شمیرہ دخدای مخلوق ددوی داخلاق حسنہ او تاثیر نہ پک وعظ او
نصیحت نہ فیض یاب شول۔ او پہ دین اسلام مشرف شول۔ حضرت داتا گنج

بخش پہ حقیقت کیں دعلم اوعرفان یودا سے عظیم الشان دریاب وو۔ چہ
 ہر خوانہ دوی د فیض ولے اونہرونہ خوارکشول۔ اودکھستان ہند
 ہذہ دکھراوشرک پہ اورباندے اوج شوے اوسوزیدلے ہیوادے داسلام
 پہ اوبوسیراب کر۔

کوم جماعت چہ حضرت داتا گنج بخش جو رکھے دے، ہذہ ترین
 ورٹے پورے ددین اسلام دتعلیم، تبلیغ اوتریت درسکلا دے، اویہ دیکیں
 درشد اوهدایت سلسلہ ہم ہذہ شان جاری دے، اومید دے چہ ترقیامتہ
 بہ جاری وی۔

دھن زمانے پہ کفار واومشرکانو کیں چہ کوم اولئی دیرمسلم ددوٹی پہ
 مبارکولاسونو اسلام قبول کرے وو۔ دہذہ نوم "رائی راجو" وو۔ داسی دے
 غزنوی سلطان دطرف نہ دینجاب نائب الحکومتہ وو۔ اودہندومذہب پیرو
 کاروو۔ داسلام قبولونہ روستو ہرکلہ چہ حضرت داتا گنج بخش دخیلو
 فیوضاتونہ مستفیض کر۔ اوهذہ لہ دے "شیخ ہندی" خطاب ورکے۔ نو
 بیادغہ شیخ ہندی خیل پول ژوند داسلام خدمت تہ وقف کر۔ دنیوا
 دنیاداری تہ دے شا کرلہ۔ ددلا زیارت ہم دداتا گنج بخش ددرکاکہ پہ احاطہ
 کیں دے۔ علیہ الرحمۃ والغفران۔

تاریخی بحث

لکہ چہ مخکینورتہ اشارہ شوے دے۔ دحضرت داتا گنج بخش دتاریخ
 ولادت اووفات دواوپہ تاریخنو کیں اختلاف دے۔ اوددغے پہ وجہ دے
 صحیح اندازہ کول کراں دی۔ چہ دوی لاہورتہ پہ کوم وخت کیں راغلی وو۔
 اوددوٹی پول ژوند خوکونہ وو۔؟ پہ دے سلسلہ کیں جمونہ خیلو عامو
 مورخانو اوغیرملکی مستشرقینو اوتد کر لیکونو چہ خہ لیکلی دی، مختصراً
 ہذہ دایو خوخبرے دی۔

(۱) یوہ خبرہ داچہ داتا گنج بخشؒ دولا دت صحیح تاریخ نہ دے معلوم۔

(۲) البتہ پہ دے خبرہ دتو لو اتفاق و وچہ ددوئی عمر او یا کالہ و و۔

(۳) دار ویمہ خبرہ بعضہ چہ دحضرت داتا گنج بخشؒ عمر او یا کالہ و و۔ پدے

باندے داتفاق نہ روستو اکثر و مؤرخینو او تہ کرہ لیکونکو ددوئی

وفات سنہ ۸۶۵ھ بیان کرے دے۔ فقط یو غیر ملکی مستشرق اختلاف

کرے دے۔ او ہنہ ددوئی وفات دسنہ ۸۶۵ھ خوا و شانمانہ بیان کرے دے۔

(۴) ہر کلمہ چہ عام و مؤرخینو یو خواتہ ددوئی عمر او یا کالہ بنود لے

دے۔ او بل خوا ددوئی وفات تے پہ سنہ ۸۶۵ھ کتب بیان کرے دے۔

نود دغہ پہ اعتبار پہ قیاس سرہ ددوئی دولا دت کال تے سنہ ۸۶۵ھ

اندازہ کرے دے۔

(۵) پہ آئینہ تصوف نوے کتاب کتب ددوئی ولادت تے سنہ ۸۶۵ھ بنو لے دے لیکن

ورسہ دوفات کال تے سنہ ۸۶۵ھ بنو لے دے۔

(۶) حنہ مؤرخین لیکو چہ داتا گنج بخشؒ پہ سنہ ۸۲۳ھ کتب لاہورتہ راغل و و۔

او حنہ نور و ددوئی لاہورتہ دراتلو کال سنہ ۸۳۱ھ بیان کرے دے۔ دا پورتہ

چہ کوے خبرے بیان شو لے پہ دے کتب چہ کوہ اختلاف دے ہنہ بنکارہ

دے۔ پہ دے وجہ داسوال حل کول غوار کی چہ پہ دے کتب صحیح خبرہ

کومہ یوہ دے۔ پدے وجہ موبزہ داضوری و کتزلہ چہ دلہ اول دتو لو

تاریخونو او تہ کرو ہنہ تول تاریخی روایتونہ او بیانونہ رانقل کرو۔ چہ کوہ

تردے وختہ پورے موبزہ پہ لاس راغلی دی۔ او پہ کومو کتب چہ پہ

خصوصیت سرہ داتا گنج بخشؒ تاریخ وفات بیان شوے دے۔ او بیابہ

ہنہ باندے یو تحقیقی و تنقیدی نظر و اچو و۔ دپارہ ددے چہ ددے خونلا و و

تاریخی بحث پہ ذریعہ دعا و خلق و معلومات زیات شی۔ دحضرت داتا

گنج بخشؒ دولا دت او وفات صحیح تاریخونہ ترینہ معلوم شی۔ او ورسہ د

د عامو مؤرخینو په نظر کښې چه کوم تضاد دے او غلطی دی۔ هغه هم ترینه واضحه شی۔ اود اهم واضحه شی۔ چه د عامو مؤرخینو د بیانونو کومه خلاصه چه مونږه پورته درج کړله اوروستو به ئې په تفصیل سره بیان راشی۔ په دغه ټولو خبرو کښې یوه هم صحیح نده ۱۰۵ او د دغه نده دا اندازه لگول آسان شی چه مونږه عامو مؤرخینو خومره د غفلت نه کار اخیستے دے۔

تاریخ وفات

(۱) د حضرت داتا گنج بخش^۱ په حقله په «آئین اکبری» کښې څه ذکر نشته دے۔

(۲) د میرزا المعنی بیگ علی ولد شاه قلی سلطان بدخشی (چه د شهزاده مراد

بخش بدخشی وو) په تالیف «ثمرات القدس» کښې (چه د کتاب دغه فاضل

مؤلف د شهنشاہ د هلی جلال الدین اکبر په زمانه کښې لیکلے دے)۔

لیکې: چه حضرت داتا گنج بخش^۲ په سنه ۸۴۵ هـ کښې وفات شوه دے۔

(۳) د رشکوه پ خپل تالیف «سفینه الاولیاء» طبع لکهنوء سنه ۱۸۴۲ هـ صفحه

۷۵ کښې لیکې چه حضرت داتا گنج بخش^۳ په سنه ۸۵۵ هـ او په بل روایت

کښې په سنه ۸۶۲ هـ کښې وفات شوه دے۔

(۴) حاجی خلیفه پخپل کتاب «کشف الظنون» کښې لیکې چه داتا گنج بخش^۴

په سنه ۸۶۵ هـ کښې وفات شوه دے۔

(۵) مرزا سامی بیگ پخپل کتاب «قاموس الاعلام» کښې د داتا گنج بخش^۵

تاریخ د وفات کال سنه ۸۶۵ هـ لیکلے دے۔

(۶) مفتی غلام سروری لاهوری پخپل کتاب خزینة الاصفیاء کښې

(چه د کتاب ئې په سنه ۱۲۸۲ هـ کښې تالیف کړې دے)۔ په صفحه ۲۳۳ جلد ۲

کښې لیکې:۔

«وفات دهغه جامع الکمالات په قول د صاحب د «سفینه الاولیاء»

(تالیف دستمزدادہ دارالشکوہ) یہ کال سنہ ۱۲۶۲ھ یا سنہ ۱۲۶۶ھ کنیں واقع شو
 سدے۔ اوصاحب دہ دفحات الانس، مولانا عبد الرحمان جامی اوصاحب
 دہ اخبار الاولیاء، دمعتبر وروایتونویہ سند سیرہ ددوی وفات کال
 سنہ ۱۲۶۵ھ لیکلے دے۔

ددے پور تہ شیرمے حوالے پہ سلسلہ کنیں دایوہ ضروری خبرہ یادول پکارکا
 چہ مفتی غلام سرور چہ دفحات الانس تالیف دمولا ناعبد الرحمان
 جامی کومہ حوالہ ورکرے دے۔ دغہ خہ حقیقت نہ لری۔ تحککہ چہ دفحات
 الانس تولے چاپ شوے اوقلمی زپے نسخہ چہ تراوسہ پورے مہونہ د نظریہ
 تیرے شوی دی۔ ددے کتاب پہ ہع شہوہ نسخہ کنیں ہم ددانا کنج بخش دوفات
 تاریخ پر حقلہ خہ قسم ذکر نشتہ دے۔ بیشکہ حضرت مولانا عبد الرحمان جامی
 دحضرت دانا کنج بخش علیہ الرحمۃ دژوند حالات لیکلی دی۔ لیکن ددوی
 دوفات تاریخ تے نہ دے لیکلے۔ حیرانتیا دچہ مفتی غلام سرور دفحات
 الانس حوالہ خٹکہ ورکرے دے۔ پیدے سلسلہ کنیں مولانا محمد شفیع مرحوم
 لائبریرین دیبلک لائبریری پنجاب (لاہور) چہ پہ خیلہ یوہ مقالہ کنیں پہ مفتی
 غلام سرور دینک گمان اظہار کرے دے۔ چہ ممکنہ دے دمفتی غلام سرور
 سیرہ دفحات الانس کوہ یوہ داسے نسخہ موجودہ وچہ پہ ہع کنیں بہد
 حضرت دانا کنج بخش علیہ الرحمۃ دوفات تاریخ ہم درج وو۔ نوالبتہ دایوہ
 داسے وجہ دے چہ مہونہ دمفتی غلام سرور بیان پرے قبولے شو۔

۱۴ | دمفتی غلام سرور لاہوری دبیان خہ حصہ پہ فقرہ ۵ کنیں درج
 کرے شوہ۔ ددغہ بیان نہ روستو لکے چہ دمفتی غلام سرور عامہ
 قاعدہ دے پچیلہ تے ددانا کنج بخش دوفات ہم دغہ تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ پہ نظم
 کرے دے۔ اوچہ دنا تاریخ وفات کوہ قطعات تے پچیلہ جوہے کرے دی۔ اوچہ
 دھغہ نہ علاوہ نور وخالق چہ دحضرت دانا صاحب دنا تاریخ وفات پہ حقلہ کوم

قطعات لیکلی دی۔ ہفتے ہم رانقل کری دی۔ دمثال پہ طور شیخ محمد کشمیری
چہد نفحات الانس پہ شرح کتب کومہ دتاریخ وفات قطعہ لیکلہ۔ پہ ہفتے
کتبے دلفظ ”سردار“ نہ دحضرت ”شیخ جوہری“ دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ راوکتبہ
کا مفتی غلام سرور لاہوری پخپل دوئم کتاب ”تاریخ مخزن پنجاب“ جلد ۵
صفحہ ۲۷۲ کتب دحضرت داتا گنج بخش د ”تاریخ وفات“ دارو کا تاریخی لفظونہ
درج کری دی:- سردار (۱۲۶۵ھ) کاشف دین (سنہ ۱۲۶۵ھ)
(۸) پہ کتاب ”ماثر الکرام“ کتبے دحضرت داتا گنج بخش دوفات کال سنہ ۱۲۶۵ھ
لیکلہ دے۔

- (۹) پہ کتاب ”نزهة الخواطر“ کتبے دے
(۱۰) پہ کتاب ”حلائق الحنفیہ“ کتبے دے
(۱۱) پہ کتاب معارج الولایت تالیف د عبد الرزاق خویشکی قصوری کتب دحضرت
داتا گنج بخش دوفات تاریخ نہ دے لیکلے شوے۔
(۱۲) ہدایت حسین پہ خیلہ مقلہ داتا گنج بخش ”پہلہ“ د ”دائرة المعارف اسلامی“
جلد ۲ صفحہ ۹۳۷ کتب چاپ شوے دے۔ داتا گنج بخش دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ لیکلہ دے۔
(۱۳) موسیودیدو فارسی قلمی نسخو پہ فہرست جلد ۱ صفحہ ۳۲۳ کتب د
داتا گنج بخش دوفات تاریخ کال سنہ ۱۲۶۵ھ لیکلہ دے۔
(۱۴) رحمان علی لاہوری پخپل کتاب ”تذکرہ اولیاء ہند“ صفحہ ۵۹۱ کتب حضرت
داتا گنج بخش دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ لیکلہ دے۔
(۱۵) مرحوم ملک الشعراء بہار (ایرانی) پخپل کتاب ”سبک شناسی“ جلد ۱
صفحہ ۱۸۷ کتب دداتا صاحب دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ لیکلہ دے۔
(۱۶) مولانا عبد الماجد دری آبادی پخپل کتاب ”تصوف اسلام“ جلد ۱ صفحہ
۳۷۵ کتب دداتا صاحب دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ لیکلہ دے۔
(۱۷) اسماعیل یاسا بغدادی پخپل کتاب ”اسماء المصنفین“ جلد ۱

صفحہ ۶۹۱ کتب داتا گنج بخش دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ یکے دے۔

(۱۸) سید صباح الدین پہ خپل کتاب "بزم صوفیہ" صفحہ ۷۱ کتب د

داتا گنج بخش دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ یکے دے۔

(۱۹) فقیر محمد حسن رامپوری پخپل کتاب "آئینہ تصوف" صفحہ ۷۱ کتب د

داتا گنج بخش دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ یکے دے۔

(۲۰) شیخ محمد اکرام پخپل کتاب "آب کوثر" صفحہ ۸۶ کتب د داتا گنج بخش صاحب

دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ یکے دے۔

(۲۱) حضرت داتا گنج بخش د مزار مبارک سرتہ پہ گنبد کتب دندہ چہ

کومہ کتبہ لکید لے دے۔ پہ ہفے کتب دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ یکے شوے دے۔

(۲۲) نوربے شہیرا دیبا نو اومضمون نگارانو پہ مختلفو اخبار و نو اور سالو کتب

د داتا گنج بخش پہ عنوان سرتہ پہ خپلو مقالو کتب د حضرت داتا صاحب

دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ یکے دے۔

(۲۳) ڈاکٹر عبد الغنی پخپل تالیف "تصوف اسلام" صفحہ ۷۱ کتب د حضرت

داتا صاحب دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ خواو سار زمانہ یادہ کرے دے۔

یعنے کوم خاص تاریخ تے نہ دے نبودے۔ بلکہ خبر تے شک منہ کرے

دے۔ چہ کم از کم د سنہ ۱۲۶۵ھ او سنہ ۱۲۶۶ھ منحنی زمانہ ترینہ مراد کید لے شی۔

(۲۴) مشہور انگریز مستشرق پروفیسر نکلسن د "کشف المحجوب" د

انگریزی ترجمہ پہ دیبا چہ کتب پہ قیاس سرتہ لیکي: چہ

"قیاس دادے چہ د داتا گنج بخش دوفات

د کال سنہ ۱۲۶۵ھ او سنہ ۱۲۶۶ھ پہ منع کتب واقع شوے دے۔"

(یادگیرناہ)

پورتہ پہ فقرہ ۷۱ کتب د داتا گنج بخش د مزار مبارک د کتبہ پہ

حوالہ د دوی دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ درج شوے دے۔ لیکن دے۔

کتبہ پہ حقلہ یو شو خبرے د تاریخی یادگیر نے پہ طور پہ ذہن کنس یاد
ساتل پکار دی۔

الف | یوہ دا خبرہ دہ چہ د حضرت داتا صاحب د وفات پہ وخت کتبہ
غزنی اولاهور دواہ و باندے د حضرت ظہیر الدولہ سلطان ابراہیم
ابن مسعود غزنوی بادشاہی وہ۔ دہ سلسلہ ۸۶۹ھ کنس وفات شوے و۔ چہ
۸۸۹ھ کنس بادشاہ شوے و۔ او پہ ۸۸۹ھ کنس وفات شوے و۔ چہ
خہ وخت حضرت داتا گنج بخش وفات شو۔ او خپل جماعت مخ تہ پہ معن
کنس دفن کرے شو۔ نو دہ سلسلہ ۸۸۹ھ کنس وفات شو۔ او خپل جماعت مخ تہ پہ معن
ہف نہ خہ زمانہ روسود دہای مشہور بادشاہ سلطان جلال الدین
اکبر دے مزار پہ تعمیر کنس حصہ آخستے وہ۔ دہف نہ پس پہ ۹۲۵ھ کنس
دلاہور بنجر یونیک سری چہ دہفہ میاں غوض نوم و۔ دے مزار مبارک نہ
چار دیواری چاپیرے کہے۔ او بیادہف نہ روسود غزینہ الاصفیاء جلد ۲
صفحہ ۲۳۲ طبع نوکشتور) د بیان مطابق پہ سلسلہ ۱۲۷۰ھ کنس دلاہور بنجر د مشہور
خاندان فقیران یومشیر حاجی نور محمد فقیر چہ ہم دے لاهور اوسید وکے
و۔ پلے مزار مبارک باندے گنبد جو کرے۔ او چوٹ جماعت تے دس نہ ساز کرے۔
ب | بلہ خبرہ دادہ چہ د حضرت داتا گنج بخش د مزار مبارک سرتل چہ
کومہ کتبہ لکید لے دہ۔ او پہ ہف کنس ددوی وفات تاریخ سلسلہ ۱۲۷۵ھ لیکے شو
دے۔ دہف کتبہ رسم الخط پہ فنی نقطہ نگاہ سے د سلطان ابراہیم (سلسلہ ۸۶۹ھ
تاسلسلہ ۸۸۹ھ) یا د شہنشاہ جلال الدین اکبر د زمانے (سلسلہ ۱۰۱۰ھ) ہرگز نہ معلوم
دے دے دواہ و نامور و بادشاہان پہ زمانہ کنس چہ د فارسی ژبے رسم الخط کوم
طرز و۔ دے موجودہ کتبہ رسم الخط دہف نہ د پیری روسنی زمانے رسم الخط
پہ نمونہ دے بلکہ دے موجودہ کتبہ د رسم الخط نہ د اصفا معلومیری
چہ دہفہ د سلسلہ ۱۲۷۵ھ یا سلسلہ ۱۲۷۶ھ د زمانے جو پڑے شوے دہ۔ او دے دہ

وجوہ اتولہ مخہ پہ تاریخی اعتبار سرکار دے کتبہ پہ لکھو کہ سید سید منل شاہ
خاص اہمیت لکھو

یو تحقیقی او تنقیدی نظر

داتولہ تاریخی حوالے چہ توہ پور تہ درج کرے شوہ۔ پہ دے چہ یو نظر
واچولے شی۔ نو دانتیجہ پہ لاس راخی۔ چاہ د سنتہ نہ را پہ دیخواتہ چہ
ہر خومرہ مؤرخین تیر شوی دی۔ ہغوی یولو پہ شریکہ ہم دایوہ خبرہ لیکے
دہ۔ چہ حضرت داتا گنج بخش پہ سنہ ۴۵۸ھ کین پہ حق رسیدلے دے البتہ
یودوہ کسانو سنہ ۴۶۹ھ او سنہ ۴۸۸ھ ہم ذکر کرے دے۔ لیکن دغور، فکر او توجہ
قابلہ خبرہ دادہ۔ چہ داتولہ مؤرخین چہ پہ کومہ خبرہ متفق شوی دی۔
چہ داتا صاحب پہ سنہ ۴۶۵ھ یا سنہ ۴۸۸ھ کین وفات شوی دی۔ داتولہ دد قسم
نہ بیانات دی۔ چاہ دے خبر و سیرہ داتا گنج بخش علیہ الرحمہ خیل کتاب
"کشف المحجوب" او د سنتہ نہ دیکھ کین زمانے پخوانی تاریخی کتابونہ او تذکرہ
قطعا اتفاق نہ کوی۔

دے وضاحت داسے دے۔ چہ حضرت داتا گنج بخش پخیل تالیف کشف
الحق رب "کین دخیلو دودہ قسمہ استاذ او او پیرانو ذکر کرے دے۔
(الف) یو ہفہ چہ ددہ پہ ژوند کین وفات شوی دی۔ او دے دھغوی د نوم
اخیستلو سیرہ سم دعائیہ لفظ "رحمة اللہ علیہ" و سیرہ لیکي۔

(ب) دوئم ہفہ چہ ددہ دخیل ژوند پہ زمانہ کین لاژوندی دی۔ چنانچہ
د حضرت داتا گنج بخش پہ دغہ اولنی قسم استاذ او کین چہ کوم ددہ دخیل
ژوند پہ زمانہ کین وفات شوہ دے۔ دیوداسے استاذ ذکرے ہم کرے
دے۔ چہ ہفہ پہ سنہ ۴۸۱ھ کین مردے۔ نو ددے لازمی نتیجہ داشوہ۔
چہ مونزلہ و سیرہ داهم منل پکاری دی چہ پہ دغہ نیتہ یعنی سنہ ۴۸۱ھ

کنیں حضرت داتا گنج بخش پخپلہ ژوندے روع وؤ۔ لیکلے کوؤلے شول۔
اوجہ ہر کلمہ پہ دغلہ سلسلہ کنیں ددے یو استاذ پہ حق اور سیدہ نو دہچہ
دہقوی نہ دگومونیکو خبر و سبق حاصل کرے وؤ۔ اودوئی ہفتہ خبرے
لیکلے نو دخیل استاذ دَنوم سرے دے درحمتہ اللہ علیہ جملہ ہم اولیکلہ۔

پہ دے سلسلہ کنیں بنیادی سوال دادے۔ چہ کہ بالفرض دا اومنے
شی۔ چہ حضرت داتا گنج بخش پہ سلسلہ کنیں وفات شوے دے۔ نوبیادوئی
دخیلو ہفتہ استاذ انو ذکر پہ کوم جور اوکرے شو۔ چہ ہقوی دسلسلہ نہ ہم
روستو وفات شوی دی؟۔

ددے نہ خود اسے معلوم پری۔ چہ ہر خومرہ دپخوانی زمانے بیاروستئی
زمانے۔ یاد موجودہ زمانے مؤرخینو یا تذکرہ لیکونکو یہ یوہ خولہ او یو اتفاق
د حضرت داتا گنج بخش تاریخ وفات سلسلہ لیکو داسلسلہ راشروع کرے دے۔
ہقوی ہلو بیخی د حضرت داتا گنج بخش دتالیف ”کشف المحجوب“ پہ غور سہ
او تحقیقی او تنقیدی نقطہ نگاہ سرے د مطالعہ کو لو تکلیف نہ دے کرے۔

پہ دے اعتبار سرے د حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمة د تاریخ وفات
دامستلہ یقیناً چہ یوہ گرانہ او مشککہ تاریخی مسئلہ دے۔ تفصیلی بحث پر
کول ضروری دی۔ اود دے دپارہ پکار دے چہ دہو لونہ پخوانی کتاب یعنی ”کشف
المحجوب“ اوور پسختے نور پخوانی تاریخی کتابونہ اوند کرے پہ تحقیقی او تنقیدی
نظر سرے مطالعہ کرے شی۔ اوپدے جور یوے صحیح نتیجہ تہ اور سیدلے شو۔ اودا
واضحہ شی چہ د بحث پہ تنقیدی نقطہ نگاہ سرے د حضرت ”شیخ ہجویری“
د ژوند زمانہ ترکوے نیپے پورے رسی پری؟ اود دوئی د وفات تاریخ پہ کوم کال
کنیں اندازہ کوؤلے شو۔؟

دکشف المحجوب تصریحات

دلّہ مؤبذہ د "کشف المحجوب" دخیلو تصریحاتو مطابق خبرہ دسرنہ راواخلو
چہ ددغ نہ یوہ داخبرہ معلومہ شی۔ چہ حضرت داتا گنج بخش د کھیل
تاریخی کتاب پہ لیکو پہ کومہ زمانہ کنس شروع کرے و۔ چہ ددغ نہ بہ وڑکا
ورسہ پہ لاہور کنس ددوی د موجود کئی زمانہ او تاریخ ہم معلوم شی۔ او
د ابہ ہم معلومہ شی چہ داتا گنج بخش ترکوے زمانے پورے ددے کتاب
لیکل جاری ساتلی وو۔

د آسانتیا دیارہ د "کشف المحجوب" ددے نمونے تصریحات، او ورسہ پہ
ہغہ باندے خیل تحقیقی او تنقیدی بحث دسن او تاریخ پہ لحاظ سہ سلسلہ
وارد دلّہ درج کوؤ۔ چہ پہ معلوماتو حاصلو لو کنس او دہغ نہ صحیح نتیجہ پہ
پہ رسید لو کنس آسانی راشی۔ (سنہ ۱۳۲۰ھ)

د "کشف المحجوب" د خنے اشاراتو نہ دا اندازہ لکید لے شی۔ چہ د
دے کتاب پہ لیکوئے د سنہ ۱۳۲۰ھ نہ روستو شروع کرے دہ۔ مثلاً "د فقر
او غنا" د فضیلت پہ فصل کنس لیکلی :-

”یحیٰ معاذ الرازی..... او..... د متاخرینو نہ شیخ المشائخ
ابوسعید فضل اللہ بن محمد المہین رحمہم اللہ" قول پہ دے خبرہ
اتفاق لری چہ غفی والے او مالداری د فقیر تو ب، خواری او نیستکاری
نہ زیات بنہ خیر دے۔“ (کشف المحجوب صفحہ ۲۶ طبع سمرقند)

پہ دے پور تہ حوالہ کنس لفظ د "رحمہم اللہ" بہ پہ خیال کنس او سالتے شی۔
او ورسہ بہ دیتہ ہم فکر او کرے شی۔ چہ دغہ حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر
د قابل اعتماد مؤرخینو پہ قول پہ خلورم تاریخ دشعبان المعظم سنہ ۱۳۲۰ھ
وفات شوے دے۔ (ذوالی رپاؤ ملّا لکھ کرے کتاب "اسرار التوحید" صفحہ ۳۵۶)

دے نہ موز دے نتیجے تہ رسیدے شو۔ چہ دے "کشف المحجوب" پہ لیکو باندے
 سن ۱۲۲۸ھ نہ روستو شروع شو دے۔ حکم چہ دا واقعہ د کتاب پہ اول
 سی (صفحہ ۷۴) کتب لیکے شو دے۔ او پہ دغہ نیتہ ابوسعید ابوالخیر وفات
 شوے و۔ ہر کلمہ چہ شیخ ہجویری پہ پورہ وضاحت سر دے "کشف المحجوب" د
 لیکو پہ وخت کتب د ابوسعید ابوالخیر د نوم سر دے "رحمۃ اللہ علیہ" لیکے دے
 اود عایشہ ورتہ کرے دے۔ نو ہر ہفہ شوک چہ د عری او فارسی ادب وانشاء
 سر دے خہ نہ خہ واقفیت لری۔ ہفہ پہ دے پوہیری چہ "رحمۃ اللہ علیہ" یوہ
 داسے جملہ دے چہ دافقط دہفہ چاد نوم سر لیکے شی۔ چہ ہفہ وفات شوے وی۔
 او ہر کلمہ چہ حضرت شیخ سید علی ہجویری دا خیل کتاب "کشف المحجوب"
 پہ لاہور کتب لیکے دے۔ نو پہ دے وجہ دا ویلے شو۔ چہ پہ سن ۱۲۲۸ھ کتب حضرت
 داتا گنج بخش پہ لاہور کتب و۔ او دغہ سن ۱۲۲۸ھ نہ روستو دے دے کتاب
 پہ لیکو شروع کرے دے۔

(سن ۱۲۵۸ھ)

بل ہفہ بزرگ چہ حضرت داتا گنج بخش استلا دے۔ او د کشف المحجوب
 پہ صفحہ ۷۴ باندے دہفہ ذکرے کرے دے۔ ہفہ حضرت ابوالقاسم بن علی
 بن عبد اللہ کرکائی علیہ الرحمۃ دے۔ ددہ د نوم سر لیکے :- "مَعَنا اللہ و
 الْمُسْلِمِینَ بِبَقَائِہِ" (ترجمہ خدائے دے ژوندے لری او ددہ پہ ژوند دے۔
 مونبرہ تول مسلمانان بہرہ مند کری۔) دغہ شان ہم دے ابوالقاسم کرکائی
 پہ حقلہ پہ صفحہ ۲۵۴ باندے لیکے :- "او شیخ ابوالقاسم کرکائی چہ نن ورتہ مرتبہ
 د قطب مدار لری۔ او مدار عالم پہ ہفہ دے۔ خدای دے ژوندے لری" (د اہل
 تصوف پہ اصطلاح کتب قطب مدار "غوث" تہ وائی) ددے پور تہ دواہ وحوالونہ
 صفا معلومیری۔ چہ د کشف المحجوب ددے حصے لیکو پہ وخت کتب حضرت
 ابوالقاسم کرکائی ژوندے و۔ دا ابوالقاسم ہفہ بزرگ دے۔ چہ د حضرت
 داتا گنج بخش او ددوئی ترمذی پہ طوس نوی دینہ کتب ملاقات شوے و۔

اودے حضرت ابوسعید ابوالخیر یہ معصرو بنزرا کا تو کتب شمارے شی۔ اوپہ
تاریخ سنہ ۸۷۱ھ کتب وفات شوے دے۔ دے حوالے دیارے ملاحظہ کری: تاریخ
تصوف اسلام، صفحہ ۷۷۱ او خزینۃ الاصفیاء جلد ۱ صفحہ ۷۷۱
دکشف المحجوب دے پورے حوالے نہ موزرے دانتیجہ اخلاو، چہ حضرت شیخ
ہجویری د کال سنہ ۸۷۱ھ نہ محکمیں پہ لاہور کتب استوکنہ لرلہ۔ اود، کشف
المحجوب، پہ لیکو کتب مصروف وؤ۔

سنہ ۸۷۱ھ

حضرت ابوالفضل محمد بن الحسن الختلی رحمۃ اللہ علیہ دیر لوی شیخ
روحانی رہنما، اود حضرت داتا گنج بخش استاذ او مرشد وو۔ ددہ پہ حقلہ
دکشف المحجوب پہ صفحہ ۷۷۱ کتب لیکو:۔ ”پہ طریقت کتب تمہا اقتداء پہ شیخ
ابوالفضل محمد ابن الحسن ختلی پسے دہ۔“

حضرت شیخ ہجویری ددے خیل استاذ او مرشد د وفات واقعہ پہ دے
الفاظوسرے بیانوی :-

”کومہ و رخ چہ ہفتہ وفات کیدہ، نوپہ ”بیت الجن“ کتب اوسیدہ۔ دیاو کھدے۔
چہ د عقبہ نہ برہ د دمشق (شام) پہ علاقہ کتب دے۔ د وفات پہ وخت کتب
دھوی سر مبارک تمہا پہ غیر کتب وؤ۔ دیر او برد وصیت تے راتہ
اوکر۔ اور وح مبارک تے خدائی تہ و سپارہ۔“

د حوالے دیارے ملاحظہ کری ”کشف المحجوب“ صفحہ ۷۷۱ طبع سمرقند

د حضرت داتا گنج بخش داپور تے بیان پہ دے خبرہ باندے پورے دلیل دے چہ
حضرت ہجویری د خیل استاذ د مرکز پہ بالست باندے پہ دمشق (شام) کتب
موجود سنباٹی۔ موزرے د داتا گنج بخش ددے استاذ اور روحانی رہنما
نوم د ”کشف المحجوب“ پہ ذریعہ پیرنو۔ حضرت مولانا عبد الرحمان جامی
نقشبندی پہ خیل کتاب نفحات الانس صفحہ ۷۷۱ کتب ددوی ہم دغہ قدر

حالات لیکی دی۔ کوم چہ پہ کشف المحجوب کتب درج دی۔ دخیل طرف
 نہ خہ اضافہ تے پرے ندہ کرے۔ اونہ تے دھنہ دوفات تاریخ لیکی دے۔
 حضرت ہجویری دے استاد اوپر طریقت حضرت ابوالفضل محمد
 بن حسن ختلی دوفات پہ حقلہ امام ذہبی پچیل کتاب ”تاریخ الاسلام“ کتب
 لیکی :-

”حسن ختلی پہ سن ۴۶۰ھ کتب وفات شوے دے۔ خہ وخت چہ وفات کیدو
 نودشام پہ دمشق نویں بھر کتب پہ بیت الجن نومے مقام کتب اوسیدہ۔
 اوپہ دغہ موقع ددہ مرید حضرت سید علی ہجویری موجود ووش
 (دامام ذہبی ذالیف ”تاریخ الاسلام“ یوہ قلمی نسخہ پر بریش میوزم لندن کے موجودہ دہ)
 مفتی غلام سرور لاہوری پچیل تالیف کتاب ”خزینۃ الاصفیاء“ جلد ۱ کتب لیکی
 ”مادنفحات الانس دیوے قلمی نسخہ پہ حاشیہ باندے دا عبارت لیکی
 لیدلے دے۔ چہ حضرت شیخ محمد ابن حسن ختلی پہ سن ۴۵۳ھ کتب وفات
 شوے دے۔“

لیکن ہرکلمہ چہ د مفتی غلام سرور د قول پہ مقابلہ کتب د امام ذہبی
 عبارت بالکل واضحہ دے۔ پہ دے وجہ ددوی دوفات تاریخ ہم دغہ سن ۴۶۰ھ
 صحیح دے۔ ٹکہ چہ د مفتی غلام سرور پہ بیان کتب دا وضاحت نشہ دے۔
 چہ د ”نفحات الانس“ پہ حاشیہ باندے دغہ عبارت چا لیکی دے۔ اوسند خہ دے؟
 د کشف المحجوب ددے حوالے نہ معلوم پری۔ چہ حضرت داتا گنج بخش
 د لاہور پہ اوسیدہ لودوران کتب یوحل بیاد مملکت شام او عراق سفر کرے
 دے۔ او ددغہ سفر پہ دوران کتب پہ سن ۴۶۰ھ کتب د دمشق (شام) پہ
 بیت الجن نومے مقام کتب وو۔ چہ د حضرت جامی علیہ الرحمة د وضاحت
 مطابق لکھ چہ ذکر اوشو دغہ بیت الجن نومے مقام د مملکت شام د دمشق
 پہ علاقہ کتب دے۔ پہ دغہ دوران کتب حضرت ہجویری دخیل استاد

حضرت حسن ختلی دو فوات واقعہ لید لے دے۔ او بیاد ہفتہ نہ روستو یوخل
 بیا لاهور تہ راغلے دے کہ بالفرض دا او ایوچہ د خپل استاذ دو فوات دوا
 نہ فوراً روستو راغلے دے۔ اودغہ فوراً لاهور تہ رار وانیدل تے دہفتہ الفاظو
 نہ فہم کړو۔ چہ: ”دیر اوږد وصیت تے راتہ اوکړ“ اودا او ایوچہ خپل استاذ
 حضرت حسن ختلی بہ ورتہ پہ دغہ وصیت کښ فوراً لاهور تہ دتلوہم فرمایلی
 وی۔ نو بیا ہم دہفتہ زمندرائگ او تک اود سفر تکلیفاتو تہ چہ خیال اوکړو۔
 نودا ویلے شو۔ چہ حضرت داتا گنج بخش بہ پہ دویم حل باندے دس ۲۶۱
 پہ خواوٹا کښ رارسید لے وی۔ اودلتہ درار سید لونہ روستو بیا د خپل استاذ
 او پیر دا واقعہ لیکلے دے۔ اودا خبرہ ددوئی ددغہ الفاظو نہ معلوم پری۔ چہ
 چرتہ فرمائی: ”دخپل پیر دو فوات پہ وخت کښ زہ هلته حاضر ووم۔“

دپښتور په لفظ ووم اود فارسی ژبے بودم ددے دواړو ژبو ذکر اثر
 مطابق دماضی قریب او بعید دواړو پارۂ استعمال پری۔ اوداسی چہ دا واقعہ
 دحضرت داتا گنج بخش ددغہ لیکو نہ وړاندے تیرۂ شوے دے۔

س ۲۶۵

دحضرت داتا گنج بخش دیو استاذ نوم امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن
 بن عبد الملک بن طاحہ قشیری نیشاپوری شافعی دے۔ دا امام ابوالقاسم
 پہ ۳۷۶ھ کښ پیدا شوے، او پہ ۴۶۵ھ کښ وفات شوے دے۔ حضرت
 داتا گنج بخش پہ نیشاپور کښ ددے سرۂ دیرۂ شوے وو۔ اود ”کشف المحجوب“
 اکثر مضامین او عنوانات تے ہم ددے خپل استاذ پہ تالین ”رسالہ قشیریہ“
 باندے بناء کړی دی۔ دکشف المحجوب پہ صفحہ ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹ (طبع ممقند) کښ کڼر
 خاوند حضرت هجویری دا ذکر کړی دی چہ دلخبر ۴۰۰:

”دخپل استاذ امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نہ آوریلی دی۔
 دکشف المحجوب پہ دے روایت کښ بہ ہم درحمۃ اللہ علیہ جملہ اود

”اور بدلی دی“ جملہ دوا پر یہ خیال کنیں اوساتے شی۔ حکم چہ دادوارہ
 جملہ دابنائی چہ د کشف المحجوب پصفحات ۳، ۲۵، ۲۶، ۲۷ کنیں چہ کومے
 خبرے لیکے شوی دی۔ دغہ د حضرت امام ابوالقاسم قشیری د وفات نہ رستو
 لیکے شوی دی۔ او هر کلمہ چہ امام قشیری صحیح روایتونو، او د عامو مؤرخینو
 د متفقہ بیان مطابق پہ سلسلہ کنیں وفات شوے دے۔ (دحوالے پارہ ملاحظہ
 کری کتاب ”وفیات الاعیان“ تالیف علامہ ابن خلکان جلد ۲ صفحہ ۳۷۵)

نود دے پور تہ معلوما تو اوشہاد تو نو پہ رنہ کنیں مونبرہ دافصلہ کوٹو
 شو۔ چہ حضرت شیخ ہجویری داتا گنج بخش د سلسلہ نہ رستو ژوند
 وو۔ پہ لاهور کنیں اوسیدہ او د کشف المحجوب پہ لیکو کنیں مشغول وو۔ او
 لکہ چہ عامو مؤرخینو لیکلی دی چہ دے پہ سلسلہ کنیں وفات شوے دے۔
 دغہ خبر۔ یعنی غلطہ ثابتہ شوی۔ او د احکام لکہ چہ مخکنیں ورتہ اشارہ اوشولہ۔
 د امام قشیری د تذکرے پہ سلسلہ کنیں پہ کنز و حیاونو کنیں دے دغہ پہ حق
 کنیں ہم ہفہ شان او پہ ہغو الفاظو (یعنی رحمۃ اللہ علیہ) سر د غوغو بیتلے دے۔
 چہ دغہ الفاظ د مر و شو و خلقو د پارہ مخصوص دی۔ مطلب د اچہ د
 حضرت داتا گنج بخش د ہر یو بیان نہ داتا تیری چہ دغہ خیل استاذ
 امام قشیری دے د وفات شو و بزمرگانو پہ تو لگی کنیں شمار کرے دے۔ مثال
 پہ طور د ”کشف المحجوب“ طبع سمرقند پہ صفحہ ۲۹۰ کنیں لیکلی چہ:-

”استاذ امام زین الاسلام ابوالقاسم عبد الکریم حوی دھوازن قشیری
 پہ خیلہ زمانہ کنیں خیل مثال نہ لرلو۔ دلوی قدر او اوچتے مرتبے خاوند وو
 دے تصدیح نہ د صفا خر کندیری۔ چہ د کشف المحجوب د احصہ دے د امام
 قشیری د تاریخ وفات سلسلہ نہ رستو لیکلے دے۔ فرض کرے۔ چہ پہ سلسلہ
 یاپہ سلسلہ کنیں لیکلے دے۔ بیا ہم دغہ نہ دایوہ نتیجہ پہ یقین سر دے
 لاس راخی۔ چہ داتا گنج بخش پہ سلسلہ کنیں ژوند دے وو۔ چہ دے

واقعات وہ سب اؤ کو مری. نو حیران شی. چہ دغہ بول مو رخین د چایا نونہ
چہ مخکنیہ درج شول. آخر ہنوئی پہ کومہ بناء اوکوم دلیل باندہ د حضرت
ہجویریؒ تاریخ وفات ۲۵۶ھ لیکلے دے؟

حضرت مولانا عبد الرحمان جامیؒ نقشبندی پخپل کتاب ”نحات الانس“
صفحہ ۲۸۸ کنس لیکلی :-

”استاذ امام قشیری علیہ الرحمۃ پہ میاشت ربیع الآخر ۲۵۶ھ کنس پہ حق
رسید لے دے. او پہ قول د ابن المجوزی چہ پہ خپل کتاب ”المنتظم فی تاریخ الامم“
جلد ۸۷ صفحہ ۲۸۸ کنس لے لیکلے دی. پہ نیشاپور کنس د خپل استاذ ابو علی
د قاق د قبر پہ خوا کنس د فن کر لے شہ“

د دے وار وروایتونو پہ رنر کنس ہر کلہ چہ امام قشیریؒ پہ نیشاپور (ایران)
کنس وفات شوی وو. نولازمی خبر دے. چہ دھنہ د وفات خبر پہ د دغہ ۲۵۶ھ
نہ خہ مودہ روستو لاهور تہ رارسید لے وی. حکہ چہ حضرت داتا گنج بخش
د کشف المحجوب پہ صفحہ ۷۱۱ باندے پہ پورتنی حوالہ کنس د امام قشیری
حالات او اقوال پہ صیغہ د ماضی بعید سوکلیکی. د مثال پہ طور د عبارت
لے شو۔

”او اللہ تعالیٰ د امام قشیریؒ حال او ژبہ د فضول کارونو او خبرونہ پہ
خپل حفاظت کنس ساتلی وو“

پہ دے پورتنی عبارت کنس پہ لفظ ”ساتلی وو“ باندے غور پکار دے. د دے
وجوہاتو پہ بناء دا خبرہ یقین تہ رسیبری. چہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ
د ۲۵۶ھ نہ روستو ہم ٹروندے وو. پہ لاهور کنس وو. او د کشف المحجوب پہ
لیکومصر وف وو۔

س ۲۷۳ھ

مخکنس مونبرہ د پخو لیستو مو رخینو د کتابونو اقتباسات پیش کری دی چہ

ہفوی داتا گنج بخش د وفات سنہ ۲۶۵ھ، سنہ ۲۶۹ھ، سنہ ۲۷۰ھ
 دہ۔ لیکن زمونہ د دے لاندے حوالے نہ بہ معلومہ شی چہ حضرت
 شیخ جویریؒ پہ سنہ ۲۷۰ھ کنس ۴۴ ژوندے وو۔ د دے وضاحت داسے دے چہ:
 ”حضرت ابوالحسین سالبہ حوئی د ابراہیم علیہ الرحمۃ د مملکت ایران د
 شیراز، نومی بنہر بہ بزرگا نو کنس د اوچتے مرتبے بزرگ تیر شوے دہ۔
 دے بزرگ یوہ لویہ درگاہ او خانقاہ ساز کرے وہ۔ چہ د لڑے لڑے
 ملکونوہ لوی لوی بزرگان او صوفیان بہ راتل او یہ دغہ خانقاہ
 کنس بہ دیرکے وو۔“

(دحوالے دیارے ملاحظہ کری، طبقات الصوفیہ، ”ہر وی (قلمی نسخہ صفحہ ۲۲۵)
 ”حضرت شیخ ابواسحاق شہریار کار زونی ہم د دے شیخ ابوالحسین سالبہ
 ملاقات لہ ورغلے وو۔“

(دحوالے دیارے ملاحظہ کری کتاب، ”فردوس المرشدیہ“، صفحہ ۱۱)
 چنانچہ ہم د دے نامور ترین بزرگ شیخ ابوالحسین سالبہ علیہ الرحمۃ تذکرہ
 حضرت داتا گنج بخش پہ خیل کتاب ”کشف المحجوب“ کنس یہ دے الفاظو
 سرکہ کوئی (دحوالے دیارے ملاحظہ کری کشف المحجوب صفحہ ۱۳۵ و ۱۳۶) فرمائی:-
 ”حضرت شیخ الشیوخ ابو الفتح سالبہ د یرنریات فصیح اللسان بزرگ وو او
 شیخ حسین سالبہ د خیل پلار ابو الفتح نیک فرزند دے۔ اودھغہ
 د اوچت مقام امید وارد دے۔“

د ”کشف المحجوب“ پہ دے پورے حوالہ کنس د پلار او حوئی ذکر نہ پہ واضحہ
 ثابتہ دہ۔ چہ شہ وخت داتا گنج بخش د ”کشف المحجوب“ دغہ حصہ
 اودغہ پوریتی مضمون لیکو نو یہ دغہ نیتہ پلار یعنی ابو الفتح سالبہ وفات
 شوے وو۔ او حوئی یعنی شیخ حسین سالبہ ژوندے وو۔ شکہ چہ د پلار
 ذکرے د ماضی پہ صیغہ سرکہ کرے دے۔ فرمائی (بزرگ) وو او د حوئی

ذکرئے د حال پہ صیغہ سوکھے دے۔ فرمائی (امیدوار دے)

د دے حقیقتونو پہ خیال کنس راوستلوندہ روستواوس دیتہ فکر
اوکروچہ دغہ شیخ ابو الفتح چہ د شیخ حسین سالبہ پلارے او پہ دغہ
اعتبار سہ یولقبئے ابو الحسین ہم دے چہ دے پہ کوم تاریخ وفات شو
دے؟ پہ دے سلسلہ کنس د علامہ ابن جوزی د کتاب "المنتظم" جلد ۷
صفحہ ۳۲۸ اود مولانا عبد الرحمان جامی د کتاب نفحات الانس صفحہ ۳۵۹
دواہم و تصریحات حمونبرہ دوراندے دی۔ چہ "حضرت شیخ ابو الفتح ابو الحسین
سالبہ پہ سنہ ۶۳۳ھ کنس وفات شو دے" چنانچہ دیاوہ داسے تاریخی
حوالہ او تاریخی حقیقت دے۔ چہ د دے نہ د اصفا ثابت پری چہ حضرت
داتا گنج بخش پہ سنہ ۶۳۳ھ کنس وفات ہوئے وو۔ اوکے کشف المحجوب پہ لیکلو
کنس مشغول وو۔

سنہ ۶۳۳ھ

د پور تہ حوالہ د مخدہ دا ثابتہ شوہ چہ پہ سنہ ۶۳۳ھ کنس حضرت داتا گنج بخش
ژوندے وو۔ اوس د اکتل پکار دی چہ ورپسے روستو تر کوم تاریخہ د دوی د
ژوند پہ حقلہ معلومات پہ لاس راتلے شی۔؟ پہ دے سلسلہ کنس د کشف
المحجوب صفحہ ۷۱۱ پہ دے بیان باندے بہ یونظر واچوؤ۔ پہ دے بیان کنس
ٹے دخیل یومعاصر صوفی بزرگ بیان پہ دے الفاظ سوکھے دے دلا۔

« ابوعلی فضل ابن محمد فارمدی اعفا اللہ عنہ »

(ترجمہ) ابوعلی فضل حوئی د محمد فارمدی خدائے دے ٹے ژوندے او پہ
عافیت لری۔ د داتا گنج بخش د دے عبارت اود عانہ معلوم پری چہ
د دے تحریر پہ وخت کنس ابوعلی فضل ژوندے وو۔ او بیاروستو پہ سنہ ۶۳۳ھ
کنس وفات شو دے۔

د دے ابوعلی فارمدی پہ حقلہ د عبد الغافر ابن اسماعیل چہ د

د ابوالقاسم قشیری سے دے (د عبد الغافر پہ ساکنہ کنیں پیدا شوے
 او پہ ساکنہ کنیں پہ مقام د نیشاپور کنیں وفات شوے دے) اور مولانا
 عبد الرحمان جامی دوار و دایان دے۔ چہ د ابوعلی فارمدی عمر او یا کالہ وو۔
 (یعنی ولادت تے ساکنہ او وفات تے ساکنہ کنیں وو)

(د حوالہ د پارہ ملاحظہ کریں) (الف) "مرآة الجنان" (راما) یا نعمی جلد ۳ صفحہ ۱۲۲

(ب) "نفحات الانس" (رمولانا جامی) صفحہ ۳۳۳ (ج) "ترتیب الاصفیاء" جلد ۲ صفحہ ۹

د پور تہ چہ بیان شول د اسے حقیقتونہ دی۔ چہ د دے لہ محہ موبز
 داویلو شو چہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ د ساکنہ نہ روستو ہم
 ژوندے وو۔ پہ لاہور کنیں اوسیدہ۔ او د کشف المحجوب پہ لیکو کنیں مصر وو۔
 ساکنہ

پہ پورتی حوالہ کنیں د اثابنہ شوہ چہ حضرت داتا گنج بخش د
 ساکنہ نہ روستو ہم ژوندے وو۔ اوس موبز لہ داکتل پکار دی چہ
 د دوئی د ژوند نیٹہ ورپے نور تر کو مے پورے رسیری۔ پہ دے سلسلہ کنیں موبز
 لہ د کشف المحجوب د الاندینی د وے حوالے پکار دی۔

(الف) د کشف المحجوب (طبع انارکلی لاہور) پہ صفحہ ۱۸۷ کنیں د حضرت شیخ
 سہلکی علیہ الرحمۃ ذکر پدے الفاظوسرے شویدے۔

«امام دھندہ وطن وو او دھندہ یونیکو کارٹوٹی ہم وو»

د امام ذہبی د تالیف "تاریخ الاسلام" د بیان مطابق دغہ شیخ سہلکی پہ
 ساکنہ کنیں وفات شوے دے۔

(ب) د "کشف المحجوب" پہ صفحہ ۱۲۱ باندے د حضرت شیخ امام اشقانی
 ذکر پدے الفاظوسرے شویدے۔

«حضرت شیخ امام اشقانی پہ بعض علمونو کنیں حجا استاد وو» او دغہ
 استاد امام اشقانی علیہ الرحمۃ د تاریخ الاسلام د امام ذہبی د تصریح مطابق

یہ سنہ ۱۲۹۹ھ کینے وفات شویدے۔

ہر کلمہ چہ دے دو اور و مشائخو ذکر ہم یہ صیغہ د ماضی بعید سرے شروع
دے نو دے یہ نتیجہ کنیں مونبرہ دا والو چہ حضرت داتا گنج بخشؒ پہ سنہ ۱۲۹۹ھ
او پہ سنہ ۱۲۹۹ھ کنیں شروندے وو۔ یہ لاہور کنیں اوسیدہ او د کشف المحجوب
روستائی حصہ لے لیکے۔

سنا سنہ

یہ پورتنو حوالو کنیں داتا بنہ شو کہ چہ حضرت داتا گنج بخش علی الرحمة د
سنہ ۱۲۹۹ھ نہ روستو ہم شروندے وو۔ پدے سلسلہ کنیں یوبل لوی قوی
دلیل او غیب شہادت چاہ دہے نہ داتا بتیری چہ حضرت شیخ سید علی
الہجویری داتا گنج بخش علیہ الرحمة د سنہ ۱۲۸۱ھ نہ روستو ہم شروندے وو۔
د فائدے د زیاتوالی پہ خاطر مونبرہ بر شان پہ تفصیل سرے پہ
دے دلیل باندے بحث کول غوار و۔ دلیل دادے: چہ حضرت داتا گنج بخش
پہ خپل کتاب کشف المحجوب کنیں د حضرت شیخ الاسلام مہاجہ عبد اللہ
انصاری تذکرہ لیکے دے۔ دغہ شیخ الاسلام د شہر ہرات لوی مشہور صوفی
اوعارف بزرگ تیر شوے دے۔ او د تہامی مورخینو پہ اتفاق سرے پہ سنہ ۱۲۸۱ھ
کنیں پہ شہر ہرات کنیں وفات شوے دے۔

د مرحوم استاذ میان محمد شفیع لاہری رین د پبلک لائبریری پنجاب پہ
کتب خانہ کنیں د "کشف المحجوب" یوہ داسے قلمی نسخہ موجود وکے۔ چہ ہفہ
یہ سنہ ۱۲۹۵ھ کنیں لیکے شوے وکے۔ او د دغہ پہ حقلہ دا خیال وو چہ شاید
چرتہ بل حائے کنیں دے نہ زیاتہ پخوانی نسخہ بہ موجود نہ وی۔ دے
قلمی نسخہ پہ صفحہ ۸۱ باندے دا عبارت د غور قابل دے: فرمائی:-

”پیر او وکیل یعنے خواجہ عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ....“

چنانچہ ہم دغہ پورتنے عبارت د کشف المحجوب پہ:- :-

(الف) نسخہ طبع لاہور کتب پہ صفحہ ۱۹۳ء باندے۔

(ب) نسخہ طبع سمرقند کتب پہ صفحہ ۳۱ء باندے۔

ہم کہہ دیورتی قلمی نسخے د صفحہ ۷۱ء عبارت پہ شان لفظ پہ
لفظ لیکلے شوے دے:-

”پیر عبد اللہ انصاری ہروی رحمة اللہ علیہ“

(ج) البتہ د کشف المحجوب پہ نسخہ طبع لینن گرا د صفحہ ۲۸ء باندے
د عبارت د اسے لیکلے شوے دے:-

”پیر گفت رضی اللہ عنہ خواجہ عبد اللہ انصاری“

یعنی د لینن گرا د پہ مطبوعہ نسخہ کتب د لاہور اوسمرقند د مطبوعہ
نسخو ا قلمی نسخے برعکس د، ”رحمة اللہ علیہ“ پہ ٹائی ”رضی اللہ عنہ“
لیکلے شوے دے۔ ہر کلمہ چہ کلمات ”رحمة اللہ علیہ“ او ”رضی اللہ عنہ“

د وارہ د معنی پہ اعتبار سی کہ یو خیز دے، خہ فرق نہ لری، او د وارہ د وفات
شو و خلقوسی مخصوص الفاظ دی، نو د دے نہ مونیرہ د نتیجہ اخلوچہ
پہ د اسے وخت کتب چاہ د ا تا کنج بخش د کشف المحجوب د غہ حصے لیکلے۔

”پیر ہرات“ وفات شوے وو، او د یقیناً ہفتہ زمانہ دہ، کومہ چہ د س ۸۱۰ھ
نہ روستو وہ، او د غے نہ محکمن پہ ہیج صورت نہ شی کیدے۔ او پہ نتیجہ
کتب ئے د اہم ویلے شو۔ چاہ د د غہ س ۸۱۰ھ نہ روستو حضرت شیخ جویری
پہ لاہور کتبے ژوندے موجود وو۔ او د کشف المحجوب د غہ حصے ئے لیکلے۔

د ”پیر ہرات“ خواجہ عبد اللہ انصاری تالیف ”طبقات الصوفیہ“

او د حضرت د ا تا کنج بخش تالیف ”کشف المحجوب“ د وارہ چہ سرہ مقابلہ
کرلے شی، نو د وارہ پہ مباحثو کتبے سنکارہ فرق دے۔ د غے نہ د معلومیری
چمدا تا کنج بخش تہ د ”پیر ہرات“ د غہ کتاب نہ وو رسیدے، کہ رسیدے
وے، نو د غہ اختلافات بہ یکتب نہ وے پیدا شوی، او د دے کتاب

حضرت داتا گنج بخش تہ دنہ رسید ویوہ وجہ دہ۔ اوہنہ دادہ۔ چہ
دغہ کتاب براہ راست پمچلہ عبد اللہ انصاری نہ دے تالیف کرے۔ بلکہ دہ
ہنہ۔ "امالی" (امالی دیتہ والی)۔ چہ یوہ استاذ پہ یوہ موضوع باندے تقریر و
کوی۔ اوشا گردان تے پہ باقاعدگی سرے روزانہ نقل کوی۔ اوبیار وستوہم
دغہ شاگردان ورلہ ترتیب ورکری۔) پہ دے اعتبار سرے دہ "پیرہرات"
کتاب "طبقات الصوفیہ" ہم دہنوی دہ تقریر و نو نو تو نہ دی۔ چہ تہنوی
پہ موضوع تے وخت پہ وخت کپری دی۔ دہنوی پہ مرید انوکس یوکس
لیکلی اوجع کپری دی۔ او دہ پیرہرات دوفات نہ روستوہ ورلہ ترتیب ورکری
دے۔ دے وجوہاتو پہ رنہ اکس دہ "طبقات الصوفیہ" دہ تالیف زمانہ
دہ ۸۸۱ھ اوسنہ ترمخہ متعین کیدلے شی۔ اوپلے بناء داویلے شو
چہ دہ "کشف المحجوب" او "طبقات الصوفیہ" دوار و دہ تالیف یوہ زمانہ صوہ۔
اوہم پہ دے وجہ دا کتاب "یعنے طبقات ہروی" دہ حضرت داتا گنج بخش لاس
تہ نہ دے رارسیدلے۔ چہ دہنہ تے استفادہ کرے وے۔ یا تے دہنہ نہ
اقتباسات اخستی وے۔

دا معلومات چہ پور تہ درج کرے شول۔ دے لہ مخہ مونبرہ دہ
"کشف المحجوب" دہ تالیف زمانہ دہ ۸۴۲ھ اوسنہ ۸۴۱ھ پورے اندازہ کو لے
شو۔ او بلکہ دا چہ حضرت شیخ ہجویری تہ دغہ ۸۴۵ھ مطابق ۸۹۳ھ
پورے شروندے وے۔ او پہ لاہور کس اوسیدہ اوہم دے وجوہاتو لہ مخہ
دا ثابتہ شوہ چاکو موخلاقو دہ حضرت ہجویری وفات ۸۴۵ھ سنو دے
دے۔ دغہ بیخی غلط دے۔ او دہوئی درای پہ غلط والی باندے دایو خونور
دلیونہ ہم دہ غور قابل دی:-

(۱) ایو دلیل دادے۔ چہ پہ ۸۶۵ھ کسے دہ حضرت داتا گنج بخش
وفات کیدل یوہ داسے خبرہ دہ چہ عقل تے ہم نہ منی، دہ مثال پہ

یہ طور دیتے بہ فکر اوکرو۔ چہ ہر کہ د امام ذہبی د کتاب "تاریخ الاسلام" د تصریح مطابق حضرت داتا گنج بخش پہ سن ۴۶۰ھ کینے د خپل پیر حضرت شیخ حسن ختلی د وفات پہ موقع پہ دمشق (شام) کین وؤ۔ نو کہ دا اوٹیلے شی۔ چہ دے د خپل پیر د وفات نہ فوراً روستوم پہ دغہ کال سن ۴۶۱ھ کین لاہور (پنجاب) تہ د راتلو د پارہ راروان شوے دے۔ نو بیا ہم د دمشق اولاہور تر منجہ فاصلے تہ دھغے زمانے پیادہ مزو تہ۔ او د دومرہ اور دے لارے د سفر مشکلا توتہ چہ او کتلے شی نو دابہ او وٹیلے شی چہ کم از کم د سن ۴۶۱ھ پہ آخر کین بہ دوئی لاہور تہ رارسیدلی وی۔ نو بیا کہ ورپے پہ سن ۴۶۵ھ کین د دوئی وفات او منلے شی۔ نو آیاد اخیرہ عقل خلی چہ..... فقط پہ درے خلور کالہ مختصرہ شان زمانہ کین دوئی دومرہ لوی شہرت حاصل کرے وؤ۔ چہ د لاہور او پنجاب اولور وخواو شاعلاقو بے شمیر د خدا ئی مخلوق یے حان تہ را کینلو۔ چہ دھغے پہ حقلہ شہزادہ داراشکوہ پخپل کتاب "سفینۃ الاولیاء" کین لیکي :-

» د قول پنجاب خلق د حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ مریدان شول«

(سفینۃ الاولیاء صفحہ ۱۶۵)

ظاہرہ دہ چہ دومرہ لوی روحانی اثر اور سوخ پید اکیدل چہ تہول پنجاب یے حان تہ را کینلے وؤ۔ داد برے مودے کار نہ شی کیدلے۔ حکہ چہ د دے سرہ سرہ دھغے زمانے د پنجاب اولاہور حالت ہم پہ نظر کین ساتل غواہی۔ د مثال پہ طور د سن ۴۶۱ھ تہ تر سن ۴۶۵ھ پورے چہ پہ لاہور کین د داتا گنج بخش د استو کینے زمانہ فرض کرے شی۔ نو د ایوہ داسے زمانہ دہ چاہ پہ دے کین او د دے نہ خو کالہ محکین سلطان محمود غزنوی سلطاً مسعود غزنوی، سلطان مودود غزنوی، سلطان علی ابن ربیع ابن مسعود اول سلطان ابراہیم غزنوی۔ پر لہ پے پہ لاہور او پنجاب غزا کالے کرے

اود دے ملک پخوانو کفار و او مشرکانو لہے عبرتناک شکستونہ ورکری وؤ۔
 او غالبہ دارہ چاہ اکثر ہفتہ خلق بہ موجود اوژوندی ہم وؤ۔ چہ چاہ
 دمسلمانانو غازیانو و مجاہدینو دلا سہ شکستونہ خو رکری وؤ۔ بل خوانہ
 حضرت داتا صاحب ہم د غزنی اوسیدونکے وؤ۔ نو قدرتی طور ہفتہ غیر مسلم
 خلق چہ دوی بہ ورتہ تبلیغ کول غوسبتہ۔ ہفتی بہ ورسو پتہ بہ نہ
 کس تعصب ساتلو۔ اومونبرہ لہ د اہم ہیرہ ول نہ دی پکار چاہ کوم ہندو
 او مشرکان چہ د حضرت داتا گنج بخش پہ لاسو نو مبارکویا نہ مسلمانان
 شول۔ ہفتی قدرتی طور ہم پخیلو حال تو کس انتہائی تنگ نظریہ او تعصب
 خلق وؤ۔ او یو اٹھ ہفتہ زمانہ شاہ چائنہ یے ہم دغہ حال دے۔ نویہ
 داسے حال تو کس کہ حضرت داتا گنج بخش بہ ہفتی اسلام تہ رابلل نو
 ہفتی بہ ورلہ خوانہ چرتہ راتل۔ بیاد داسے نفرت کو نکو او ترہید و نکو
 خلقو نہرونہ چہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ پخیلو پاکو اخلاق و
 خیلہ روحانی صفائی حان تہ رامائیلہ کری دی۔ دے تہ شجورہ کری وی۔
 اود دے روادار کری تے وی۔ چہ د حضرت داتا گنج بخش د وعظ نصیحت او
 تبلیغ مجلسونو تہ دے حاضر شی۔ د حق دین اسلام احکامو اورید لو تہ
 دے غور کیر دی۔ اود ہفتہ منلو تہ دے غار کیر دی۔ او مسلمانان دے شی۔
 یقیناً چہ دے بہ پیر اور۔ دوخت اخیستے وی۔ داد و مرہ لوی کار پہ لاہور کس
 د سال ۱۲۶۵ نہ تر سال ۱۲۶۵ پورے پہ درے خاور کالہ مختصرہ نیتہ کس نہ
 شی کید لے۔ اونہ دا خبرہ امکان لری چہ پہ لاہور کس پہ د و مرہ مختصرہ
 زمانہ قیام کینے دے۔ دوی یو داسے جماعت ہم جو پرکری وی۔ چہ ہفتہ
 د لاہور سنہر دہلو تہ اولے جماعت گن لے شی۔

اولنے جماعت

یہ دے سلسلہ کہنے دے حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمة جماعت پہ
 حقلہ چہ کوم روایت دے۔ چہ داد لاهور سبھر دے تولونہ اولنے جماعت
 دے۔ یہ دے غے ہم یونظر اچول پکاری۔ حکہ چہ یہ دے غے روایت کبش یوہ
 خبرہ د اہم وتیلے شوہدہ۔ چہ کلہ دوی د جماعت تادہ کیسہ دہ۔ نوہ
 ہفہ وخت عالمانو پرے اعتراض وکیر۔ چہ قبلہ لے لبرہ شان جنوب
 طرف تہ کبرہ دہ۔ نوکہ مونبرہ فکر اوکرو۔ دے عبارت نہ د وہ خبرے
 معلومیری..... (الف) یوہ خبرہ دادہ چہ یہ لاهور کہنے پہ دے غے نیتہ
 نور عالمان ہم موجود وو۔

(ب) بلہ دادہ چہ یہ لاهور کہنے دے غے نہ پخوانی جو ریشوی نور جماعتونہ
 ہم موجود وو۔ چہ دے غے پہ مقابلہ کبش دے جماعت قبلہ لبرہ شان د
 جنوب طرف تہ سنکرنہ معلومیدہ۔

اوداد واپہ خبرے عقل ہم اخلی۔ حکہ چہ دے داتا گنج بخش لاهور تہ
 دے راتلاون زمانہ کہ سنہ ۸۲۳ھ اومنے شی۔ اوکے سنہ ۸۳۱ھ یا سنہ ۸۲۲ھ اوسلہ
 بھر حال لاهور دے نہ ٹھکبش د سلطان محمود غزنوی پہ زمانہ کبش پہ
 سنہ ۸۰۲ھ کہنے فتح شوے وو۔ اوہ ہفہ سوہ چہ دے غازیانو پہ لسنکر و کہنے کوم
 عالمان، صالحان، سیدان اومشائخ راغلی وو۔ دلہ کبش دے ورخے شپے
 آروے وے۔ اوبیاد لہ د اسلام د تبلیغ اواساعت د پارہ پاتے شوی وو۔ نو
 دانامکنہ خبرہ دہ۔ چہ ہفوی بہ جماعتونہ نہ ووہور کیری۔ البتہ داد
 بہ معلومول غواری، چہ اولنے جماعت چہ پہ لاهور کبش جو ریشوے وو۔
 ہفہ کوم یوو۔ یہ کومہ سنہ کبش جو ریشوے وو۔ اوپا جو ریکرے وو؟ اوس
 پہ ہفہ قیصہ باندے یونظر و اچو و۔ چہ لاهور تہ داتا گنج علیہ الرحمة

درارسیہ نو اوہم پہ ہفہ ورخ باندے دحضرت شیخ حسین زنجانی دوفات
کیدلوپہ حقلہ جو رہا شوے دہ۔ دیار ددے چہ دامعلومہ شی چہ
یوے تاریخی واقعہ خرنک افسانوی رنگ و رکے شوے دے۔

حضرت داتا گنج بخش اوشیخ حسین زنجانیؒ۔

محکمین دابحث تیر شوے دے۔ چہ دحضرت داتا گنج بخش لاہور تہ د
راٹلو پہ موقع پورے چہ کومہ قیصہ پہ خلقو کے مشہور دہ۔ اقریباً ہرید
مورخ ارتد کرہ لیکو نی نقل کریدہ۔ چہ دحضرت شیخ جویری لاہور سہرہ
دفتو لو پہ ورخ ددہ دپیر بھائی شیخ حسین زنجانی جنارہ دسہر نہ باہر تہ
راوتلہ دایوہ داسے قیصہ دہ چہ پہ تاریخی اعتبار سرہ غلطہ دہ۔ او حیرانتیا
دادہ چہ تر اوسہ پورے دسہرے تہ ہل وچا فکر کرے نہ دے۔

دے وضاحت داسے دے۔ چہ دار وایت دحضرت شیخ نظام الدین
اولیاء دکتاب فرائد الفواد دصفحہ ۷۱ دے۔ لیکي چہ: شیخ جویری اوشیخ
حسین زنجانی دواہ ہمعصر و۔ دیو پیر طریقت مریدان و۔ لیکن روایت
شیخ دے چہ:

(الف) پیر سید علی جویری دسہ ۸۵۰ گنہ پہ خرواؤ شاہنے وفات شرے دے لکہ
چہ محکمین پہ تفصیل سرہ بحث اوشو۔

(ب) اوشیخ زنجانی پہ حقلہ مفتی غلام سرور پچیل کتاب خزینۃ الاصفیاء
جلد ۲ صفحہ ۷۷۸ گنہ لیکي دی۔ چہ دشیخ حسین زنجانی دوفات کال دصحیح اقوالو
پہ بنار سرہ ۷۹۰ھ دے۔ یعنی چہ دشیخ جویری وفات ۸۵۰ھ اوفتہ شی نوپا
ہم دشیخ زنجانی دوفات ۷۹۰ھ نہ داتا گنج بخش یوسل یو ویش کالہ ورا ندے
وفات شوے دے۔ لیکن پہ دے سلسلہ کینے زیارہ دحیرانتیا خبرہ دادہ چہ ہر

کله مفتی غلام سروری لاهوری پخبله یو خواته د حضرت د تاکبج بخش تاریخ
وفات ۱۲۵۰ لیکي. او د دے د واپر و تاریخ نو په مخ کښه روع جوړ یو خلو سیت
د پاسه سل کاله فرق هم موجود دے. نو د دغیو یو نیمه صدی د فرق باوجود
بیا دا خبرتک لیکي چه شیخ هجویری او شیخ زنجانی د واپر پیر بهائیان وو.؟ او نه
صرف دا چه پیر بهائیان وو. بلکه شیخ حسین زنجانی د خپل صحیح تاریخ وفات
۱۲۰۶ لیکل دے اتیا کاله مخکښ په ۱۲۳۰ لیکل کښ یو سل پنځه او یا کاله مخکښ
په ۱۲۳۱ لیکل کښ یا یو سل شپږ شپږه کاله په ۱۲۳۲ لیکل کښ لاهور نه د حضرت
د تاکبج بخش د راتلو په نیته باندے وفات شوے هم وو. یو محل د شیخ هجویری د
راتلو په وخت کښ وفات شوے وو. چه هغه ټه جنازه او کډار له او د ویم محل
په ۱۲۴۱ لیکل کښ وفات شو؟ خبره دا د لاهور مفتی غلام سرور لاهوری مورخ
وو. لیکن محقق عالم نه وو. په ذهن کښه د تحقیق او تنقیدی نظر اچولوما که
نه وه. او د ائو نه کپه شول. چه د حضرت نظام الدین اولیاء په بیان کښ چه
کوم فرق دے. هغه تفکر او کپه شی. ټکله چه دا زیاته ممکنه ده. چه حضرت
شیخ نظام الدین اولیاء علیه الرحمة صحیح خبره لیکلی وی. لیکن روستود
کتابت په غلطی سره بل شان شوے وی. د حضرت محبوب الہی شیخ المشائخ
نظام الدین اولیاء د پورتنی روایت موثره د وده توجیه کوو له شو.

(الف) یوه داچه ممکنه ده حضرت نظام الدین اولیاء داسه لیکلی وی. چه شیخ
هجویری او شیخ زنجانی د واپر د یو مسلک یعنی "سلسله جنیدیه" مریدان وو.
او د احتمال ټکله عقل اخلي چه په دغه زمانه باندے د موجوده حقوړو سلسلو
قادریه چشتیه، سهروردیه، او نقشبندیه نه پخرا نیی سلسله جنیدیه
زیاته مشهوره وه. نو ټکله دا ممکنه کیدلے شی. چه روستو کا تبا یوه غلطی
سره د "یو سلسله ډیر وکارانو" په ټای "د یو پیر مریدانو" الفاظ لیکلی وی.

(ب) او که دا اولی توجیه او منلے شی. نو بیا دا خبره ممکنه ده چه د شیخ زنجانی

پہ نوم د وہ بزرگان تیرشوی وی، اود واپہ دلاهور اوسیدونکی وی۔

(۱) لوهغه وی چه د حضرت داتا گنج بخش در اتلوسن ۴۲۲ھ پہ وخت کنیں وفات شوی وی۔

(۲) اود ویم هغه شیخ حسین زنجانی وی چه پہ سن ۴۰۹ھ کنیں وفات شوی وی زیادہ ممکنہ دلا چه داد ویم حسین زنجانی د درغہ اولی حسین زنجانی نسی وی حکمہ چه پہ پخوانی زمانہ کنیں پہ منسی باندہ د نیکہ نوم کیسندول عام رواج وو۔ داد واپہ توجیہات موبوہ مجبوراً پیش کرل۔ حکمہ چه د سن ۴۰۹ھ پہ شاؤ خوا کنیں د شیخ زنجانی نوم یو بزرگ ژوند او وفات بالکل یقینی خبرہ دلا۔ پہ کتاب طبقات ناصری جلد ۱ ص ۴۲۲ھ کنیں لیکي چه خد وخت سلطان معز الدین محمد ابن سام غوری د جہلم پہ خواؤ شا کنیں پہ "یمک" نوم مقام کنیں پہ سن ۴۰۲ھ کنیں شہید کرلے شو۔ نو پہ دغہ وخت کنیں حضرت شیخ حسین زنجانی علیہ الرحمۃ ژوندے وو۔ او پہ لاهور کنیں اوسیدلا۔ د تاریخ مہولت افغانی د روایت مطابق معز الدین محمد بن سام غوری پاد یم تاریخ د ماہ شعبان المعظم سن ۴۰۲ھ مطابق سن ۴۰۹ھ کنیں شہید کرلے شوی دے اود وفات مادہ د تاریخ یمہ داجملہ دلا، صاحب السریہ مخکنیں ذکر شوہ چه مفتی غلام سرور لاهوری دے شیخ حسین زنجانی وفات پہ سن ۴۰۹ھ کنیں صحیح روایت کنلے دے۔ لیکن منشی محمد الدین پہ حوالہ :-

(۱) د کتاب "داتا گنج بخش" صفحات ۱۱۱ و ۱۱۲

(۲) د کتاب "تحقیقات چشتی" صفحہ ۷۳۷

(۳) د کتاب "تاریخ لاهور" تالیف دکنہ لال

سورہ د حضرت شیخ حسین زنجانی علیہ الرحمۃ تاریخ د وفات سن ۴۰۹ھ لیکلے دے۔ مگر د منشی محمد الدین فوق دے بیان پہ مقابلہ کنیں

د مفتی غلام سرور قول زیات صحیح ہے۔ اور شیخ زنجانی د وفات ہم د غہ
سنہ ۶۰۶ھ کنول پکار دی۔ حکہ چہ درے قول پہ تائید کسے نورجے شمار شہادت
موجود دی۔ دلتہ دا خبرہ ہیرہ ول نہ دی پکار چہ ہر کلہ چہ موجودہ
تاریخ نو کین فقط دیو شیخ حسین زنجانی متوفی سنہ ۶۰۶ھ ذکر موجود ہے۔
اور بل شیخ حسین زنجانی متوفی سنہ ۶۰۶ھ خہ ذکر نشہ ہے۔ نو پہ د کینہ
دا وایو چہ د حضرت نظام الدین اولیاء د کتاب ”فوائد الفوائد“ د روایت پہ
حقہ چہ پور تہ مونزہ کوم د وہ توجیہات پیش کرل۔ کہ پہ ہفے داد ویمہ
توجیہ قبولہ نشی، نو بیا پہ لازماد اوایو چہ مفتی غلام سرور لاہوری چہ
د ”فوائد الفوائد“ پہ حوالہ د غہ کوم روایت اوقیہہ د حضرت داتا گنج بخش
د لاہور تہ د تشریف لا ورلویہ موقع پورے بیان کرے دے۔ اور ہفے نہ رستہ
ترن ورثے پورے بیان لے شی او یو افسانوی شکل لے اختیار کرے دے۔ د غہ
صحیح نہ دے۔ حکہ چہ ہر کلہ حضرت شیخ حسین زنجانی پہ سنہ ۶۰۶ھ کین
وفات شوے دے۔ نو لکہ چہ مخکین ہم ذکر او شو۔ آخر دا حکہ ممکن کید لے شی
چہ دے د داتا گنج بخش لاہور تہ د راتلو پہ نیلہ پہ سنہ ۶۰۶ھ کین ۱۱۶ کالہ
مخکین دے ہم وفات شوے وی۔ یاد اچہ د حضرت داتا گنج بخش پیر بھائی
اور حضرت شیخ ابوالحسن مہتمی متوفی سنہ ۶۰۶ھ مرید دے اوملے شی۔

البتہ د کراچی دیو فاضل رور ”بزمی انصاری“ خبر داسے معلومیری
چہ مفتی غلام سرور لاہوری د حضرت نظام الدین اولیاء دا وچتے مرتبہ
پہ لحاظ د ہفے بیان لفظ پہ لفظ نقل کرے دے۔ او پہ ہفے کین چہ کوم تاریخی
تضاد موجود دو۔ ہفے نہ ہل و فکر نہ دے کرے۔

زیات عجیبہ روایت

دحضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ پہ حقلہ دہولونہ زیات عجیبہ روایت
دحضرت شیخ حامد بن فضل اللہ المعروف پہ، شیخ جمالی، درویش کنبوہ
دہلوی دے۔

دابررگ دسلطان سکندر لودھی ہمعصر دے۔ (سکندر لودھی پہ تاریخ
اووم د شعبان المعظم ۸۹۲ھ پہ تحت ناست و و۔ او پہ تاریخ اووم ذی قعدہ
۸۹۳ھ کنب و فات شو و و۔) دتاریخ صولت افغانی د روایت مطابق چہ غلہ
وخت داشیخ جمالی د ماوراء النہر، خراسان، عراق، آذربایجان، روم، شام
د سفر نہ واپس دہای تہ را ورسیدہ۔ نو سلطان سکندر لودھی ورتہ پہ
فارسی ژبہ یو منظوم خط ورا ولیبرہ۔ (سکندر لودھی د فارسی ژبہ قادر الکلام
شاعر و و۔ تخلص تے گلرخ و و) چہ پہ ہفہ کنبے تے دہفہ د ملاقات د آرز و مندی
اودربار تہ د راتللو اظہار کرے و و۔ د دغہ نظم اولے شعر د ا دے۔

اے مخزن گنج لایزالی : ۶ : دے سہالک راہ رین جمالی :

دے شیخ جمالی د دومرہ اورد سفر نہ روس تو د خیلے زمانے اود پنجوائی زمانے
د بزرگانو پہ حالا تو یوہ تذکرہ لیکے دہ۔ چہ دہفہ "سیر العارفین" نوم دے اود
کتاب پہ سال ۱۳۱۱ھ کنب پہ دہای کنب چاپ شرے دے۔ دے کتاب پہ صفحہ ۱۱۰ باندے
لیکی :- "حضرت زبدۃ الاولیاء و المشائخ معین الحق والدین حسن امیری
پچیلہ د غزنی پہ طرف را روان شو۔ حضرت شمس العارفین عبد الواحد
قدس سرہ۔ چہ دحضرت شیخ نظام الدین ابوالموید پیر و و۔ ہفہ ہم پہ
غزنی کنب و و۔ د دواہر و ملاقات او شو۔ دہفہ حائی نہ خواجہ امیری لاہور
تہ راغے۔ حضرت شیخ المشائخ پیر علی ہجویری قدس سرہ چہ (وَالْفَقْرُ عِنْدِي
مِنْ لَقَبٍ لَهُ وَلَا رَيْبَ لَهُ) قول دہغوی دے ہم پہ دغہ کال باندے وفات

شوے وو۔ لیکن حضرت شیخ المشائخ حسین زنجانی چہ پیرِ حضرت شیخ
 سعد الدین قدس سرہ دے۔ پہ دغہ وخت کیں ژوندے وو۔ پہ منع در بد
 المشائخ والاولیاء حضرت معین الحق والدین حسن اجمیری قدس سرہ او
 حضرت شیخ المشائخ شیخ حسین زنجانی قدس سرہ کیں مینہ، محبت، اتحاد
 دحد او حساب نہ زیات پیدا شو۔ مگر ہم پہ دغہ ور جو کیں سلطان معز الدین
 محمد سام (قبرے روینا نہ شد) دھلے فتح کرے وو۔ او سلطان قطب الدین ایبک
 چہ ددہ خاص غلام وو۔ پہ دار الخلافہ ددھلی کیں ٹے خیل نائب الحکومت
 مقرر کرے وو۔ او پہ طرفہ غزنی روان شوے وو۔ چہ پہ حق
 ورسیدہ۔ حضرت زبدۃ المشائخ معین الحق والدین حسن سجری د حضرت شیخ
 زنجانی علیہ الرحمۃ نہ درخصت کید لو اجازت و اخیست۔ او دار الخلافہ ددھلی
 تہ روان شو۔ د حضرت شیخ جمالی دپور تے بیان پہ تاریخی اعتبار سرہ دومرہ
 زیات عجیبہ دے۔ چہ حد پرے تمام دے۔ دے بیان خلاصہ مفہوم ترتیب وار دے۔
 ۱ حضرت معین الحق والدین حسن سجری اجمیری چہ پہ کوم کال لاہور تہ
 لا ورسیدہ۔ نوہم پہ دغہ کال باندے حضرت داتا گنج بخش وفات شوے وو۔
 ۲ ہم پہ دغہ ور جو کیں سلطان معز الدین محمد سام غوری دھلے فتح کرے وو۔
 ایبک ٹے نائب پرینبودہ۔ غزنی تہ روان شو۔ او پہ لارہ کیں پہ حق ورسیدہ۔
 د شیخ جمالی دے بیان پہ دوار و حصوبہ غورا وکرو۔ او پہ دے کیں چہ
 کومے خبرے صحیح دی او کومے نہ دی۔ ہفہ بہ پہ نسبہ کر وچہ تاریخی فائدہ ٹے
 زیاتہ نشی۔ پہ دے سلسلہ کہنے د حضرت شیخ جمالی دپور خور وایتونہ صحیح دی۔
 الف | بودار وایت ٹے صحیح دے۔ چہ حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری
 دست ۹۰ پہ زمانہ کیں لاہور تہ لا ورسیدہ دے۔ حکم چہ دے تائید دچشتیہ
 سلسلے د نور وکنز و متذکرونہ ہم کیری۔
 ب | دا خبرہ ٹے ہم صحیح دے۔ چہ سلطان معز الدین محمد ابن سام غوری پہ دغہ

ورخو کین (یعنی پہ کو مو کین) چہ حضرت خواجہ غریب نواز پہ لاہور کین اوسیدہ
شہید شوے وو۔ حکمہ چہ عام تاریخونہ پرے شہادت کوی۔

ج ادخبرہ ٹے ہم صحیح حدہ۔ چہ حضرت شیخ زنجانی پہ درغہ ندیہ (یعنی پہ ستلہ
کین چہ خواجہ غریب نواز لاہور نہ راتہ۔ او پہ ستلہ ۴۰۲ھ کین چہ کلہ سلطان
محمد غوری شہید کیدہ) ژوندے وو۔ او پہ لاہور کین اوسیدہ۔ حکمہ چہ مخکین
دعقات ناصری حوالہ درج شویہ۔ چہ دسلطان محمد غوری د شہادت پہ
وخت یعنی ستلہ ۴۰۲ھ کین شیخ زنجانی ژوندے وو او پہ لاہور کین استوکن وو۔

د ادشیخ جمالی د روایت نہ موبز تہ دافائلہ ہم پہ لاس راخی۔ چہ حضرت
خواجہ معین الدین حسن چشتی اجیری علیہ الرحمہ دسلطان محمد غوری
د شہادت نہ مخکین لاہور تہ پہ ستلہ ۴۰۲ھ کین راغلو وو۔ او بیاد حضرت شیخ
زنجانی دوفات ستلہ ۴۰۴ھ نہ مخکین پہ ستلہ ۴۰۲ھ کین دہلی تہ ٹے تشریف ورے۔
او پہ رے اعتبار ٹے پہ لاہور کین دوہ خلو رکالہ زمانہ تیرہ کرے دہ۔ او پہ درغہ دوران
کین ٹے د حضرت داتا گنج بخش پہ درگا کین چیلہ ۴۱۱ھ او کین دہ۔

لیکن سرہ درے نہ د حضرت شیخ جمالی د د ورا وایتونہ پہ خصوصیت شریح ندی
ایودا چہ ۴۱۱ھ پہ درغہ ورخو کین سلطان معزالدین محمد غوری دہلی فتح کرے وو۔
قطب الدین ایبک ٹے د دہلی نائب الحکومت کر۔ غزنی تہ روان شو۔ او پہ
منٹ لاہور کین شہید شو۔ پہ درے روایت کین چہ کوم فرق رے۔ ہغہ دارے۔ چہ
سلطان معزالدین محمد غوری پہ ستلہ ۵۹۰ھ مطابق ستلہ ۱۱۹۳ھ کین دہلی فتح کرے
وو۔ پہ ستلہ ۴۰۰-۴۰۱ھ کین ٹے قطب الدین ایبک خیل نائب الحکومت کرے وو۔ پہ
ستلہ ۴۰۲ھ کین غزنی تہ روان شوے وو۔ او بیام پہ درغہ کال شہید شوے وو۔
لیکن حضرت شیخ جمالی علیہ الرحمہ دولس کالو د زمانے خلو مختلف واقعات
پہ داسے ترتیب سرہ بیانوی لکہ چہ داہرخہ پہ یو کال کین شوی وی۔

۲ | او ٹیم ٹے داروایت صحیح نہ رے۔ چہ حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ

یہ ہفتہ کال لاہور تہ رانگلے وو۔ یہ کوم کال چہ حضرت داتا گنج بخش وفات
 شوے وو۔ شکہ چہ داخو ثابتہ شہ۶ چہ حضرت خواجہ غریب نواز یہ
 سن ۶۸۵ھ کینے لاہور تہ رارسید لے دے مگر دایان ٹے شکہ او منو چہ پیر علی گوری
 ہم یہ دغہ کال سن ۶۸۵ھ کینے وفات شوے دے؛ لکہ چہ مخکین پیرے یہ تفصیل سرہ
 بحث اوشو داتا گنج بخش یہ سن ۶۸۵ھ کینے یہ حق رسید لے دے۔ نو دے حقیقت
 پاہ موجودگی کینے یوسل پچکس کالہ پس پاہ سن ۶۸۵ھ کین د وبارہ خبر نکہ یہ حق
 اورسید ۷۰۔

د حضرت شیخ جمالی دپورتی روایت نہ یو خو نورے تاریخی فائدے ہم مونہ
 تہ پہ لاس راخی چہ ہفتے تہ اشارہ کول مناسب معلومیری۔

الف ایوہ دادہ چہ ددے روایت نہ یو خوا تہ دمفتی غلام سرور لاہوری د
 ہفتہ خبرے تصدیق کیری۔ چہ حضرت شیخ زنجالی پہ سن ۶۸۵ھ کین وفات شوے
 دے۔ اول خوا تہ ورسرہ ورسرہ دمفتی غلام سرور ہفتہ قیصہ ہم غلطہ ثابتوی
 چہ خاہ وخت حضرت داتا گنج بخش لاہور تہ رانگلے۔ نو ہم پہ ہفتہ ورخ باندے
 حضرت شیخ زنجالی وفات شوے وو۔

ب ادیمہ تاریخی فائدہ دادہ۔ چہ د حضرت شیخ جمالی دے بیان نہ دمنشی
 محمد الدین فوق کشمیری ہفتہ بیان ہم غلط ثابتیری۔ چہ پچیل تالیف داتا گنج بخش
 (طبع دوئم لاہور سن ۱۳۳۹ھ مطابق سن ۱۹۲۰ھ کینے پاہ صفحہ ۱۷۱) باندے ٹے دمولوی
 نور احمد چشتی دتالیف "تحقیقات چشتی پاہ حوالہ باندے د حضرت خواجہ
 معین الدین چشتی اجمیری لاہور تہ راتلو تاریخ سن ۱۳۳۹ھ لیکے دے۔
 ددے بیان د غلط والی یوہ وجہ دادہ۔ چہ پہ دے سلسلہ کینے د حضرت شیخ
 جمالی بالکل واضحہ نکہ۔ چہ خواجہ غریب نواز دسلطان محمد غوری پہ زمانہ
 کین لاہور تہ رانگلے دے۔ بلکہ وجہ دادہ چہ ہر کالہ دتو لو موثر خینو پاہ اتفاق
 سرہ حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری پاہ سن ۶۸۵ھ کین پیل

شوے دے۔ او پہ سنہ ۶۳۳ھ کنس وفات شوے دے۔ نو دمنشی فوق دا خبرہ خٹکے
اومنے شی۔ حضرت خواجہ اجیری پہ سنہ ۵۵۵ھ کنس لاہور تہ راغے وو۔ سوال
دارے چاہ دخیلو پیا اکیلاو د تاریخ سنہ ۵۳۵ھ نہ ہم درے خلوینت کالہ وراڈ
پہ سنہ ۵۵۵ھ کنس لاہور تہ خرنک راغے! خہ بہ او وایوچہ دے کلہ پیداشوے
وو۔؟ حکم چاہ پہ سنہ ۵۵۵ھ کنس لاہور تہ راتلو نو خا مخا د دوئی عمر بہ دیرش
خلوینت کالہ وو۔ او بیا چہ ہر کلہ وفات پہ سنہ ۶۳۳ھ کنس یقینی دے۔ نو
خہ بہ وایوچہ د دوئی عمر ۸۰ کالہ وو۔؟ حالانکہ پہ دے کنس یوہ خبرہ ہم
صحیح نہ دے۔ لیکن زیاتہ دحیرانتیا خبرہ دادہ۔ چہ مولوی نور احمد چشتی
پخپل تالیف "تحقیقات چشتی" کنس دادومرہ پہ تاریخی لحاظ سرہ انتہائی فحش
غلط خبرہ پہ دومرہ و اخیمہ الفاظو کنس رائے یکلہ دے۔

"ورود حضرت خواجہ معین الدین چشتی در لاہور در سنہ پانچصد ہجری بورہ"

(حوالہ بہ کتاب "تحقیقات چشتی" طبع ثانی۔ لاہور سنہ ۱۳۲۲ھ صفحہ ۶۳۹)

البتہ پہ مولوی نور احمد مرحوم باندے د نیک گمان کولو پہ خاطر د توجیہ
یے کوئے شی۔ چہ د کتابت پہ غلطی سرہ بہ د "ششصد" پہ خاٹی "پانچصد"
لیکلہ شری وی۔ مگر بیا ہم پہ دے کنس ہیج شک نشدہ دے۔ چہ دے کتاب د غہ
بیان پہ دے موجودہ شکل کنس انتہائی غلط دے او پکار دے چھٹیے اوشی۔

لاہور تہ د حضرت داتا گنج بخش ^{الرحمۃ} راتل

پہ "خزینۃ الاصفیاء" کنس لیکی چہ "حضرت داتا گنج بخش" د سلطان
مسعود ابن محمود غزنوی د فوٹو نو سرہ لاہور تہ تشریف راوری وو۔ او د
کشف الاسرار نو مے کتاب پہ اردو ترجمہ کنس لیکی دی۔ چہ دوئی پہ
سنہ ۱۲۳۱ھ کنس لاہور تہ راغلی وو۔ او پہ دے دواہ و بیا نو نو کنس اول بہ دمفتی
غلام سرور پہ بیان نو نظر و اجوو۔

(۱) د مفتی غلام سرور بہ بیان یو نظر

دامعلومه ده. چه حضرت سلطان محمود غزنوی علیه الرحمه په ۴۳۱هـ مطابق ۱۹ اپریل سن ۳۰۰م وفات شوه دے. دهغه نه روستو دهغه خوئی سلطان محمد یو مخو ورثه بادشاه وو. په هغه پیس سلطان مسعود ابن سلطان محمود بادشاه شو. او درې کاله پس سل ۲۲۳-۲۲۴هـ کښ ی په هندوستان حملہ اوکړه. لاهور ته قبضه کړ. او کشمیر ته هم فتح کړ. دویمه حملہ ی بیا په ۲۲۴هـ کړه وه.

که د خزینة الاصفیاء دغه روایت او منل شى. چه حضرت داتا گنج بخش د سلطان مسعود د لښکر و سره لاهور ته راغله وو. نو درې مطلب به داسی چه دوى سن ۲۲۳-۲۲۴هـ کښ د سلطان مسعود د اولني حملې په ۲۲۴هـ کښ دروئی حملې په وخت کښ لاهور ته راغلی وو. او دغه نیت به بهر حال سل ۲۲۴هـ نه شکی که او هر کله چه سلطان مسعود غزنوی د لښ کاله حکومت کولو نه پس دخپل دور ابو محمد د لاس نه په سن ۲۳۰هـ مطابق سن ۳۹۰هـ کښ قتل شوه دے. نو د "کشف الاسرار" دهغه بیان سره چه حضرت داتا گنج صاحب په سل ۲۳۰هـ کښ لاهور ته راغلی دے. د "خزینة الاصفیاء" د بیا په دے طریق سره.

هم تطبیق نه شى راتلے. چه مونږه دا او او یو چه حضرت داتا گنج بخش علیه الرحمه به د سلطان مسعود د حکومت په آخری و وختی راغلی وي. خبره داده. چه لاهور ته د حضرت داتا گنج بخش په سن ۴۲۱هـ، ۴۲۲هـ، ۴۲۳هـ یا سل ۴۲۳هـ کښ راتل دا ټول داسے بیانوند وی. چه دانا

گنج بخش دخپل کتاب "کشف المحجوب" نه درې تصدیق نشی کیدل لکه چه مخکښ بحث تیر شوه دے. په "کشف المحجوب" کښ د سن ۴۲۳هـ نه دروستو زمانه د لاهور د قیام حالات بیان شوی دی. نو که بالفرض حضرت داتا گنج بخش په کال (۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، یا ۴۲۴) کښ راغلی وه. نو لازما په دے خپل کتاب کښ

دھنچ تذکرہ بہ تھے ہم کرے وے۔ حکلمہ چہ یہ تاریخی اعتبار سرکہ د کشف
المحجوب "حیثیت دیوے" روحانی روزنامے "دے۔ چہ یوں واقعان یکسے
 د سن او تاریخ یہ لحاظ سرکہ سلسلہ واریان شوی دی۔

داسے معاون میری۔ چہ د خزینۃ الاصفیاء "مؤلف غلام سرور لاہوری
 تہ دے کتاب د لیکو یہ وخت یعنی سن ۱۲۸۴ھ کنیں د پورتنی اشتباہ دیوے تاریخی
 واقعہ پہ وجہ پلینہ شوے وے۔ چہ دے دھنچہ پہ صحیح مطلب نہ وویو ہدہ شوے
 او دھنچہ نہ تھے غلطہ نتیجہ اخیسے دے، ہوا واقعہ دادے۔ چہ دیوے روایت داسے
 دے چہ د حضرت داتا گنج بخش پہ لاس یو ہندو راجا مسلمان شوے وو۔
 چہ د ہفہ نوم "رائے راجو" وو۔ چہ د وستوپہ "شیخ ہندی" مشہور شوے
 دے۔ او داسے دھندو تو بہ زمانہ کنیں د غزنوی سلطان د طرف نہ د پنجاب
 نائب الحکومت وے۔ کیدے شی چہ مفتی غلام سرور خیال کرے وی۔ چہ دغلہ
 "رائے جو" بہ د سلطان مسعود "د اولنی حملہ (۳۳۱ھ) پہ وخت کنیں پہلا ہو
 حکمران وو۔ او چہ خواہ وخت مسعود لاہور فتح کرے وی۔ نو رائے جو" بہ تھے
 بدستور د لاہور حکمران او د پنجاب نائب الحکومت پر لیسے وی۔ او ہذہ بہ پہ
 حیثیت د نائب الحکومت د پنجاب حاکم وو۔ او بیاد دے خیال پہ بناء مفتی
 غلام سرور بہ دا خبرہ ہم قیاس کرے وی۔ چہ ہر کلمہ حضرت داتا گنج
 بخش د سلطان مسعود پہ لسن کر کے موجود وو۔ نو رائے جو" بہ د ہفہ
 پہ لاس مسلمان شوے وی۔

کہ فکر او کرو۔ دا خیال پہ دے وجہ پیدا شوے دے۔ چہ د سلطان
 مسعود غزنوی سیاسی حکمت عملی دا وے۔ چہ د فوج او انتظامی معاملو
 گنرے اھے عہدے تھے غیر مسلمو کسا نو تہ حوالہ کرے وے۔ د مثال پہ
 طور د "تاریخ صولت افغانی" مؤلف د "تاریخ مخزن افغانی" پہ حوالہ پہ
 صفحہ ۹۹ کنیں لیکے :-

”یہ ۱۲۵ھ کیں مسعود پہ لاهور کیں وو۔ یہ شمال مغربی
او مغربی افغانستان کیں چہ سلجوقیانوشورش پور تہ کر۔ نو
مسعود د دغہ فتنہ دفع کولو دیارہ چہ کوم فوجونہ اولی پرل۔ یہ
ہفے کیں دھندوستانی فوج سر لسنکر ”جے سنگھ نومے ہندو وو“

یہ دے وجہ مونبرہ او وٹیل ممکنہ دہ۔ مفتی غلام سرورد اخیاں کرے وی۔ چہ
”رائی جو“ المعروف پہ ”شیخ ہندی“ بہ ہم د سلطان مسعود د زمانے وو۔ او دھفہ
لہ طرفہ بہ د پنجاب پہ علاقہ نائب الحکومتہ وو۔ او ہم دے وجوہاتو بہ رنر اکیں
یے داری بنکارا کر کہ چہ حضرت داتا گنج بخش د سلطان مسعود غزنوی د زمانہ
کیں لاهور تہ رانلے وو۔

لکہ چہ ورائندے ورتہ اشارہ او شوق۔ مفتی غلام سرورد دغہ خیل کتاب
”خزینۃ الاصفیاء“ پہ ۱۲۸ھ کیں لیکے دے۔ لاهور تہ د حضرت داتا گنج بخش
د راتلویہ حقلہ پہ دغہ زمانہ کیں د دہ ہم دغہ قدر تہ معلومات وو۔ کوم
چاہ پورتہ بیان شول۔ لیکن د خزینۃ الاصفیاء د تالیف او چاپ کید لو (۱۲۸ھ)
نہ پورے لس کالہ روستویہ ۱۲۹ھ کیں یے یوبل کتاب لیکے دے۔ چہ دھفے نوم
”تاریخ مخزن پنجاب“ دے۔ دے کتاب پہ جلد ۷ صفحہ ۷۵ او ۷۶ یے د لاندیخی
معلومات پہ دے ترتیب سرہ سلسلہ وار لیکلی دی۔

(۱) د سلطان محمود غزنوی د حکومت پہ دوران کیں د لاهور د حاکم ایاز علیہ
الرحمۃ حالات۔

(۲) د سلطان مسعود غزنوی د حکومت پہ دوران کیں د لاهور د درج ذیل
حاکمانو حالات۔

(الف) احمد ابن الپتگین حکمران لاهور حالات۔

(ب) مولک بن حسین غزنوی حکمران لاهور حالات۔

(ج) ابوالمجد ابن مسعود حکمران لاهور او دھفہ سرہ د اتالیق پہ طور د

دایا زعلیہ الرحمة حالات ۔

(۳۱) دسلطان مودود غزنوی د حکومت پہ دوران کبسن
(الف) د ابوالمجد ابن مسعود د خپل اتالیق آیاز پہ مرسته د لاهور خود مختار

حکمران پہ حیثیت سره حالات

(ب) د الحسن الله بیک غزنوی د لاهور د حکمرانی حالات ۔

(ج) د سلطان مودود غزنوی د خوی ابوالقاسم محمود د لاهور د حکمرانی حالات

(د) د سلطان مودود غزنوی د دویم خوی محمد منصور د لاهور د حکمرانی حالات
د بچو ټولو حالاتو د بیا نولونه روستو په درغه تاریخ مخزن پنجاب جلد ۷ ص ۷۱

عنه کبسن لیکي :-

”هر کله چه د سلطان مودود غزنوی د وفات ۲۳۹ هـ مطابق

۲۹۹ هـ روستو ابوالحسن علی ابن مودود بادشاہ نشو ۔ نو د دکه

وخت کبسن علی ابن ربیع ابن مسعود غزنوی د خپل وکیل میرک په

اتفاق سره په پېښور، لاهور، ملتان، بلکه ټول پنجاب باندہ قبضه

او کړه ۔ اول لاهور ۲۱ خپل دارالحکومه مقرر کړه ۔ د دکه په زمانه کبسن محمد

علی کبش بخش هجويری د غزنین نه لاهور ته تشریف راوړه ۔ او د لکه ۲۱

قیام او فرمایه :

د مفتی غلام سرور دادو ټیم بیان بالکل صاف دے او صحیح هم دے ۔ او چه د داتا کبش

بخش د خپل کتاب ”کشف المحیوب“ سره ۲۱ مقابلہ کړه ۔ چه په هغه کبسن د لاهور د

قیام د حالاتو ابتداء سن ۲۳۹ هـ نشو دکه ۔ نو واضحہ کیږی ۔ چه مفتی غلام سرور چه

په پورته جمله کبسنه دانیلي :

”د دکه د حکومت په زمانه کبسن ۲۱ لاهور ته تشریف راوړه“

نو د دهم ټیم مطلب د اکټول پکار دی ۔ چه علی ابن ربیع ابن مسعود غزنوی په

۲۳۹ هـ کبسن د لاهور خود مختار حکمران شو و و ۔ او ورپسے کال پس په

سنہ ۴۴۲ھ کنس حضرت مخدوم علی گنج بخش ہجویری لاہور تہ تشریف راویہ دے۔
 چہ فکر او کرے شی نو دیوہ داسے خبر دے۔ چہ عقل یے ہم آخی۔ مٹکہ چہ
 مخکنس مونہ کو م تفصیلی بحث کرے دے۔ یہ ہنغ کنس دا واضعہ شرعے دے۔ چہ د
 حضرت داتا گنج بخش چہ لاہور تہ راتلو۔ نو ددغہ و پراندے یے دتو لو اسلای ملکو نو
 سیاحت کرے وو۔ خدہ پاسہ درے سوہ عالم آوا و مشاٹھونہ یے فیض حاصل
 کرے وو۔ او دکمال درجہ تہ رسیدے وو نو یہ دے اعتبار سرے چہ مونہ ہنغہ رات
 تسلیم کرو۔ چہ داتا گنج بخش پہ سنہ ۹۵۰ھ کنس پیدا شوے وو۔ نو لاہور تہ د راتلو پہ
 وخت کنس ددوئی عمر بہ پنجہ خلوینت کالہ وو۔ او چہ د اکینہ تہو یے نوے
 تہ کرے روایت تسلیم کر وچہ ددوئی ولادت پہ سنہ ۹۵۰ھ کنس وو۔ نو بیابانہ خلوینت
 کالو پہ عمر کنس لاہور تہ ددوئی راتلو حساب کرے شی۔ او پہ دعوہ و صورتو نو
 کنس دا خبرہ عقل تہ پر یو تے شی۔ چہ تر خلوینت او پنجہ خلوینت کالہ عمر
 بہ ددوئی دظاہری او باطنی علمو نو د حاصلو نوہ فارغ شوی وو۔

فائدہ

مخکنس چہ دمفتی غلام سرور لاہوری دتالیف "مخزن پنجاب" پہ حوالہ د
 حضرت داتا گنج بخش لاہور تہ د راتلو نوہ و پراندے دلاہور سنہرا و پنجاب مسلمانو
 حکمرانانو د حکومت غزنی لہ طرفہ د نائب الحکومت کو م تفصیل درج کرے شو۔
 خصوصاً د حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمتہ د محبوب غلام ایا ز علیہ الرحمتہ
 چہ دہفہ سر د لاہور پہ اولی حملہ سنہ ۹۵۰ھ کنس لاہور تہ راغلے وو۔ او بیابانہ
 ددغہ خیل محسن آقا د طرفہ نہ د لاہور نائب الحکومت شو۔ اور ستود ابوالمجد
 ابن مسعود غزنوی پہ لاہور د حکمرانی پہ زمانہ کنس پہ سنہ ۹۵۰ھ کنس وفات شوے
 دے نو لکھ چہ مونہ د لاہور د اولی جماعت پہ بحث کنس بیان کرے دے۔ چہ
 داتا گنج بخش د راتلو نوہ مخکنس بہ پہ لاہور کنس نور جماعتو نہ د پخوانہ جوہر شوی
 وو۔ ددغہ و ہما حقو نو بہ رہا کنس دا وٹیلے شو۔ چہ د لاہور سنہرا دتو لو نوہ اولی

جماعت ہم ہفتہ کید لے شی۔ چہ کوم بہ ملک ایاز علیہ الرحمۃ پہ سنہ ۸۰۰ کبسن
 دسلطان محمود غزنوی دوردیہ موقع پہ لاہور کبسن جو کہ پہ وو۔ اوپر کہ ممکنہ
 دہ چہ دلاہور دغہ جماعت دلاہور نبہر د فصول نہ باہر د فوجیاویہ فوجی
 کیمپ کبسن جو رشوے وی۔ اودا ہم ہفتہ جماعت وی۔ پہ کوم کبسن چہ جن ورعے دھڑ
 ملک ایاز علیہ الرحمۃ زیارت دے۔ اود مسجد وزیر خان سرکہ نزد دے پہ منیخ بازار
 کبسن واقع دے۔ بہر حال دابہ نور تحقیق غواری۔

دے پورتہ بیان نہ دانورہ ہم واضعہ شوہ۔ چہ پہ لاہور کبسن د حضرت داتا گنج
 بخش علیہ الرحمۃ د راتلونہ محکبسن ہم عالمان اوصالحان موجود وو۔ فقط
 دومرہ دہ۔ چہ دھغوی مثال د دین اسلام د روپانہ ستورویہ شان وو۔ اود
 حضرت داتا گنج بخش لاہور تہ تشریف راو پرل داسے شول۔ لکہ دلاہور پنجاب
 پہ زمکہ چہ د علم اوعرفان روپانہ نمر راختلے وی۔ چہ دھغوی انوار پہ د زمکہ
 مہ چہ پہ قول بر صغیر پاک اوہند یوشان خلیبری۔

د بحث پہ دے مرحلہ بہ د حضرت داتا گنج بخش پہ تاریخ وفات یونظر بیا اوچو
 د کشف المحجوب د خیلود اخلی تاریخی شہادتونونہ تر سنہ ۸۰۰ پورے د دوئی
 ژوند یقینی دے۔ دے سرکہ چہ موہن ہفتہ روایت پہ نظر کبسن اوسا توچہ پہ دوی
 باندے د تولونہ اولے مزار سلطان ابراہیم ابن مسعود ابن محمود غزنوی علیہ الرحمۃ
 جو کہ پہ دے۔ نو لکہ چہ محکبسن ذکر شوے دے۔ چہ سلطان ابراہیم پہ سنہ ۸۰۰ کبسن
 بادشاہ شوے او پہ سنہ ۸۰۹ کبسن وفات دے۔ نو دے پہ رنر کبسن داوٹلے شو۔
 چہ داتا گنج بخش د سلطان ابراہیم د وفات (سنہ ۸۰۹) نہ محکبسن وفات شوے وی۔
 اوپر کہ ممکنہ دہ چہ پہ سنہ ۸۰۵ کبسن وفات واقع شوے وی۔ روستو مؤرخینو
 ددہ تاریخ وفات داسے لیکلے وی۔

”توفی فی سنۃ اربعۃ وثمانین وخمسۃ“

لیکن کاتبانویہ غلطی سرکہ د ثمانین پہ حای ستین لیکلے وی۔ یعنی توفی

فی سنۃ اربعۃ و ستین و خمسۃ تے لیکلی وی۔ او پہ دے طریقہ سرکے ۲۸۵
نہ ۲۶۵ جو رہشوی وی۔

بہر حال چہ پہ ۲۸۵ کبش د حضرت داتا گنج بخش وفات کیدل یقینی
اومنے شی نو پدے اعتبار سرکے ہند روایت یقیناً غلط دے۔ پہ کوم کبش چہ ددوی
عمر او یا کالہ بنو دے شروع دے۔ حکم چہ پہ دے حساب ددوی عمر پچھ
ایتیا خاور نیمے شلے کالہ جو پیری۔ او پیرے ممکنہ دے چہ د نور تحقیق
نہ روستو ددوی عمر ددے نہ ہم زیات ثابت شی۔

د فیض اوبرکت آستانہ

د حضرت داتا گنج بخش سید، مخدوم، شیخ، علی، جویری، جلالی، غزنوی
لاہوری علیہ الرحمۃ ذات بابرکات پہ اسلامی ہند کبش د اسلام د سرلوہی
روحانی عظمت او "روحانی تہذیب" یو عظیم الشان مظہر اومرکز
گنرے شی۔ ددوی د فیض اوبرکت نہ کہ آستانہ ہوا عظیم الشان آستانہ
دے۔ چہ حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری
ددوی د درگاہ نہ فیض حاصل کر۔ نو پہ پیر نیاز سرکے عرض او کر۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا۔ ناقصان را پیر کامل کاملان را رہنما۔

اونہ ددغہ بزرگ او کامل روحانی پیشوا لہ برکت پہ ہوا ہنہر چرتہ چہ
ددوی مزار پیرانوار دے۔ د دنیا دیولوئی اسلامی حکومت (پاکستان) اسلامی
بیرغ ولا پر دے۔ نو داسے مبارکے ہستی پہ حقلہ داتا گنجی او معلوماتی ذخیرہ تحقیق
م پہ دے عرض ضروری او گنرلہ۔ چہ خونیرہ د برصغیر پاک او ہند ددے۔
"روحانی حسن" د صحیح حال اونہ کہ خونیرہ ناخبرہ پاتے شو۔ نو دابہ سبہ خیر
نہ وی۔ بیا خصوصاً پہ داسے مالا تو کبش چہ پہ غیر د خفہ تمیز نہ دیول پاکستان
بلکہ دیول عالم اسلام ہر یوفرد ددوی سرکے عقیدت لوی۔ نیکی او احسان

یہ معنی.. او ددوی مبارک تعلیمات دخیل ژوند دپارلا رہنما اصول کنړی۔
 د حضرت دانا کنج بخش علیه الرحمة ذات کرامی صفات سره مونږه
 پاکستنه ملت چه په خصوصیت سره کوم عقیدت لرو۔ په هغه کښ یو وجه
 د اہم ده چه مونږه د "عالمگیر اسلامی وحدت" او "اسلامی اتحاد" په نظریہ
 باندہ د مملکت پاکستان بنیاد ایښه دے۔ او چه د حضرت دانا کنج بخش
 د استادانو او مشایخو پدید او کد فہرست باندہ نظر واچوؤ۔ نو صفا
 څرکندہ شی۔ چه حضرت دانا کنج بخش د ټول عالم اسلامی د ټولو اسلامی
 مشاہیرو عالمانو او مشایخو نه ظاہری او باطنی فیوضات راجع کړی دی۔
 او د ټول عالم اسلام د غہ متحدہ اولویہ روحانی سرمایہ او د فیوضاتو
 خزانہ یے پخپلہ ځولئ کښ راخیستہ دہ۔ لاهور ته ئے راوړے دہ۔ او په قول
 د حضرت خواجه غریب نواز علیہ الرحمة:-

« د غہ حضرت شیخ عالمی الہیویری چه پاک خدایہ د انوار و مظهر دے
 د ټول عالم اسلام د روحانی فیوضاتو خزانہ په مرکزی ښہر لاهور
 کښ په شاہ اوکلا اټولو باندہ یوشان ویشی او بخشش کوی ئے۔»
 د حضرت دانا کنج بخش علیہ الرحمة په ذات کرامی صفات کښ د ټول عالم اسلامی
 فیوضات راجع کیدل د هغه لوئی او عظیم الشان "روحانی ترون" په
 طرف څمونږه رہنمائی کوی۔ چه په کوم څمونږه عقیدہ او ایمان دے۔

د حضرت دانا کنج بخش علمی فیوضات

حضرت دانا کنج بخش علیہ الرحمة د علم او عمل خاوند وو۔ ښہ اخلاق
 یے لرل۔ د سیمہ لارے ښودونکے وو۔ د بی نوع انسان ہمدرد او رہنما وو۔ د
 اسلام داعی او مبلغ وو۔ د عامو مسلمانانو د رشد او ہدایت د پاروے ئے
 کښ کتابونه لیکلي دی۔ چه هغه علاوہ د روحانی فیوضاتو او تعلیماتو نه

حمونہ دپارہ دعلمی فیوضاتو لویہ قیمتی ذخیرہ اوسر مایہ دہ . تردے وختہ پورے چہ ددوش دکو مو تالیفاتو نومونہ مونہ نہ معلوم شوی دی . هغه دادی :-

(۱) داسعار و دیوان چہ "وجدان" نوم یے دے .

(۲) "منہاج الدین" دشریعت داحکامو پہ بیان کنیں .

(۳) کتاب الفناء والبقاء "داسلام دظاہری اوباطنی علمونو داسرار پہ بیان کنیں .

(۴) "کتاب المحرق والموتات" داولیاء اللہ چہ کوم کرامات دی . دھنخ د

اسرارو پہ بیان کنیں .

(۵) "کتاب البیان لاهل العیان" دظاہری شریعت دبنیادی اصولو پہ

بیان کنیں .

(۶) "بحوالقلوب" دعلم توحید پہ بیان کنیں .

(۷) "الرعاية لحقوق الله" داسلام دمعاشی ، معاشرتی ، مذہبی اصولو پہ بیان کنیں .

(۸) شرح کلام منصور حلاج "دمنصور حلاج دنعرة انا الحق پہ بیان کنیں .

چہ پہ دے کنیں دشریعت پہ روسرہ خہ خرابی وے . اود هغه وخت

عالما نو امشایٹو چہ پہ هغه باندے دقتل حکم ورکړے وودھنخ جواز

اوتائید پہ محقلہ ددلائلو تفصیل .

(۹) "کشف المحجوب" داکتاب ہم تذکرہ دہ . ہم ادب اواخلاق دی . ہم د

ظاہری شریعت احکام دی . او ہم دطریقت اومعرفت داسرارو

اور موزو بیان دے .

دحضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ دغہ تول تالیفات خہ پہ فارسی

ژبہ کنیں دی اوتخہ پہ عربی ژبہ کنیں دی . چہ پہ دغہ تولو کنیں مضمون

اوافادیت پہ لحاظ سرہ کشف المحجوب دیہم کتاب دے . ژبہ یے فارسی دہ

اوپہ تولو کتابو کنیں داکتاب نن ورٹے پورے باقی دے . دے کتاب اردو ترجمہ

ہم چاپ شوے دہ . اود دنیا پہ نور وکنیں دژبو کنیں ہم ترجمہ شوے دہ .

اود غہ شان د برصغیر پاک و ہند نہ علاوہ د دنیا پاء نور و کبر و ملکونو کنبہ ۴ چاپ شوے دے۔

د تصوف پہ کتابونو کنبہ کشف المحجوب دیرا ہم کتاب کنبے شی۔ یہ دے کتاب کنبہ:-

(الف) د اسلام د بنیادی عقیدو۔

(ب) د صحیح اسلامی معاشرے د بنیادی فرایض و اذمہ دار و پہ باب پہ دیرے بنکے۔ اوزرہ راکنبونکے طریقہ سرے وضاحت شوے دے۔ اودریا کارانہ تصوف۔ اوغیر اسلامی ژوند د غلط طریقو پاء خلاف تے جہاد کرے دے۔ اوداخلاق د اصلاح اودسیرت اوکردار پہ پاکئی او پاکیزگئی باندے یے زور ورکړے دے۔ د فائدے پہ لحاظ د کشف المحجوب یو خواقتیاسات درج کووے شی۔

اولئے ارشاد

د حنفی مذهب عالمان پہ د محبزه اتفاق لری۔ چاء علم او معرفت یو خیز دے پہ دے کنبہ فرق نشته دے۔

دوی (یعنی حنفی عالمانو) د احبزه هم کرے دے۔ چہ هغه علم چاء و سرے عمل هم وی، او حال هم وی۔ اود د غے نمونے عالم دا خپل حال ونه څرکند کړي (خپل راز ونه او والی) نو د غے ته معرفت وئیلے شی، اود د غے نمونے عالم ته عارف وئیلے شی (په دے اعتبار سره د عالم معنی شوے پوهه، پوهیدل، پوهیدونکے، آگاهه، او خبردار، اود عارف معنی شوے پیژیدونکے، رسیدونکے، یعنی چه په څه پوهه شوے وی، د هغه تل، بیخ، جر په، راز او حقیقت ته رسیدونکی (اثر) کوم علم چه د عمل نه جدا وی، (یعنی نشاء پوهلوی، اود عمل او معنی نه خالی وی) هغه ته علم وئیلے شی، اود هغه پوهیدونکی ته عالم وئیلے شی

لیکن یہ عینِ رغہ حال کین ہفہ جاہل او ناپوہہ ہم رہے۔ حکہ چہ ہفہ
 دا حقیقت نہ رہے پترند لے چہ دَعلم نہ اصالی غرض او دَعلم حقیقی روح
 خوفقط "عمل" رہے۔ حکہ چہ علم خویو نہ ہنی کیفیت رہے۔ ترخو چہ رغہ
 ذہنی کیفیت پہ خارج کین یہ عملی شکل کین او نہ بنو دے شی۔ دھغہ نہ
 خہ نتیجہ نہ ولا پریری۔ او تر مینہ خہ فائدہ حاصل پریری "اثر"

اوجہ کوم سہری دَخہ خیز معنی او حقیقت تہ رسید لوی۔ ہفہ
 عارف رہے۔ ہمد اوجہ دہ۔ چہ صوفیان خلق چہ خہ وخت دخیلو معبر
 نومونہ اخالی نو" دانشمند" یعنی دَعقل او پوہہ خاوند ورتہ والی (ہو بنیاریہ
 معنی چہ داسے چہ پہ کوم خیز پوہہ شو رہے۔ دھغہ تل تہ یے خان رسول
 رہے۔ دَمثال پہ طور چہ پہ رہے پوہہ شو رہے۔ چہ اسلام یو داسے لفظ رہے۔
 چہ درے لغوی معنی دہ "غاپہ کیسینو دل" او درے معنی روح دارے۔ چہ "بندہ
 خدا اے تہ غاپہ کیر دی"۔ نو دا عالم درے لفظ دَرغہ لغوی معنی پہ رہے
 روح پوہیل لو او دَخبرے جو رہے تہ در رسید لوسرہ سم پہ عملی شکل چہ دہ
 خدا ای احکامو تہ غاپہ کیر دی۔ نو دے عارف رہے۔ اثر

عام خالق چہ دہ "دانشمند" لفظ واوری۔ نو مطلب یے نہ پوہیری جالانکہ
 (درے مطلب بالکل صفا رہے)۔ دَصوفیا نو مراد داوی۔ چہ یو سہی علم حاصل
 کری۔ نو بیا دھغہ ہو بنیاریہ او دانشمندی دادہ۔ چہ ہفہ علم دَخان نہ
 جدانہ کری۔

(یعنی علم خویو نور رہے۔ پکار دہ چہ رہے پرے باند پخیل خان اونر پہ
 رو بنانہ کری۔ او دھغہ سادہ سہری پہ شان کارا ونہ کری۔ چہ دیوہ تیل
 پاتی۔ ماچس (اُور) ہر خہ ور کپہ موجود وی۔ لیکن سر دہ غہ پہ تیار
 کین ناست وی۔ اثر)

درے خبر و خلاصہ داشوہ۔ چہ عالم پخیل خان او پخیل ذات پور کرتے وی۔ او

او عارف پخیل اللہ پورے ترے دی۔

دویم نصیحت

د درے قسمہ بنیاد مونہ خان ساتی۔

(الف) د غافلہ عالمونہ۔

(ب) دمستوفتیرانونہ۔

(ج) د جاہلو صوفیانونہ۔

دریم نصیحت

خوشنود دی چہ دھے د غلام کید لونہ پخیل خان بچ ساتل پکار دی۔ چہ ہنہ اری۔

(۱) حرص (۲) طمع (۳) ریا (۴) خواہشات

یاد لری۔

(الف) حرص کہ پہ بادشاہ غالب شی۔ نوظالم یے کری۔ بیاطہونہ راواہی۔

(ب) طمع کہ پہ عالماتو کبن پیدا شی۔ نوافسقان یے کری۔ فسق غوریکنبے

پیدا شی۔

(ج) ریا کہ پہ زاہدانو، پیرانو، فقیرانو کبن پیدا شی۔ نوپہ نفاق اومنا

کبن یے مبتلا کری۔

(د) نفسانی خواہشات چہ پہ چاباندہ غالب شی۔ نوپہ رقص اوسرود

اوعیش او عشرت کبن یے مبتلا کری۔

خاورم ارشاد

تصوف دنیواخلا قونوم دے۔ او غوریا کار اوسنہ خوی خصلت دارے چہ

بندہ پہ ہر حال اواحوال کبن پہ یو خدائی باند تکیہ وساتی۔ او ہم دیوانہ

تعالی ذات دخیل ہر خہ دپارے کافی او گہری۔

پنجم ارشاد

تصرف (فقیری، درویشی، اوبزہ کی) پہ جامہ اولباس پورے اپرا (انحصار) نہ لری۔ بلکہ پہ عمل پورے موقوفیالری۔ دخلی نیک بند کمان پہ عمل پیڑند لے شی۔ جامو تہ لے نشی کتلے۔!

ستیرم ارشاد

خوک چه د عقل په بلنه او بنود نه عمل کوی. هغه ایمان بیاموی، او
 خوک چه د هوا او هوس بندگی شروع کړی. هغه په کفر او کفرایي کین
 مبتلا شوی.

اَوۡم ارشاد

(یاد لری!) لس خیز ونه د لسو خیز ونو خور اک دے۔

(۱) "توبہ" دایوداسے خیزدےچہ دالکیزی اوکناہ خوری۔

(۲) "جُغلی" " " "عمل" خوری.

(۳) "علم" " " "عمر"

(٢) «صدقہ» " " " بلا " "

(۱۵) "غصه" " " " عقل "

(۱۶) "دینمائی" " " " سخاوت "

(۱۷) "تکبر" " " " " علم "

(۱۸) "نیکی" " " " بدی " "

۹۱ "دروغ" " " "دالگیر اور رزق"

(۱۶) "ظلم" " " " عدل "

(یہ دے وجہ دے لسونا کارۃ اخلاقونہ خان سائل یکاردی چہ

یہ دے کہیں دین اور دنیا دہا پر وفا شدہ دلہ "اثر"

اَنَّمْ ارشاد

«علمونه» پیردی. او د بنیاد م عمر لبر دے. په دے وجه د ټولو علمونو زده کړه
په بنی آدم فرض ندله. البته د د و مرکه علم زده په بنیاد م فرض ده. چه
په هغه یی عمل برابر شی.

نَهْم ارشاد

د نفس مثال د شیطان دے. په دے وجه د نفس د خواهشاو مخالفت
کول یو داسه خیر دے چه دغه په حقیقت کښ د ټولو عبادتو جوهر ده. او د
ټولو ریاضتونو او مجاهدو کمال دے.

لِسْمِ ارشاد

صوفی (یعنی اصلی) پیر او بزرگ / هغه سر دے. چه د هغه گفتار او کردار
یعنی د خطوینا او عمل دواړه نوشان وی. او خپل اخلاق یی په شرع باند
درست کړی وی. په شرع برابر وی.

یُوْ ولسم ارشاد

بوډاگانوله پکار دی. چه د نوجوانانو لحاظ وساتی. ځکه چه د کم عمری په
وجه د دے بوډاگانو په مقابل کښ د دغه نوجوانانو کنا هونه کم وی.

اونوجوانانو له پکار دی. چه د بوډاگانو او سپین بریرو ادب او عزت
او کړی. ځکه چه دغه مشران د د نوجوانانو مقابل کښ زیات تقوی دار وی.
عبادت کوونکی او تجربه کار کوی.

دولسم ارشاد

دولت یو عذاب ده. لیکن دده په ذریعه چه د غریبانو، مسکینانو او یتیمانو
وغیره سره امداد او کړه شې. نو دغه د آخرت د پاره ټیکه توښه ده.

دیارلسم ارشاد

د بنیاد د پاره د ټولونه زیات مشکل کار د الله تعالی پیرندل دی.!

خوارلسم ارشاد

کو موږ زکاتونه چه عارف و ټیله شې. هغه لازماً عالم وی. عرفان په غیر د علم
څخه نه نه حاصلیږي. لیکن د ضروری نده. چه څوک عالم وی هغه د عارف هم
وی (یعنی د عرفان مرتبه په علم پسې دویمه مرتبه ده. لکه چه دیو عارف د پاره د ضروری
ده. چه د بهر څخه اول علم حاصلوی. دغه شان پکار ده. چه یو عالم هم د علم
حاصلولونه روستو کوشش او کړي. چه د معرفت لور په مرتبه حاصله کړي.
او په صحیح معنی کښه عالم شې. اثر)

پنځلسم ارشاد

رضا په دوه اقسامه ده. یوه د خلائی پاک رضا د بند لانه. او بله د بند رضا د خپل
خدا ائی نه. بند لکه چه د خپل خدا ائی نه رضا شې ده هغه نښه دادله. چه بیا د
د خپل خلائی په حکم او فرمان قائم پاته وی. او د خپل خدا ائی د حکمونو څخه گورن
یږي نه کوی. (په دغه حالت کښه بیا خدا ائی هم دده لانه رضا شې. او د زیات نه
زیات نیکي توفیق ورکړي.)

شیارسم ارشاد

غنی نوم خاص د خدا ئے سر لائو دے۔ (پہ حقیقت کبں غنی ہم یو خال ئے دے)۔
 بند کان د دے نوم مستحق نشی کید لے۔ او د فقر نوم د خلق و سر ک نبائی۔ د افقر یو
 داسے نوم دے۔ چہ د دے نسبت اللہ تعالیٰ تہ نشی کید لے کہ خال ئے پاک پہ مہبلہ
 مہربانی کوم یو بند پہ غنی توب سرفراز کری۔ نو داد دغہ بند د پار ک یو نعمت دے۔
 مگر پہ دے نعمت کبں غفلت (یعنی شومتیا او د خال ئے پہ لار کبں خرچ نہ کول د
 خال ئی حقونہ پور نہ ادا کول) داسے مثال لری لکہ یو فقیر چہ صحر صناک
 شی۔

اولسم ارشاد

د خیلو استاد ا نو د حق ادا کولو خیال اوساتی۔ پیام کوئی چہ د
 استاد ا نو حق در نہ ضائع نہ شی۔ اونا راضہ ئے نہ کری۔



حضرت
 مدیح بابا علیہ الرحمة
 یوسفزای،
 سربنی
 سنه ۱۲۰۰

حضرت مدیح بابا علیہ الرحمۃ

(یوسفزائی، سہرینی)

پہ وادی پینور کنیں د زمئے پہ لحاظ سرکہ چہ کوم پخوانی بزرگان تیر شوی دی۔
پہ ہفوی کنیں دہولونہ پخوانے مشر اوڈا وچتے عرفانی مرتبے خاوند مشہور بزرگ
حضرت شیخ المشائخ مدیح بابا علیہ الرحمۃ دے۔

د پستو د علم الانساب پہ کتابو نو کنیں چہ ددکا کومہ شجرہ کد مبدج دہ۔
ہف داسے دہ۔ مدیح ولد ابا ولد بابو ولد اکو ولد یوسف ولد مند ولد
خستہ ولد کنتہ ولد سرہن ولد قیس (عبدالرشید)

د علم اصول تاریخ پہ رنر کنیں دیوے صدی د پارا خاور کسان یاد رے کسان
حسابیری۔ ہر کالہ چہ د پستون قوم د مشرانو واسطہ عمر و نہ زیات دی۔ دہریو
مشرنیکہ بہ تقریباً سول شیر شے کالہ عمر و۔ بلہ دا چہ ددوی ژوند ہم
ابتدائی قبائلی ژوند و۔ یعنے دوی بہ عام طور و دونہ ددیرش خلویست
کالہ پہ پوخ عمر کنیں کوئل۔ پہ دے بناء باندے چہ دیتہ فکر اوکرو۔ چہ د پستون
مورث اعلیٰ قیس (عبدالرشید) د حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم صحابی دے۔ او زمانہ تے د سبقت نہ شروع کیری۔ او حضرت مدیح بابا د ہفہ
پہ لسمہ پیری کینے مے دے۔ نو دے نہ د "مدیح" بابا د زمانے معلوم لو خبر دہ۔

اسان پیری۔ چہ د تاریخ پہ لحاظ سرکہ تے د سبقت ۳۲۳ د خوار و شازمانے بزرگ دے۔
د علم اصول تاریخ یوہ بلہ مسئلہ دادا۔ چہ کہ دیوسری خیلہ زمانہ مطومہ
نہ وی۔ نو دہفہ د نور و ہم عصر و د زمئے پہ قیاس سرکہ ددکا زمانہ معلوم کیتی۔
دے مسئلہ پہ رنر کنیں چہ فکر اوکرو نو حضرت مدیح بابا علیہ الرحمۃ او
حضرت سید علی الجویری داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ دوارہ دیوے زمانے دی جگہ
چہ خرنک مدیح بابا علیہ الرحمۃ پہ لسمہ پیری کنیں د رسول پاک صلی اللہ

علیہ وسلم ریومحابیٰ قیس (عبد الرشید) سے دے۔ دغہ شان حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمة ہم پہ لسمہ پیر کی گنیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دے۔ اوہر کلہ چہ حضرت داتا گنج بخش پہ اختلاف داقوالو پہ ستمہ یا ستمہ کبیں پیدا شوے دے۔ اوپہ ستمہ کبیں وفات شوے دے۔ نوپہ دے اعتبار سرلا دا ویلہ شوچہ حضرت بابا علیہ الرحمة ہم ددغہ ستمہ دزمانے بزرگ دے۔

د صولت افغانی صفحہ ۳۱۵ د بیان مطابق د سلطان محمود غزنوی د حکومت زمانہ د ستمہ نہ تر ستمہ پورے ہولہ پتھہ دیرش کالہ وے۔ د برصغیر پاک او ہند پہ غزا گان کبیں چہ ددہ سرلا د مختلفو پستنو قبائلو قبائلی سرداران او مشران سرلا د خیلو قبائلی لسنکر و شامل شری و۔ دھخری نومونہ دادی:-
(۱) ملک خانو (۲) ملک عامون (۳) ملک داؤد (۴) ملک یحیٰ (۵) ملک احمد (۶) ملک محمود (۷) ملک محمد (۸) ملک عارف (۹) ملک غازی۔

(پہ دوئی کبیں ملک غازی ہند بزرگ دے۔ چہ د پیر خوشحال پہ نوم مشہور دے۔ او د سلطان محمود غزنوی پہ ملگرتیا کبیں د سوات پہ غزا کبیں شہید شوے دے۔)
د املاکان د خیلو خیلو قبائلی لسنکر و سرلا پہ خصوصیت سرلا د سونہا د فتح پہ جنگ کبیں د سلطان محمود غزنوی سرلا ملگری و۔ پہ دے سلسلہ کبے د پستنو موثر خینو یور وایت داہم دے چہ پور تہ د پستنو کوم نہ لکسان قبائلی سرداران یا د شول دوئی توکم دیرش کالہ د سلطان محمود غزنوی سرلا پہ جہاد ونو کبے شامل و۔ دے مطلب داشو۔ چہ پور تہ د کومو پستنو مشرانو نومونہ یاد شول۔ روئی د خیلو خیلو قومونو اوقیلو د قومی لسنکر و او پیر غزنو سرلا ستمہ کبیں د سلطان محمود غزنوی د حکومت پہ شپرم کال د غزا د پارا راوتلی و۔ او پہوادئی پیسینور باندے چہ کومہ اولنی غزا شوے وے۔ دوئی پہ ہتھ کبیں شامل و۔

د حضرت اخوند ریزہ یور وایت داسے دے۔ چہ ہر کلہ د سلطان محمود غزنوی

سورۃ پستنو غازیانو لسنکرے راروائے شمولے۔ نوپہ دغہ غازیانو کنبس یو دو روحانی
بزرگان ۳۴۱ وو۔ چہ دیو "مدے" مدیح نوم وو (دلہ دایا دلزل پکار دی چہ اوس
ہم پستنا نہ پہ خیلہ مخصوصہ اصطلاح اولجہ کہنے درے بزرگ نوم "مدیح"
نہ والی۔ بلکہ "مدے بابا" ورتہ والی ۱۰ او دویم بزرگ نوم "مدد" وو۔ او دھوئی
دکرامت او ولایت پہ برکت ہر خائی غازیانو تہ فتح او برے حاصلید لو۔ چنانچہ
دے پورتھو تارنجی معلوما تو اور وایتون نہ ہم د مدیح (مدے) بابا پہ زمانہ کہنے
متعین کر لو کہنے آسانتیا پہ لاس راجی۔

دے روایات او واقعہ نوپہ بنا سورۃ حضرت مدیح بابا علیہ الرحمۃ

(الف) پہ قام بانڈے یوسفزائے دے۔

(ب) بیاپہ یوسفز و کہنے "اکوزے" دے۔

(ج) بیاپہ اکوز و کنبس "بابوزے" دے۔

(د) بیاپہ بابوز و کنبس "اباخیل" دے۔

اوپہ سنہ ۳۹۲ھ کنبس د غازیانو د لسنکر سورۃ د قند ہار دارغستان نوم علاقہ
نہ پہ خصوصیت سورۃ دیوسفزی قبیلے د غازیانو سورۃ دے ملک تہ راغلے دے۔
او دوادی پسنور علاقہ چہ د دغہ غازیانو پہ لاس فتح شوے دی۔ نو بیام
دلہ پاتے شوی دی۔

فائدہ

پہ تاریخی اعتبار سورۃ پستنا نہ قبائل وادی پسنور تہ پہ درے مختلف فرما نو
کنبس راغلی دی۔ چہ پہ اختصار سورۃ ورتہ اشارۃ کول مناسب معلومیری۔

الف:- یوخل لکچہ ذکر او شو۔ دغہ پہ اول گذار پہ سنہ ۳۹۲ھ کنبس د سلطان
محمود غزنوی علیہ الرحمۃ پہ ملکر تیا کنبس د جہاد د پارہ د دوئی راتل دی۔

ب:- دوٹیم خل ہر کلہ چہ پہ سنہ ۳۹۲ھ کنبس سلطان شہاب الدین غوری المعروف
پہ معز الدین محمد بن سام غوری علیہ الرحمۃ د ہندوستان د دوئی کامیابے

حمل نہ را واپس شو۔ نوذ تاریخ صولت افغانی (۳۷) د بیان مطابق د دیکه لښکر
کښن چه کوم یو کله دولس زره کسان پښتانه غازیان وو۔ هغه یی په (۱)
کو هستان روه (۲) کو کوه سلیمان (۳) اشنغر (۴) سوات او باجوړ کښه آباد کړل۔
په دے خلقو کښن هغه کورنی چی په قام مد اخیل یوسفزی وو۔ د سمد او بلیو
په علاقه آباد شول، د دلازاک قبیلے خلق هم په دے نیت په دلترا غلے دے۔

ج :- د ریم خل د پښتنو قبایلو هغه نقل و حمل دے۔ چه د ارغستان نه
د قلات، غزنی، کابل، پاپین باسول په لاره د شیخ مکی او ملک احمد په مشرۍ
کښن په ستمه کښن په خصوصیت سره د یوسفزی قبیلے خلق وادی پښور
تدرا غلے وو۔

د دے وضاحتونو په رڼا کښن هر کله چه په تاریخی اعتبار سره حضرت
مدیح بابا علیه الرحمة د غازیانو د وړاندیښ لښکر سره دے ملک ته راغلے دے
نوځکه مونږه دا اووئیل، چه وادی پښور ته د غازیانو د نور وهر خومره لښکر و
سره چه نور وهر خومره مشاهیر بزرگان راغلی دی۔ په هغوی کښن دے پخوا بزرگ دے۔
د حضرت مدیح بابا علیه الرحمة اولاد ته مد اخیل والی، پیران هم او ته والی
د مغولی حکومت په زمانه کښن چه یوسفزی قوم ټوله مردم شماری حساب شوے وه۔
نوپه هغه کښن یواځے مد اخیل د ټول یوسفزی شپږمه حصه وو۔ د مد اخیل قبیلے خلق
په سمد، سوات، بټیر، اباسیند او کوهستان او باجوړ علاقه کښن خوار پراته دی۔
د مدیح بابا په اولاد کښن پیر کل محمد نومے یو بزرگ تیر شوے دے۔ چه د
شه نشاه د هلی جلالین اکبر هم عصر وو۔ او د ستمه په خوا و شا کښن ژوند
وو۔ روایت دے چه د ضلع مردان مرکزی مقام مردان نومکے ده آباد کړے دے۔
دے خاندان ته پیران او پیر خیل والی، لوی لوی بزرگان پکښن تیر شوی دی۔
د نن ورځے نه شپږ شل کاله وړاندے په ستمه کښن پیر "عرب شاه" او پیر
ضامن شاه پکښن مشهور بزرگان تیر شوی دی۔

حضرت مدیح بابا علیہ الرحمۃ خرنک چہ دیوسفزی پینتنو دیوے قیلے ملاخیل،
پیرانو، مورت اعلیٰ دے۔ اوپہ دغہ وجہ دیر بختور انسان دے۔ دغہ شان یو
دیر لوئی روحانی پیشتوار روحانی رہنما اولی اللہ ہم دے۔ اوپہ سلسلہ عالیہ
جنیدائہ او حسنہ کنیں دحضرت شیخ المشایخ مودود چشتی مرید و۔

احمد ابدال چشتی

پہ چشتیہ طریقہ کنیں دحضرت مودود چشتی پہ نوم باندے دو بزرگان
تیر شری دی۔ یو ہفہ مودود چشتی دے۔ چہ دحضرت غوث الاعظم رستگیر
شیخ عبد القادر جیلانی ہم عصر و۔ او دسٹھ دزمانے بزرگ دے۔ دا پہ
حقیقت کنیں دویم مودود چشتی دے۔ ددوی نہ ورا نہ ے بلکہ ہم پخیلہ دے
مودود چشتی (سٹھ) پہ پخوانو پیرانو کنیں دسٹھ پہ خواؤشاں مانہ کنیں د
خراسان پہ چشت نوے علاقہ کنیں یوبل بزرگ تیر شوے دے۔ چہ دہفہ
نوم احمد مودود چشتی دے۔ او "مودود" یے روحانی لقب دے۔ (وڈ پہ عری زبہ
کنیں محبت تہ والی۔ معنی ہفہ سرے چہ خدا یا اور رسول و رسر لا مینہ فرمایا
دے۔ بزرگی او ولایت و رکے دے۔ او دچشت نوے علاقہ پہ نسبت سرکورتہ
چشتی والی۔

دے حضرت احمد ابدال مودود چشتی اول طریقہ ہم لکھ دہفہ
زمانے د نور و بزرگان جنید پہ طریقہ و (چہ حضرت شیخ جنید بغدادی
علیہ الرحمۃ تہ منسوبہ دے۔ او حضرت مدیح (مدے) بابا ہم دطریقہ پہ
دغہ پخوانو سلسلو کنیں دحضرت مودود چشتی اول مرید و۔ او دتصوف
او عرفان پہ سلسلہ کنیں پخیلہ زمانہ کنیں قطب تیر شوے دے۔ او قیامت
دمرتے انوار او فیوضات یے اوس ہم خرگند دی۔
دحضرت مدیح بابا علیہ الرحمۃ مزار مبارک پہ ضلع مردان تحصیل

مردان کنب د "جلالہ" نوے کلی سرانزدے دے۔ اوزیارت نکالا دخال و
عام دے۔ تصرفات او فیوضات ئے بنکارا دی۔ او دخالئ مخلوق تہ ترینہ
پیر لوئی فیض رسید لے دے اور سیری۔

شیخ ابوبکر صالح علیہ الرحمة

د حضرت مدیح بابا مخے کرامات پیر مشہور دی۔ د دوئی پہ اولاد کنب پرلہ
پسے تردولسم پشتہ پورے پیر لوئی لوئی مشاہیر بزرگان تیرشوی دی۔
چہ پہ خیل خیل وخت ئے درے وطن د مسلمانان و روحانی رہنمائی اودینی
خد متونہ کری دی۔ د حضرت مدیح بابا علیہ الرحمة پہ د غودولسو بزرگان
نمسو کنب یو بزرگ چہ ہفہ پہ پنجم پشت کنب د حضرت مدیح بابا علیہ الرحمة
نمسے وو۔ د ہفہ شیخ ابوبکر صالح علیہ الرحمة نوم وو۔ دے د حضرت سیدنا
شیخ میران محی الدین عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمة مرید وو۔ اور ستو
د مردان پہ علاقہ پہ یو غزا کنب شہید شوے دے۔

کہ فکر او کرد د حضرت مدیح بابا علیہ الرحمة د بولولوی کرامت دادے
چہ د دلا پہ روحانی مشورئ کنب د غازیانولینکر د اسلام بیرغ تر دے
علاقہ پورے رارسوئے دے۔ او د دوئی د برکتہ د اوطن نن ہم د اسلام
پہ ہزار و ہزار دے۔

علیہ الرحمة و الخیر

حضرت شیخ الاسلام شیخ اتو

شوریانی، خویشکی

قصورى، سهروردى

(۱۵۵۵ھ)

یادگیرنده :- حضرت سید عطاء اللہ المعروف شیخ اتو یہ قلم بختیارى سید د شجره
یہ داد :- سید باقر الملقب بہ عطاء اللہ المعروف بہ شیخ اتو - ابن محمد الملقب بختیار ابن سید ابی
سعید اسحاق ابن جعفر ابن نظام ابن عیسیٰ ابن محی الدین ابن محمد ابن حافظ ابن نور
ابن سید جمال ابن ابوعلی جعفر ابن یادگار علی ابن نشان علی ابن علی زین العابدین ابن سید
الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ

د اتوزى شاخ سیدان پہ اتوزى او اتو خیل نومو نو یاد دیرى روستو د غوغشى
قوم د ذیلی شاخ خویشکی سره وصل شویدى . په دغه وجه په اتوزى شیرانی
خویشکی نامه یلا شول . د تفصیل د پارک ملا حظه کړئ ځمونږ بل کتاب
سادات افغانه - (عبدالحلیم اثر)

حضرت شیخ الاسلام شیخ آٹو، شوریانی

، قصوری، ۶، سہروردی،

زمرہ ارخان ناغر، غورغشتی پمپل تالیف صولت افغانی صفحہ ۳۳۹ کتب
 د نعمت اللہ خان ہروی و تالیف، مخزن افغانی "او دیوبل نایاب تاریخی کتاب
 "تذکیر الاحوان وتقویۃ الایمان" یہ حوالہ باندے اویسا علی شیخ محمد اکرم پمپل تالیف
 "رود کوثر" صفحہ ۳۵۹ کتب د شیخ عبدالقادر خویسکی قصوری و تالیف "اخبار
 الاولیاء من لسان الاصفیاء" یہ حوالہ باندے لیکھی چاہے :-

د پنجاب یہ قصور نورے بنہر کتب چہ کوم خودیشکی پستانہ آبادی۔ او
 دلہ چہ یہ دے قام کتب خومرہ بزرگان۔ اولیاء اللہ اومشہور مشائخ تیرشی
 دی۔ ددوئی مورث اعلیٰ پیر کبار یعنی "لوی پیر، شیخ، دتو" علیہ الرحمة وو۔ دخیل
 وطن نہ راروان شو۔ خراسان تہ لارو۔ یہ چشت نورے خائے کتب دے حضرت
 خواجہ مودود چشتی (ثانی) علیہ الرحمة نہ لاس نیوہ وکریہ۔ او دخیل پیر خدمت
 کتب دہیرے مودے تیرہ ولوا و دکمال درجے حاصلولونہ روستو بیا واپس خیل وطن
 تہ رانے۔ دلہ ۱۱۵۵ھ مطابق ۱۷۴۲ھ کتب پہ پلینور (سرحد) کتب پہ حق اور سیدلہ
 پور تہ چہ د کومود وک و مولفانو تاریخی حوالے درج شوے۔ پہ دے کتب دوی

دے نامور بزرگ نوم شیخ دتو ضبط کرے دے۔ لیکن یہ کتاب "مجمع الانساب"
 تالیف د میاں محمد نور ولد میاں محمد قاسم ولد حضرت حاجی عبداللہ المعروف
 حاجی بہادر کوہاٹی کتب دانوم شیخ "آٹو" ضبط شوے دے۔ اوچہ فکر اوکرو۔ نوہ
 مجمع الانساب دار وایت صحیح معلومی۔ دے وجہ داد کچہ پستانہ پہ نسل
 باندے بنی اسرائیل دی۔ اوپہ دغہ لحاظ ددوئی د نیکو نو پخوانی ژبہ عبرانی دہ
 پہ عبرانی ژبہ کتبہ دحرف (ع) پہ خائے دحرف (الف) تلفظ کوٹلے شی۔ اور مہ

(ط) پہلے حائی دحرف (ت) تلفظ کوٹولے شی۔ (اوپر بعض لوگ جو کبھی حرف الف پہ واو بدلولے شی۔) پہلے دے اعتبار سے لفظ (اتو) دلفظ (عطاء) آہولے شکل دے۔ چنانچہ ترن ورٹھ پورے پستنانہ ہم ددے خیل زہے عبرانی ژہے دریشے مطابق دلفظ عطاء تلفظ پہ، اتو "سیرا کوی۔ ہرکلمہ چہ ددے حضرت" شیخ الاسلام خیل اصلی پورے نوم عطاء اللہ وو۔ اور وستو دیورے نوم پہ حائی پہ "شیخ عطاء" سرے بلے شی۔ نو دھہ پس دپستو ژہے دہجے مطابق پہ "شیخ اتو" سرے یادشورے دے۔ ددے نہ علاوہ چہ ددے شیخ اتو دکامو پہ نومو غور او شی، نو دھہ نہ پہ قیاس سرے دانیتجہ پہ اس راٹی۔ چہ ددے اصلی نوم عطاء اللہ وو۔

د مشہور مؤرخ محمد افضل خان ابن اشرف خان ابن خانوشمال خان خٹک پہ کتاب "تاریخ مرصع" (قلمی نسخہ دیبلک لائبریری پنجاب صفحہ ۲۶۵) کنیں دابی سعید المعروف بختیار پٹہ خاں من یاد شوی دی۔ (۱) اتو۔ (۲) اکو۔ (۳) کوی۔ (۴) پیری۔ (۵) توری۔ چہ دے پٹہ وار وکینے داتوپہ حقلہ دتاریخ مرصع وضاحت داسے دے۔

اتو غہ عطاء اللہ دے۔ لیکن پہ قبیلہ کنیں دے دسیرانی شہرت پہ اتو بیاموندے۔ لہ اتو سید محمد پیدا شو۔ لہ سید محمد خواجہ الیاس اولہ خواجہ الیاس "یحییٰ کبیر پیدا شو۔ او دیحییٰ کبیر شیخ نرے....." دتاریخ مرصع ددے وضاحت نہ وستو پہ دے کنیں خہ شک نہ پاتے کیری۔ چہ د جمع الانساب بیان صحیح دے۔ ددے شیخ نوم اتو دے چہ دعطاب دل شوے شکل دے او پورے نوم لے عطیہ اللہ دے۔ او کو مو مؤرخ خانو چہ دانوم شیخ دتوضبط کرے دے۔ ددے صحیح نہ دے۔ ہرکلمہ چہ دشیخ دتو دلفظ شیخ یو تعمیر ہم سمون نہ شی خورے پہ کو جاء داضروکی وضاحت او تحقیق بحث دلته را ورے شو۔ او ہم ددے پہ رنرا کنیں مونر ددے بزرگ ددے مشہور نوم شیخ اتو دلته درج کرے دے

پہ تاریخ "صولت افغانی" کنیں ددے شیخ اتو علیہ الرحمۃ حالات پہلے الفاظ

یہ ہے سلسلہ کبیر دایوہ خاصہ نکتہ یاد ساتل پکار دی۔ چہ کہ حضرت شیخ
 ابراہیم دانشمند ارمر۔ او حضرت شیخ اتو خویشتے یہ قام پستانہ وو۔ او حضرت
 شیخ الاسلام غوث العالم بہا عالمین ذکر یہا یہ قام قریشی عرب وو۔ او حضرت
 شیخ احمد سخی سرور سلطان یہ قام بانہ سید وو۔ نو دغہ خیز و دغہ فرق
 کہ تخ نہ ورک وو۔ اصہلی خیز ہذا روحانی فیض وو چہ سرچشمہ ٹیوہ
 وک۔ یو۔ روحانی تہرون۔ وو۔ او تہو لو مسلمانا نو تہ ایکی پوشان فیض رسید لو۔
 درہ مشرانو مینہ او محبت او شفقت ہر خہ د اسلام سرک وو۔ او چاہ ددوئی یو
 مرید بہ د محنت۔ مشقت۔ زہد اور ریاضت نہ روستو دکمال درجہ تہ اور سید لو۔
 نو بیابا یہ ہذا خایہ تہ او ہذا ملک تہ لیر لو۔ چہ چرتہ بہ د دین اسلام د تبلیغ
 زیات ضرورت وو۔

د حضرت شیخ اتو علیہ الرحمة شیر خامن وو۔ نومونہ ٹی دادی۔
 (۱) حضرت شیخ میان چنول (ثامان اللہ) چہ د دلا د نسل خلق د چنوزائی یہ
 نامہ یادیری۔

(۲) حضرت شیخ میان عارف اللہ چہ د دلا اولاد تہ عارف زائی وٹیلے شی۔

(۳) حضرت شیخ میان محمد چہ اولاد تہ محمد زائی بللے شی۔

(۴) حضرت شیخ میان شبابین (شہاب الدین) چہ اولاد تہ شبابین زائی
 بللے شی۔

(۵) حضرت شیخ میان محمد ابراہیم چہ اولاد تہ ابراہیم زائی یادیری۔

(۶) حضرت شیخ میان محمد عیسیٰ چہ یہ شیخ عیسو او عیشو مشہور دے او اولاد تہ
 د عشو زئی یہ نامہ بللے شی۔

(۷) حضرت شیخ میان چنوں، شور یانی، خویشتی

د حضرت شیخ عطاء اللہ المعروف شیخ اتو علیہ الرحمة مشر حوی حضرت
 ثناء اللہ المعروف یہ شیخ چنوں او میان چنوں د خپل وخت لوئی

بزرگ وو۔ ددہ دَنسل خلق دے چنوں زائی "پہ نامہ یادیری، ددہ دَنوا (چنوں)
 پہ حقلہ یور وایت داهم دے۔ چاہ لفظ چنوں کہہ دے زمانے (۱۵۵۰ء مطابق ۱۱۵۰ھ)
 دے پنجاب دے مقامی رُجے لغت دے۔ چہ دے مینے پہ طور دے لفظ چاند (سپورٹی) مخفف دے۔
 حہ وخت چہ حضرت شیخ اتو علیہ الرحمة وفات شو۔ نو دہہ پہ گدی
 باندے حضرت میاں چنوں علیہ الرحمة گدی نشین شو۔ او دین اسلام تبلیغ
 اور ہتہ او ہدایت خدمت دے کولو۔ د لاہور او قصور او خواؤ شاعلاقو پہ مسلمانانو
 کیں دے دوئی پیر لوئی قدر عزت او احترام وو۔ د تاریخ صولت افغانی (۶۵)
 د روایت مطابق "میاں چنوں" دے پیر لوئے روحانی درجے خاوند وو۔

د لاہور او ملتان پیر یوے لائیں باندے د لاہور نہ۔ ۱۵ میلون فاصلہ
 د منٹکھری نہ اتہ پیسنہ ورا ندے۔ او د خانیوال نہ مٹلور تپسنہ را دے خواتہ۔
 یعنی د منٹکھری او خانیوال تر منجہ دیور یوے تپسن نوم "میاں چنوں" دے۔ چہ دغہ
 مقام ہم دے خویشکی بزرگ پہ نوم مشہور دے۔ حضرت شیخ میاں چنوں
 چشتی سہروردی قصوری علیہ الرحمة دے "قصور" نہ دغہ علاقہ تہ تہ وو۔
 ہلتہ آباد شوے وو۔ او ۴۴ دغلہ دے دوئی مزار مبارک واقع دے۔ علیہ الرحمة الغفران۔
 د حضرت شیخ عطاء اللہ المعروف شیخ اتو علیہ الرحمة پہ دے خاندان کیں
 چہ پہ قصور کنبے کوم مشہور بزرگان تیر شوی دی۔ پہ ہغوی کیں دیو خو
 بزرگانو نومونہ دلہ لیکلے شی۔

(۱) حضرت شیخ حاجی اویس اتو زائی قصوری چشتی چہ پہ ۱۱۹۰ھ مطابق
 ۱۷۹۰ء کیں وفات شوے دے۔ او مزار دے پہ قصور کنبے دے۔

(۲) حضرت شیخ سعید اتو زایہ قصوری چشتی چہ پہ ۱۲۰۲ھ مطابق ۱۷۹۰ء
 کیں وفات شوے دے۔ او مزار مبارک دے پہ قصور کنبے دے۔

(۳) حضرت شیخ رحمت اتو زائی قصوری چہ پہ ۱۲۰۸ھ مطابق ۱۷۹۱ء کیں
 وفات شوے دے۔ او مزار مبارک دے پہ قصور کنبے دے۔

(۴) حضرت مولانا شیخ احمد اتوزائی قصوری شوریانی خویشکی چہ پہ ۱۰۳۳ھ مطابق سال ۱۹۲۲ھ کنیں وفات شومے دے۔ اوہرا مبارک یتہ پہ قصور کنیں دے۔
پہ دے پورنگہ غلور واپہ بزرگ نو کنیں دے حضرت شیخ احمد اتوزائی مختصرہ
تذکرہ درج کول مناسب معلومیری۔

((حضرت شیخ احمد اتوزائی قصوری))

د تذکرہ، رود کوثر " مؤلف د حضرت مولانا شیخ احمد اتوزائی علیہ الرحمۃ
پہ حالاً تو کنیں لیکے چہ :-

حضرت شیخ احمد د قصور د خویشکی قام پہ پستون بزرگ نو کنیں تہ لونہ
زیات نامور بزرگ تیر شومے دے۔ رے ہم د پیر گیار حضرت شیخ ابو علیہ الرحمۃ پہ
اولاد کنیں وو۔ ظاہری و باطنی علمونو تکمیل یتہ پہ لاہور بنہر کنیں حضرت
شیخ اسحاق ابن حضرت "شاہ کاکو" چشتی لاہوری نہ کپے وو۔ چہ دنگہ شیخ
اسحاق د شہنشاہ جلال الدین اکبر پہ زمانہ کنیں دے ملک پہ ممتاز و عالمانو
کنیں شمیرے شہ۔ (رحمائی بارہ ملا خطہ کبری د ملا عبد القادر بلایوی کتاب "مفتی التواریخ")
حضرت شیخ احمد قصوری پچیل قوم کنیں اولے بزرگ وو۔ چہ دوئی د
باطنی کمالا قوسرہ ظاہری علمونہ جمع کپے وو۔ پہ زہد اور ریاضت کنیں پچیل
نظیر او مثال نہ لرلو۔ او ورسرہ پہ علم او فضل کنیں ہم د دوئی آوازہ تہ لرے لرے
پورے رسیدے ولہ۔ دہا پہ معصوم بزرگ نو کنیں دے خوب بزرگانو نمونہ د یاد ولودی۔

(۱) حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ۔

(۲) حضرت شیخ احمد سون غور غشتی د جالندہر علیہ الرحمۃ۔

(۳) حضرت شیخ عبدالحق مجدد دہلوی علیہ الرحمۃ۔

(۴) حضرت شیخ عیسیٰ برہانپوری سندھی علیہ الرحمۃ۔

دے غلور و واپہ بزرگانو بہ د دہا زیات قدر او احترام کولو۔ بلکہ بل یوم مشہور
صوفی بزرگ او فاضل عالم حضرت شیخ عبد اللطیف برہانپوری خوبہ داہم

فرمائیل۔ چہ ما پچیل عمر کنس داسے عالمان چاہیہ علوم ظاہری و باطنی
 دواہر و کنس یوشان کاملان وی فقط دوہ کسان لیدلی دی۔ یوشیخ عبدالوہاب
 مرضیعی۔ اودویم شیخ احمد اتوزائی قصوری خویشکی۔ چنانچہ دقصور دخوا
 و شاعلاقے نہ بہ چہ کہ خوک سرے د طریقے کو لو او فیض کو لو د پارہ برہان
 پورہ مولانا عبداللطیف لہ ورے۔ نوہفہ بہ یے بیرتہ قصور لہ واپس
 لیرلو۔ اوہفہ تہ بہ یے فرمائیل۔ چہ ہر کلاہ یہ قصور کنس داسے د فیض چینہ
 موجودہ دہ۔ نو تہ دھفے نہ خیلہ تندہ ولے نہ ماتوے ؟

حضرت شیخ احمد اتوزائی دیر زیات لوی عالم وو۔ زیات وخت بہ یے مخلوق
 تہ د علم دین یہ درس او تدریس کنس تیریدہ۔ «سوالات احمدی» نویمے یو
 تالیف یے یاد گار پاتے دے۔ : علیہ الرحمۃ الخضر

حاجی لکن اتوزائی، قصوری، خویشکی،

یہ دے خاندان کنس یو بل بزرگ حضرت شیخ حاجی لکن اتوزائی شورانی
 خویشکی قصوری تیر شوع دے۔ چہ او وہ مجونہ یے کپی وو۔ دیر لوی زاہد
 پوہیز گارہ او مشہور بزرگ وو۔ د حضرت شیخ عیسیٰ مشوانی نہ لے لاس نیوہ
 کرے وہ۔ پہ ۱۲۶ھ مطابق ۱۸۴۳ء کنس وفات شوع دے۔ علیہ الرحمۃ۔

د قصور پنجاب د خویشکی خاندان پستانہ بزرگان د چشتیہ سلسلے بزرگان
 وو۔ د معرفت او طریقت او د علم او فضل د اشاعت او درس او تدریس او فیض
 نہ علاوہ دوئی دیر ادبی خدمات ہم کپی دی۔ اود دغے نہ علاوہ یہ دوئی کنس د
 دیر لوی جاہ و جلال خاوندان مشہور حکمرانان ہم تیر شوی دی۔ لکہ د
 مبارز الدولہ پیر ابراہیم خان خویشکی قصوری نوم پکنس یہ خاص طور
 مرہ د یاد ولودے۔

د حضرت شیخ عطاء اللہ المعروف شیخ اتو او دھفہ د خاندان بزرگانو

د حال اود د مختصر بیان نه د پیره په آسانتیا سره دا انداز لکیدلی شوی.
 چاه د خویشکی پښتو د د نامور بزرگ د تاریخ وفات (سه شنبه مطابق ششم
 نه راپه د خوا په تیر وشو واته و و سو و کونو کښ د مغربی پاکستان د
 پنجاب په علاقو کښ د د خاندان بزرگ کالو د دین اسلام او مسلمانانو
 خومره خد متونه کړی دی. او د خبره د خویشکی قبیل د هغه
 خاقو د پاره چه د ضلع پلینور په تحصیل نوښهر کښ آباد دی.
 د پیره لویه د فخر او عزت خبره ده. و و سره د اهرم ترینه واضحه
 کیږی. چه د ملک په د دواړو حصو کښ هم د دوی په برکت
 سره چاه کوم مضبوط "روحانی ترورن" موجود دے.
 افسار الله چه تر عمره عمره به موجود وی.

حضرت سید نامیران محی الدین
 شیخ عبد القادر جیلانی
 (سید ۵۶۲ ھ)

شیخ المشائخ، حضرت سیدنا غوث الاعظم، محبوب

سبحانی، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

(متوفی ۵۶۳ ھ ہجری)

حضرت شیخ المشائخ غوث الاعظم، دستگیر نوم مبارک سید عبدالقادر دے۔
 کنیت ابومحمد دے۔ اولقبونہ یعرب شہید دی۔ لکھ غوث ممدانی، قطب
 ربانی، محبوب سبحانی، غوث الاعظم، میر میران، لوی پیر، سلطان الاولیاء
 محی الدین جیلانی،

پستانہ ورتہ لوی خوان، پیرانوپیر اوغوث پاک والی، حضرت غوث
 پاک پہ قام باندے سید دے۔ دپلار دطرف نہ حسنی او دمور دطرف نہ
 حسینی سید دے۔

(الف) دپلار دطرف نہ شجرہ د نسب داسے دے۔ حضرت سید محی الدین
 عبدالقادر جیلانی ابن الامام سید ابی صالح موسیٰ جنکی دوست ابن
 الامام سید عبداللہ ابن الامام سید یحییٰ الزاہد ابن الامام السید محمد
 ابن الامام سید داؤد ابن الامام سید موسیٰ ابن الامام السید عبداللہ
 ابن الامام سید موسیٰ الجون ابن الامام السید عبداللہ المجتہد ابن الامام
 سید حسن مثنیٰ ابن الامام الہمام سیدنا حسن السبط ابن سیدنا
 ومولانا امیر المؤمنین ابی الحسنین الامام علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہما بیچے

(ب) او دمور بی دطرف نہ حضرت سیدنا ومولانا غوث الاعظم سید
 شیخ عبدالقادر جیلانی شجرہ د نسب داسے دے۔ چہ ددوئی دوالد نوم دے۔
 سیدہ ام الحیرامۃ الجبار فاطمہ بنت سید عبداللہ صومعی الزاہد ابن سید
 ابی الجمال الدین محمد ابن سید محمود ابن سید ابو العطاء عبداللہ ابن

السید کمال الدین عیسیٰ ابن الید الامام ابی علاء الدین محمد الجور ابن
سید الامام علی رضا ابن سید الامام موسیٰ کاظم ابن سید الامام جعفر
الصادق ابن الامام محمد الباقر ابن الامام زین العابدین علی ابن الامام
الهمام الحسین شهید کربلا ابن الامام الهمام امیر المؤمنین سیدنا علی
ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم :-

یہ ایران نوم ملک کبے طبرستان نوم وطن دے۔ یہ هغه کبں گیلان نوم یوہ
علاقہ دے۔ یہ دے علاقہ کبں نیق نوم یوہ دے۔ یہ هغه کبں دسا داتو یوہ کورنی
دے۔ حضرت غوث پاک یہ دغہ بختورچہ دغہ پاکہ کورنی کبں یہ اولنی تاریخ د
رمضان المبارک سن ۴۸۷ یا ۴۸۸ کبں پیدا شو دے۔ ہر کلہ چہ ددوی
پیدا ائیں یہ نوم علاقہ کبں شو دے۔ یہ دغہ مناسبت ددوی مبارک دنوم
سرہ گیلانی لیکے شی۔ (یہ دے سلسلہ کبں یونوی تحقیق طرف تہ اشارہ کوئل
ہم مناسب معلوم یزی۔ چہ د حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہ نیکونو
کبں دیونیکہ نوم دے۔ مضر چہ پہ سن ۵۵۴ ق م کبں تیر شو دے۔ دھوہ دواخان
وو۔ (۱) الیاس چہ دقریش قبیلے خلق دد کا یہ اولاد کبں دی۔ (۲) غیلان چہ د
بنی اسماعیل قوم قیسئی نوم قبیلہ دد کا یہ اولاد کبں دے۔ ددے غیلان قبیلے
خلق پہ سن ۲۰۰ ق م کبں د موجودہ افغانستان علاقے تہ راغلی وو۔ او د غزنی
اوقند ہار ترمنجہ چہ نن ورخے کوم حائی د "مقر" پہ نوم یاد یزی۔ دغلہ آباد
شوی وو۔ ددے مقر پخوانے نوم غیلان دے چہ ہم دغہ غیلان ابن مضریہ منسوب
دے۔ کیدے شی چہ حضرت غوث پاک ہم ددے غیلان "گیلان" وی۔ مقر چہ
پخوانے نوم غیلان گیلان دے۔ د کابل اوقند ہار ترمنجہ غزنی پہ لارہ یا نانہ
پروت دے۔ مقر د کابل نہ د (۱۵۲) میلہ۔ او د غزنی نہ د (۶۲) میلہ پہ فاصلہ
پروت دے۔ د کابل او غزنی ترمنجہ (۹۰) میلہ لارہ دے۔ بیا د مقر نہ تر قند ہار
پورے (۱۶۷) میلہ فاصلہ دے۔ مقر د کابل بشہر نہ جنوب مغرب طرف تہ

واقعہ دے۔ بہر حال دیوہ داسے خبر دے چا خزیاتی تحقیق بہ غواہی)۔

حضرت سیدنا عبد القادر گیلانی چاہ لبر لوٹی شو۔ نو والد بزرگوار
ورثہ سبق شروع کرو۔ اول تے قرآن مجید اولوست۔ اویا تے دینی علموں
وامع وارہ ابتلائی کتابونہ شروع کرل۔ پہ دغہ منہ کنس د دوی پلار وفات متو۔
اوماشوم عبد القادر یتیم پاتے شو۔ خود غہ د یتیم سبق پرے نبودہ۔ اودسو
کالوتر عمرکے پچیل کلی کنس لوستنا وکریہ۔ بیا تے دھوری بی نہ اجازت واخلستو
اوپہ سبق پسے بغداد تہ روان شو۔ پہ دغہ زمانہ پہ بغداد بارے د خلیفہ
المستظہر بآلہ عباسی (دس گھنٹہ نہ ترس گھنٹہ) پورے د خلافت زمانہ وکریہ۔
اوپہ ایران کنس د سلجوقیانو بادشاہی وکریہ۔ اوپہ افغانستان اومغزی پاکستان
دوارو علاقو باندے د سلطان شہاب الدین غوری حکومت وکریہ۔ (شہاب الدین
غوری پہ سہ گھنٹہ کنس پہ ملتان او اوچ باندے بیا قابض شوے وکریہ۔ اوتر
سہ گھنٹہ تے ہول سندھ قبضہ کرے وکریہ) لیکن پہ دغہ دوران کنس باطنیہ
اسماعیلیہ فرقے کوم مشرچہ د شیخ الجبال پہ نوم یادیدہ۔ اود فدا یانواو
مریہ انویو داسے بولے تے پیدا کرے وکریہ۔ چہ قلعہ الموت نوے مقام تے مرکز وکریہ۔
اودھنے نہ چار چاپیرہ ملک تے ارے کرے وکریہ۔ دوسلہ بند لسنکرو پہ شکل پیلو
بہ تے وھل۔ لارے بہ تے وھل۔ اودھغوی دلاسہ قافلے بہ پہ امن سوا پہ لارے
تیریدے نہ شولے۔ پہ داسے حال اتو کنس غوث پاک د بغداد پہ نیت د کورنہ پہ سفر
روان شو۔

حضرت غوث پاک چہ د کورکار وانیدہ۔ نومور ورلہ دواسکت پہ ترخونو
کنس د نہ اربخت تہ خلویست اشرفی اوگنڈا لے۔ اود انصیحت تے ورتہ اوکرو
چہ پچیہ اتل ربتیا وایہ۔ اوہیچرے دروغ مہ وایہ۔ بیا د پیرود دعا گانوسرے
خپل یتیم حوی د خدا تے پہ نوم د دین پہ سبق پسے بغداد تہ رخصت کرو۔
پہ لارے کنس چہ قافلہ باندے د اکہ پریوتہ۔ اودھمالان پہ خواکنس

ہول سوداگران اولو تلے شول. دلوت مار پہ منع کنس یو داکو د حضرت غوث پاک
رضی اللہ عنہ نہ تپوس اوکرو. چہ ستاپہ واسکت کینے خہ مال شدہ رے اوکے
نہ؟ حضرت افرامائیل. ہو! ماسرے خلوینست اشرفی شدہ دی. داکو زریو
ملگری تہ آواز اوکرو. چہ راشہ داماشوم والی چہ ماسرے خلوینست اشرفی شدہ.
دویم داکو چہ ترینہ تپوس اوکرو. نو حضرت ورتہ زر واسکت کور کرو.
او پورے خلوینست اشرفی ترینہ را اوختے. نہ یوہ کمہ زیاتہ —۴.

داکو انوچہ دا قیصہ خپل مشرتہ بیان کرے. نو ہفہ حضرت پیر پیر
رضی اللہ عنہ را او غو بستلو. او ورنہ تے تپوس اوکرو. چہ تاوے خپل مال خرندہ
کرو. او خان دے اوچ پہ اوچہ تاواخی کرو. —۵

حضرت افرامائیل. چہ ماد خپلے خورے مورسے لوظ کہے دے. چہ ہیچرے
بہ زہ دروغ نہ وایم. نو خکے سم حال اووے. چہ دروغ نر نہ شم. د حضرت
غوث پاک دے وینا دہا کو انو پہ سردار دومرے اشرا اوکرو. چہ پہ زپاشو. اووے
وئیل چہ تاوازے د خپلے مورسے لوظ کہے دے. او پہ ہفے تینک ولا ریے. او موہن
چہ دخداشی پاک سرے لوظ کہے دے. چہ ظلم زیاتے بہ نہ کوو. نو بیہم ہر وخت
پہ حرامو کنس بوخت پراتہ یو. او د خپل لوظ ہیخ خیال نہ ساتو. داخو پیرے د
شرم خبرہ دہ. محمد دین ورے نہ توبہ دہ. چہ بیابہ دگنا ہیخ کار نہ کووم
پہ دے باندے ہغوئی پولو توبہ او ویستہ. لوٹ کرمی مالونہ تے سودا گرو تہ واپس
کرل. د پاکیزہ ژوند تیر ولو ارادہ اوکرلہ.

(پہ بغداد کنس تعلیم:—)

روایت دے. چہ حضرت غوث پاک بغداد شریف تہ پہ کال ۸۸۸ھ ہجری
کنس د صفر المظفر پہ میاشت کنس رسیدے وو. پہ دے اعتبار سرے بغداد شریف
تہ دوئی د اولسویا اتلسو (۱۸) کالو پہ عمر کنس را رسید لی دی. کہ دگیلان نہ
د دوئی بغداد تہ در و انید لو صحیح تاریخ معلوم شی. نو دھفے پہ رنپا

کنیں۔۔۔ اخبارہ اسانہ شی چہ دوئی پہ۔۔۔ غورہ مودہ کنیں بغلہ دتہ رسید لی
وہ۔ اوپہ لارہ کنیں پہ کو مو کو مو علا تو کنیں یے غورہ مودہ تیرہ کپے وہ۔

پہ بغلہ اد کنیں یے د قاضی القضاۃ حضرت ابو سعید نہ فقہہ اولوستلہ
بیائے د حضرت ابو بکر احمد ابن مظفر نہ احادیث اولوستلہ۔ او د افضل العلماء
حضرت ابو نعیم او د بحر العلوم ابو سعید رومانی نہ یے تفسیر اولوست۔ اوپہ دے
تو لو علمو نو کنیں دھر چا د پاسہ شو۔ او اتہ کالہ پس پہ میاشت د الدجہ لکھ
کنیں د تحصیل علم نہ فارغ شو۔ اوپہ خیلو ملکر وکنیں دہولونہ او چتہ علمی درجہ
ورتہ حاصلہ شوہ۔ عالمان د دوئی پہ تعریف کنیں چہ:۔ "فَأَقِ الْكُلَّ فِي الْكُلِّ"۔ وَ
صَارَ مَرْجَعُ الْجَمِيعِ فِي الْجَمِيعِ، یعنی پہ تو لو علمو نو کنیں دہولونہ یوہ مرتبہ ورتہ حاصلہ
شوہ اوپہ تو لو علمو نو کنیں دہولو عالما نو مرجع او د راغوبیدید لو حائی شولو۔

د علم حاصلولونہ پس حضرت غوث پاک د حضرت ابو
الاس نیوہ سعید المبارک مخرمی نہ لاس نیوہ او کپہ۔ او پویشیت کالہ

یے پہ بغلہ اد کنیں او د عراق پہ خنگلو نو کنیں د گرانو نہ گرانے مجاہدے اور یا ضیو نہ
او کپہ۔ اوپہ دے سلسلہ کنیں بے شمیرہ سختی یے پہ خان تیرہ کپہ۔ او د عرفان
ہفہ نوہ مرتبہ ورتہ حاصلہ شوہ۔ چہ دھغ نہ خلق پہ غوث صمد الی او محبوب
بحانی سرہ تعبیر کوی۔ او د حضرت شاہ ولی اللہ صاحب د قول مطابق:۔ وَلَهُ
سِرِّيَانٌ فِي الْعَالَمِ فَصَارَ كَالْمَلَأِ الْأَعْلَى۔ ترجمہ: حضرت غوث پاک تہ پہ تول
عالم کنیں داسے تصرف او نفوذ ور کپہ شوہ دے۔ لکھ ہوا چہ چلیبری، اوپہ مرتبہ
د ملائع اعلیٰ گرزولے شوہ دے۔ یعنی پدے اعتبار د دوئی لقب غوث الاعظم دے۔

د لوی ریاضت او پیر محنت نہ پس حضرت غوث پاک پستہ بغداد
درس تہ لاہر۔ او د خیل پیر ابو سعید المبارک مخرمی پہ جوہر کپہ مدرسہ

کنیں یے د دینی علمو نو درس و رکوؤل شروع کپہ۔ د اوپہ مخوندے مدرسہ د
باب الازج پہ محلہ کنیں جوہر وہ۔ پہ لبر ورٹو کنیں د حضرت غوث پاک پہ برکت

د طالب علمانو اوشیخانو تعداد دومره زیات شو۔ چہ روزہ مدرسہ پرے تنگہ شویہ۔
 اوکیر چا پیر خایونہ پہ مدرسہ کنس شامل کرے شول۔ دغہ توسیع پہ ۱۲۸۵ھ
 کنس شویہ و ۱۲۰۷ اودرغے نہ پس دامدرسہ د حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی پہ
 نوم مشہورہ شویہ۔ درے مدرسہ پہ توسیع کنس خالقو د پیر خلوص نہ کار
 اخیستے وو۔ ترے حدہ چہ یوے شیخ خیل گلکار خاوند راوست چہ پہ دہ
 باندہ محاشل اشرفی مہر پورے دے۔ لس دے مدرسہ تہ ورکپی اونورے لس
 بہ ورتہ و پنجسم۔ ہفہ سہری چہ پہ مدرسہ کنس د پنچہ و اشرفو کارا کر و نو
 حضرت ورتہ نور رقم معاف کر و۔ او مہر نامہ یے ورتہ واپس کرے۔

وعظ حضرت غوث پاک بہ پاء ہفتہ کتبے درے ورغے وعظ کولو۔ د جمعہ پہ
 اسرار و نہی پہ شپہ بہ تے پہ مدرسہ کنس وعظ کولو۔ اود شور و
 (چار شپہ) پہ سحر بہ یے پنچلہ مہمانخانہ کنس نصیحت کولو۔ داکار د ۱۳۸۵ھ
 نہ شروع شویہ وو۔ او تر آخر وختہ پورے جاری وو۔

درے نہ علاوہ د فقہ و اخلاق یا تو درس بہ تے ہم ورکولو۔ او سحر و دما بینا
 بہ تے د تفسیر۔ حدیث۔ اصول فقہ اود علم نحو سبقونہ ہم بنودل۔ اور دما بین
 دما بین نہ پس بہ تے قرآن مجید درس ہم ورکولو۔ اود خاور واپر و مذہبون د
 فقہ مطابق بہ یے فتویٰ ورکولہ۔ او پنچلہ د اجتہاد مرتبے ترسیلدے وو۔ خوبہ
 دے خاور و واپر و مذہبون کنس د حنبلی مذہب تہ مائلہ وو۔

د حضرت غوث پاک دغہ آسمانی وعظ وو۔ چہ پنچہ نہرہ یہودیان
 او عیسایان پرے مسلمانان شوی و واپہ لکونو خلقو د بدکار و نونہ توبہ
 او بستلہ۔ او حضرت غوث پاک تہ تے د ذوالبیانین صاحب البراہین
 امام الفریقین۔ امام الطریقین۔ ذوالسراجین۔ اود ذوالمنہاجین۔
 خطابونہ ورکولے۔

تصنیفات د حضرت شیخ سید پیران پیر صاحب تصنیفات کنس۔

غنية الطالبين۔ اوفتح الغيب اومكتوبات پيرزيات مشهور دی۔ چہ د
 ہفے ترجمہ یہ مختلفو تر بوکین شوی دی۔ عالمان صوفیان اوعوام ہول ترینہ
 فائزہ اوچتوی۔ دحضرت پاک یوبل تالیف دے چہ ہفہ نن ورخے پیرنایاب
 دے۔ دہفے نوم دے؛ سیر الاسرار فیما محتاج الیہ الابرار" پدے کتاب کین طریقہ
 اوعرفان دمسائلواواصولو دے۔ لکہ چہ پخیلہ غوث پاک درمکتاب سپہ
 دیباچہ کین فرمائی۔ لانا ذکرنا فیہ مایطلب غالباً فی الشریعة والطریقة
 والحقیقة وجعلناک مشتملاً علی مقدمۃ واربعون فصلاً بعد دحرف وکلمۃ
 لاآلہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ وعد دساعات اللیل والنہار" ذرے مبارک
 کتاب یوہ نسخہ ثما مؤلف (عبدالحلیم شر) سرے موجودہ دے۔

د دوی پہ وعظ اونیصحت کین پیر لوئی تاثیر و۔ چہ یوحنا ہم چا
 بہ واورید لوجہ پہ کافر وومسلمان بہ شو۔ اوکہ بدعملہ مسلمان وو۔
 نیک عملہ باعشر۔ ددوی دوعظ یوہ طریقہ داوہ چہ سپہ بہ دوعظ پہ
 مجلس کین حاضر وو۔ اوپہ ہفہ کین بہ یوخاص عیب وو۔ نوہفہ تہ بہ یے
 کوتہ نہ نیولہ۔ دہفہ پردہ بہ یے نہ فاش کولہ۔ بلکہ پہ خبر و خبر و کین
 بہ دے دہفے گناہ اونا کار عیب داسے وضاحت اوفرمایہ۔ چہ ہفہ سپی بہ
 دہان سرے دامحسوس کچہ دا اشارہ خوبہ حقیقت کین ماتہ دے۔ اودا
 ہرخہ ثما داصلاح اوفائد دے دپارہ فرمائی۔ اوہفہ بہ توبہ تائب شو۔ اوپہ
 طریقہ سرے پیر غاورہ غاورہ حاکمان چہ حرکت عیبونہ بہ پکین وو۔ د
 حضور غوث پاک دوعظ مجلس کچہ راغلی دی۔ نو اصلاح تے شو دے۔

روایت دے۔ چہ دہفے زمانہ بغداد خلیفۃ المسامین بہ ورلہ کلہ
 کلہ دشیے ملاقات لہ رانے۔ نوحضرت بہ پخیلہ وظیفہ اوعبادت کین داسے
 مشغول وو۔ چہ ترسحہ بہ تے ملاقات اونہ شو۔ پاتے شو دحضرت دربار
 تہ تلل نو داخیز دوی نہ خوبنولو۔ اوفرمایل بہ تے چہ؛ "دباد شاہانہ

در بار تہ تلل یاد ہفوی پہ دسترخوان باند کینا ستل داعقوبت عاجلہ رہے

مژک حق رہے۔ او خلاصے ترینہ نشتہ رہے۔ پہ ربیع الثانی
وفات :- ۱۲۶۲ھ کین حضرت غوث پاک ناجوہ شہ۔ او دغے مبارکے

میا شتے پہ یوسم تاریخ د حضرت د بدن مبارک نہ روح پروانہ او کپرو۔ د دوئی
ذوات تاریخ در جملے تہ راوتے شی [معشوق الہی] د حضرت پیران پیر صاحب
پہ جنازہ کینے د و مرکہ کتر مغلوں راجع شہوے وو۔ رہے وجہ نہ دورے د کفن
دفن انتظام اونہ شہ۔ آخرچہ ماہنام شہ۔ او د شپے تورے ورے د مژکے پہ مخ
راوغور پیدے او کپڑے خورے شہ نو د حضرت د کفن دفن انتظام پہ اطمینان
سرے او کپڑے شہ۔ پہ پھلہ مدرسہ کین د نہ دیوسپر لاندے ورے قبر او کینے شہ۔
خواول د مدرسے ورونہ بند کپڑے شہ۔ او دھغے نہ پس داکار سرتہ اور سولے شہ
دھغے ورے نہ ترین ورے پورے د حضرت پہ مزار مبارک باندے پہ زرگونو خلق
مرکہ و ریح دعالہ حاضر یری۔ اگر پہ بغلاد کین عباسی خلافت پاتے نہ شہ۔
او کوم بغلاد چہ "عروس البلاد" کین لے شہ۔ ہغہ د زر و عمارتونو د کین رو
دھیرہ کٹی شہوے۔ خو حضرت پیران پیر غوث الاعظم د سنگیر صاحب اوس
ہم د خیل مزار پرانوار نہ پہ مخلور کچہ دنیا حکومت کوی۔ او د تویے دنیا د مسلمانانو
زہونہ تے پہ خیل موتی کین پیٹنگ نیولی دی۔

د حضرت غوث پاک د دوہا منو منو نہ د پیر
اولاد او فیوضات :- مشہور دی سیدنا عبد الوہاب اوسیدنا

عبد الرزاق دوئی دواپہ پہ سلسلہ عالیہ قادریہ کین د خیل والد ماجد
خلیفہ کلن وو۔ خرنک پچہ د دوئی پہ ذریعہ د حضور غوث پاک د اولاد او
نسل سلسلہ پہ دنیا کین خورے شہوے دہ۔ دغہ شان د روحانیت او طریقت
سلسلہ ہم خورے شہوے دہ۔ د مثال پہ طور

حضرت سید شرف الدین علیہ الرحمة

چہ کہ مغربی پنجاب کے بھر لاہور کے باغ جناح کے جیم خانہ کلب سرے نمر خانہ طیف
تھے مزار مبارک رہے۔ حضرت سید شرف الدین علیہ الرحمۃ کے حضور غوث
پاک کے فرزند ارجمند حضرت سیدنا ابوبکر عبد الوہاب خلیفہ اوما ذون و۔

پہ برصغیر آوہند کیں چاہے ہر قوم کے روحانی پیشوایان تیر شوی دی
پہ دوئی کیں زیات تعداد کے ہذا بزرگانہ دے۔ چاہے سلسلہ عالیہ قادریہ
کیں تھے تربیت او کمال حاصل کرے دے۔ او بیایہ خصوصیت سرے پاکستان
پہ دواہر و خصوصیت کیں تھے پہ مغربی پاکستان او مشرقی پاکستان کیں چاہے دے
سلسلے کو مشاہیر بزرگان تیر شوی دی۔ پہ مغربی کیں

(الف) یوہذا دی۔ چہ کے حضور غوث پاک اولاد دے۔

(ب) دویم ہذا دی چہ کے حضور غوث پاک بڑا راست خلیفہ کان او مازنان
دی۔

پہ دے ضمن کیں نمونہ کے پاکستان مسلمانانہ نیک بختی او خوش قسمتی
نسبہ داد چہ کے حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی۔ غوث صمدانی شیخ عبدالقادر
جیلانی مزار پیرانوار کے پہ بغداد شریف کیں دے۔ نو دھوئی کے نامور و خلیفہ
کانو دے سلسلے مریدان او پہ خصوصیت سرے کے غوث پاک کے دواہر و حامی یعنی حضرت
سیدنا عبد الوہاب او حضرت سیدنا عبد الرزاق قدس سرہم العزیز کے نسل
سادات پہ اوچ بھاو پور۔ ملتان۔ شیرگلہ۔ (منٹکمری) لاہور۔ سندھ۔
کشمیر۔ بلوچستان۔ وزیرستان۔ جہلم۔ بنوں۔ کوہاٹ۔ پشینور۔ چارسدہ
اوسوات کیں انور و مختلفو علاقو کیں آباد دی۔ او دیر یوئی لوئی بزرگان
پکین تیر شوی دی۔ چہ دوئی کیں پہ خصوصیت سرے کے بھاو پور کے اوچ۔ او
ملتان۔ منٹکمری گیلانی سادات ہم کے حضرت سیدنا عبد الوہاب کے نسل تھے دے
دے نسل سادات پہ تول مغربی پاکستان کیں ہم خوارا دی۔ او دیر یوئی۔ بنوں۔
وزیرستان سادات پہ خصوصیت سرے کے سیدنا عبد الرزاق کے نسل تھے دی۔

اودے نسل سادات ہم پہ تول مغربی پاکستان او افغانستان کنیں خوار لادی۔
دلته دیو مشاہیر و کیلانی او قادری بزرگانو نمونہ لیکے شی۔

(۱) شیخ داؤد کرمانی قادری :- ددوئی مزار مبارک پہ موضع شیرکپہ ضلع
منٹکمری کنیں دے۔

(۲) سید شیر شاہ قادری :- ددوئی مزار مبارک د ملتان پہ خواؤشا کنیں

(۳) سید بھاول شیر کیلانی قادری :- ددوئی مزار پہ موضع حجرہ شاہ مقیم
منٹکمری کنیں دے۔

(۴) سید محمد مقیم محکم الدین کیلانی :- ددوئی مزار پہ موضع حجرہ شاہ مقیم
منٹکمری کنیں دے۔

(۵) شیخ خیر محمد قادری :- ددوئی مزار مبارک پہ موضع پنڈی تھان کنیں

(۶) سید میر قادری کیلانی :- ددوئی مزار مبارک پہ موضع سید والہ دوا بہ
دچناب منٹکمری کنیں دے۔

(۷) سید احمد علی شاہ قادری کیلانی :- چہ دشیخ الہند پہ لقب یادید لو۔

دبغداد شریف نہ ئے دشہنشاہ عالمگیر پہ زمانہ دے ملک تہ تشریف راوپے
دے۔ او پہ مقام دکو تہلہ پیران ئے عبادت خانہ جوہر کپڑا استوکنہ ئے اختیار کپڑا۔

او دحق طالبانوتہ ئے ہدایت او ارشاد بہ ئے کولو۔ روستو د بندہ بیراگی برخلاف

سرک دخیلو مرید انوغزالہ تلے وو۔ پہ مقام دبتالے شہید شو۔ مریدانو

ئے نعش مبارک دلته راوپلو۔ مزار ئے پرے جو پرکپڑو۔ حضرت سید

احمد علی شاہ شہید د حضرت سیدنا عبد الرزاق ابن غوث الاعظم پہ

اولاد کنیں وو۔

(۸) سید دلاور شاہ د حضرت غوث پاک د فرزند ارجمند سیدنا عبد الرزاق

پہ نزدے مہر کنیں دیو نمسی نوم سید محمود وو۔ چہ پہ "تاج الدین شہزادہ

اصفہانی" لقب باندے مشہور وو۔ روستو دقہ حضرت سید شہزادہ

اصفہانی د افغانستان سمت جنوبی تہ راغے۔ دلتہ آباد شو۔ چہ نن ورغے
 مبارک مزار تے پہ "برمل" نومے علاقہ کبش دے۔ او د دوی اولاد چہ پہ کرم
 کلی کتبہ آباد دے ہفتہ پہ خصوصیت سرہ سادات پیر کوٹی "ولی" د حضرت
 سیدنا شہزادہ اصفہانی پہ اولاد کبش حضرت سید نادلا ورشا علیہ
 الرحمة د اکبر بادشاہ زمانہ کبش د شمالی وزیرستان "سپین وام" نومے
 علاقہ تہ راغے۔ دامقام د میران شاہانہ ۳۵ میلہ جنوب مشرق طرف تہ واقع دے۔
 د "سپین وام" کیلائی عبد الرزاق سادات د قول وزیرستان پیرخانہ دے۔
 حضرت سید مقتدا صاحب پکبش اوس اوس دیر لوی بزرگ تیر شو دے۔
 علیہم الرحمة والغفران۔

د غوث الاعظم ارشادات

د حضرت غوث الاعظم یو خو قیمتی اقوال او ارشادات د فائدے پہ خاطر دلتہ
 درج کو وے شی۔ فرمائی :-

(۱) تاسو د خپل نفس د خواہشاتو پہ پورے کولو کبش لگیا ئیے۔ او هغه ستاسو
 پہ برباد ولو کبش مصروف دے۔

(۲) د بنیادم ناکارہ بد عملہ ملگر په حقیقت کبش د هغه بدترین دشمن دے۔

(۳) مہ دچا سرہ پہ محبت، مینا کولو کبش جلتی کوی۔ او مہ دچا سرہ پہ عدوت
 او د بنمنی کولو کبش د تادی نہ کارا خئی۔

(۴) چہ چادر نه تیوس نه وی کپی۔ بے حایہ کپی دل نه دی پکار۔

(۵) خرنک چہ ستاسو نفس د خدای د حکم منلو نه انکار کوی۔ دغه شان
 تاسو هم د خپل نفس د وینا اولسون منلو نه انکار او کپی۔

(۶) مالہ پہ هغه سپی تعجب راجی خوک چہ په د پړوه وی چہ خدای پاک

د د کا په هر یو حال خبرداره ده. او سره د دغه نه بیا هم دغه کنا کوی. تعجب ده په هغه چاچه دا دنیا فانی کړی او بیا هم ورسره مینه ساتی.

(۷) خلق هغه چاته لوی سره والی. چه په هغه کښ تواضع وی. خاکپاڅی او عاجزی وی. تکبر کوونکی ته څوک لوی سره نه والی.

(۸) د مؤمن سړي نښه دا د کاچه هغه خپل اهل و عیال په الله باند سپاری. او منافقت سره نه خپل مال دولت ته سپاری.

(۹) دنیا او مال دولت د نړۍ نه راو باسی. په لاس کښ نه اونیستی. یعنی مال او دولت گټی. لیکن له لاسه گټی ساتی. او دینه نه مه پرېږدی چه دنیا مینه ستاسو په نړۍ باند ډکېږي او کړی.

(۱۰) د حرام روزی نه ځان اوساته. ځکه چه د نیکو اعمالو جوړه هم دا ده. (۱۱) اخلاص دینه والی چه بند هر کار د خداي د رضا د پارا او کړی. د خلقو د ښه یا یابد و نیلو خیال او پر واک او نه ساتی.

(۱۲) چاچه مخلوق ته مخ او کړنا واک. پوهه ښه چه هغه خداي ته شا کړي.

(۱۳) د خداي د مخلوق سره د محبت او مینه ساتلو معنی دا د کاچه ته د هغوی خیر خواهي او کړی.

(۱۴) د خلقو په نظر کښ خپل وقار قائم ساتل پکار دی. که خپله نېستمنی او افلاک ورتنه څرگند کړی. نو د خلقو په نظر کښ به سپکاوی راځي.

(۱۵) قول داسه ده لکه صورت. او عمل داسه ده لکه روح.

(۱۶) د مالدارو سره په وقار او هسکه غږی روزگار ساته. او د فقیرانو سره عاجزی او انکسار!

(۱۷) څوک چه د باد شاهانو سره ناسته ولاړه ساتی. د هغه زړه سخت او مغرور کیږی. څوک چه د هلاکانو سره کښینی پاسی. په هغه کښه د ټوکواو خنلا عادتونه پیداکیږی. څوک چه د زنانو په مجلس کښ ناست پاست وی. په هغه کښ جمالت

اونا کاره خواهشونه زیاتیری. شوک چه دبل عمله اوفاسقانو سر نشست
 اوبرخاستلری. هغه په کنا هونو کولو کین زړه ور کیری. اود توبه اوبشکلو توفیق
 یئ نه تصیب کیری. شوک چه دعالما نوسر لکینیچی پاسی هغه پر هیز کاره کیری
 اوعلم حاصلوی.

حضرت

سید احمد سخنی سرور سلطان

سهروردی

(سنة ۱۳۵۵هـ)

حضرت سید احمد سخی سرور سلطان سہروردی علیہ الرحمة

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ پہ اولاد کبھی پہ نوسم پشت کبھی یوسید و۔ چہ دھغہ سید زین العابدین نوم و۔ دے پہ سنہ ۵۲ھ کبھی بغداد شریف نہ راروان شو۔ او دملتان پہ خواؤشا کبھی پہ "شہر کوٹ" نوم حائی کبھی تے استوکنہ اختیار کر لہ۔ دغلته د کھو کھر "نوم قوم خلق آباد و۔ دھغوی یومشر ملک و۔ چہ "پیر محمد" المعروف "پیر" نوم تے و۔ ہغہ اوکیلا خپلہ لور "عائشہ بی بی" تے حضرت سید زین العابدین تہ پہ نکاح و رکہ لہ۔ دھغہ بی بی نہ تے حوئی پیدا شو۔ پہ ہغہ باندہ احمد نوم کینودے شو چھن و رختہ

حضرت سید احمد سخی سرور سلطان سہروردی علیہ الرحمة

پہ نامہ باندہ مشہور دے۔ ددوئی د ولادت تاریخ ۸۲۲ھ بیان لے شی۔

- پہ ۵۵ھ کبھی چہ حضرت سید زین العابدین وفات شو۔ نو حضرت سید احمد علیہ الرحمة دھغہ نہ یو کال پس پہ ۵۴ھ کبھی بغداد شریف تہ لاہلو۔ او ہلتہ تے دینی علمونہ حاصل کر لہ۔ اوبیائے ددے مشہور و بزرگانہ (الف) حضرت غوث الاعظم دستگیر میران محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی (ب) حضرت شیخ الشیوخ شہباز طریقت شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمة۔ (ج) او حضرت خواجہ خواجگان شیخ مودود چشتی علیہ الرحمة۔

خنے فیض حاصل کر و۔ بیاچہ د ۵۲ھ پہ شاؤخوا کبھی د بغداد تشریف نہ تے واپس دے وطن تہ تشریف را و رلو۔ نوخہ مودہ تے د موجودہ ضلع گوجرانوالہ پہ موضع "دھونگل" کبھی تیرہ کر لہ۔ بیائے ملتان "تہ تشریف یورلو۔ پہ ہغہ زمانہ چہ دملتان خوک حاکم و۔ ہغہ ورلہ خپلہ لور پہ نکاح و رکہ لہ۔ خہ زمانہ پس تے دویم وادہ ۴۵ھ او کر۔ او حضرت سید عبد الرزاق ملتانی لور بی بی تے پہ نکاح کر لہ۔ بیا دملتان نہ راروان

شو۔ لاہور تہ راغ، اودل تہ تے د حضرت سید اسحاق لاہوری علیہ الرحمة
تہ علوم ظاہری حاصل کړل۔ بیا د لاہور تہ، شاہ کوٹ، تہ تے تشریف یوړلو۔
اودغل تہ تے سکونت اختیار کړ۔

نن ور تے د دوئی مزار مبارک پہ موضع، نگاہہ، ضلع پیرہ غاز خان
کښ دے۔ اود مغربی پنجاب پہ ټولو زیارتونو کښ زیات مشهور زیارت
دے۔ د ټول پنجاب سابق سرحد، سابق سندھ، سابق بلوچستان او ټولو
قبائلی علاقو ټول مسلمانان ورسره یوشان عقیدت لری۔ اود دوئی د
درکاکہ تہ ټولو تہ یوشان روحانی فیوضات رسیږی۔

د پټکڼ او چیتړ په میاشتو کښ زرگونہ خلق روغ روغ قافلے د
سیالکوٹ، کوچرانوالہ، کوچرات، منٹکمری، ملتان، لاہور، راولپنډی
میان والی، پیرہ اسماعیل خان، پینور، سندھ او بلوچستان وغیرہ
تہ دل تہ حاضر یري۔ اود بیساکھی، د میاشتے پہ اولہ ورخ د لئہ یو عظیم الشانہ
میلہ لکیري۔ چہ د سخی سرور میلہ، ور تہ والی، اود و مرہ خلق پکښ راغونډ
شی، چہ سرے دا خیال کوی چہ روغ مغربی پاکستان یو حای تہ راجع شو دے۔
د پاکستان د جوړید لونه محکښ د سخی سرور میلہ، او کلیرے (غریس) لہ

بہ د موجودہ مشرقی پنجاب د جالندھر، هوشیار پور، او گورداسپور تہ
پہ خصوصیت سره پیر زیات خلق راتلل، او قابل ذکر خبرہ پکښ د دادہ
چہ د حضرت سخی سرور درکاکہ تہ بہ هندوان او سکھان تہ پیر ټول د
کښ راتلل، روایت دے، چہ حضرت سخی سرور پہ مبارکولاسو نوچہ خومرہ
زیات کافران او مشرکان مسلمانان شوی دی، د هغه اندازہ لکول گران دی،

د زمانے پہ لحاظ سره حضرت سید احمد سخی سرور سلطان د حضرت شیخ
الاسلام غوث العالم بهاء الدین د کریا ملتانی، او د حضرت شیخ المشائخ
شیخ ابراهیم دانشمند ارمہ د وارونه د محکښ زمانے بزرگ دے، او مشر دے، او په

روحانی اعتبار سے حضرت سید احمد سخی سرور یوڈر ٹیم مشال وو۔ چہ
دبغا دشریف نہ کموجودہ مغربی پاکستان علاقوتہ رالپر لے شوے وہ۔
اود اخلق دھغے پہ برکت دکفر۔ شرک۔ اوکمر اھی دتوروتیار ونہ خلاص
شوی وو۔ حضرت سخی سرور سلطان علیہ الرحمة پہ سکھتہ کبن وفات
شوے دے۔ علیہ الرحمة والرضوان۔

کہ مونبرہ حضرت سید احمد سخی سرور سلطان۔ حضرت ابراہیم دانشمند
ارمر۔ او حضرت بہاء الدین ذکر یاد دے واروپہ ژوند باندے یونظر
واچوؤ۔ نو دسری زپہ اور وح پرے تازہ شی۔ پہ حقیقت کبن داسلام یو
داسے دین دے۔ چہ درے دین دعوت او پیغام دتولے دنیا دتولوبینا دمود
یارہ ایکی یوشان دے۔ دقام ملک۔ رنگ او نسل پہ کبن ہیخ فرق او تمیز
نشستہ دے۔ او ہر ہذہ خوک چہ پہ دین اسلام باندے ایمان راورے۔ ہغہ
تول بیا یور ونپہ وی۔ یومذہبی وحدت ترینہ جورشی۔ او دیو عالمگیر

”روحانی تہون“

شکل اختیار کری۔

ہو بہو ہم پہ دغہ شکل سرہ ٹمونبر۔ د مذہب اسلام دتولونہ لو یوروحانی
پیشوایان او مشہور وبزرگانو یعنی (۱) حضرت سیدنا شیخ میران محی الدین
عبد القادر جیلانی۔ سیدنا حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی۔ سیدنا
حضرت شیخ مودود چشتی علیہم الرحمة درے وارپہ شریکہ چہ خپل د مشہور
خلیفہ کان (۱) حضرت سخی سرور سلطان (۲) حضرت شیخ ابراہیم دانشمند (۳)
او حضرت غوث العالم شیخ ذکر یا علیہ الرحمة۔ ٹمونبر مغربی پاکستان علاقوتہ
دا اولیریل نو درے درے وار وبزرگانو پہ درکاھونو کبن چہ بہ کوم مسلمانان دا
غونیدیل۔ او فیض او برکت بہتے حاصلو۔ یا غیر مسلم خلق بہ راتلل او پہ
ایمان بہ مشرف کیدل۔ نو پاء ہغے کبن ہن وداسوال نہ وو۔ چہ داپہ قام

خوک دی۔ د کوہ زمکے او کوہ علاقے دی۔ او د کوہ خای دی۔ بلکہ دے
 بزرگانو مثال دیوے داسے خورے اوصفا جیسے و۔ چہ قول عالم بہ پرے راپنہ
 و۔ او ہفہ د حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمة خبرہ :-
 ہر کجا چشمہ بود شیرین مردم در مورد سارگر آئیند

او دایو داسے روحانی برکت و۔ چہ د مسلمانانو وجود و نہ او جو کہ
 گنہ وے۔ بیلے بیلے وے۔ لیکن روح ٹیے یو و۔ او ہم درے روحانی یو والی پہ
 پہ برکت باندے محمود برہ مشرانو د اسلام شاندار خد مات کری دی۔ او کھیاپی
 ٹیے حاصلہ کرے دے۔ او ترین ورٹے پورے پہ دے علاقو کنیں دے۔ سلام روح
 باقی دے۔ او امید دے چہ ترقی ماتا بہ باقی وی۔

دا خبرہ داسے دے۔ چہ موبزہ د حضرت سید احمد سخی سرور سلطان
 مثال دے پہ ثبوت کنیں پیش کوئے شو۔ د دوئی خاص خد متکاران پہ شمارا
 باندے درے کسان و۔ (۱) دیوگوھر نوم و۔ پہ قام باندے کٹھک و۔ چہ اولاد
 ٹیے کٹھکی بللے شی۔ (۲) د دوئم حیرت نوم و۔ پہ قام باندے "لنگا" و۔ چہ اولاد
 ٹیے مہن بللے شی۔ (۳) د درٹیم نوم احمد خان و۔ پہ قام باندے پستون
 و۔ چہ اولاد ٹیے شیخان بللے شی۔

اونن ورٹے دے دے واپہ خد متکارانو اولاد یوشان د حضرت سید
 احمد سخی سرور سلطان د درکا لا مجاوران دی۔

او د حضرت سخی سرور یوبل کرامت تہ بہ فکر او کرو۔ چہ درے
 درے واپہ و منجاورانو د اولاد او خاندان د خلقو مجموعی تعداد او شیردیل س
 نیم سو کہ (۱۳۵) کسانو نہ ہیکلہ او پہ ہیخ وخت کنیں نہ زیاتیری۔ یعنی پہ دے در واپہ
 خانلانو نو کنیں دھریو خاندان د نارینہ کسانو تعداد خلو نیم سو کہ وی کہ پہ کوم
 یو خاندان کنیں ہر خورہ ماشومان نارینہ فرزندان پیدا اشی۔ ہم پہ ہفہ
 شمارا او حساب باندے بہ د لوئی عمر نارینہ فرزندان پہ حق رسیبری۔

اوزور تعداد (۴۵۰) بہ پورا کیری۔ بہ دے کبن د کلنہ کی۔ لنگاہ او پستون ہتھ
 فرق نشہ دے۔ یو بار کلا دے پوشان خلہ متکاران دی۔ او د تلو یو حال دے۔
 چنانچہ داہفہ د اسلام "روحانی ترون" دے۔ چہ پہ دُنیا کبن دے مثال نشہ د
 اوہم داہفہ خیز دے چہ مونہ تہول مسلمانان یے یورونہ کیری یو۔

حضرت

اختیار الدین محمد بختیار خلیجی

(سنہ ۶۰۲ھ)

(مشرقی پاکستان)

حضرت اختیار الدین محمد بختیار خلجی الرحمة علیہ

یہ مشرقی پاکستان اور بنگال دو اہر و حصوں میں د اسلام و تبلیغ اور مسلمانوں کو را تلو او اقتدار حاصل لو یہ حقلہ چہ کوم صحیح تاریخ معلومات یہ لاس راغلی دی۔ دہے یہ رنہ اکین دا خبرہ ثبوت تہ رسید لے دہ۔ چہ ہر کھہ پہ ۵۹۲ مطابق ۱۱۹۴ کنہ حضرت اختیار الدین محمد بختیار خلجی علیہ الرحمة یہ مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال (بھارت) باند جھاد او کر۔ د دغہ ملک ہند و راجہ، لکشمین سین، لہ لے شکست و کر۔ د بنگال پہ دار الحکومت "نئی دہلی" قبضہ او کر۔ او د اسلامی اقتدار او حکومت بنیاد لے کینودہ۔ نو د بنگال پہ زمکہ د اسلام بیرغ او دہ لے شو۔ چہ یہ ہے د "اللہ اکبر" کلمہ لیکے وہ۔

د دغے نہ روستو اسلام پہ پول بنگال کینے خورشو۔ حکمہ چہ د حضرت بختیار خلجی سرکہ۔ او دہے د فتح نہ روستو دہے پہ زمانہ کنہ بیاورے پہ را تلو نی زمانہ کنہ د نور و مختلفو مسلمانانو حکمرانانو او سلطانانو پہ زمانہ کنہ بے شمرکہ عالمان او مشائخ د لتہ راغلی و و۔ او ہوی د کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سرکہ د خلقو غور و نہ او ز پونہ آشنا کرل۔

حضرت بختیار خلجی علیہ الرحمة چہ د بنگال د پولونہ اولے فاتح دے۔ حضرت سلطان شہاب الدین محمد ابن سام غوری نہ روستو پہ قنوج کنہ حکمران و و۔ او دے نہ مخکن پہ ۵۹۲ کنہ د دہلی د فتح پہ جھاد کنہ حصہ اخیستے وہ پہ دے اعتبار سرکہ د حضرت معز الدین الملقب پہ شہاب الدین محمد ابن سام غوری علیہ الرحمة پہ قیادت کنہ د دہلی د فتح نہ پنچہ کالہ پس بنگال ہیواد مسلمانانو پہ لاس فتح شو۔ او د اسلام رنہ دیو مجاہد پینتون بختیار خلجی پہ لاسونو تر ہے ہیواد و نو اور سید لہ۔

د حضرت بختیار خلجی علیہ الرحمة نہ روستو پہ دے زمکہ باند مخکن او

پرلہ پسے اسلامی حکومتونہ قائم شول۔ چہ ددغہ مسلمانانویادشا^{ہا} نڈ
حکومتونوپہ زمانہ کبیں بنگال تہ وخت پہ وخت د راغلو عالمانو صوفیانو۔
اومشاینجوپہ برکت د اسلام رنراد دے ملک پہ گوٹ گوٹ کبیں خورہ شولہ۔
پہ ہغہ زمانہ خرنک چہ پہ دکھن۔ گجرات۔ او جوپیور کبیں طاقتور اومستقل
اسلامی حکومتونہ قائم شوی وو۔ پہ بنگال کبیں ہم دغہ شان مضبوط اسلامی
حکومتونہ قائم شوی وو۔ او د اسلام د تبلیغ او اشاعت د پارہ باقاعدہ انتظامات
شوی وو۔

پہ بنگال باندے د مسلمانانوحکومت اواقتر د ۱۸۵۷ء مطابق ۱۱۹۷ھ
نہ تر ۱۸۵۷ء مطابق ۱۲۷۴ھ پورے قائم وو۔ یعنی پورے پنجہ سوہ او شپیتہ
(۵۶) کالہ پہ ہول مشرقی پاکستان او بنگال (بھارت) باندے د اسلام اومسلمانان
اقتدار وو۔ پہ دغہ منجکبیں د ۱۸۷۴ء نہ تر ۱۹۲۷ء پورے پہ دے ملک ڈاکٹریناز
اقتدار وو۔ او د ۱۹۲۷ء نہ راپہ دینجاد دے ہیواد صرف پہ یوہ حصہ مشرقی
پاکستان (مشرقی بنگال) باندے یوٹل بیاد مسلمانانواقتر راغلے دے۔ منجکبیں خدای
مالک دے۔ او کدہ دغہ رضاشی۔ نو داہم گرانہ نہ دہ۔ چہ دغہ ہول ہیواد
چہ مسلمانانوپرے پنجہ نیم سوہ کالہ حکومت کرے دے۔ یوٹل بیاد اسلام د بیرغ
لانڈے راشی۔

د ۱۸۵۷ء مطابق ۱۱۹۷ھ نہ روستو د ہندوستان پہ مختلفو علاقو کبیں
چہ د مسلمانانوکوم حکومتونہ قائم شوی وو۔ پہ ہغویلو کبیں ددھلی مرکزی
حکومت قائم شوی وو۔ پہ ہغویلو کبیں ددھلی مرکزی حکومت نہ پہ د ویم
نمبر باندے د سلطنت د جغرافیائی حدود د وسعت د قیام د زمانے د زیاتوالی
او د اقتصادی مضبوط والی پہ اعتبار سرک لوی طاقتور حکومت ہم د بنگال
اسلامی حکومت وو۔ پہ ہغہ زمانہ د بنگال پہ اسلامی حکومت کبیں چہ کوہ
علاقے شامل وے۔ د ہغہ نومونہ دادی۔ موجودہ مشرقی پاکستان (یعنے

مشرقی بنگال، مغربی بنگال - صوبہ بہار - جنوبی آسام - تری پورا - اود
 صوبہ اُریسہ ہفہ ضلع چہ د بنگال سرے پوہ جٹکیدلے دہ۔ دادومرہ
 لوی ملک چہ دمسلمانانوپہ لاس دفتح کیدلونہ روستو اسلامی ملک کرٹیدلے
 وو۔ پہ دے اعتبار چہ دے ہیواد مقامی غیر مسلم خلق پہ دین اسلام مشرف
 شول۔ دیو داسے خدمت دے۔ چہ بنیاد یے حضرت بختیار خلجی کی بنودلے وو۔ اوورسے
 دہفہ زمانے صوفیائی کرام اور وحانی پیشوایانواومسلمانانوحکمرانوپہ شریک
 ہمت سرکہ سرتہ رسوولے وو۔ اودتاریخ پہ پانپو دسرورزوپہ اوبود
 لیکو حق لری، ٹمبون۔ مشران بزرگان د بنگال دفتح کیدلونہ روستو د بنگال
 گوٹ گوٹ تہ اورسیدل۔ پہ خانے تکلیفونہ تیرکپل۔ اوداسلام تبلیغ یے اوہ
 اودخلائی پاک ہفہ مخلوق چہ کفر اوشرک پہ تیار کین پراتہ وو۔ ہغوی تہ یے
 داسلام نر ایںکر لہ کرلہ۔ داسلامی رورولے اومساوات پہ نہتے سرفراز کپل۔
 اوپہ دے خاوریکو عظیم الشان روحانی تہرون پہ وجود کنس راغے۔

د پاک اوہند پہ دغہ پورتینو علاقو کنس چہ پہ ہفہ زمانہ د بنگال
 داسلامی حکومت پہ حد ودو کنس داخلے وے۔ داسلام د نر اخورہ ولود
 پارہ چہ کوم تبلیغی مہم چلوئے شوے وو۔ دہفے بنیاد کینبودنکے حضرت
 اختیارالدین بختیار خلجی علیہ الرحمۃ وو۔ پخیلہ دوئی اوددوئی نامہ روستو د
 بنگال نوروسلطانانواوبادشاہوپہ دغہ تبلیغی مہم کنس پہ دے جوہر حصہ
 اخیستے وے۔ چہ عالمانو۔ بزرگانو صوفیانواومشائخو بہ داسلام تبلیغ کولو۔ اود
 مسلمانانوبادشاہانوبہ دہغوی حوصلہ افزائی کولہ۔ مدرسہ جماعتونہ
 خانقاہونہ اودبزرگانو د کماہونہ بہے جوہرول آباد داول۔ دہفے ساتہ او
 پالنے بہے کولہ۔ اوپہ پیرہ فیاضی سرکہ بہے دہفے د اخراجا تو پورا کولو د
 پارہ جاگیرونہ اواقاف مقرر کوئل۔ اودعالمانواومشائخو دکنارے پارہ
 بیہ پہ مخصوصیت سرکہ جاگیرونہ اوظیفہ مقرر کوئل۔ اوپہ شان بہ

یہ د اسلام خدمت کو لو۔ د بنگال د مسلمانانو بادشاہانود حوصلہ افزائی
 پہ وجہ د ہندوستان د مختلفو علاقونہ بے شمیر بزرگان۔ عالمان اوشاہیر
 اولیاء اللہ بنگال تہ پہ کپا لارل۔ اکثر یہ کبں ہلتہ پہ کپا استوکن شول۔
 د بنگال د غہ اولی مسلمان فاتح اوحکمران حضرت اختیار الدین
 بختیار خلجی پہ بنگال کبں صرف لش کالہ حکومت کرے دے۔ پہرے دومرہ لبرہ
 مودہ کبں سرے دے نہ چہ دھغہ زیات وخت پہ غزاگانو کبں اود ملک پہ
 انتظامی معاملاتو سمو لو کبں تیرشوی وو۔ بیام چہ ہر خومرہ علاقے فتح
 کرے وے۔ پہ ہغے کبں جماعتونہ۔ مدرسے اوحانقاہونہ جوہ کری وو۔ اود
 عالمانو اوبزرگانو د پارہئے د اسلام د تبلیغ اسانتیا گانے پیدا کرے وے۔ او
 پچیلہ یے ہم د اسلام د تبلیغ فریضہ ادا کرے وے۔ چنانچہ د کوچ نوم قبیلہ
 یو قبائلی سردار ددہ پہ لاس باندے اسلام قبول کرے وو۔ چہ دھغہ
 اسلامی نوم "علی میچ" وو۔ دغے قبائلی سردار د مسلمانید ونہ روستو
 د اسلام د پر خدمت کرے وو۔ او غزاگانے کرے وے۔ دنیفا اوتبت پہ غزاگانو
 کبں د حضرت بختیار خلجی رہنمائی ہم دغہ علی میچ علیہ الرحمة کرے وے اود دہ
 پہ ہمت اوبرکت مسلمانانو غازیانوتہ فتح حاصلہ شروع وے۔

حضرت اختیار الدین بختیار خلجی علیہ الرحمة یو کتاب لیکے دے۔ چہ د
 ہغے نوم دے "عجائب الاسفار" پہ دے کتاب کبں یے دھغے ہولو بزرگانو اوعالمانو
 کارنامے اودینی تبلیغی اومجاہدانہ کوششونہ پہ تفصیل سر بیان کری دی۔
 چہ ددہ پہ زمانہ کبں یے د اسلام د اشاعت د پارہ کری وو۔ بختیار خلجی پہ دغہ
 کتاب کبں لیکے چہ یونیم سولہ (۱۵) گدی۔ آستانے۔ خانقاہونہ اومدرسے
 تردے وختہ پورے (یعنی ہم ددہ د حکومت پہ زمانہ کبں پہ بنگال کبے قائمے شروع
 دی۔ چہ خلق د خدای حق دین اسلام تہ رابلی۔ او پہ اسلام یے مشرق
 کوئی۔ پہ خاور کالہ مختصر زمانہ کبں پہ شمار کریونیم سو د اسلام د تبلیغ

او اشاعت ادارے۔ مدرسے۔ او خانقاہوں نے قائم کیدل داد بنگال ددے اولیٰ فاتح حضرت اختیار الدین بختیار خلجی علیہ الرحمة یوہ داسے کارنامہ دکھ چھ تر خود بنگال پہ خاورہ داسلام نوم ژوندے وی۔ نوہیریدے نہ شی۔ دانا مور غازی سلطان پہ ۶۰۲ھ کبھی وفات شوے دے۔

حضرت اختیار الدین بختیار خلجی علیہ الرحمة پہ زمانہ کبھی چہ مشرقی پاکستان او بنگال تہ کوم مشاہیر عالمان او بزرگان راغلی دو۔ پہ ہنوی کبھی ددو بزرگان تو نمونہ خاص طور سے یاد پیری چہ یو بزرگ نوم رہے۔

حضرت محمد شاہ محمد غزنوی المعروف راہی پیر علیہ الرحمة

حضرت محمد شاہ محمد غزنوی رحمت سید مبارک غزنوی علیہ الرحمة د خانان مخنے وو۔ ددھلی پہ جہاد کبھی شامل وو۔ ددھن نہ روستو پہ ۵۹۶ھ مطابق ۱۱۸۱ھ د بنگال منگل کوٹ نوم علاقہ تہ راغ۔ دلتہ تہ داسلام تبلیغ شروع وکریا۔ او بیابان دلتہ وفات شو۔ دمنگل کوٹ پہ "پیرت" نوم مقام کبھی پہ یوہ اوچتہ دھیری باندے ددوی مزار مبارک واقع رہے۔ چہ د "شاہ بخاری" پہ درگا کا باندے مشہور دے۔

(۲۱) حضرت خواجہ عبد اللہ کرمانی علیہ الرحمة :-

دریم بزرگ نوم دے حضرت خواجہ عبد اللہ کرمانی علیہ الرحمة۔ چہ د خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری علیہ الرحمة خلیفہ او ماذون وو۔ بنگال تہ تہ شریف راوی وو۔ او د موجودہ مغربی بنگال د "بھوم" نوم علاقہ کبھی استوگن شوے وو۔ داسلام تبلیغ تہ کولو اوہم دغلٹہ پہ ۶۲۵ھ مطابق ۱۲۳۱ھ کبھی وفات شوے وو۔

حضرت بختیار خلجی علیہ الرحمة تہ روستو د بنگال تو لوہینتو سلطانانو دجہاد و نو او غزاکانو کولو۔ او داسلام دتبلیغ کولو فریضہ پہ بنہ شان

سرہ ادا کرے دے۔ او دے عالمانو او مشائخو دے قدر دانی۔ سر پرستی او ہکاری
 کومہ تادے چہ حضرت بختیار خلجی ایسے دے۔ ہفہ ٹے پہ بنہ طریقہ سرہ
 سوتہ رسوے دے۔ چنانچہ پدے تاریخ گواہ دے۔ چہ ہریو سلطان دوفات
 نہ روستو چہ کوم یونے سلطان رانغے دے۔ او بادشاہ شوعے دے۔ ہفہ ہم
 سلطان بختیار خلجی پہ ہفہ زریہ طریقہ یا نڈے دے خیلے خیلے زمانے دے عالمانو او مشاہیر
 بزرگانو سرہ دے دین اسلام پہ تبلیغ کیں پورے پورے حصہ اخیستے وے۔ دے نامور
 دے نامور و مشاہیر و زرینو دینی کارنامونہ دے خبریدلو پہ خاطر دلہ یوہ
 مختصر تاریخ جانی اوت نہ کرے پیش کوئل مناسب معلومیری۔ چہ دے
 بنگال پہ خاورہ ٹھونڈے کوم مشرانو دے اسلام خد مت کرے دے او حضرت
 بختیار خلجی علیہ الرحمۃ تہ روستو خہ کم شیر۔ سوہ کالہ ٹے دے اسلام دے مشعل
 روہانہ ساتلے وے۔ چہ دے ہغوی یاد تارہ نشی۔ او دے ہغوی پہ بجا ہلانہ کارنامو
 ملاحظہ کولو ٹھونڈے پہ زرو نو اور روح کیں حرارت او جذبہ پیداشی۔ او دے
 خدائی نہ توفیق او غوار و چہ مونڈہ ہم دے دے خیلو مشاہیر و بزرگانو پہ شان
 دے اسلام خد مت او کرے شو۔ چنانچہ پہ دے سلسلہ کیں دے

حضرت سلطان غیاث الدین عوض خلجی علیہ الرحمۃ

نوم دے یاد و لو دے۔ دے مسلمان بادشاہ دے صحیح اسلامی جذبے خاوند و دے اسلام
 وحدت او دے اسلامی روحانی تہرون دے قائم ساتلو او مضبوط لو دے پارے دے پیر
 شاند ارے کارنامے سرتہ رسوے دی۔ چہ پہ ہفے کیں دے دے دے زریہ کارنامے
 دے تاریخ پہ پانر و یادگار پاتے دی۔ (۱) یوہ داچہ دے خیلے زمانے دے بغداد دے خلیفہ
 المسلمین سرہ ٹے تعلق قائم کرلو۔ او خیل حکومت یے دے اسلام دے مرکزی حکومت
 او خلافت بغداد یوہ صوبہ او کر حوالہ پچیل ہول حکومت کیں دے بغداد دے
 خلیفہ المسلمین پہ نوم دے خطے و ٹیکو حکم ورکر۔ او سکے او ضرب ہر خہ یے

د خلیفۃ المسلمین پہ نوم کرل۔ (۲) بلکہ داچہ د فیروز کوہ یوسید زادہ حضرت
 سید جمال الدین ابن سید جمال الدین لہ ے پیرانامونہ او بخششونہ ورکری و۔
 خاص پہ دے خبر ک باندا کچہ د غہ سید زادہ د حضرت سید الشہداء امام حسین
 رضی اللہ عنہ پہ مدح او منقبت کیں یوہ دیر ک بشکے قصیدہ ویلے و۔ پہ دے کیں د
 عبرت خبر ک د ادا چہ عام طور بادشاہان ہفہ چالہ انعام ورکوی۔ چہ ہفہ
 بادشاہ مدح کیں قصیدہ ووائی۔ او حضرت غیاث الدین عوض خلجی علیہ الرحمۃ
 ہفہ چالہ انعام ورکری چہ ہفہ د حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
 پہ مدح کیں قصیدہ ویلے و۔ دے نہ دے مسلمان بادشاہ د اسلام سرکہ
 مینہ او محبت معلومیدے شی۔ علیہ الرحمۃ والغفران۔

حضرت علی مردان خلجی علیہ الرحمۃ

د حضرت علی مردان خلجی علیہ الرحمۃ پہ زمانہ کیں د اسلام د تبلیغ کوم خدمتورہ
 شوی دی او د دہ پہ زمانہ کیں چہ د بنگال پہ خاور کوم مشاہیر عالمان
 او بزرگان موجود و۔ پہ ہغوی کیں د

حضرت شیخ رکن الدین سمرقندی علیہ الرحمۃ

دیاد ولودے۔ د بنگال پہ مشاہیر و عالمان او بزرگان کیں حضرت شیخ رکن الدین
 سمرقندی علیہ الرحمۃ د پیرے لویے مرتبے خاوند و۔ دے د حضرت علی مردان
 خلجی علیہ الرحمۃ پہ زمانہ کیں د سلطنت بنگال د مرکزی دارالحکومت «نئیاد قاضی
 وو۔ او دعری۔ فارسی۔ بنگالی ژبونہ علاوہ د نور کین و ژبو فاضل عالم
 ہم و۔ دہ یو کتاب لیکے دے۔ چہ د ہغے نوم دے «حوض الحیاء» د کتاب پہ اصل کیں
 د پنیات «بہوج برہمن» تالیف دے، چہ پہ سنسکرت ژبہ کیں د لیکے
 وو۔ او امر کیں «نوم ے پیرے ایسے وو۔ چہ حضرت شیخ رکن الدین ہم د غہ د

پنڈت بهوج کتاب اول پہ عربی ژبہ اوبیا پہ فارسی ژبہ کبن ترجمہ کړے
 وو۔ اوچوض الحیاة "نومے پرے ایسے وو۔ پنڈت بهوج برهمن دکامروپ
 (آسام) اوسیدونکے وو۔ دعلی مناظرے اوجٹ دپارہ پہ حضرت قاضی شیخ رکن
 الدین پیسے ندیا تہ راغلے وو۔ د"ندیا" پہ جامع مسجد کبن شمسک مناظرہ
 اوجٹونہ اوکړل، پہ دغے کبن پہ بهوج برهمن باند حضرت شیخ رکن الدین
 دجٹ دومرکا اترشو۔ چہ ہم ہفتہ وخت مسلمان شو۔ او دہفتہ پہ مریدانو
 کبن شامل شو۔ علیہم الرحمۃ والخیران۔

حضرت سلطان غیاث الدین ارطغرل الرحمة علیہ

حضرت سلطان غیاث الدین ارطغرل علیہ الرحمۃ دیکال
 پہ مسلمانا نو بادشاہانو کبن یونا مور حکمران تیرشوے دے۔ چہ پہ
 گور۔ لکھنوتی کبن ددکارا حکومت وو۔ درہ پہ زمانہ کبن پہ گور کبن قلند
 سلسلے دمشائخو اوصوفیا نو مرکز وو۔ او پخیلہ دے ہم دطریقہ ددغے سلسلے
 معتقد وو۔

حضرت شیخ سید امیر کبیر مدنی
 سندھی علیہ الرحمة
 (سنہ ۶۳۰ھ)

حضرت شیخ سید امیر کبیر مدنی (سندھی)

پہ برصغیر پاک اوہند کبیر د اسلام شمع د دین بزرگ نور و بنانہ کرے دے۔
او دے عظیم ملک پہ کوٹ کوٹ کبیر د حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم
فقراء او مشائخ و خوا را کپری دی۔ چنانچہ پہ دے اعتبار و نوسر دے دے زمکے
پہ دے بیلو میلو علاقہ کو کبیر اسلام د ٲولونہ اول بنور شوے دے۔

پہ تبلیغی طریقہ سر د ٲولونہ اول چہ پہ کومہ علاقہ کبیر اسلام
الف خورشوے دے۔ ہفہ د جنوبی ہند د دکھن علاقہ دے چہ د مالابار
پہ ساحلی علاقہ کو کبیر برصغیر د ٲولونہ اولنے جماعت جو ریشو۔ او پہ ہفہ کبیر
دا آواز پور تہ کرے شو چہ :-

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

او پہ سیاسی و اجتماعی طریقہ سر د ٲولونہ اول چہ پہ کومہ علاقہ
ب کبیر اسلام خورشوے دے۔ ہفہ د "وادی مہران" (سندھ) علاقہ دے۔
چہ پہ دے زمکہ باندے د اسلام سیاسی اور روحانی بیرغ او دروے شو۔ او
دے ملک پہ کوٹ کوٹ کبیر د کلمہ توحید او نعرہ تکیبیر

"الله اکبر"

آواز د خورشوے۔ محمد ابن قاسم پہ ۹۲ھ کبیر د سندھ علاقہ تہ رانٹو ٲے
دے۔ دغہ د اسلام اولنی صدی وے۔ د دغہ نہر و ستود اتولہ علاقہ انگریزانو د
حکومت د راتلو تر نہانے پورے خہ د پاسہ یو ولس سر د کالہ د مسلمانان و بارشا
ہانوپہ حکومت کبیر پاتے شوے دے۔ خوا کہ ہفہ مسلمانان بادشاہان بہ پہ
مقامی طور سرے خود مختار و و۔ او کہ د نور و لو یو یو مسلمانان و بادشاہان ماتحت و و۔
پہ داسے حال اتو کبیر د محمد ابن قاسم د زمانے نہر و ستوپہ زرگونور زرگونو
عالمان۔ مشائخ اوسادات دے زمکے تہ راغلی دی۔ او د اسلام د زرین اصولو

یہ برابر ہی تھے دے ملک دے عامو مسلمانانور روحانی تربیت کرے دے۔ او دے
 ملک دے مسلمانانو تعلق تھے دے اسلام یہ مقدسہ رشتہ باندے دے ہول عالم
 اسلام دے مسلمانانوسرے راوستے دے۔ او دے عظیم الشان "اسلامی وحدت" یہ
 شکی تھے دے اسلامی "روحانی تہذیب" قائم کرے دے۔ او مضبوط کرے دے۔

دے زمکے پہ پخوانی تاریخ کیں پیر دے نامور ادیبان۔ عالمائے مشائخ
 او اولیاء اللہ تیر شوی دی۔ چہ پہ عراق او عرب دواہ و کیں تھے پیر لوی
 نوم او شہرت لرلو۔ دے دے دے لوی نوم او شہرت اور روحانی فیض لرلو کئی مشاہیر
 دے سندھ دے تاریخی بزمرونو تہمتہ۔ بھکر۔ سیوستان۔ اربیلہ نہ پورہ شوی
 وو۔ ہم دے دے شان دے دے نیائے اسلام دے روحانی مرکز و نو لکے ملتان۔ سرہند۔
 لاہور۔ پٹنور او غزنی نہ لوی لوی روحانی مشاہیر وخت پہ وخت دے
 زمکے تہ راغلی دی۔ او دے غوی پہ راتلو پہ دے ملک کیں دے اسلام رسوا
 نورہ ہم خورہ شوے دے۔ او دے مسلمانانو تہ متحہ دے روحانی تہذیب نورہم
 مضبوط شوے دے۔ چہ پہ دے کیں دے حضرت شیخ سید امیر کبیر قطب الدین
 مدنی سندھی علیہ الرحمة نوم مبارک دے یاد ولودے۔

حضرت سید امیر کبیر یہ نسب باندے حسنی او حسینی سید و
 او دے حضرت امیر کبیر، پیرانوپیر، غوث الاعظم دے سنگیر شیخ محی الدین عبد
 القادر جیلانی قدس سرہ العزیز دے خورخوی یعنی خوریہ وو۔ دے ابائی
 تعلیم دے خیل ماما حضرت محبوب سبحانی، غوث صمدانی، پیر دے سنگیر قلّاس
 سرہ نہ حاصل کرے وو۔ او دے نہ پس تھے دے حضرت شیخ نجم الدین
 علیہ الرحمة نہ پہ قادریہ طریقہ کیں بیعت کرے وو۔

حضرت غوث الاعظم قلّاس سرہ چہ پہ سن ۷۴۱ھ کیں پیدا شوے
 وو۔ او پہ سن ۷۶۱ھ کیں وفات شوے دے۔ دے نہ دے حضرت امیر کبیر
 قطب الدین دے زمانے اندازہ لکیدے شوی۔ دے شہر دے صدی دے (سن ۷۸۰ھ)

یہ منہی حصہ کبیں دوئی مدینے منورے تہ لاپل۔ ہلتہ ورتہ د حضور پور
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم د طرف نہ پہر روحانی طریقہ سرکہ ہدایت
 اوفر مائیے شو۔ د اسلام د تبلیغ د پارہ ہندوستان تہ لاپشو۔ چنانچہ دوئی
 حضور خواجہ کون و مکان نبی اخرا الزمان د ارشاد مطابق پہ سنہ ۱۱۸۷ کبیں د
 دولس مرید انوسرہ "وادی مہران" (سندھ) تہ تشریف راو پلو۔ اودلتہ یے
 د سلسلہ عالیہ قادریہ فیوضات خوارک کپل۔ اود دے حای نہ بیادہلی اوکپہ
 مانکپورتہ تے تشریف یو پلو۔

د وادی سندھ پہ زمکہ د سلسلہ عالیہ قادریہ اولنے روحانی
 رہنما ہم د غہ امیر کبیر دے۔ چہ دلتہ راغلے دے۔ د دے نہر وستو چہ
 د دے سلسلے کوم مشاہیر بزرگان دلتہ راغلی دی۔ پہ ہفوئی کبیں
 ہیر لوئی نامورا و مشہور بزرگ حضرت لعل شہباز قلندر

علیہ الرحمة دے۔ چہ د

ہفہ ذکر بہر وستو

راستی:

علیہم

الرحمة

الغفر



حضرت شیخ المسایخ شیخ شهاب الدین

سهروردی قدس سره العزیز

(سنة ۶۳۲هـ)

حضرت شیخ المشایخ شیخ شہاب الدین سہروردی

سنہ ۷۳۲ھ

لکہ چہ مخکنیں ہم ورتہ اشارہ شوے دہ۔ دپاکستان پہ مغربی او مشرقی
دوار و حصہ کنیں روحانیت او معرفت خلور طریقے اوسلسلے زیاتے مشہورے دی۔
(الف) قادریہ طریقہ :- چہ دحضرت غوث الاعظم میران محی الدین
شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ نہ شروع شوے دہ۔
(ب) چشتیہ طریقہ :- چہ دحضرت مودود چشتی نہ شروع شوے دہ۔
(ج) سہروردیہ طریقہ :- چہ دحضرت شیخ شہاب الدین سہروردی
نہ شروع شوے دہ۔

دے درے وار و سلسلہ امشاہیر بزرگان پہ یو وخت او یو زمانہ کنیں پہ
بغداد کنیں اوسیدل ۔ او دہغہ خای نہ درے ہرے یوے سلسلے مشاہیر بزرگان
چونہر دے ملک تہ داسلام دتبلیغ دپارہ را علی دی ۔

(د) نقشبندیہ طریقہ :- چہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند
نہ شروع شوے دہ۔ دغہ حضرت شاہ نقشبند پہ بخارا کنیں اوسیدل ۔ او د
ہغہ خای نہ دمعرفت او حقیقت دانوار ورنہ چونہر دے ملک تہ خورہ
شوے دہ۔

ہرکدہ چہ چونہر دے ملک کنیں دسلسلہ عالیہ سہروردیہ بے شمار مشاہیر
بزرگان تیرشوی دی ۔ چہ ہغوی ہریو پچیل خیل وخت ددین اسلام دپیر
لوی خد متونہ کری دی ۔ او چونہر دے ملک دہغوی پہ روحانی انوار و ترنن
ورچے پورے روپنا نہ دے ۔ او دہغوی دمبارکو توعلیما تو او مجاہدانہ کارنامہ پہ
برکت چہ درے زمکے دمسلمانانوتر منجہ کوم روحانی تہرون قائم شوے ۔
ہغہ لاہغہ شان قائم دے ۔ پد گوجہ دحضرت شیخ شہاب الدین سہروردی

پہ حقہ مختصرہ تذکرہ درج کوٹے شی۔

روایت دے، چہ بغداد شریف کین یونیک سپہ وو۔ دفعہ شیخ
محمد عمر ابن عبد اللہ نوم وو۔ دفعہ شیخ محمد عمر یوہ وریخ د غوث الاعظم
میران محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ کہ یہ خدمت کین حاضر
عرضیے اوکر چہ نارینہ اولاد نہ لرم۔ د عارائہ اوکر کی، حضور غوث پاک
ورتر دعا او فرمائیلہ۔ اودائے ہم او فرمائیل چہ خدای پاک خوبی د کر کی یہ
ہفہ یاندے شیخ شہاب الدین عمر نوم کیر دہ۔ ہفہ بہ ہمار وو۔ بن حوی او
متبئی وی۔ دیر لوئی ژوند بہ خدای پاک ور کر کی۔ اود ہفہ مریدان بہ دیر
لویو لویو در جو خاوندان وی۔ چنانچہ حضرت غوث الاعظم شاجیلانی پنا
اود عا خدای پاک تہ قبولہ شوی۔ شیخ شہاب الدین تہ دومرہ او چتہ مرتبہ
حاصلہ شوی۔ چہ د ہفہ یہ مشہور و مرید او کین حضرت شیخ مصباح الدین
سعدی شیرازی علیہ الرحمہ اود حضرت قاضی حمید الدین ناگوری
علیہ الرحمہ پہ شان لوئی لوئی بزکران پیدا اشول۔ حضرت شیخ الشیوخ محمد
شہاب الدین سہروردی پہ پتھم یا پتھلم تاریخ درجب المرجب ۳۸ھ پیدا
شوی وو۔ اود خاور نوی کالوپہ عمر کین یہ یکم محرم الحرام ۷۳۲ھ کین وفات
شوی دے علیہ الرحمہ والغفران:-

پہ پاکستان کین د سلسلہ عالیہ سہروردیہ چہ کوم مشاہیر بزرگان
دی، نو ہفہ یا خو ہفہ دی۔ چہ براہ راست حضرت شیخ الاسلام والمسلمین
شہاب الدین سہروردی خلیفہ کان دی لکے:-

- (الف) پہ مشرقی پاکستان کین۔ حضرت شیخ قاضی حمید الدین ناگوری
- (ب) اوپہ مغربی پاکستان کین۔ (۱) حضرت شیخ الاسلام ابراہیم دانشمند ارمر
- د وزیرستان (مزار مبارک ٹے پہ پہاکہ مشرقی پاکستان کین دے)
- (۲) حضرت شیخ الاسلام غوث العالم بھاء الدین ذکر یا ملتانی۔

(۳) حضرت شیخ الاسلام خواجہ فرید الدین گنج شکر دپاک پتہ۔

یافغہ بزگان دی۔ چہ درے سلسلہ عالیہ سہروردیہ روہانہ
ستوری دی۔ اوٹوینز دا وطن پرے روہانہ دے لکھ۔

(۱) حضرت شیخ نور الدین ولی کشمیری چہ دَمیر محمد ابن میر علی ہمدانی مرید
و۔ اوہ سنہ ۸۴۲ھ کنس وفات شہ دے۔ مزار مبارک ۷ پہ کشمیر کنس دے۔

(۲) حضرت شیخ عبد الجلیل "قطب عالم" چوہر قریشتی سہروردی، متوفی
سنہ ۹۱۰ھ چہ مزار مبارک ۷ پہ لاہور کنس د حضرت شیخ موسیٰ سہروردی مزار
سرے نزدع واقع دے۔

(یا دگیر ناگ :-) د حضرت سلطان بھلول لودھی، یوہ لوری بی پہ دے شیخ
عبد الجلیل علیہ الرحمۃ بانڈ وادہ دے۔ اولاد ۷ د لاہور سولہ نزدع پہ "رتہ"
نومے خای کنس اوس ۴۴ موجود دے۔ قریشتی، ہاشمی خاندان دے۔

(دحوالہ دپارہ ملاحظہ کری تاریخ مخزن پنجاب جلد ۷ صفحہ ۵۲۳)

(۳) حضرت شیخ موسیٰ سہروردی۔ چہ مزار مبارک ۷ د لاہور بنہر پہ
قلعہ کوچر سنگھ کینے دے۔ او دشین رنگ کنبد پرے جوہر دے۔ متوفی
سنہ ۹۲۵ھ دے۔

(۴) حضرت شیخ الاسلام سیدنا شیخ رحمکار کا صاحب علیہ الرحمۃ
متوفی سنہ ۹۳۰ھ چہ مزار مبارک ۷ پہ ضلع پیسور تحصیل نوہنہر کنس دے
اور وستویہ دے سلسلہ عالیہ سہروردیہ کنس ددوی چہ خومرہ

خلیفہ کان تیرشوی دی دھنچ بخت بہ
روستو راشی۔ علیہما الرحمۃ والفرات

حضرت شیخ المشائخ

سیدنا قطب العارفين معین الحق والملة الدین

حسن سنجرى چشتى اجمیرى

علیه الرحمة والغفران

سنة ۶۳۳ھ

حضرت شیخ المشائخ سیدنا قطب العارفين معین الحق والملة والدين

علیہ الرحمۃ والغفران

حسن سنجری چشتی اجیری

حضرت خواجہ بزرگ، خواجہ خواجگان معین الحق والملة والدين حسن
سنجری، چشتی اجیری علیہ الرحمۃ والغفران د دنیا ۽ اسلام پہ لوہونا مورہ
اولیا و کتب ہخہ لوی۔ ممتاز ترین اونا مور ترین ولی د خلائی دے۔ چہ د
ہغوی پہ ذات مبارک بہ زمانہ د ہمیش ہمیش د پارہ فزکوی۔ روئی تہ پہ
دے اعتبار سرہ یوامتیازی شان حاصل دے۔ چہ پہ کفرستان د ہند کتب
د اسلام رنہ پایہ لویہ پیمانہ سرہ ددوی د نیکو کوششونو پہ ذریعہ او
برکت سرہ خورہ شو دے۔ تاریخ کواہ دے۔ چہ اجیر شریف تہ د حضور
غریب نواز پہ تشریف راو رلو۔ اولتہ د قیام فرمایو پہ برکت د ہندستان
گوٹ گوٹ کتب د توحید او تکبیر نعرہ او چتہ شہ۔ او پہ دے برصغیر کتب
یوداسے شاندار اسلامی حکومت بنیاد مضبوط او محکم شو۔ او استقلال و آزادی
حاصل شو۔ چہ دداسے حکومت مثال پہ تاریخ کتب نشی پیدا کید۔ او پہ
حقیقت کتب ہم دغہ د خواجہ بزرگ لویہ کارنامہ دے۔ او ہم دغہ ددوی لوی
تعریف دے۔ خدا ۽ دے ددوی درجے نورے ہم بلند کری۔

یوہ تاریخی جائزہ:-

د حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ د مبارک ژوند او برصغیر پاک و
ہند تہ ددوی د راتلو پہ سلسلہ کتب د مختلفوت د کرو د بیانونو پہ تاریخی
جائزہ اخیستل مناسب گنر و۔ برصغیر پاک او ہند تہ د حضرت خواجہ
بزرگ راتل۔ دغہ روحانی پس منظر۔ او دغہ دیرپا او ژوندی

اثراتِ حآن لہ یومستقل تاریخ دے۔ البتہ چہ خرتک دے حق دے
ہفہ شان بحث پرے نہ دے شوے۔ اودلتہ کہ پورے پر تفصیل سرکہ دا
بحث تر سرہ نہ کرے شو۔ اشارہ کول ورتہ ضرور لکھنم۔

ظاہرہ دہ۔ چہ دپاکستان د قیام نہ پس د حضرت خواجہ بزرگ
مزار پر انوار د بھارت پہ جغرافیائی علاقہ کنیں واقع دے۔ اوٹھو بزرگ کتاب
"روحانی تہرون" د "اولیائے پاکستان" دہ۔ لیکن ہر کولہ چہ پہ مغربی
اومشرقی پاکستان دواہر و حصو کنیں اکثر مشاہیر اولیاء اللہ ہفہ دی چہ
ہغوی د حضرت خواجہ بزرگ د روحانی اوعرفانی فیوضاتو د سرچشمے نہ
فیض یاب شوی دی۔ اوٹھو بزرگ د اسلامی مملکت پاکستان ہم پہ حقیقت
کنیں حضرت خواجہ بزرگ د روحانی فیوضاتو یوہ مبارکہ نتیجہ دہ۔ اوشیح
یوتاریح د خپل ماضی نہ مستغنی کید لے نشی۔ پہ دے وجہ د اضوری دہ۔

چہ د ہفہ روحانی اوعرفانی حرکت اوجد و جہد نہ واقفیت حاصل کرو
چہ د ہفہ سرخیل اومیر کاروان حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمة وو۔
اود ہفہ پہ برکت پہ برصغیر پاک اوهند کنیں دپاکستان پہ نوم یواسلامی
حکومت جو رہ شو۔ اود بھارت پہ زمکہ ہم خلور خلور نیم کرو ویم د کلمہ توحید
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ویتونکی موجود دی۔ او ورسرہ ورسرہ د اہم
واضحہ نشی۔ چہ پہ دے قول اسلامی جد و جہد کنیں د حضرت خواجہ بزرگ
علیہ الرحمة کردار اومقام خا و و۔ پہ خہ صیت سرکہ اجیر شریف تہ
د دوی تشریف راوہل خہ خیز تہ اشارہ گوی؛ کہ مونہ پہ دغہ رازخان
پوہہ کرو۔ نو دومرہ بہ اووایو چہ کیدے شی چہ اجیر پہ شاوخوا کنیں پوہل
بیانہ تبکیر واورید لے شی۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ (خدای پاک تہ راکر نہ نہ)
یوحديث شریف دے۔ مَنْ رَامَنُكُمْ مِّنْكُمْ فَارْأَيْتُمْ خَيْرَ بَيْتٍ اَوْ بَيْتًا نَّهْ فَإِنْ
لَّيْسَتْ طَعْفٌ فَلْيَكْرِهْهُ فِي قَلْبِهِ وَذَالِكْ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ ط (اوما قال رسول اللہ صلعم)

دے حدیث شریف معنی دا اخیستے شویا۔ چہ دیومنکراونا کارہ کار دلاس
اوطاقت پہ ذریعہ برابر ول داسلامی حکومت کار دے چہ جہاد اوغزاور پسے
اوکری۔ دکفر اوشرک نہ زیات بل نا کارہ کارخہ کیدے شی۔ حمو بنر کہ مشرانو
چہ جہاد ونہ کپری دی۔ دکانو کلو نو منزلے پہ لے لے ملکو نو کنبش شہادت
درجہ حاصلہ کپے دے۔ ہنخہ دے دپارہ چہ دکفر اوشرک تیارہ د
اسلام پہ رہا بدلہ کپے شی۔ دکفر اوشرک پہ تیارہ جغرافیائی حدود
کنبش داسلام بیرغ اودر ول دمسلمانانو حکمرانانو اغازیانو کار دے۔ اوبیاد
جہاد نہ روستو پہ دویمہ مرحلہ کنبش دے پہ ذریعہ دوعض او تبلیغ پہ شکل
سرکہ افرض ادا کول اود غیر مسلمو خلق نور ہونہ اور وح دایمان پر رہنا
روبیانہ کول پہ خصوصیت سرکہ دعلماء اسلام اومشاخو اوبزرگانو کار دے۔
اود اینکارہ خبرکہ دے۔ چہ پہ کفرستان دھند کنبش کہ داسلام بیرغ حمو بنر
مسلمانانو اغازیانو باد شاہانو اودر ولے دے۔ لکہ محمد ابن قاسم۔ سلطان محمود
غزنوی۔ اوشہاب الدین الملقب پہ معز الدین محمد ابن سام غوری شول۔
نودغہ نشان دے اوتبلیغ پہ ذریعہ داسلام پہ علماء اومشاخو کنبش پہ مٹئی
دور کنبش حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ شیخ شاہ دولہ دریائی۔
(گجرات کا تہیا واپ) اوحضرت خواجہ معین الدین حسن اجمیری علیہم
الرحمۃ العفران دغہ فرض ادا کپے دے۔ دحضرت محمد ابن قاسم علیہ الرحمۃ
دزمانے (۹۲ھ) نہ راوا مملہ ترین ورٹے (۱۲۸۳ھ) پورے پہ دے دولس سوہ
کالو کنبش پہ برصغیر پاک و ہند کنبش پر زکونو زکونو مسلمانان حکمرانان
لوی واپہ تیرشوی دی۔ چہ ہغوئی ہریو ترخیل وس اوطاقت داسلام
سرلوہی دپارہ جہاد ونہ اوغزاگانے کپری دی۔ دغہ نشان پہ زکونو
اولکھونو علماء اومشاخ ہم تیرشوی دی۔ چہ ہغوئی ہم پہ جہاد
کنبش حصہ اخیستی دے اوہم دے دخیل علمی۔ روحانی اوعرفانی تبلیغ

یہ ذریعہ اسلام خور کرے دے۔ یہ برصغیر پاک و ہند کبیں اسلام پہ
تد تریجی طریقہ سرور شہرے دے۔ دیوے یوے انجی زمکے دیار ا جھادونہ
شوی دی۔ توفیق ورکونکے اللہ تعالیٰ دے۔ چاہیہ دیر حصہ زمکے کبیں اسلام
خور کرے دے۔ چاہیہ لبر کبیں۔ اوچہ یہ دغہ نقطہ نظر ورتہ فکر اوکرو۔
نود برصغیر پاک و ہند پہ پول اسلامی تاریخ کبیں (سلسلہ نہ ترتیب) ۱۳۸۸
حضرت خواجہ بزرگ زمانہ دست ۴۰ منحنی زمانہ دے۔ ددوی پہ راتلو
دیر و شو و شیر۔ سو و کونود اسلامی جد و جہد تکمیل او شو او اسلام
پہ پول ہند کبیں خور شو۔ یعنی حضرت خواجہ بزرگ کہ برصغیر پاک و
ہند تہ تاریخ پہ ہر دور کبیں چہ رائے دے۔ مگر د کار دہغہ دینجی او اثراتو
پہ لحاظ سر ددوی پہ فیوضاتو کبیں ہمہ گیر والے دے۔ اود اثراتے تر پول
برصغیر خور دے۔ او ہم دغہ حضرت خواجہ بزرگ صحیح مقام دے۔ دے
نہ ددوی مقام او مرتبہ عظمت معلومیری؟ پہ لویو کبیں دلوئے مرتبہ خاوند
ہغہ وی چہ پہ لویو کبیں لویہ کارنامہ انجام تہ اور سولے شی۔ حضرت خواجہ
بزرگ پہ لویو کبیں لویہ کارنامہ دادہ چہ ددوی پہ برکت د اسلام شان
اونشان تہ شوکت او عظمت حاصل شوے دے۔ خلائی دے ددوی اجر
نور، اوق کیری او ددوی لہ محہ دے پہ برصغیر پاک او ہند کبیں اسلام تہ
نور ہم شوکت او عظمت ورکریل و کان ذلک علی اللہ سیرا۔ اودا کار خلائی
تہ دیر آسان دے۔)

دپورتہ بیان دزیاتے پوہے دیار بہ دبرصغیر پاک او ہند داسلام
پہ مجاہدین و حکمرانانو یونظر و اچو۔ حضرت محمد ابن قاسم (سلسلہ ۹۲)
نہ واخلہ دملتان دشیخ حمید لودھی پورے داسلام اشاعت تر سندھاو
خر حصہ دپنجاب پورے شوے وو۔ دہغہ نہ پس دسلطان محمود غزنوی
پہ زمانہ کبیں داسلام دغہ پولہ لبر ورا ندے شوے۔ دسندھ وراشاغری

ہند نہ ترخہ حصے او دجنولی ہند ترخہ حصے اور سید لہ۔ لیکن گفستان
 دہند کنب د اسلامی حکومت د مستقبل بنیاد بانی سلطان شہاب الدین
 الملقب پہ معز الدین محمد ابن سام غوریؒ کے لئے تھی۔ چہ د شمالی
 وسطی، جنولی ہند نہ واخلہ تر آسام او تبت پورے ہندہ او د ہندہ
 بھادرانوجرنیلانو او جانشینانو د اسلام بیرغ اور سولو۔ د محمد ابن سام
 غوریؒ نہ محکبن د پولو مجاہدینو د اسلام د مجاہدانہ کوششونو تکمیل پہ
 دہ اوئو۔ د حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ حال تہ چہ فکر او کردہ
 نو د دوئی صحیح تاریخی مقام د تبلیغی کارنامو د نوعیت پہ لحاظ سرہم ہندہ
 د معز الدین محمد ابن سام غوریؒ پہ شان دے۔ حکم چہ د حضرت
 خواجہ بزرگ نہ محکبن ہم برصغیر پاک او ہند تہ چہ خومرہ کنر شیر
 مشاہیر بزرگان راغلی وو۔ دھغوی د فیوضا تو د اثر تریوے خاصہ علاقہ
 پورے محدود دہا۔ او د خواجہ بزرگ انوار پہ پول برصغیر خواجہ شول۔
 د مثال بہ طور :-

(۱) | پہ چشتیہ طریقہ کنب د حضرت خواجہ بزرگ پر شہرہ
 پیری کنب د مشر پیر طریقت نوم دے۔ حضرت خواجہ نامہ رالدین
 شیخ ابوالاحمد یوسف چشتی علیہ الرحمۃ چہ پہ احمد ابدال چشتی
 نامہ باندہ مشہور دے۔ ابوالاحمد ابدال چشتی علیہ الرحمۃ یومرید حضرت
 مدیح بابا علیہ الرحمۃ دستاں پہ شاو خوا کنب سابق صوبہ سرحد
 لہ د حضرت خواجہ ابوالاحمد ابدال چشتی ولادت سن ۷۲۶ھ او وفات سن ۷۵۵ھ د اثر
 علاقہ تہ تشریف راوے دے۔ چہ د دوئی د فیوضا تو د اثر د سابق صوبہ سرحد
 اوقبائیلی علاقہ پورے خور دہ (محکبن د دوئی حالات پہ تفصیل سر بیان شوکوی)
 د جنید یہ بغدادیہ سلسلے پہ مشرانو مشائخو کنب حضرت شیخ داتا
 گنج بخش علی الجویریؒ پہ سن ۷۳۹ھ کنب سابق مغربی پنجاب مرکزی

شہر لاہور تہ راغلے وو۔ چہ ددوی د فیوضا تو سرچشمہ پنجاب اوسندھ
خوہ۔ (ددوی تذکرہ مخکین درج شوے دہ۔)

۳ | حضرت خواجہ بزرگ پیر کی کنیں د مشریر نوم دے۔
حضرت مودود چشتی علیہ الرحمۃ، ددوی دولا مریدان وو۔
عاسیہ احمد سخی سرور سلطان ع۔ او حضرت اتو شور پانی خویشتگی د
سابق مغربی پنجاب علاقے تہ راغلی وو۔ اود علاقہ پچیلو روحانی
انوار ورنہ کرے وہ۔ (مخکین ددوی حالات بیان شویدی)

۴ | دجنوبی ہند علاقہ د حضرت غوث الاعظم پیر دستگیر شیخ
عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ ممتاز خلیفہ حضرت شاہ
دولہ دریائی علیہ الرحمۃ تشریف راوے وو۔ اود گجرات اوکاٹھا وار
پہ علاقہ کبھی د اسلام رنہ اخو کرے وہ۔ بیانیہ بنگال تہ تشریف ورے وو۔
اومزار مبارک تہ پتہ گور "کنیں دے۔

لیکن چہ خہ وقت حضرت خواجہ بزرگ تشریف راوے لو۔ نود برصغیر
پاک و ہند پہ منجی علاقہ اجمیر کنیں تہ مقام اونیلو۔ اود دے ٹاٹی نہ دوی۔
(الف) د برصغیر ہرے حصے تہ خیل مریدان او خلیفہ کان خوارہ کپل۔
(چہ روستوبہ تہ تفصیل راشی)

(ب) د قادریہ اوسمہ وردیر دوار و طریقوہر خومرہ مشائخ اوبزرگان
چہ برصغیر پہ چارچا پیر علاقہ کنیں د اسلام پہ تبلیغ کنیں مصروف وو۔
دھوئی سرپرستی تہ اوفرماٹیلہ۔

کہ یہ حقیقت باند غوراوشی۔ نود وی تہ د "ہند الولی" خطاب
پردے مناسبت ورکے شوے دے۔ چہ کہ نور بزرگان د برصغیر د بیل بیل
ولایت روحانی رہنمایان اومبلغان وو۔ نود دوی د پارہ پول ہندوستان
یو ولایت وو او خواجہ بزرگ د دے پول ولایت "روحانی بادشاہ"

ولی او ولی وو۔ "علیہ الرحمة والغفران"

پدے خبر کیا ندے دپور پوھید لو دپارہ بہلن وضاحت اوکرو۔
 لکھ چہ محکبن ورتہ اشارہ شوے دہا پہ برصغیر پاک وھند کبن د
 مستقل وھمہ گیر اسلامی حکومت بانی حضرت سلطان شہاب الدین
 الملقب پہ محمد ابن سام غوری دے۔ چہ پہ سلسلہ کبن پہ ملتان
 اولی حملہ کرے و۔ اوپہ سلسلہ کبن ددہ دیو جرنیل محمد ابن بختیار
 خلجی پہ ذریعہ داسلام بیرغ ترا سام پورے رسیدے وو۔ پہ تاریخی اعتبار
 سرہ دادرش کالہ زمانہ دہ۔ چہ ہم پدے کبن اسلام دبرصغیر دبرسر نہ
 ترکوز سرہ پورے رسیدے دے۔ دملتان پہ مقام دجھاد پہ میدان کبن چہ
 ملکباد غرشین غز کرے وو۔

غازیانوراشی د شہاب پرملاشی

نودغہ غز دبرصغیر پاک وھند تہیرہ غارے تہ پہ ہول عالم اسلامی
 کبن آوریڈ لے شوے وو۔ پہ دے غز۔ چہ خورہ مسلمانان اوخصوصاً
 اولیاء اللہ راغلی وو او شہاب الدین غوری سرہ ملگری شوی وو۔ پہ ہف
 چہ یونظر وچو پہ ہف کبن دیر لوئی تعداد دقداریہ سہروردیہ ^{چشتیہ}
 خاندان نوڈ بزرگانو دے۔ پچیلہ سلطان شہاب الدین غوری دحضرت
 شہاب الدین سہروردی سرہ عقیدت لرلو۔ دحضرت غوث پاک زمانہ
 لبرہ شان محکبن دہ۔ (سنہ ۷۴۳ھ تا ۷۵۳ھ) دوارہ ہمعصر بلکہ ہمزولی دی۔
 حضرت خواجہ سہروردی دحضرت غوث پاک متبئی او تربیت یافتہ وو۔
 سلسلہ عالیہ سہروردیہ پہ حقیقت کبن دسلسلہ عالیہ قادریہ معنوی
 شاخ دے۔ ددے دوار ولسلو دفیوضاتو مرکز بغداد وو۔ دحضرت
 خواجہ بزرگ دمعنوی فیوضاتو ابتداء ہم دبغداد نہ کیبری۔ دحضرت
 ابواللیث سمرقندی پہ مسجد جامع کبن حضرت قطب الدین بختیار کاکی

تہ حضرت خواجہ بزرگ بیعت ورکولو نو پہ دغہ موقع او مجلس کنیں شیخ
 شہاب الدین سہروردی۔ شیخ داؤد کرمانی۔ شیخ برہان الدین چشتی۔
 شیخ تاج الدین محمد اصفہانی وغیرہ موجود وو۔ دے بیان نہ دانبودل
 عرض وو۔ چہ دے دوار و مشائخو پہ منجکنیں خومرہ خوب تعلق وو۔ چہ یو
 شیخ خواجہ بزرگ خیل یومرید یعنی خواجہ قطب الدین بختیار کاکی تہ
 بیعت ورکوی۔ نو تبرک دیارہ حضرت خواجہ سہروردی پہ حضرت کنیں
 ورتہ بیعت کوی۔ ثککہ چہ دغہ وخت د حضور غوث پاک د وفات (۵۶۲ھ)
 نہ روستو دھوئی روحانی جانشین حضرت خواجہ سہروردی وو۔ دلہا
 ہم یاد لرل پکار دی چہ حضرت خواجہ بزرگ بغداد پہ درم محل تشریف
 دار لو پہ دے موقع (۸۲ھ) بانڈ چہ کوم اولیاء موجود وو۔ دھوئی نو موڈاکی
 (۱) خواجہ شمس الدین محمد تبریزی (۲) خواجہ فرید الدین عطاء (۳) شیخ
 اوحمد الدین کرمانی (۴) مولانا بہاء الدین بخاری (۵) خواجہ اجل شیرازی
 (۶) شیخ جلال الدین تبریزی (۷) شہاب الدین محمد بغلادی (۸) مولانا عماد
 الدین بخاری (۹) شیخ عبد الواحد برہان غزنوی (۱۰) شیخ علی سنجری (۱۱) شیخ
 سیف الدین ناخزری (۱۲) خواجہ سلیمان عبد الرحمان اوچہ مخکنیں یمونہ
 ذکر شول۔ (۱۳) شیخ شہاب الدین سہروردی (۱۴) شیخ بہاء الدین دکر یاملتانی
 (۱۵) شیخ داؤد کرمانی (۱۶) شیخ برہان الدین محمد چشتی (۱۷) شیخ تاج الدین
 محمود اصفہانی۔

دے سرکہ سرکہ پہ دغہ دور کنیں چہ دے بزرگانو دیوبل سرکہ کوم
 خوب تعلق وو۔ پہ ہفتے بہ ہم یونظر و اچوو۔ د مثال پہ طور شیخ اوحمد الدین
 کرمانی د غوث پاک د مشہور خلیفہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی مہرید وو۔
 لہ شیخ تاج الدین محمد اصفہانی د حضور غوث پاک نمے دے اوزارت ے د مغربی پاکستان
 د قبائلی علاقہ وزیرستان سرکہ نزد د افغانستان پہ۔ کنیں پہ برمل و محکمہ

د شیخ اکبر یہ مشہور کتاب فتوحات مکہ کنس یے ذکر راغلے دے۔ سیا د
 شیخ شہاب الدین سہروردی او خواجہ شمس الدین محمد تبریزی ہم مرید
 شوے وو۔ اوچہ کلہ پہ ۷۸۵ھ کنس : خواجہ بزرگ بغداد تہ راغے۔ نودرے
 خیلو تو لو پیرانویہ موجود کئی گنے د خواجہ بزرگ نہ تھے ہم خرفہ د خلافت
 حاصلہ کپہ۔ د ایو مثال دے۔ درے نہ کہ د دغہ دور د روحانی رہنمایانویہ
 پر خلوصہ او دھینے نہ ہک تعلقا تو باندے رنہ پر یوزی۔ نور سیرا د اہم
 معلومید لے شی۔ چہ د اوحد الدین کرمانی پہ شان با کمالہ بزرگ ہم چہ
 خواجہ خواجگان پہ لمن پورے خان نسلول خیلہ نیک بختی گنہی او د
 ہغہ د واپر پیران حضرت شیخ شہاب الدین او شمس الدین تبریزی ہم داخل
 مرید حضرت خواجہ بزرگ پہ خدمت کنس پیش کوئل مبارک کنہی نودرے
 نہ د خواجہ بزرگ د اوچت عرفانی مقام اندازہ لکید لے شی۔

دلہ یوہ بلہ خبرہ ہم یاد دل ل پکار دی۔ لکہ چہ روستوبہ تے تفصیل
 راشی۔ د سلسلہ عالیہ چشتیہ د اچشتیہ لقب د پیر بخوانہ موجود وو۔ او د
 سلسلہ عالیہ قادریہ او سہروردیہ د ادوایہ نسبتی نومونہ پدغہ نزد زمانہ
 کنس شروع شوی وو۔ پدغہ زمانہ د طریقہ او معرفت تو لے خوارس سلسلے دے۔
 چہ دادرے واپر سلسلے (قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ) ہم پدغہ کنس شمار دے۔
 او حضرت خواجہ بزرگ تہ پدے تو لو سلسلو کنس نسبت حاصل وڈ۔

د پور تہ بیان موہ دے غرض دلہ را واپر لو۔ چہ پہ تاریخی اعتبار سیرا د
 قول د ۷۸۵ھ واقعات دی۔ چہ پہ دے کال حضرت خواجہ بزرگ بغداد تہ
 راغلے وو۔ درے نہ د کالہ پس پہ ۷۸۵ھ کنس حضرت سلطان شہاب الدین
 غوری د راجہ پرتھوی راج سیرا د "تراکی" پہ مقام پہ اولی جنگ کنس برے وٹہ
 موندہ۔ او حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی تہ تھے د امداد د سپارہ
 درخواست اولیرہ۔ او ہغہ پخپل حائے باندے خپل خوریے حضرت سید

سینڈ مبارک غزنویؒ را ولیرہ۔ نودائے معلومی ریچہ د حضرت شہاب الدین غوری
پہ رے در خواست پہ تول عالم اسلام کنیں یوانکور پور تہ شوے وو۔ اوپہ د غے
باندے د تول عالم اسلام د خوارلس واپہ سلسلو بزرگان رالہ زیدی وو۔

د شہاب الدین غوری پہ رے در خواست چہ ہر کلہ د روحانیت د مرکز
بغداد تہ اونور گیر چا پیر عالم اسلام تہ د روحانیت او طریقہ د مشہور و
خوارلسو سلسلو اوپہ خصوصیت سرکہ د رے واپہ سلسلو قادر یہ چشتیہ
سہروردیہ د مشائخو ابزرگانو د پیر لوی تغادر اخور شو۔ پہ رے غرض چہ پہ
برصغیر پاک و ہند کنیں د اسلام رنہ اخورہ شی۔ د اسلام او مسلمانانوں بنگرو
اوغازیانوتہ فتح حاصلہ شی۔ پہ برصغیر پاک و ہند کنیں اسلامی حکومت قائم شی
اونوی قائم کید وئی اسلامی حکومت تہ استیقام حاصل شی۔ نیکہ مونہر د
ہغے دور پہ بزرگانو نو نظر و اچو و۔ نود آسانی د پارا بہ صرف د حضرت شہاب
الدین سہروردی خلیفہ کان او مریدان و اخلو۔ او د ابہ رات معلومہ شی
چہ د حضرت خواجہ سہروردی چہ ہر خومرہ ممتاز خلیفہ کان وو۔ ہغہ
تول برصغیر پاک و ہند تہ پہ دغہ موقع د جہاد د پارا راسیدی دی۔ د
مثال پہ طور۔ (الف) یواحے د بنگال پہ مقام کنیں چہ دیوکان نوم یے رے۔
دلہ د حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی د اولس ممتاز و خلیفہ
گانو مزارات مبارک دی۔ (چمر و ستوبہ تہ تفصیل راشی)۔

(ب) د سابق صوبہ سرحد د مشہور تہا "نخی شخصیت پیر روہبان پہ شپہر
پشت کنیں نیکہ حضرت ابراہیم دانشمند ارمرچہ د حضرت شیخ شہاب
الدین سہروردی خلیفہ وو۔ د ہغہ مزار پہ "سونار گاؤں" مشرقی پاکستان
کنیں رے۔ او د ہغہ د حوی حضرت سراج الدین المعروف پہ مولانا عطاء
چہ خیل پلار پہ پیر بھائی حضرت بھاء الدین ذکر یا ملتانی مرید وو د ہغہ مزار
پہ مشرقی پاکستان کنیں دے۔

(ج) ہفتہ چہ پہ بعد اذکبں ہے دحضرت خواجہ بزرگ سرکے محبتونو و۔
 خواجہ محمد شمس الدین تبریزی دہفتہ مزار مبارک پہ ملتان کبں دے
 ددوی د ولادت تاریخ سنہ ۵۹۴ھ اود وفات تاریخ سنہ ۶۲۵ھ

(ح) حضرت خواجہ شاہ جلال الدین تبریزی چہ دحضرت خواجہ
 سہروردی خلیفہ وو۔ اود حضرت خواجہ قطب الدین بختیاری کاگی
 اوحضرت اوحمد الدین کرمانی سرکے ملگے د بعد اذکبں ملتان تہ راغلے وو۔
 دہفتہ مزار مبارک پہ مشرقی پاکستان کبں دے۔

دایو مختصر مثال دے۔ اود دے پہ رنہ کبں وٹیلے شو۔ چہ۔

(الف) دسائے نہ تر سنہ ۶۹۴ھ پورے چہ دبر صغیر پاک و ہند پہ زمکہ د
 اسلام کوم بیرغ اودرید لے وو۔ دہفتہ د استحکام د پارے۔

(ب) اوپہ پورتی زمانہ کبں چہ دطریقت۔ معرفت اوشریعت دہر
 خومرہ سلسلو بزرگانو اومشایخ دے زمکہ تہ راغلی وو۔ دہفوی دروحانی
 امداد اوسرپرستی د پارے اوپہ ہفتے کبں دمرکزیت پیدا کولو د پارے۔ دے
 دواہر وکارونو پہ سبہ طریقہ سرے سر تہ رسولو د پارے خدائی پاک خواجہ
 بزرگ لہ داعزت ورکرو۔ دہند الولی مرتبہ ہے ورتہ و مجتہد۔ اوپہ سر
 زمین ہند کبں داسلام دتبلیغ د پارے د"نائب رسول" اوچت مقام ہے ورتہ
 عطا کرو۔ دوئی ہندوستان تہ تشریف راوہلو۔ دلتہ ہے دتوحید د
 تبلیغ مرکز قائم کرو۔ دلتہ چم کوم اولیاء اللہ داسلام ددین پہ خدمت
 کبں مصروف وو۔ دہفوی مہمے مضبوطے شوے۔ اوددوئی د مبارکوقدمونو
 اوکوششونو پہ نتیجہ کبں پہ دے سر زمین کبں داسلام رنہ داسے
 خوہ شوے۔ اوداسے استحکام ورتہ حاصل شو۔ چہ نن دبر صغیر پاک
 و ہند یواہم طاقت اسلام اومسلمان دے۔

نظرِ اعتبار

یو طرف تہ د حضرت خواجہ خواجگان معین الحق والملة والدين حسن
سنجری، چشتی، اجمیری داد و مرہ اوچت روحانی، عرفانی او د اسلام د نشر
و اشاعت او تبلیغ پہ سلسلہ کنبں د شاندار و خدما تو داد و مرہ عظیم الشان
مقام رہے۔ او بل خواتہ د دوی پہ سوانح حیات کنبں چہ بن ور مخ ہر خور مرہ
تذکرے لیکے شوے دی۔ یالیکے شی۔ دھغے اکثر بیانونہ پہ تاریخی اعتبار سرہ
د افسوسنا کو غلطونہ دک دی۔ د مثال پہ طور یوہ غلطی بہ تے واخلو۔ د
نن ور مخ ہولو تذکرہ لیکو نکو د امتفقہ روایت دے۔ چہ حضرت خواجہ
بزرگ پہ ۵۶۱ھ کنبں اجمیر تہ تشریف راویہ دے۔ لیکن د انصاف د اردیتہ
فکر نہ کوی چہ ہر کلاہ حضرت خواجہ بزرگ پہ ۵۳۳ھ کنبں پیدا شوہ
دے۔ پہ ۵۵۳ھ کنبں د خیل والد ماجد علیہ الرحمۃ د وفات نہ روستو
د علم پہ طلب کنبں بخارا او سمرقند تہ تشریف راویہ دے۔ پنجہ کالہ یے
ہلتہ درس لوستلے دے۔ او پہ ۵۵۹ھ کنبں بغداد شریف تہ راغلے دے۔
او پہ ۵۶۲ھ کنبں دلتہ د دینی علمونو د تکمیل نہ فارغ کیری۔ او د طریق
د ژوند ابتدا کوی۔ نو پہ ۵۶۱ھ کنبں اجمیر تہ خرننگ راغلے وو۔ ۹
لکہ چہ روستو مونز پہ تفصیل سرہ پرے بحث کہے دے۔ او دھغے
نہ بہ پورہ واضحہ شی۔ خواجہ بزرگ د بغداد نہ پہ ۵۶۳ھ کنبں د
ایران نیشاپور نوے بھر تہ رسیبری۔ ہلتہ پہ ہارون نوے کلی کنبں
د حضرت خواجہ عثمان ہارونی نہ لاس نیوہ کوی۔ او د بیعت نہ روستو
پورہ شل کالہ تر ۵۸۳ھ پورے د خیل پیر طریقت پہ خدمت کنبں پاتے
کیری۔ دھغے نہ روستو بیاد دنیا یے اسلام پہ سفر را وانیبری۔ یہ
۵۸۲ھ کنبں بغداد شریف تہ راخی، اولکہ چہ مخکبن ورتہ اشارہ

اوشوہ۔ پہ بغداد کین دے مشاہیر و بزرگ کا نوسرا ملاقاتونہ کوی۔ نواخر پہ
کوم دلیل اوکومہ بناء دامکنہ کید لے شی۔ چہ پہ سلسلہ کین چہ ہیلہ
دوئی عمر مبارک (۲۴) کالہ وو۔ اولاد علم دے تحصیل نہ فارغہ شوئی ۴۴ نہ
وو۔ دوئی دے اجمیر تہ راغلی وی۔

بیاد دے نہ علاوہ دے تذکرہ لیکو نکو بل کاردا کرے دے۔ چہ یوخل
یے پہ غلطی سرے او پہ بے احتیاطی بانڈے پہ سلسلہ کین اجمیر شریف تہ
دوئی شریف راوہل فرض کپی دی۔ نویاد دے خیل غلط روایت درایت نکولو
د پارہ تے د سلسلہ نہ ترستہ پورے د اجمیر قیام د دوران داسے قیصے اوافس
د حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ ذات مبارک تہ منسوب کرے دی۔ چہ سرے
ورتہ حیران پلے شی۔ پہ دے کین ہیخ شک نشتہ دے۔ چہ د حضرت خواجہ
ذات مبارک پیرہ لویہ ہستی دے۔ دھوی عرفانی اور روحانی مقام دورہ
اوجت دے۔ چہ ہفتہ تہ نمونہ فکر و خیال رسید لے ہم نہ شی۔ دھوی ذات مبارک
پہ دے برصغیر کین د انوار و یوگ منار دے۔ چہ دابر صغیر پرے تول رہا دے اسلام
د شوکت او عظمت یوہ ستن دے۔ چہ پہ دے برصغیر کین د اسلام عمارت پرستی تک
ولہ دے۔ دھوی ذات سر دے برصغیر دھر مسلمان پہ زہرہ کین د عقیدت
موجودگی یوقی رتی خیز دے۔ لیکن د عقیدت پہ بناء دیو تاریخ او تذکرہ لیکو نیکی
د پارہ تاریخی حقائق مسخ کول مناسب نہ دی۔

دے مورخان و دارکار کرے دے۔ چہ ہر کلمہ پہ سلسلہ کین تے د حضرت
خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ اجمیر تہ راتل فرض کپی دی۔ اوبیائے دشہاب
الدین محمد ابن سام غوری دلاس نہ دے "تراثین" پہ مقام د راجہ "پرتھوی راج"
شکست او نور تول فتوحات د خواجہ بزرگ روحانی تصرفات بنودی دی۔
نویائے وریمہ داسے واقعات و نسبت د خواجہ بزرگ ذات مبارک تہ کرے دے۔ چہ
کہ دھے تجزیہ او کر لے شی۔ نوہفہ پہ ہیخ صورت سراد "خواجہ بزرگ"

د تعریف خبرہ نشی کید لے۔ خدائی پاک دے د خواجہ بزرگ درجے اوچتے کری۔
دھغوی مبارک شان د داسے واقعات او افسانہ بالکل پاک دے۔ د کو مونست
چہ د موجودہ دور تذکرہ لیکوینکو او مؤرخانو دھغوی تہ کرے دے۔ حال ا
چہ پہ پخوانو تذکرہ کنس دا غلط واقعات نشہ دے۔

د مثال پہ طور یو کتاب دے۔ دھغے نوم دے، "خواجہ غریب نواز" دھغے
پہ صفحہ ۷۱ باندے لیکي:۔ (داردوند ترجمہ)

پہ رائی پتھورا د خواجہ عتاب

ظ
"راجہ رائی پتھورا چہ پہ غصہ کنس د حضرت خواجہ پہ خلاف کوم الفا
د محلے نہ ویستلی وو۔ ہخہ خواجہ صاحب تہ را اور سیدل۔ چنانچہ خواجہ صاحب
ہم پہ غصہ کنس رائے۔ او د کاغذ پہ یوہ پرزہ یے د الفاظ اولیکل۔ او ورٹہ لیرل
"کہ من ترا بلشکر اسلام سپردم" یعنی کہ تہ ماذا جمیر نہ او باسے کہ نہ او باسے۔
مانہ او نیولے او ژوندے م د اسلام لبکر تہ حوالہ کرے۔

بیابہ صفحہ ۷۲ کنس لیکي "پہ ۸۸۵ کنس د" ترا وری "پہ میدان کنس
راجہ پرتھوی راج د شہاب الدین غوری د لاسہ شکست او خورلو۔ او نیولے
شو۔ او ورٹے شو۔ او غرض دا چہ پہ دے طریقہ سرہ د حضرت خواجہ پیش گوئی پور
شولہ؟" بیابہ صفحہ ۷۳ پہ دے پورتنی عبارت پہ حاشیہ کنس لیکي:۔

وٹیلے شی چہ کومہ ورٹہ حضرت خواجہ پہ غصہ کنس رائے۔ اورائی پتھورا تہ
یے اولیکل "چہ تہ ما او نیولے او ژوندے می د اسلام لبکر تہ او سپار لے" نو
پہ دغہ شپہ حضرت خواجہ بزرگ پہ خوب کنس سلطان شہاب الدین غوری
تہ پہ ہندوستان د فوراً حملے کو لو حکم ورکپلو۔ او ورتہ یے دا ہم او وٹیل چہ
دا پیرہ تہ تہ خدائی پاک ضرور فتح در کری۔

د دے عبارت خلاصہ مطلب دا شو۔ چہ د سلطان شہاب الدین
غوری د لاسہ د رائی پتھورا دغہ شکست او مرگ دا ہر خہ د خواجہ صاحب

د قہراوغصہ پہ وجہ اوشول کہ رائی پتھورا دا غلط کرے نہ وی او خواجہ
 بزگ یے غصہ کرے نہ وی۔ نوڈ ترائن پہ مقام باندے چہ درائی پتھورا
 دلاس نہ پہ ۵۸۶ سنہ کنیں شہاب الدین غوری شکست خو پے وو۔ دوبارہ
 پہ ۵۸۸ سنہ کنیں بہ بیاسلطان شہاب الدین غوری حملہ نہ وے کرے۔ او
 رائی پتھورا بہ یکیں نہ وے مہ۔ دے بیان نہ داہم معلومہ شوہ چہ د
 خواجہ بزگ اورائی پتھورا ترمنجہ دغہ خفگان د تراش داولی جنگ
 ۵۸۶ سنہ اودویم جنگ ۵۸۸ سنہ پہ منجی زمانہ کنیں راغلے وو۔ لیکن سوال
 دارے چہ ہرکلہ دے مورخانوپہ قول حضرت خواجہ پہ کال ۵۸۴ سنہ کنیں
 اجیرتہ راغلے وو۔ نوڈ ۵۸۶ سنہ پورے پہ تیرو شوو پچویش توکلونو کنیں چہ خواجہ
 بزگ داسلام تبلیغ کولو۔ نوپہ ہغہ راجہ نہ خفہ کیدے اوروغ جو پنےجہ
 ویش کالہ پس یے خفگان پینس شو۔ حضرت خواجہ بزگ درائی پتھورا
 نہ پہ دے خو خفہ نہ شوچہ د تراش پہ مقام یے شہاب الدین غورکہ شکست
 ورکولو۔ اودجہاد پہ دغہ موقع یے دسلطان شہاب الدین سرہ ہغہ روحانی
 امداد اونہ کر۔ لیکن ہرکلہ چہ رائی پتھورا پہ خواجہ صاحب داجیر نہ
 داکسلو دباؤ وکیرہ نومالہ قہرورغہ۔ سلطان تہ تے پہ خوب کنیں حملے
 کولو حکم ورکپو۔ اوپہ نتیجہ کنیں یے رائی پتھورا ختم شو۔ لاجول ولا
 قوۃ الابا اللہ العظیم دے داخومرہ غلط خیال دے اود حضرت خواجہ
 پہ نشان مبارک کنیں خومرہ لویہ بے ادبی دے۔ حاشا وکلا۔ حاشا وکلا ذخیر
 خواجہ بزگ ذات مبارک دداسے غلطو افسانو نہ دیر پاک دے۔

ددے غلطو افسانو پہ سلسلہ کنیں دتولونہ لویہ خبرہ دادے۔ لکہ چہ
 روستوبہ یے پہ تفصیل سرہ بیان کپو درائی پتھورا اودسلطان شہاب الدین
 ترمنجہ چہ د تراش پہ مقام اولیہ جنگ کیدلو نوپہ دغہ ۵۸۶ سنہ کنیں
 حضرت خواجہ بزگ د بغداد شریف نہ دواہمیلونوپہ فاصلہ پہ

سبحان نومے مقام کنیں دحضرت نجم الدین عمر کبریٰ ابن محمد ابن عبد اللہ
(متولد ۵۴۲ھ متوفی ۶۱۸ھ) سرور و۔ حضرت نجم الدین کبریٰ دحضرت
غوث الثقلین محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی پہ مشرانو خلفاؤ کنیں و۔
مشہور سلسلہ، سلسلہ کبرویہ دوئی تہ منسوب دہ۔ حضرت خواجہ
بزرگ پہ سلسلہ عالیہ قادریہ اوسلسلہ کبرویہ کنیں ددوئی نہ فیض
حاصلو لو اوظاہر دہ دچہ پہ دغہ نیٹہ لاحضرت خواجہ بزرگ برصغیر
پاک وھند تہ نہ وور اغلے۔ اود تراٹن پہ مقام ددوئم جنک (۷۵۵ھ) پہ
ورخو کنیں حضرت خواجہ بزرگ پہ اصفہان کنیں و۔ درے نہ دا اندازہ
لکول آسانید لے شی۔ چہ دپورتی افسانے تاریخی حقیقت خدے؟

لکچہ مخکنیں موبذرتہ اشار لکریے دہ۔ چہ درے نمونے افسانے د
حضرت خواجہ بزرگ ذات مبارک تہ نسبت کوول نہ بنائی دھغے وجہ دادہ۔
چہ کہ بالفرض حضرت خواجہ بزرگ پہ دغہ نیٹہ پہ اجمیر کنیں موجود ہم
وے۔ اورائی پتھورادھغوی پہ شان کنیں بے ادبی اوکستاخے کریے وے۔ نو
دغہ بیا ددوئی ذاتی معاملہ۔ پریدلہ۔ اوپہ دغہ صورت کنیں رائی پتھور
لہ سزاور کوولوبہ ذاتی انتقام شکل اختیار کریے وے۔ حال داچہ موبذرتہ
خواجہ بزرگ تہ نائب رسول" وایو۔ اودرسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پہ
تعریفونواو صفتونو کنیں یومبارک صفت دادے چہ دھغوی دھچانہ ہم ذاتی
انتقام نہ وواختے۔ بلہ داچہ حضرت خواجہ بزرگ دحضرت اسد اللہ الغالب
علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نفسے دے۔ اوموبذرتہ پہ صحیح روایتونواروایت
لارسید لے دے چہ حضرت خواجہ بزرگ پہ صورت اوسیرت دواہر وہ
ہر لحاظ سرور ددغہ خیل جد امجد پہ صفتونو مصروف و۔ اولکہ چہ
روایت دے۔ چہ پہ یکہ موقعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پہ یوکافر گذار
اوکرو ہغہ کافر پریوتلو اودوئی ہے پہ سینہ کیناستل۔ اودھغہ وژلو

ارادہ لے فرمائیلہ چہ پہ دے کنبس ہخہ کافر ددوئی پہ مخ مبارک توکانہری
 گذار کرل۔ نودوئی فوراً دہغہ دے سینے نہ پور تہ شول اودہغہ دمرگ نہ لے
 لاس اونبول۔ چہ کافر تپوس اوکرو۔ نودوئی او فرمائیل۔ چہ اول دم د
 اسلام پہ خاطر وڑے اوس کہ دے وژم۔ نو چونکہ تا حتماً پہ مخ توکانہری گذار
 کپی دی بے ادبی دے کہے دے۔ نو ہسے ستاد امرگ محمد ذاتی انتقامی جذبے
 فعل اونہ کپڑے شی۔ نود دغہ سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ دصحیح
 جانشین اونسی حضرت خواجہ بزرگ پہ شان کنبس کہہ بالفرض راے پرتہوی
 راج بے ادبی ہم کہے وی۔ نو حضرت خواجہ بزرگ دہغہ انتقام نہ شو
 اخیستے۔ دایوہ دیوہ باریکہ نکتہ دے۔ اوافسوس دے چہ عام مؤرخان و
 تذکرہ لیکو نگو ورتہ فکر نہ رکھے۔ اود دے نمونے نورے بے شمیر افسانے
 لے پہ حضرت خواجہ بزرگ پورے تپے دی۔ چہ پہ روحانی طور سرے
 دردناکے دی زہلہ تہ تکلیف ورکوی۔ او پہ تاریخی طور سرے غلطے دی۔

دلتہ یوے بلے نکتے تہ ہم اشارے کول مناسب کنہم۔ اوہغہ دادہ چہ
 پہ روحانی اوتاریخی دواپہ اعتبار و نوسرے دا خبرے ہیخ اہمیت نلری، چہ حضرت
 خواجہ بزرگ کا پیداشوے دے۔ اوکلہ ٹے برصغیر پاک و ہند تہ تشریف
 راوے دے۔ بلکہ کومہ خبر کہ چہ اہمیت لری۔ ہغہ دادہ۔ چہ دہندوستان
 پہ خاور کہچہ ہر خورے اولیاء دی۔ دے دہغوی سلطان دے۔ حضرت
 خواجہ بزرگ "خواجہ خواجگان" دے۔ سلطان الاولیاء و العارفین دے
 "ہند الہی" دے "انائب الرسول" دے۔ چہ کلہ خدائی تہ منظورے نشوے
 چہ برصغیر پاک و ہند کنبس دے اسلام یوژ وندے طاقت وی۔ نودرغ
 طاقت دسرپرستی دپارے حضرت خواجہ بزرگ لہ دایوہ لویہ مرتبہ
 وکرہ اودلتہ لے را اولیرلو۔ اودغہ کوانوار و مرکز ترین ورٹے پورے لافظ
 شان باقی دے۔ رو بنانہ دے۔ اودانوار و پلوشے ٹے چارچاپیرے

لاہفہ شان خوریزی۔ درے داسے مثال دے۔ لکہ حضرت غوث الثقلین
 محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز دس ۳۲۱ھ ۴۵۱ھ ترمذی
 دزمانے وو۔ لیکن مرتبہ دے در رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم داصی بوکرامونہ راہ
 دخیوآد تولو اولینو اوآخرینو اولیاءونہ اوچتہ دہ۔ خدائی پاک پیرلوئی ذات دے۔
 دہفہ دربویت پہ اسرار و مہفہ پخپلہ عالم دانادے۔ پہ دے مونہ لہ د
 حضرت خواجہ بزرگ دذاتی حالاتو۔ دہغوی دتعلیماتو او داسلام دپاراد
 خدماتونہ خان واقف کوول پکار دی لیکن درے بولو خبر و سر داسلام
 دتعلیماتو دآداب کو لوخیال او لحاظ ہم پکاردے۔

دخواجہ بزرگ دژوند حالات

برصغیر پاک و ہند تہ د حضرت خواجہ بزرگ دتشریف راولوپہ دے
 مسئلہ باندے مونہ مخکین د حضرت داتکج بخش علیہ الرحمہ تہ تذکرہ
 کتب ہم مختصر ابحاث کرے دے۔ او دلہ غوار و چہ دخواجہ بزرگ دژوند
 مبارک حالات او واقعات پہ تاریخی او تحقیقی سر پہ تفصیل سر بیان کرو۔
 د حضرت خواجہ بزرگ مبارک نوم حسن دے۔ "معین الدین" یے
 لقب دے۔ درے نعلو کہ "حبیب اللہ۔ غوث المشائخ۔ قطب العارفین۔ ہندالوی۔
 عطیہ رسول۔ نائب النبی۔ خواجہ خواجگان۔ سرکار غریب نواز ہم ددوئی
 مبارک القاب دی۔

پہ ۱۲۰۰ھ تاریخ د رجب المرجب ۳۳۰ھ پہ ورخ ددویشنبہ پہ وخت دصبح
 صادق باند دسیستان پہ علاقہ کتب پہ سمنج نوے کلی کتب دے دنیا تہ یے
 تشریف راورے وو۔

دوالد ماجد نوم یے "غیاث الدین حسن" وو۔ چہ دخیل وخت
 یو عابد او زاہد انسان وو۔ او دپیر قدر او عزت او مال او دولت خاوند

و۔ ددوئی د نسب سلسلہ پہ خوارسزم پشت کبش حضرت مولائے کائنات
 حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ تہ رسیبری شیخہ مبارکہ تہ دادہ
 حضرت خواجہ معین الدین حسن ابن غیاث الدین حسن ابن
 سید کمال الدین ابن سید احمد حسین ابن سید طاہر ابن سید عبد
 عبد العزیز ابن سید ابراہیم ابن امام علی الرضا ابن امام موسیٰ کاظم^۴
 ابن امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر ابن امام علی زین العابدین
 ابن حضرت سید الشہداء امام حسین ابن سیدنا علی المرتضیٰ رضوان
 اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

لکہ چہ مخکبش ذکر او شو۔ حضرت خواجہ بزرگ دسیستان پہ سنجر
 نوم کلی کبش پیدا شویدے۔ نن ورخ دسیستان علاقہ پہ سیاسی طور
 پہ دولہ حصو کبش تقسیم دلہ یولہ ایرانی سیستان دینہ افغانی سیستان
 دغلہ سنجر نوم کلی چہ حضرت خواجہ بزرگ یکبش پیدا شویدے۔ پخو غزافی
 طور سرہ پہ افغانی سیستان کبش واقع دے۔ او درے کلی پہ نسبت سرکہ ددوئی
 یولقب معین الدین حسن سنجری دے۔

د حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمہ پہ القابو کبش یو مشہور لقب
 ”چشتی“ پہ دے نوم سرکہ ددوئی دیادیدلو وجہ دادہ چہ ددوئی دطریقہ اوارادت
 سلسلہ پہ او دمہ پیری کبش برہ حضرت خواجہ ابواسحاق شامی چشتی
 تہ رسیبری۔ او پہ دے لقب ”چشتی“ باندے دہولو نہ اول ہخہ یاد شوے و۔
 چنانچہ دہغوئی نر وستود ہغوئی دمیری انوکومہ سلسلہ راخو رک شوے د۔
 ہغوئی تول ددے خیل پیر طریقت د دے نسبتی نوم سرکہ دخیل نوم سرکہ چشتی ”یکب“
 د حضرت خواجہ بزرگ دطریقہ شیخہ داسے دے

د حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری (لہ) حضرت شیخ عثمان
 ہارونی (لہ) حاجی شریف ترمذی (لہ) حضرت مودود چشتی (لہ)۔

خواجہ نصیر الدین محمود چشتی۔ لہ۔ خواجہ ناصر الدین شیخ ابوالحمد یوسف
 المعروف بہ شیخ ابدال چشتی۔ لہ۔ خواجہ ابوالسحاق شامی چشتی۔ لہ۔
 ممشاد علودینوری۔ لہ۔ خواجہ ابوہبیرکہ بھری۔ لہ۔ ابو حذیفہ مرغشی۔
 لہ۔ سلطان ابراہیم ابن ادم۔ لہ۔ فضیل ابن عیاض۔ لہ۔ عبد الواحد بن
 زید۔ (متوفی ۸۰۸ھ)۔ لہ۔ امام حسن بھری۔ لہ۔ امیر المؤمنین علی المرتضیٰ
 کرم اللہ وجہہ:-

لکہ چہ مخکن ورتہ اشارہ اوشوہ دچشتی لقب ابتداء د حضرت ابوالسحاق
 شامی نہ شوے دے۔ چشت د خراسان (موجودہ افغانستان) پر علاقہ کنس دیو
 کلی نوم دے۔ چہ د مشہور بے بھرہرات نہ د دیریش کوس پہ فاصلہ کنس دے۔
 خواجہ ابوالسحاق پہ اصل د کشام وو۔ لیکن د خدائی د مخلوق د ہدایت اوارشا
 د پارہ پہ دغہ چشت نومے حلے کنسے استوگن اختیار کرے وو۔ ہغلے
 د خپلو روحانی فیوضاتو مرکز گرن ولے وو۔ اود لتیہ د طریقہ ارمغز
 یوہ داسے خانقاہ اومدرسہ جاری کرے وک۔ چہ دغے نہ د دین اسلام بے شہیرہ

لہ د حضرت خواجہ عثمان ہارونی د ولادت صحیح تاریخ نہ دے معلوم۔ البتہ د پیراورد
 عمر خاوند وو۔ پہ ۱۲ تاریخ د شوال ۶۹۰ھ یا ۶۹۱ھ کنس وفات شوے دے۔ مزار مبارک
 یے د مکہ مکرمہ اوجنت العلیٰ پر منج کنس وو۔ علیہ الرحمۃ والغفران۔

لہ د حوالے د پارہ اوکورٹی تذکرۃ الابرار والاشرار د اخوند روبرہ صفحہ ۱۲۸

۳۵ متوفی دریم رجب ۵۸۶ھ۔

۳۶ متوفی ۵۲۷ھ مزار ہرات۔

۳۷ یہ پستنوق بایلو کنس د دُرانی قبیلے مورث اعلیٰ حسن د دہ مرید وو۔ سوئی
 پرے باندے خیل لقب ابدال ایسنے وو۔ پہ دغہ مناسبت بیمار وستو حسن پہ
 پوئے ابدال نامہ مشہور شد۔ مشہور غازی بادشاہ احمد شاہ ابدالی دے ابدالی قبیلے نہ دے۔

بزرگان پوہر شول۔ او د حقیقت او عرفان پیغام یے د چار چاپیرا مسلمانانو
تہ او رسولو۔ او د هغوی پر برکت د دغہ ور کو پی شان کلی نوم پر توله دنیا کین
ژوندے پاتے شو۔ په دے اعتبار سرک لفظ "چشتی" یو جغرافیائی نسبتی نوم
دے۔ چه ابتدائی د سنہ ۱۸۷۰ء نر وستو شو دے دلا۔

د سیستان د علاقے یو پخوانی نوم "سجستان" هم دے۔ (داد او پا نومونه په
حقیقت کین یو خیز دے۔ صرف دو مرکه فرق دے۔ چه د علاقائی لجهو د اختلاف له
مخه د لفظ سیستان حرف (ی) په حرف (ج) بدل له شوی د او سجستان لوستل
شوی دے) چنانچه د دے دویم نوم په مناسبت سرک حضرت خواجه بزرگ
د خواجه معین الدین سنجری، سنجری په نوم هم یاد ولے شی۔

حضرت خواجه بزرگ په یو روایت دیو ولس کالو وو۔ او بل روایت
د دولسو کالو وو چه په ۵۲۸ هـ یا ۵۲۹ هـ کین والد ماجد لای و فوات شوه۔
په کین داد و نیم روایت په صحیح معلومیری چه د والد ماجد د وفات په وخت
د ده عمر مبارک دولس کاله وو۔ د دوستو نومرو واقعاتونه یے تصدیق کیری۔
په دے اعتبار د دوئی د والد د وفات کال ۵۲۹ هـ دے۔

یو مقاله نگار (حافظ محمد اسلام لیکلی دی۔ چه دوی په ۵۲۲ هـ کین
په مدرسه کین داخل کړل شول۔ لیکن د مدرسه نوم یے نه دے بنودلے چه پورته
ولا۔ په دے اعتبار دا او یلے شو چه دوئی د او کالو په عمر کین مدرسه ته لیږلے
شوه و۔ همدغه راوی روستو لیکلی، چه په ۵۵۸ هـ کین واپس کونړ راغلل
د دے مطلب دا شو چه د والد ماجد د وفات نه روستو او په مدرسه کین
د شپږ کاله درس لوستونه روستو واپس یے کونړ ته تشریف راوړے و۔

په دغه زمانه د افغانی سیستان سرک نزد د علمی مرکز و نوا مدرسه په
بست۔ سبزوار۔ غزنی او هرات کین وے۔ دابه معلومول غواړی چه دوئی
کوم یو د مدرسه ته تللی و۔ بله دا چه په دے پورته ټولو علمی مرکز و نو کین

ساداتو خاندا نونہ آباد وو۔ پہ داسے عمر کنس یوے مدرسے تہ یبرلٹے داسانی
چم پہ ہفہ علمی مرکز کنس بہ لازماد دوی بخیلوانو ساد اتو کورٹی موجودہ وہ۔

بیچہ ددوئی عمر مبارک پتھلس کالہ وو۔ پہ سنہ ۱۵۵۲ھ کنس

والد ماجدیٹے وفات شو۔ علیہ الرحمۃ والاعتراف۔ پہ دے سلسلہ کنس دتولو
تذکرہ لیکونکو دامتفقہ روایت دے۔ چہ دوالد ماجد دوفات نہ روستو
دوئی تیر باغ او یوہ جرنہ لپہ میراث کنس پاتے شول۔ پہ ہفہ بہٹے گذاراکو لہ۔

او تہول کار بہٹے پہ خیلوالاسو نو مبارکو گولو۔ دباغ خصمانہ او دکشت اوکار

ژوندے شروع کرلو۔ پہ دغہ منج کنس یوہ ورخ ددوئی باغ تہ یو مجذوب فقیر

حضرت ابراہیم قندوزی علیہ الرحمۃ تشریف راو رلو۔ دوئی ورتہ ہرکے وواپہ۔

دیوے وئے دسوری لاندے ٹے کینلو۔ او انکورٹے ورتہ منج تہ کیسیدل۔ فقیر کچکول را

واخیستہ۔ یوہ وچہ پکیرکے تربینہ را او کینلہ۔ پچیلہ خولہ کنس ٹے او ژویلہ۔

بیایے حضرت خواجہ بزرگ تہ ور پخولہ کرہ۔ ہفہ غرکہ دحلق نہ تیریدل وو۔

چہ دحضرت خواجہ بزرگ پزیرہ او خیالاتو کنس انقلاب راغے۔ او داللہ پاک جل

وعالی شانہ میسے او محبت ددوئی پہ زہ کنس جوش او وھلو۔ فقیر خولار پخیلہ

لاریٹے او وھلہ۔ او حضرت خواجہ بزرگ باندے ٹے دا اثر پیرینودہ۔ چہ مال

متاع ہر خہ ٹے خرخ کرل۔ پہ فقیرانو ٹے تقسیم کرل۔ او پہ خدائی ٹے توکل او کر۔

او دعلم پہ طلب پسے دکورہ روان شو۔

مونہ چہ پہ دے پور تہ بیان غوراو کر و نود او ٹیلے شو۔ چہ ہرکے دحضرت

خواجہ بزرگ والد ماجد پہ سنہ ۱۵۵۲ھ کنس وفات شو دے۔ نو دحضرت

ابراہیم قندوزی سرہ ددوئی ملاقات بہ یا ہم پہ دغہ کال سنہ ۱۵۵۲ھ یا

سنہ ۱۵۵۳ھ کنس شوے وی۔ او دعلم پہ سفر ددوئی درویند لونیتہ ہم دغہ

سنہ ۱۵۵۳ھ اندازہ کو لے شو۔ چہ دغہ وخت بہ ددوئی عمر مبارک

دشیار سوکالوو۔ او ٹیلے ہلک بہ وو۔ او ہم دغہ خلی توب پہ زمانہ

کبن بہ د علم پہ طلب روان شوے وو۔

دہو لو تذکرہ و امتفقہ روایت دے۔ چہ د علم حاصل لو د پار لہ دوئی
بخارا اوسمرقند تہ تشریف و پے وو۔ پہ بخارا اوسمرقند کبن دوئی چہ کو مو
عالم انونہ علم حاصل کرے دے۔ دھغوی پورک نومونہ نہ دی معلوم۔ فقط دوک
معلومہ دہ۔ چہ د مولانا حسام الدین بخاری نہ ی بخارا کبن درس لوستے وو۔
او قرآن مجید یے پہ یاد و یاد کرے وو۔ او پہ علم فقہ۔ حدیث او تفسیر کبن یے
پورک مہارت حاصل کرے وو۔

پہ دے سلسلہ کبن حافظ محمد اسلام پخپلہ مقالہ کبن لیکے۔ چہ دوئی پنچہ کالہ
پہ بخارا اوسمرقند کبن درس لوستے وو۔ پہ دے اعتبار سر چہ د سنجر
(سیستان) نہ اوسمرقند ترمنجہ پیر او بزمزل دے۔ لازمًا لو کالہ یے بخارا
اوسمرقند پہ دے سفر کبن پہ لازما باندے تیر کرے وی۔ او پہ ساہ۵۹۵ کبن بہ
ہلتہ رسید لے وی۔ او د پورتنی روایت مطابق ترس۵۹۵ پورے پہ یے ہلتہ
درس لوستے وی۔ اولکے چہ مخکبن ذکر او شو۔ د دغے نہ ورا ندے د ساہ۵۹۵
نہ ترس۵۹۵ پورے شیر کالہ یے د سنجر پہ شاوخوا علاقو کبن پہ کو مہ
یوکہ مدرسہ کبن ہم درس لوستے وو۔ او پہ دے حساب سر لہ دوئی عمر
مبارک دولس کالہ زمانہ خالص د دینی علمونو پہ حاصل لو کبن تیر
شوے دہ۔

بیعت او طریقت

حضرت خواجہ بزرگ چہ د دینی علمونو د حاصل لو او تکمیل نہ فارغہ
شوے دے۔ او بیایے د خپل پیر طریقت نہ بیعت او لاس نیو کرے دہ۔ پدے
سلسلہ کبن چہ پہ عاموند کر و کبن کو م روایت دے۔ اول دلتہ ہفتہ درج
کوؤ۔ او بیایرے روسو یو تحقیقی نظر اچول غواہ و۔ چہ پہ بعض
روایتونو کبن تضاد دے دھغے تطبیق راشی۔

پہ دے سلسلہ کبیر موجودہ روایت دادے۔ چہ ہر کلمہ حضرت خواجہ
 بزرگ پہ سمرقند او۔ بخارا کبیر د علم د حصول نہ فارغہ شو۔ نو د ہفہ
 خانی نہ را واپس شو۔ او د خراسان (موجودہ افغانستان) پہ لارہ باند
 پہ نیشاپور (ایران) باندے محکب عراق تہ د تلوی پہ بیت روان شو۔ د
 سلوک او معرفت پہ لارہ کبیر د رہنمائی حاصلو او د طریقہ نہ دلاس
 نیوے کو لو ارادے کرے وہ۔ پہ دغہ منہ لارہ کبیر د ایران د نیشاپور نوم
 بنہر خواجہ ہارون نومے کلی کبیر پے حضرت خواجہ عثمان ہارونی
 سورے ملاقات او شو۔ او د ہفوی پہ لید لوی د محسوسہ کرلہ۔ چہ د مقصود
 د کوم کوہر پہ تلاش کبیر چہ دوئی روان شوی و۔ ہفہ دغہ دے او پہ
 لاس راغے۔ خو ورغے د حضرت شیخ پہ خدمت کبیر تیرے کرے۔ ورغ پہ
 ورغے ورسرہ دومرہ عقیدت زیاتیدلو۔ چہ حضرت عثمان ہارونی ہم
 د دوئی د باطنی حالات واندازہ و لکولہ۔ شفقت یے پرے او فرمایہ۔ د دوئی وجو
 یے دیر زیات مبارک او کٹرلو۔ او پہ شان خیلو مریدان پہ حلقہ کبیر شامل کرلو۔
 حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمہ چہ خیل بیعت کو لو دا واقعہ
 خرنک بیان کریدہ۔ ہفہ دلہ پہ دے غرض درج کولے شی۔ چہ دے نہ
 بہ دا اندازہ او لکولے شی۔ چہ د کوم یو پیر طریقہ مرید د خواجہ خواجک
 معین الدین حسن چشتی پر شان عظیم الشان بزرگ وو۔ نو چہ د غہ
 پیر طریقہ یعنی حضرت خواجہ عثمان ہارونی مرتبہ بہ ثمرہ اوچتہ وہ۔
 حضرت خواجہ بزرگ فرمایہ: پہ یو داسے صحبت کبیر چہ پہ ہفہ کبیر
 لوی لوی معظم او محترم مشائخ کبار جمع وو۔ زہ پہ دیر ادب سورہ د حضرت شیخ عثمان
 ہارونی پہ خدمت کبیر حاضر شوم۔ او د ماجزی او نیاز مخ می پہ زمکہ کبیر د حضرت
 مرشد حکم او کر وچہ د وہ رکعتہ نمونہ او کرہ۔ مافورا د حکم تعمیل او کرلو۔ بی یے
 او فرمائیل مخ پہ قبلہ کبیر نہ۔ ما پہ ادب سورہ قبلہ تہ مخ کرلو۔ او کبیر استلم

بیائے ارشاد افرمائیلو۔ چہ دسورت بقول تلاوت اوکړه۔ ماپه خلوص سره
 دا (دوایم سپارے) سورت تلاوت کړلو۔ بیائے افرمائیل۔ شپیتہ ځله سبحان
 الله او وایه۔ مادره حکم تعمیل هم اوکړلو۔ دے مدارجونه روستو حضرت
 مرشد قبله پخپله پاسیدله۔ اودریدله۔ او ځملا لاس یه په لاس کښ او نیولو۔
 آسمان طرف ته یه مخ کړو۔ او وے فرمائیل۔ ”خدا یه ماد استابت داته
 او سپارلو“ دے ټولو مرحلو ختم کیدلونه پس حضرت مرشد قبله یو خاص
 قسم له ټوټی چہ هڅته ”کلاه چارترکی“ وائی۔ ځمپه سر کښودله۔ او خپله
 چڅه یه ماته په اوبه وواچوله۔ او بیائے افرمائیل۔ کښینه۔ زه فوراً کښیناستم۔
 بیائے ارشاد افرمایه چہ یوزرځله ”قل هو الله احد“ سورت ووايه امدغه ختم
 اوکړلو۔ بیائے افرمائیل چہ څو نوبه د مشا څو په طبقه کښ بسیم د ادب وے
 شپه ورځ مجاهدله۔ لهند اورځله لاپشمه۔ او دیوے شپه ورځ خلی ریشته کتنه
 مجاهدله اوکړه۔ چنا ځه دهغوی د ارشاد مطابق پوره یوه ورځ او شپه د خلای
 په عبادت، نمونځ او طاعت کښ تیره کړه۔ په صبا له بله ورځ بیا حاضر شوم۔ او د
 عاجزی مخ م په زمکه کښودلو، حکم یه راته افرمائیلو۔ چہ کښینه۔ زه کښیناستم
 بیائے ارشاد افرمائیله ”چہ پورته اوکوره۔ ماد آسمان په لوری پورته اوکتل۔
 ټپوس یه افرمائیله چہ ترکومه پورے د نظر لیکبري۔ ماعرض اوکړو۔ ترعرش
 معلی پورے۔ بیائے راته عرض اوکړو۔ چہ بنکته اوکوره۔ ماد زمکه طرفته نظر
 اوکړو۔ بیائے راته هم ټپوس اوکړو۔ چہ ترکومه ځایه دے نظر لیکبري۔ ۹۰ ما
 عرض اوکړو تر تحت الثری پورے۔ بیائے راته حکم اوکړو چہ اوس بیا یوزر
 ځله دسورت اخلاص تلاوت اوکړه۔ ماد دے حکم تعمیل اوکړو۔ نو بیائے
 راته افرمائیل۔ چہ د آسمان طرف ته اوکوره او وایه چہ ترکومه د نظر
 لیکبري۔ ماعرض اوکړو چہ د حق سبحانه تعالی د عظمیونو د حجاب پورے
 بیائے راته افرمائیل چہ سترگه پټه کړه۔ ا ما سترگه پټه کړه۔ بیائے

ارشاد افرمایہ۔ ”ستر کے پرانہ“! ماستر کے پرانستے۔ بیا حضرت مرشد
خپے دو لکھتے مبارکے حماستر کو تہ مخامخ اوتیوے۔ اووے فرمائیل۔ چہ
خہ وینے؟ ماعرض اوکرو۔ اتلس زرہ عالموندہ وینم۔ چہ حماد خلتہ
دا خبرا واوریدلہ۔ نواوٹے فرمائیل۔ چہ بس! اوس ستا کار پورا شو۔
بیائے یوے خبستی طرف تہ اوکتل۔ چہ مخامخ پرتہ وہ۔ اووے فرمائیل چہ
دا اوچتہ کرہ۔ ماہخہ خبستہ اوچتہ کرہ۔ دہفہ دلا ندے خاہ اشرفی پرتے
وے۔ اووے فرمائیل۔ چہ دایوسہ اوپہ فقیرانوئے خیرا کرہ۔ پناچہ مادھغوی
دحکم مطابق عمل اوکرو۔

دادے حضرت خواجہ بزرگ دیر طریقت حضرت خواجہ عثمان
ہارونی خہ لبرشان حال چہ دے یوے واقعہ نہ دھغوی داوچے عرفانی
مرتبے اندازہ لگید لے شی۔ اوور سرکہ اہم معلومید لے شی چہ ہر کلاہ د
خواجہ بزرگ د عرفانی مرتبے ابتداء دومرہ عظیم الشانہ وہ۔ نوچہ رستو
بہ ددوی روحانی مرتبہ کنس خومرہ ترقی شوے دہ۔ اوخومرہ اوچتہ
بہ وہ۔ **قدس اللہ علیہ**

ضروری وضاحت

دخواجہ بزرگ دا واقعہ چہ پہ مختلفو تذکر وکنس پہ پورتنی تفصیل
سرکہ بیان شوے دہ۔ دپارادے چہ بعض ضروری وضاحتونہ پیش کر لے
شو۔ پہ دے باندے یو تحقیقی نظر اچول ضروری گنرو۔

(۱) پہ دے سلسلہ کنس دہولونہ اولئی خبرہ دادہ۔ چہ حضرت خواجہ
بزرگ چہ دخیل بیعت دا واقعہ پہ خہ طریقہ سرکہ بیان
فرمائیلے دہ۔ ددے نہ بعض تذکرہ لیکو تکر پہ غلطی سرکہ نتیجہ
اخیستے دہ۔ چہ حضرت خواجہ بزرگ تہ پہ دو لکھو اوور کوکنس کمال

مرتبہ حاصلہ شوے وہ۔ نوپہ دغہ وجہ حضرت خواجہ بزرگ کہہ دخیل
پیر طریقت نہ پیر نر رخصت اخیستے وی۔ اوہم درے نمونے خیال
اوقیاس پہ وجہ د کتاب "خواجہ غریب نواز" مؤلف لیکلی دی۔ چہ:-
"حضرت خواجہ بزرگ فقط دوکانیم کالہ دخیل پیر طریقت پہ خدمت
کبن پاتے شوے وو"

لیکن واقعات دادی چہ درے موجودہ دور د مؤرخان و اتذکرہ
لیکونکو داوینا صحیح نہ دہ۔ حضرت خواجہ بزرگ چہ دخیل مرشد
قبلہ پہ خدمت کبن خومرہ مودہ تیرہ کرے دہ۔ دھغہ پہ حقہ حضرت
اخوند ر ویزہ فرمائی:- (د فارسی نہ ترجمہ)
"نقل دی دمعین الدین چشتی نہ۔ چہ ہر کالہ پہ خدمت دشیخ عثمان
ہارونی کبن حاضر شرم۔ پہ ہغہ وخت کبن یے زہ دشیخ والی مرتبہ تہ
اور سو و لم۔ لیکن دھغہ نہ روستو شل کالہ زمانہ م د حضرت مرشد قبلہ
خد متونہ او کپل۔ چنانچہ دھغی جانماز او بستر کہہ م پہ او رہ پورتہ
کرے وہ۔ او دھغی پہ خدمت کبن بہ روان ووم"

(۲) حمّا (عبدالحمیم اثر) مخدوم محترم اور معظم جناب آغا سید عنایت
علیشاہ قادری، چشتی پمپلہ یوہ مقالہ کبن فرمائی:- (دارد و نہ ترجمہ)
"خواجہ بزرگ چہ د حضرت خواجہ عثمانی ہارونی پہ خدمت
بابرکت کبن اور سیدہ بیعت یے او کپ۔ شیخ کامل پہ یونظر سرہ درجہ د
کمال تہ اور سو و لو۔ دھغہ نہ پس دخیل شیخ پہ خدمت کبن پہ
سفر او مضری کبن ترشل کالہ پورے پاتے شو"

درے پورتہ دوکانہ علاوہ پہ نور و تلو پخوانو تار پخوانو اتذکرہ کبن
دامتفقہ روایت درجہ دے چہ د بیعت کولونہ پس خواجہ بزرگ پورہ
شل کالہ دخیل پیر طریقت پہ ملگرتیا کبن عالم اسلام سیاحت او کپرو۔
لہ مقالہ "خواجہ معین الدین حسن" صفحہ ۷۷۔

(۲) دویمہ خبرہ چہ دھغے وضاحت ضروری ہے۔ ہفغہ دادہ۔ چاہ
 دپورتی بیان نہ معلوم میری۔ چاہ حضرت خواجہ بزرگ چہ د
 بخارانہ راروان شو۔ نو اگرچہ بغداد تہ راتلو۔ اوپہ دغہ ارادہ روان
 وو۔ لیکن پہ منغ لارہ کبں نہ ایران پہ نیشاپور کبں دخواجہ عثمان
 ہارونی سرہ یے ملاقات او شو۔ مرید شو۔ او بیاد مرشد قبلہ پہ ملگرتیا
 کبں یے شل کالہ تیرکپل۔

د دے بیان سرہ بہ ہفغہ بل بحث چہ مخکبں تیر شری دے۔ ہفغہ بہ ہم
 را پہ یاد کرو۔ چہ حضرت خواجہ بزرگ پہ ۵۵۵ھ کبں بخارا اوسمرقند
 تہ اور سیدہ۔ او ترس ۵۵۹ھ یے ہلتہ درس لوستلو۔

د دے دوارو مجتولوپہ نتیجہ کبں مونزہ دا اوپچہ خواجہ بزرگ پہ
 ۵۵۹ھ کبں د سمرقند او بخارانہ چہ راروان شری وی۔ نو پہ ۵۶۲ھ
 کبں بہ نیشاپور تہ راغلے وی۔ پہ ۵۶۴ھ کبں بہ یے دخواجہ عثمان
 ہارونی نہ بیعت کرے وی۔ او بیاتر ۵۸۰ھ پورے بہ دھغوی پہ خدمت
 کبں پاتے شو وی۔

لیکن د دے پورتہ دوارہ خبر و سرہ مونزلہ دادوہ نورے خبرے ہم
 پہ خیال کبں ساتل پکار دی۔ او ہفغہ دادی :-

(۱) یوہ خبرہ دادہ۔ چہ خہوخت خواجہ بزرگ بیعت او کر۔ نو پہ پسے
 سمدستی روستو حضرت خواجہ عثمان ہارونی د دنیاے اسلام پہ
 سیاحت روان شو دے۔ او دپورہ لس کالہ سیاحت نہ روستو بغداد
 تہ راغلے دے۔

(۲) دویمہ خبرہ دادہ۔ چہ پہ مختلفوت ذکر و کبں دامشہور روایت
 بیان شری دے۔ لکہ عظاممخدوم مکرم سید عنایت علی شالہ ضیاء
 جعفری پہ خیلہ مقالہ کبں لیکے :- (داردو نہ ترجمہ)

”خواجہ بزرگ د حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی
 پہ خدمت کین حاضر شو۔ دھوئی نہ یے فیوضات حاصل
 کرل۔ او د دعائے سیفی اذن یے دھوئی نہ واخیست۔

دے پورتنور وایتونوپہ بناء کہ موبز دا او منوچہ خواجہ بزرگ چہ د
 بخارانہ راروان شو۔ عراق (بغداد) تہ تلو۔ لیکن پہ منخ لاراکین
 پاتے شو اوپہ سنہ ۵۴۰ کین یے دخواجہ عثمان هارونی نہ بیعت اوکرو۔
 نوپاد دے خبرے سرکہ لازما دام منوچہ دوئی د سنہ ۵۴۵ نہ روستود
 خیل مرشد قبلہ سرکہ چہ پہ سفر روان شول۔ نولس کالہ پس پہ سنہ ۵۴۵
 پہ اول گل بغداد تہ بہ رسید لے وو۔ مگرد دے خبرے منل دامشکلات
 پیدا کوئی۔ چہ بیا د حضرت خواجہ بزرگ او حضرت میر میران غوث الاعظم
 دستگیر ملاقات ممکن کید لے نہ شی۔ ٹکڑ چہ حضرت غوث پاک پہ
 سنہ ۵۴۲ کین وفات شو دے۔

پہ دے وجہ حماد اخیال دے۔ چہ مختلفو موثر مانوچہ د بخارانہ د
 خواجہ بزرگ پہ سنہ ۵۴۵ کین راروانیدل بنودلی دی۔ نودغہ بیان خوشیج
 دے۔ لیکن دایان بہ یے صحیح نہ وی۔ چہ عراق (بغداد) تہ تلو لیکن پہ منخ
 لاراکین پہ نیشاپور کین پاتے شو۔ بلکہ زیات صحیح بد اوئی۔ چہ حضرت خواجہ
 بزرگ د خیل کوم استاد سرکہ د سمرقند نہ راروان شو وی۔ اوپہ سنہ ۵۴۵
 کین چہ پہ دغہ بہ د دوئی عمر مبارک ۲۳ کالہ وو۔ د بخارا اوهرات پہ
 لاراکہ عراق تہ رسید لے وی۔ او دلتہ بہ یے د بغداد د مختلفو مشاہیر و
 عالمانو نہ د دینی علمونو تکمیل کرے وی۔ اوہم پہ دغہ دوران کین بہ یے د
 حضور غوث پاک نہ ہم فیض حاصل کرے وی۔ اوپہ خصوصیت سرکہ
 د ”دعائے سیفی“ اذن بہ یے ترینہ اخیستے وی۔ او بیا چہ پہ سنہ ۵۴۲ کین
 حضور غوث پاک وفات شو وی۔ نو حالہ بہ دوئی د ایران نیشاپور تہ رافلی و۔

دغلہ وخت بہ ددوئی عمر مبارک ۲۵ کالہ وو۔ اودلتہ بہ یے پہ ۵۴۳ھ
 کبں دحضرت خواجہ عثمان ہارونی نہ لاس نیوے کرے وی۔ یہ اصل کتبہ
 دخواجہ بزرگ اودغوث الاعظم دملاقات دامسلکہ یوہ مشکلہ تاریخی
 مسئلہ دکا۔ اوپیر مورخان یے پہ شک کبں اچولی دی۔ دمثال پہ طور
 مولانا عبدالحلیم شرہ لکھنوی مرحوم پھیل کتاب "خواجہ معین الدین چشتی" کتب لکھی
 "بعض خالقو دایکلی دی۔ چتہ حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر
 جیلانی سرکہ دخواجہ بزرگ ملاقات شوے دے۔ مگودا خبرہ۔ علم
 معلومیری۔ تحکچہ حضرت غوث الاعظم ددوئی بغدادتہ دراتلونہ
 مخکبں پرربیع الثانی سال۵۴۳ھ کتبہ وفات شوے وو۔"

چنانچہ ہم دے قسم تاریخی مشکلا تو حل کولو دپارہ دغلہ توجیہ چہ مونیرہ
 بیان کرلہ۔ یہ غیر دے نہ دامشکلہ مسئلہ حل کیدلے نشی۔ اوندہ درے مشہور
 تاریخی روایتونو تطبیق راتلے شی۔

مہونہ دا خیال دے۔ چہ دخواجہ بزرگ دبیعت کولو صحیح تاریخ ہم دغلہ
 ۵۴۳ھ دے اودرے نہ مخکبں ددوئی دحضور غوث پاک نہ فیض حاصل کرے
 وو۔ ہرکلہ چہ حضور خواجہ بزرگ پہ روحانی طور سرکہ پہ برصغیر
 پاک وھند کبں دغوث الاعظم عبد القادر جیلانی جانشین ہم دے۔ نوچیرہ
 ممکنہ دکا۔ چتہ غوث پاک دوفات نہ مخکبں خدائی محل علی شانہ داسے اسباب
 جوہر کرے وی چہ ددوئی دے بغدادتہ تشریف راوے وی۔ اودھوئی نہ دے
 فیض حاصل کرے وی۔ ددے تاریخی مشکلہ مسئلہ دحل کولو دپارہ چہ کوم امکاتی
 وجہ مونیرہ پورتہ بیان کرلہ۔ ہم درغے پہ بنیاد مونیرہ روستو دخواجہ
 بزرگ دثرونہ مبارک حالات پہ تاریخی ترتیب سرکہ بیان کرے دی۔ اودوئی
 دبیعت کال مونیرہ ۵۴۲ھ کتبہ لے دے۔

د بیعت نہ روستو

حضرت خواجہ بزرگ چہ خہ وخت د حضرت شیخ المشائخ خواجہ عثمان
 هارونی علیه الرحمة نه لاس نیوہ اوکړه. نو هغه نه خو ورځ روستو د
 دوی پیر طریقت حضرت خواجہ هارونی د بج په سفر روان شو -
 په دے سفر کښ خواجہ بزرگ د خپل پیر طریقت سره ملگره وو -
 مکه شریفه ته لاړل بج یی او کد اړه. او بیا د هغه ځای نه مدینه منوره ته
 لاړل. او د حضرت رسول مقبول محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم د روضه مبارکه
 زیارت او سلام یی او کړلو. بیا د دے ځای نه بدخشان (موجوده سمت
 شمالی افغانستان) ته راغلل. او په دے ځای و شا علاقه کښ چاه کوم
 اولیاء الله او مشائخ وو. د هغوئ سره یی ملاقاتونه او صحبتونه او شول.
 غرض دا چاه پوره لس کاله یی پدے سیاحت کښ تیر کړل. او په
 ۸۲۰ هـ کښ په دویم ځل بغداد ته راغلل.

د ابه معاومول غواړي چاه په دے لس کاله زمانه کښ دوی د
 بدخشان نه علاوه د نور کومو کومو علاقو سیاحت کړه دے. ځکه چاه
 د اړیکه ممکنه ده چاه هم په دے اولنی لس کاله سفر کښ دوی د موجوده
 سمت شمالی افغانستان نه علاوه د افغانستان سمت مشرقی او وادی
 پلینورا ته هم تشریف راوړه وی -

خه موده په بغداد کښ د قیام نه پس حضرت خواجہ عثمان
 هارونی او د هغوئ په ملگر تیا کښ حضرت خواجہ بزرگ بیا په سفر
 روان شول. او پوره لس کاله پس په ۸۲۰ هـ کښ په دویم ځل بیا
 بغداد ته راغلل. د حضرت خواجہ بزرگ مشر خلیفه حضرت قطب الدین
 بختیار کاکی علیه الرحمة یو کتاب لیکل دے د هغه "دلیل العارفین" نوم دے.

پہ دے کنبے ر خواجہ بزرگ حکایات اور ملفوظات جمع کړی دی۔ پہ دغه کنب
خواجہ بزرگ نه یو دار وایت ئے لیکے دے چہ رة دخیل مرشد قبله خوا^{ده}
عثمان هارونی سرکه په "سیوستان" کنب وم۔ دیو درویش خواجہ
صدرالدین سز ملاقات او شو۔

دلته د دے حوالے ذکر کولونه جو نر۔ غرض په لفظ "سیوستان" کنب دے۔
د پخوانو مسلمانانو جغرافیہ لیکونکی لکه ابن حوقل بخدادی د س^{۳۴} ر
جغرافیائی نقشے نه معلوم یري۔ چہ پداغه زمانه "سیوستان" د هغه علا
یا صوبے نوم وو۔ چہ د موجوده سکهر نوم بنهر نه مغرب او شمال طرفته تر
بد هیه (ضلع) پیرک غازی خان۔ میان والی۔ پیرک اسماعیل خان
بنوں۔ کوهاپ۔ پیسور) او تر طولان (موجوده کوٹله) ویزن پورے ی
حدود رسید لے وو۔ د دے "سیوستان" د مرکزی مقام نوم ابن حوقل
"سدوسان" لیک دے۔ ابو اسحاق اصفهري "سیوان" لیک دے۔ بشاری مقلدی
(ص ۳۰۵) "سدوستان" لیک دے۔ په موجوده جغرافیہ سندھ کنب د دے
علاقے نوم سهوان دے چہ د بشاری سندھ (لار) علاقہ د دے حای
نه شروع کیږي۔

د دے پورته وضاحت مطلب داشو چہ حضرت خواجہ بزرگ
د خیل پیر طریقت خواجہ عثمان هارونی په ملگرتیا کنب د سابق صوبه
سندھ هغه علاقہ چہ د دریائے سندھ نه خیل غار په ته ده د دے حای
هم کړے وو۔ او د دے په بناء د اوٹیلے شو چہ تر موجوده سکهر اوسپوهن
پورے د سیاحت په دولر کنب د وٹی به د وادی پیسور وادی کړم۔
اوبلوچستان دوره هم فرمایلے وی۔ په هغه زمانه خراسان د موجود
کوٹیه او قلات د ویزن نو د شمال مغزی او مغزی خه حصے هم نوم وو۔
په س^{۵۸۲} کنب چہ په درثیم خل بغداد شریف ته راغلل۔

نودلتہ دھو و رختیرو لونہ پس حضرت خواجہ بزرگ دخیل پیر
طریق نہ بغداد شریف پہ مقام اجازت و اخیستلو۔ یوخل بیائے
دعالم اسلام سیاحت شروع کرلو۔ اوڈ تہ لونہ اول دجج گذار لو پہ ارادہ
روان شول۔ پہ دے سفر کبیں دوری د دمشق (شام) پہ لارہ ہجارتہ اور سید
مکے معظمتہ لارل بجج یے او گذارہ۔ بیامد پیے منورے تہ راغے د پاک رسول
د روضے مبارکے زیارت تے او کر۔ او د دے حائی نہ بغداد تہ راروان شو۔
پہ لارہ کبیں یے د علماء و مشائخوسرہ ملاقاتونہ او کرل۔ او پہ ۸۳ھ
کبیں پہ خلورم محل بغداد شریف تہ راغے۔ بغداد شریف تہ د دوئی
د اہم ہفتہ راتل دی۔ چہ مونہ بخکبیں پہ تفصیل سرہ پرے بحث
کپے دے۔ او پہ دے موقع باندہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ
د دوری نہ بیعت کرے و۔

دایرہ حضرت خواجہ بزرگ تقریباً دوا کالہ پہ بغداد کبیں او سید لے و۔
او لکہ چہ بخکبیں ورتہ اشارہ شوے د۔ ۸۶ھ پہ شاوخوا کبیں یے بغداد
سرہ نودے د او وے میلونو پہ فاصلہ پہ "سنجان" نومے مقام کبیں حضرت
خواجہ نجم الدین کبریٰ علیہ الرحمۃ تہ ہم فیض حاصل کرے و۔

د دے حائی نہ چہ دوری روان شول۔ نو ہمدان تہ لارل۔ پہ د سلسلہ
کبیں د کتاب "اخبار الصالحین" صفحہ ۷۷ او کتاب خزینۃ الاصفیاء جلد ۱
صفحہ ۷۵ ہفتہ روایت صحیح نہ دے۔ چہ حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ
د ہمدان پہ مقام کبیں د حضرت خواجہ شیخ یوسف ہمدانی علیہ الرحمۃ سرہ
ملاقات کرے و۔ حکہ چہ ہم پہ د غہ کتاب "اخبار الصالحین" او نور و تہ
تذکرہ کبیں پہ وضاحت سرہ یے د الیکلی دی۔ چہ حضرت شیخ یوسف
ہمدانی پہ ۳۵ھ کبیں وفات شوے دے۔ نو ہر کالہ چہ خواجہ
بزرگ پہ ۳۷ھ کبیں (یعنے د خواجہ یوسف ہمدانی وفات نہ د کالہ پس)
۷۷ د احاشیہ پہ صفحہ ۲۱۳ کبیں ملاحظہ کری۔

پیدا شوے دے۔ نو ددوئی دواہ و ملاقات امکان خرننگ کید لے شی۔ ۹

خواجہ بزرگ دھمدان نہ بیا تبریز تہ راغے۔ و تیلے شی۔ چہ دلتہ
 یے دحضرت ابوسعید تبریزی علیہ الرحمۃ سرکہ ملاقات او شو۔ یو خورخے یے
 ددوئی سرکہ تیرے کہے۔ حضرت شیخ ابوسعید دخیل وخت مشہور ولی اللہ
 تیر شوے دے۔ پہ زرگونو مریدان یے وو۔ او یا کسان یکبن دیر مشہور اونا مور
 بزرگان تیر شوی دی۔ چہ یو دھونہ حضرت شیخ جلال الدین تبریزی علیہ
 الرحمۃ و وروستو دغہ حضرت شیخ جلال الدین تبریزی دحضرت شیخ
 شہاب الدین مرید شوے وو۔ او دھغہ پہ نامور و خلیفہ کاو کبن صاحبیری
 خواجہ بزرگ بیاد تبریز نہ اصفہان تہ تشریف راوہ لو۔ او
 دلتہ دتاج الدین محمود اصفہانی سرکہ یے ملاقاتونہ او شول۔ دوئی سرکہ یے
 درغے نہ ورا نہ پہ بخدا کبن ہم صحبتونہ تیر شری وو۔ داپور تہ نہ دہ معلومہ
 چہ پہ اصفہان کبن دوئی خومرہ ورخے تیرے کہے دی۔ بیاد دغہ ہائی نہ
 لہ تبریز دایران یو مشہور بنہر دے۔ چہ دترکے او ایران پہ سرحد
 باندا دے دمجیرہ کیس پین پہ مغربی غارہ واقع دے۔ ۶

۱۰ حضرت شیخ ابولعقب یوسف ہمدانی دخیلہ وخت امام ارے مثلہ
 عارف و دھمدان پہ خواکبن پہ۔ "بوزنجو" نوے کلی کہے اوسیلہ۔ پہ سئلہ کہ کبن پہ
 شوو۔ دوالد ماجد نوم یے ابویوب حسین ابن شعیب وو۔ دشیخ ابوعلی فارمد گزید
 وو۔ درغے نہ علاوہ دشیخ عبد اللہ جوئی۔ شیخ حسن سہنائی۔ او ابواسحاق شیرازی
 نہ یے ہم فیض حاصل کرے وو۔ حضرت محی الدین عبد القادر جیلانی پہ علم تصوف کبن د
 دوئی نہ فیض حاصل کرے وو۔ مولانا عبد الرحمان جامی پخیل کتاب فحاشات الانس کبن
 دخواجہ یوسف ہمدانی ددرے تالیفاتو نومونو ذکر کرید ہے۔

(۱) "منازل السالکین" (۲) "منازل السائرین"

(۳) "زبدۃ الحیوۃ" (علیہم الرحمۃ الغفران) (کتبہ السیاحین)

نہ ہے۔ خرقان "تہ تشریف را پرلو۔ د" خرقان پہ شاوخوا علاقہ کبیں ہے نہ
وعظ، تبلیغ، اور وحلی فیوضاتو خور و لو کبیں روغ دوا کالہ تیر کرل۔
اود دے حایئے نہ بیا آسترا باد تہ روان شول۔

پور تہ چہ کوم بیان او شو۔ دھخ پہ تفصیل چہ نظر واجوؤ۔ نو
داسے معلومی پچہ خواجہ بزرگ "د خرقان نہ استرا باد نہ پچہ
سہ^{۸۸} کبیں روان شویدے۔ او کہ فکر او کپرو نور اہم نفعہ کال دے۔
چہ پہ دے کبیں دے "تراش" پہ مقام د شہاب الدین غوری اور اجہ پرتوی
راج ترمنجہ جنگ شوے وو۔ راجہ پکبیں ہر شرے وو۔ او مسلمانانوتہ فتحہ
حاصلہ شوے ویا۔

حضرت خواجہ بزرگ چہ استرا آباد تہ تشریف را پرلو نودلتہ
یے درے حایئے د مشہور کامل ولی حضرت ناصر الدین سرک ملاقات او شو۔
حضرت ناصر الدین د پیر اور د عمر خاوند وو۔ دغہ وخت دھوئی عمر
دوا پیاسہ شپیر^{۸۹} شے کالہ وو۔ او پہ دوا وانسطوسرک د حضرت بایزید بسطامی
علیہ الرحمہ وو۔ پدے لحاظ دایوہ قابل احترام ہستی دے۔ حضرت خواجہ بزرگ
خہ مودہ د دوئی سرک تیرک کچہ او فیوضات ہے ترینہ حاصل کرل۔

د استرا باد نہ چہ خواجہ بزرگ را روان شو۔ نو د مختلفو علاقو د
سیاحت نہر وستوہرات تہ را ور سید دے۔ دلتہ د حضرت خواجہ عبد اللہ
انصاری (متوفی ۸۸۷ھ) مزار مبارک واقع دے۔ حضرت خواجہ انصاری پیر
لوی ولی د خدا ہے تیر شوے دے۔ حضرت داتا گنج بخش ہم د دوئی نہ فیض
حاصل کرے وو۔

حضرت خواجہ بزرگ چہ ہرات تہ راغے۔ دورے بہ باہر کر حیدلو۔
اوشپہ بہ د حضرت خواجہ انصاری مزار مبارک تہ حاضریدلو۔ دلتہ بہ
تولہ شپہ پہ عبادت تیر ولہ۔ او د ماخوستن پہ اورس بہ ہے سہارنویج گذارو۔

دوئی دلتہ خہ مودہ تیرا کرپہ۔ خوچہ خلق پرے رامات شول۔ نودھرات
نہ دسبز۔ آر پہ لوری روان شول۔

پہ سبز وار کنبں د خہ مودے تیر و لونہ پس خواجہ بزرگ بلخ
تہ تشریف یو رلو۔ اوہلتہ یے د حضرت شیخ احمد حضور یہ علیہ الرحمۃ
پہ خانقاہ کنبں قیام او فرما ئیلو۔ پہ بلخ کنبں یو مشہور نا مر حکیم اولسنی
عالم وو۔ پہہ د حکیم ضیاء الدین فلسفی پہ نوم مشہور وو۔ ہذہ د خواجہ
بزرگ مرید شو۔ پہ لبر وو و جو کنبں یے د ہذہ تربیت او فرما ئیلو۔ د خلافت
خرقہ یے ورتہ و رکپہ لو پہ بلخ کنبں د خہ مودے تیر و لونہ پس حضرت خواجہ
بزرگ غزنی تہ راروان شو۔

داسے معلومی چہ غزنی تہ دوئی پہ سنہ ۹۱۱ھ کنبں رار سید لے وی۔
اوچہ د تاریخی واقعات سورہ یے مقایسہ اوکرو۔ نو د ہذہ نیتہ د چہ پہ دے
نیتہ حضرت شہاب الدین غوری الملقب پہ معز الدین محمد ابن سام
غوری د دہلی۔ اجیر۔ سرسوتی۔ سامانہ۔ کھرام۔ ہانسی۔ قنوج د فتح نہ
ویرکا رشوے وو۔ او پریلوئی مال غنیمت سرکا واپس غزنی تہ راروان شو۔

پہ غزنی کنبں چہ پہ دے زمانہ کنبں کوم اولیاء اللہ موجود دی۔ پہ ہف
کنبں د شیخ عبد الواحد برہان غزنوی نوم زیات مشہور دے۔ باکمالہ بزرگ وو۔
د د پہ مریدان کنبں حضرت شیخ نظام الدین ابوالمؤید مشہور بزرگ دے۔ د شیخ
جمالی کتبہ پہ روایت د دوئی سورہ د حضرت خواجہ بزرگ ملاقات تیر شو وو۔
دانہ معلوم چہ پہ غزنی کنبں حضرت خواجہ بزرگ خومرا مودہ
تیرا کرپہ دے۔ البتہ د بعض نور و واقعاتونہ پہ قیاس د اندازہ لکرو لے شر
چہ دوئی پہ سنہ ۹۱۱ھ کنبں د غزنی نہ د کابل پہ لارہ باند راروان شرے
وو۔ او د غے نہ روستو د پینور پہ لارہ باند لاہور تہ یے تشریف لاؤ وو۔
لکہ چہ کنبں مویزہ د داتا گنج بخش پہ تذکرہ کنبں پرے بحث

کپے دے۔ لاہور تہہ حضرت خواجہ بزرگ دراتلونیہ کال سنہ ۶۰۱
 بنو دے شوے دے۔ اودا بیان دے شیخ جمالی کنبوہ دے تالیف "سیر العارفین"
 دے۔ لیکن دے شیخ جمالی پہ دے پور تہ بیان چہ نظر واجو و۔ نو دے نتیجہ تہ
 رسیہ وچہ لاہور تہ دے خواجہ بزرگ دراتلونیہ صحیح نیتہ پہ حقیقت کنب
 سنہ ۶۹۶ کید لے شی۔

پہ دے کال چہ دوئی دلتہ راغلل۔ نو دے حافظ محمد اسلام دروایت
 مطابق یے دلتہ لس میاستے تیرے کرے۔ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ
 پہ مزار مبارک یے اعتکاف اوفر مائیلو۔ اود دے نہ پس بیامبتان تہ لارل۔
 پتھہ کالہ یے ہلتہ تیر کپل۔ او پہ سنہ ۶۹۶ کنب دوبارہ لاہور تہ راغلل۔ پدے
 اعتبار شیخ جمالی چہ پہ سنہ ۶۹۶ کنب حضرت خواجہ بزرگ دلاہور راتل
 بیان کپری دی۔ دایے پہ حقیقت کنب حضرت خواجہ بزرگ پہ دوئم حل
 لاہور تہ دراتلونیہ واقعہ بیان کپے دے۔

دے پورتنی تفصیل پہ رنر اکنب چہ خواجہ بزرگ پہ (سنہ ۶۹۶)
 کنب پہ اول حل دراتلونیہ روستولس میاستے او پہ دوئم حل پہ (سنہ ۶۹۶)
 دراتلونیہ روستو تقریباً دے کالہ پہ لاہور کنب تیر کپری دی۔ ویلے شوچہ دوئی
 خہ کم ازہیات خلور کالہ پہ لاہور کنب تیر کپری وؤ۔

شیخ جمالی داہم وائی۔ چہ دشہاب الدین غوری دے شہادت سنہ ۶۰۲ دوا
 پہ وخت کنب خواجہ بزرگ پہ لاہور کنب و و۔ حضرت شیخ حسین زنجانی
 (متوفی سنہ ۶۰۶) سرکہ یے محبتونہ لرل۔ (و بیا دے شیخ زنجانی علیہ الرحمہ
 نہ یے رخصت و اخیتلو اودہلی تہ روان شو۔

ہر کالہ چہ دے شیخ شہاب الدین غوری دے شہادت نہ روستو پہ دہلی
 باندے حضرت قطب الدین ایبک بادشاہ شوے و و۔ نو دے مطلب دا
 شو۔ چہ حضرت خواجہ بزرگ پہ سنہ ۶۰۳ کنب قطب الدین ایبک بادشاہی

پہ زمانہ کنس دپتیا لے پہ لارہ باندے دہلی تہ تشریف ورے وو۔

حمونیرک داویناچہ خواجہ بزرگ پہ ۹۰۳ھ کنس دہلی تہ تشریف ورے دے۔ درے تائید دیوے بلے واقعہ نہ ہم کیری۔ چہ مونیرک روستو حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر پہ تذکرہ کنس بیان کرے دے۔ دھغ خلاصہ دادا۔ چہ خہ وخت حضرت خواجہ شہ جلال الدین تبریزی۔ حضرت شیخ قطب الدین بختیار کاکی۔ او حضرت شیخ اوحد الدین کرمانی درے وارہ دے۔ بغداد شریف نہ راروان شول۔ ملتان تہ کہ حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکر یا حائی تہ راغلل۔ دغہ زمانہ ملتان باندے ناصر الدین قباچہ حکومت وو۔ او دغلثہ دوئی تہ معلومہ شوہاچہ حضرت خواجہ بزرگ دہلی تہ تشریف ورے دے۔ دے درے وارہ بزرگ انوچہ دلتہ خہ ورے تیرے کرے۔ نو حضرت جلال الدین تبریزی واپس غزنی تہ لارہ لو۔ حضرت اوحد الدین کرمانی دبلوچستان پہ لارہ واپس بغداد شریف تہ لارہ لو۔ خواجہ فرید الدین گنج شکر چہ پہ دغہ نیتہ ہلک ووہغہ ہم ورسرہ بغداد تہ لارہ۔ او حضرت قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ دخیل مرشد قبلہ خواجہ بزرگ سلام لہ دلاہوریہ لارہ باندے دہلی تہ لارہ لو۔

پہ دے پورتنی بیان بہ دتاریخ پہ رنہ کنس غوراو کر وو۔ سلطان شہاب الدین غوری پہ ۷۵۵ھ تا ۷۵۸ھ کنس۔ دبیل اوکجات فتح کر وو۔ نو دملتان۔ اوچ۔ دیول یعنی تمامی سندھ دفتح نہ روستو خپل سپہ سالار علی کرمخا۔ یے پہ سندھ باندے والی مقرر کر وو۔ او بیاچہ پہ ۷۶۲ھ کنس یے لاہور فتح کر وو۔ نو علی کرمخا یے دسندھ نہ رابدل کر وو۔ دلاہور نائب الحکومت یے کر وو۔ او دھغہ پہ حائی باندے یے۔ ناصر الدین قباچہ۔ دسندھ نائب الحکومت کر وو۔ بیاچہ ددہلی اوامیر دفتح نہ پہ ۷۹۹ھ کنس راواپس شو۔ نو پہ دہلی باندے۔ قطب الدین ایبک۔ نائب الحکومت کر وو۔

اوبیا چہ سن ۱۰۲۱ھ کنیں پہ پنجاب کنیں دگ کھر قبیلے بغاوت اوکراؤ ہن شورش
دختم کولو د پارا پچیلہ راغے۔ اود غہ شورش مختم کراو پہ سن ۱۰۲۱ھ کنیں
لاہور تہ راغے نو قطب الدین ایبک "یہ ہم ہغہ شان بد ستور د دہلی
نائب الحکومت اوسا تہ چہ روستو پہ سن ۱۰۲۱ھ کنیں دشہاب الدین غوری
شہادت نہ پس قطب الدین ایبک د دہلی بادشاہ شو د ایبک د مرگ
سن ۱۰۲۱ھ کنیں د ایبک پہ حائی چہ شمس الدین التمش بادشاہ شو۔ نو قباجہ
د خیلے خود مختاری اعلان اوکراو۔

درے تاریخی پس منظر پہ رہنرا کنیں چہ پہ پورتنی بیان نظر واجو
نو معلومہ شی۔ چہ دا خوبصورت چہ د حضرت قطب الدین بختیار کاکی
ملتان تہ د تشریف راو پرلو پہ نیتہ پہ ملتان د ناصر الدین قبا چہ
حکومت وو۔ حکم چہ سن ۱۰۲۱ھ نہ ہغہ دلتہ حکمران وو۔ لیکن د بحث
خبرہ د ادلا چہ خواجہ بختیار کاکی د سن ۱۰۲۱ھ نہ روستو تشریف راو رہے دے۔
اود نتیجہ مونہ درے نہ اوباسو چہ کہ حضرت خواجہ بزرگ بختیار کاکی پہ
سن ۱۰۲۱ھ کنیں ملتان تہ راغلے وے۔ نو حضرت خواجہ بزرگ بہ یے ملتان
کنیں لید لے وے۔ کہ پہ سن ۱۰۲۱ھ کنیں راغلے وے۔ نو بیابہ یے پہ لاہور کنیں
لید لے وے۔ پہ دے وجہ لازم ابہ ہم دا اوچہ خواجہ بختیار کاکی د سن ۱۰۲۱ھ
پہ آخر کنیں ملتان تہ راغلی وو۔ اود حضرت بہاء الدین ذکریانہ چہ ورتہ
معلومہ شوی وی۔ چہ حضرت خواجہ بزرگ دہلی تہ تشریف ورہے دے۔
نودوی بہ ورہے ہم پہ دغہ کال سن ۱۰۲۱ھ دہلی تہ روان شوی وی۔

پہ دے اعتبار د خواجہ بختیار کاکی علیہ الرحمۃ دہلی تہ د رسید لو
کال سن ۱۰۲۱ھ کیدلے شی اوہر کلا چہ خواجہ بختیار کاکی علیہ الرحمۃ دہلی
تہ اور سیدہ نودوی سرلاو حائی خواجہ بزرگ یو کال نور پہ دہلی کنے
فرمائیے دے۔ بیابہ پہ دہلی کنیں خواجہ بختیار کاکی علیہ الرحمۃ پچیل حائی

باندے قائم مقام پر رہے۔ (او دوئی پہ سنہ ۶۰۵ھ کنہ) اجمیر شریفانہ تشریف
 و پہ رہے۔ اجمیر شریف تہ ذ خواجہ بزرگ خواجہ جگن معین الحق
 والملة والدين حسن سنجرى چشتى اجمیری علیہ الرحمة ذ تشریف
 راولو صحیح تاریخ دغہ سنہ ۶۰۵ھ دے او پہ دے سلسلہ کنہ ذ تاریخ فرشتہ
 چاہ کو بیان دے ہفہ بالکل واضحہ دے۔ البتہ پہ دے خبر افسوس دے۔ چاہ
 روستو مؤرخانو تذکرہ لیکو نکو دغہ دغہ صحیح بیان ذ خیلو فرضی او غلطو
 روایاتو افسانہ پہ پردو کنہ داسے پتہ کرے دے۔ چاہ پہ دیرا گرانہ ورتہ
 فکر و سیری۔ ذ تاریخ فرشتہ مؤلف لیکي :-

حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی ذ قطب الدین
 ایبک پہ زمانہ اجمیر تہ تشریف راولو۔ پہ دغہ نیہ پہ اجمیر
 باندہ ذ قطب الدین ایبک ذ طرف تہ۔ حضرت سید حسن مشہری
 المشہور پہ خواجہ خٹک سوار۔ ذ بنہر داروغہ وو۔ ہفہ پہ دیرا
 گرانہ ورتہ او حسن عقیدت سرہ ذ خواجہ بزرگ استقبال او کردو۔
 لکہ چاہ مخکن ۴۳ ورتہ اشارہ شوے دے۔ ذ شیخ جمالی ذ ابیان چاہ خواجہ بزرگ پہ
 ۶۰۲ھ کنہ پہ لاهور کنہ وو۔ او دغہ نہ روستو دہلی تہ روان شویدے۔
 او ذ تاریخ فرشتہ ذ ابیان چاہ خواجہ بزرگ ذ قطب الدین ایبک پہ زمانہ کنہ
 اجمیر تہ لاغلو وو۔ دادو ایلاد و مرہ واضحہ دی چاہ دد پہ رہنرا کنہ ذ موجودہ
 دور مؤرخانو تذکرہ لیکو نکو ہفہ بیان نہ صریحاً غلط ثابتیری کو مچہ پہ
 سنہ ۵۶۱ھ کنہ اجمیر تہ ذ خواجہ بزرگ ذ تلل بنائی۔ او ہر کلہ چہ ذ ثابتہ
 شوہ چہ داروایات غلط دی۔ نویا ذ سنہ ۵۶۱ھ نہ ترستہ سپورہ دے منج
 زمانے کو م واقعات چہ پہ حضرت خواجہ بزرگ پورے تری شوی دی۔ او
 افسانوی رنگ ور کرے شویدے۔ ہفہ یقیناً پتو ل غلط ہے۔ حضرت خواجہ بزرگ پہ
 جب دے دنیا نہ سفر او کردو پہ اجمیر کنہ دفن شو۔ علیہ الرحمة والغفران۔

د بحث او توجه خبره

هر کله چله د معلومه شوله چه حضرت خواجه بزرگ په سپه ۵۹۱ کښه د غزني نه لار وان شوه دے . او په سپه ۵۹۶ کښه لاهور ته رسيدلے دے . نو د دے نه د اهم واضع کيږي چه د سپه ۵۹۶ کښه نه تر سپه ۵۹۷ کښه پورے د غلامخې پيښه شپږ کاله زمانه ي د غزني او لاهور تر منځ په کابل او وادي پيښور کښ تيره کړيدله .

روستومونږه د حضرت سيد مبارک غزنوي عليه الرحمة په تذکره کښ په دې مخبره بحث کړے دے . چه د حضرت سلطان شهاب الدين غوري سره د "ترائن" (۵۸۶ هـ) په اولي جهاد کښ په شمار له دولس زره غازيان وو . او ورپسې (د ۵۸۸ هـ) په دويمه غزا کښ دوه لکمه غازيان وو . چه په دې کښ تاريخ صولت افغاني په روايت يولکھ دولس زره د مختلفو پښتنو قبائيلو غازيان وو . او چه په سپه ۵۹۱ کښ شهاب الدين غوري د دهلي نه را و پس شو . نو د مختلفو پښتنو قبائيلو چه کوم غازيان ورسره وو . هغه ي د اباسيند نه قبله غاړه ته د وادي پيښور په سمه . هشنغر . او قبائلي علاقه سوات . باجوړ . مهنډ . تيرا . او د کوکړه سفيد . او کوکړه سليمان په علاقه کښ آباد کړل . (يعني د موجوده پښور ډويزن او ډيرک ډويزن د اضلاع واد او ايجنسوي په علاقه کښ ي خواره کړل .

د دے دوه تاريخي واقعا توپه رڼا کښ فکر او کړنو داسې معلومېږي . چه حضرت خواجه بزرگ چه د غزني نه لار وان شو . نو د کابل او د کابل نه راښکته د افغانستان په سمت مشرق او د " مغربي پاکستان " د شمالي او جنوبي وزيرستان په علاقه کښ ي د دوه موده تيره کړيدله . او بڼوڼ کوهاټ په لاره باندے پيښور ته په هغه لاره باندے را رسيدلے دے .

پہ کومہ نیتہ چہ حضرت شہاب الدین غوری سرک دپستونو قبائو غازیانو
نہ وادی پینور تہ رارسید لے وو۔ اوبیار و ستود شہاب الدین غوری پہ
مشئی کنب او د حضرت خواجہ خواجگان معین الدین حسن چشتی او
حضرت سید مبارک غزنوی پہ رہنمائی کنب دپستونو غازیانو قبائل دلتہ
آباد شوی دی۔

مونبرہ دا خبرہ دیو خود اسے تاریخی وجوہاتو پہ بناء کوو چہ تراوسہ
پورے پہ ہجے بحث نہ دے شوے۔

(الف) یوہ وجہ دادہ چہ دچشتیہ خاندان سرک دپستونو قبائلو تعلق
پیرزور دے۔ محکب دستانہ د زمانے دیو پستون بزرگ حضرت مدیح
بابا یوسفی بحث تیر شرید چہ دے د حضرت خواجہ ناصر الدین
احمد یوسف چشتی مرید وو۔ اوہم دغہ رنگ د درانی قام مشرینکہ احمد
ہم دے شیخ احمد یوسف چشتی مرید وو۔ اودہ پرے باندا خیل لقب ابدل ایسے
وو۔ یالکہ حضرت شیخ اتو خویسکی شوریائی شو۔ چہ د حضرت شیخ مودود
چشتی مرید وو۔

نوپہ راسے ورھو کنب چاہ پستانہ قبائل د جہاد نہ راو ایس شری وو۔ او
پدے نوے زمکہ (وادی پینور وغیرہ) آبادیدل۔ نوپہ دغہ شان وخت کنب چہ
دروی دمنے شوے پیرخانے یعے سلسلہ عالیہ چشتیہ آفتاب عالم تاب حضرت
خواجہ بزرگ بہ دلتہ راغلے وو۔ نویقنا چہ دوی بہ ترینہ ولاہٹاریدل۔
اود اکید لے نہ شتی چہ خواجہ بزرگ بہ دروی سرورٹے نہ وی تیرے کہے۔

(ب) بلہ وجہ دادہ چہ مونبرہ د حضرت خواجہ بزرگ پہ طریقت
کلر باندے نظر اچول پکار دی۔ حضرت خواجہ بزرگ چہ برصغیر پاک و ہند
تہ لارہوان وو۔ نوکے د عظیم دریاب پہ شان پہ قلارہ۔ سکون او وقار سرہ
رادوان وو۔ او حقیقت ہم دادے چہ دے د روحانیت او عرفان یو عظیم الشان

سمندر و۔ حضرت خواجہ بزرگ پہ روستو تول ژوند چہ یونظر اچو و۔
 نو معلومہ شی چہ ددوی عمر شل کالہ ژوند د خپل پیر طریقت خواجہ
 عثمان هارونی پہ ملگرتیا کښ او بیا په ۸۴۵ ھ کښ د هغوی نه د جدا
 کید لونه پس تر ۹۲۵ ھ یعنی وادی پښور ته د لار سید لو د زمانے پورے
 پرمیله بیله علاقه گر خید لو کښ تیر شوے دے او:

(۱) د خپل وخت مشاهیر و علما و سرکے لیدل کړی د هغوی نه فیض حاصل کړی
 (۲) په هره علاقه کښ چہ کوم نیک بخت خلق وو۔ او د هغوی په قسمت کښ د
 لیکلی وو۔ چہ حضرت خواجہ بزرگ نه فیض حاصل کړی۔ هغه ئے د کمال
 درجے ته رسوولی دی۔ او بیا ئه هم په هغه علاقه کښ د خپل نائب په طو مقرر
 کړیدی او پر پښی دی۔ لکه د بلخ د ضیاء الدین فلسفی او د اصفهان د سید
 تاج الدین محمود مثالونه مومنز د وړاندے دی۔

(۳) او بعض مریدان چہ د ذاتی تربیت د پار کچے د خپل ځان سرکے د هغوی
 ملگری کول مناسب گڼل دی۔ هغه ئے د ځان سرکے اخیستی دی۔ او د دے
 تأیید د هغه روایت نه کیږی چہ "خه وخت خواجہ بزرگ د لاهور نه د هلی
 ته تللو نو خلو یښت مریدان ورسرکے ملگری وو۔ په هره علاقه کښ چہ
 کوم پخوانی اولیاء تیر شوی وو۔ د هغوی په زیارتونو کښ ئے اعتکاف فرمایله
 دے۔ لکه د هرات د خواجہ عبداللہ انصاری، د بلخ د احمد خضرویه او د
 لاهور د شیخ عالی هجویری د اتا کښ بخش مثالونه مومنز د وړاندے دی۔

مومنز د خواجہ بزرگ د دے د عام طریق کار په رنر کښ که فکر او کړو۔
 نو ویله شو چہ په وادی پښور کښ چہ د سن ۱۰۸۰ ھ د زمانے کوم مشاهیر مشایخ
 بزرگان تیر شوی دی۔ او مزارات ئے موجود دی۔ لکه حضرت خواجہ مایح
 بابا د مردان یا خواجہ شیخ علی بن یوسف غزنوی المعروف په بابا صاحب
 د چارسدے شول۔ نو ډیره ممکنه ده۔ چہ حضرت خواجہ بزرگ د

دودی مزالاولہ رائے وی۔ اولتہ ہے اعتکاف فرمائیے وی۔

بلکہ دہلہ پہ وادی پلینو رکبن اوقبائیالی علاقہ کبن چہ دخواہ
بزرگ کوم پستانہ خلیفہ کان دی۔ پیرہ ممکنہ دہ۔ چہ کوم پستانہ قبائل
چہ دودی پہ موجودگی کبن دہندوستان دجھاندہ راواپس شوی
وو۔ اولتہ آبادیدل۔ دودی داپستانہ خلیفہ کان ہم پہ دغہ غازیانو کبن
مقتدر کسان وو۔ چہ دودی نہ بہیے لاس نیوہ کرے وی۔ دکمال درجہ تہ بہ
رسولی وی۔ خلافت بہیے ور کرے وی۔ اوبیا بہیے ہم پہ دہ خیلو قبائلو کبن
دخیلونا بٹاواو خلیفہ کان پہ طور مقرر کرے وی۔

الف | دحضرت خواجہ بزرگ دے قسم پستانہ خلیفہ کان مونہ پہ دودی
برخو ویشے شو۔ یوہا دیوی۔ چہ خواجہ بزرگ لاہندوستان
تہ تشریف نہ وووہے۔ دمغری پاکستان۔ خراسان، طارستان (افغانستان)
ایران، عراق دورہ یے کولہ۔ اوپہ دغہ منہ کبن دے پستانہ مشاہیر و حضرت
خواجہ بزرگ نہ بیعت کرے وو۔ خلافت یے حاصل کرے وو۔ اوچونکہ
ہلتہ پہ ہندوستان کبن جہاد شروع وو۔ نودی دخواجہ بزرگ پہ ہلاکت
ہندوستان تہ کان رسو لے وو۔ اوہلتہ شہیدان شوی وو۔ ددے نہ داہم
معاوید لے شی۔ چہ پہ کومو ورخو پہ ہندوستان کبن جہاد کیدلو۔ اوخوا
بزرگ پہ دے پورتنومل کو نو کبن دورہ فرمائیے۔ نو دغہ یوہ فائدہ اداہم
چہ دشہاب الدین محمد ابن سام غوری دآمد ادپارلاے دخیلو مریدانو
خلیفہ کانواو عامو مسلمانانو لبکرے لیہے۔ اود دے لوئی دلیل دادے چہ دمحمد
ابن سام غوری سر پہ اولی جہاد کبن فقط دولس زرہ کسان وو۔ اودوہ
کالہ پس پہ دویم جہاد کبن ورسرہ دورہ لکھہ دغازیانو لبکر موجود وو۔
چہ پہ ہفے کبن دخواجہ بزرگ کنز مریدان اوخلیفہ کان ہم شامل و۔
دحضرت خواجہ بزرگ ہفہ پستانہ خلیفہ کان چہ ہندوستان

تہ دَخواجہ بزرگ د تلونہ و پاندے پاء جہاد و نو کنبں شہیدان شوی دی۔
دیو خو مشاہیر و بزرگان نومونہ دادی۔

(۱) حضرت شیخ احمد کابلی رحمۃ اللہ علیہ چہ پہ سنہ ۸۶۲ھ کنبں ئے خرقہ
خلافت حاصلہ کرے و۔ او پہ محرم سنہ ۹۶۲ھ کنبں پاء بنارس کنبں شہید شومے
(۲) حضرت شیخ احمد غلزی چہ پہ محرم سنہ ۸۶۲ھ کنبں ئے خرقہ د
خلافت حاصلہ کرے د۔ او پہ ۱۸ ذی قعدۃ الحرام سنہ ۱۲۰۳ھ کنبں پہ
قنوج کنبں شہید شومے دے۔

(۳) حضرت احمد خان دُرانی چہ پہ صفر سنہ ۸۰۰ھ کنبں ئے خرقہ د خلافت
حاصلہ کرے و۔ او پہ ۲ شعبان سنہ ۱۱۵۹ھ پاء مقام د اجیر پہ جہاد کنبں شہید
شومے و۔

(۴) حضرت یعقوب خان چہ پہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱۸۶ھ کنبں ئے خرقہ
د خلافت حاصلہ کرے و۔ او پہ سنہ ۱۱۸۶ھ کنبں د تراٹن اودھلی پاء جہاد
کنبں شہید شومے و۔

ادویم قسم د حضرت خواجہ بزرگ ہفہ خلیفہ کان دی۔ چہ د
ب جہاد نہ واپس شوی دی۔ اود مغربی پاکستان اود افغانستان پاء
علاقوں کنبں پاتے شوی دی۔ اومزارات ئے دلتہ موجود دی۔ چہ پہ ہئے کنبے
دیو خو مشاہیر و بزرگان نومونہ دادی :-

(۱) حضرت خواجہ سبحان گرنشکی چہ پہ سنہ ۱۱۹۹ھ کنبں ئے خرقہ خلافت
حاصلہ کرے د۔ او پہ سنہ ۱۲۱۱ھ کنبں وفات شومے دے۔ مزار مبارک ئے
د مہمند ایجنسی د شبقدر پہ علاقہ کنبں دے۔

(۲) حضرت خواجہ فقیر محمد علیہ الرحمہ چہ پہ سنہ ۱۱۸۸ھ کنبں ئے خرقہ
د خلافت حاصلہ کرے و۔ اومزار مبارک ئے د خیبر ایجنسی پہ
جمرو د کنبں دے۔ او پہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۱۱ھ کنبں وفات شومے دے۔ ۴

(۳) حضرت خواجہ یادگار مہرم چہ پہ سنہ ۵۸۹ھ کبھی خرقہ و خلافت حاصلہ کرے دے۔ یہ مہرم سنہ ۶۲۴ھ کبھی وفات شوے دے۔ او مزار مبارک یتے پہ غزنی کبھی دے۔

(۴) حضرت خواجہ سبزیادگار یتے پہ سنہ ۵۸۱ھ کبھی خرقہ و خلافت حاصلہ کرے دے۔ یہ ذی الحجہ سنہ ۶۲۵ھ کبھی وفات شوے دے۔ او مزار مبارک یتے پہ قندھار کبھی دے۔

درے نہ علاوہ خواجہ بزرگ بے شریک خلیفہ کان نور ہم دی۔
چہ پہ مختلفوتند کرو کبھی ددوی د شپیتہ و و خلیفہ کانو ذکر موجود دے۔ مونبر دتہ د حضرت قطب الدین بختیار کاکی۔ حضرت عبداللہ کرمانی ذکر مناسب گنہ و۔ لیکن در غے نہ ورائدے دیوے بے خبرے وضاحت ضروری معلومیری۔
مغداد کا چہ د تصوف و طریقت پہ اصولو کبھی یوہ قاعدہ دادے۔ چہ نہر یو پیر طریقت خلیفہ کان پہ دوہ قسمہ دی۔

(الف) یو قسم تہ "خلیفہ اکبر" وائی۔ دہغ مطلب داوی چاہ د پیر طریقت دکمال تہلے درجے ہغہ تہ حاصلے وی۔ او چہ روستہ ہر خور مریدانہ د غہ پیر نہ طریقت کوی۔ نوہ خرقہ خلافت ور کو لونہ روستویا ورائدے دہغہ د تربیت کار د غہ خلیفہ اکبر تہ حوالہ وی۔ پہ دے اعتبار سرے خلیفہ اکبر پہ حقیقت کبھی د خیل پیر پے ژوند باندے دہغہ جانشین وی۔ او د خیل پیر د ہلو مریدانوسر پرست اعلیٰ وی۔ او ہغہ درو حالی لاز و نوا مانت دار وی۔

(ب) او دوئم قسم تہ "خلیفہ اصغر" وائی۔ درے مطلب داوی۔ چہ خلافت خرقہ ورتہ د خیل پیر د طرف نہ ور کرے شوے وی۔ لیکن تربیت یتے "خلیفہ اکبر" کرے وی۔ او بیا سرے درے نہ چہ خلیفہ اکبر یتے تربیت کرے وی۔ لیکن بیعت ورتہ د خیل مرشد قبلہ نہ حاصل وی۔ نوہ ادب د وجہ نہ ہغہ د

خليفة اکبر مرید نہ شی کنرے کید ۷۔

البتہ کہ دمرشد قبلہ پہ ژوندا خليفة اکبر چاتہ بیعت ورکری۔ اوبیا
خليفة اکبر اولگیري۔ دبرکت دپارہ دغه خپل مرید د خپل مرشد قبلہ پہ
حضور کنس پیش کری۔ لکه چہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی خپل مرید
خواجہ فرید الدین شکر گنج د حضرت خواجہ غریب نوازیہ حضور کنس
پیش کرے وو۔ نوپہ دغه صورت کنس اگر کہ مرشد قبلہ د مہربانی پہ
وجہ د خپل خليفة اکبر مرید لله فیوضات ورکری۔ بیا ہم ہنہ مرید
د خليفة اکبر مرید کنرے شی۔ او دمرشد قبلہ فیوضات یے خصوصی
نسبت کنرے شی۔

د دے وضاحت پہ رنر اکین د حضرت خواجہ خواجگان معین الدین
حسن چشتی علیہ الرحمة فقط یو خليفة اکبر وو۔

حضرت قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمة

حضرت قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمة د تلو پینتنو مورخینو پہ متفقہ
روایت سرکہ پہ قام باندے سید افغان دے۔ او د بختیاری ساد او د قبیلے نہ دے۔
پہ تاریخ صولت افغانی کنس د دے بختیاری قبیلے ذکر پہ تفصیل سرکہ موجود دے۔
چہ د قبیلہ پہ لویہ کنس پہ مورث اعلیٰ غوغشت و گد پیری۔ د بختیاری قبیلے
یو شاخ پہ ایران کنس اوسیدہ۔ چہ نن ورٹے ہم پہ ایران کنس بختیاری قبیلہ
یو مقتدر قبیلہ دے۔ د دے قبیلے یو گورنی د ماوراء النہر پہ اوش نوہ علاقے
کنس اوسیدل۔ او د غلتہ پہ ۲۲ تاریخ درمضان المبارک ۸۳۵ھ کنس خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی پیدا شو۔

ابتدائی تعلیم یے د مولانا ابو حفص نہ حاصل کرے وو۔ د ہنہ حائ نہ
اصرفہان تہ لاہلو۔ بیا بغداد تہ۔ اوہلتہ یے د خواجہ بزرگ نہ بیعت

کریے وو۔ اوخر قہ د خلافت یے حاصلہ کریے ولا۔ بیا د ہغوئی نہ جد اشوے
 وو۔ د اسلامی دنیا سیاحت یے کولو۔ اولکہ چہ و پانڈے ورتہ اشار لا شو دہ
 پہ کو مو و رکھو کنس چہ خواجہ بزرگ دہلی تہ رسید لے وو۔ رہے ہم
 ہلتہ لاہلو۔ د ہغوئی پہ خدمت کنس حاضر شولو۔ او بیا چہ کلہ خواجہ
 بزرگ دہلی تہ تشریف یورلو۔ نورے یے پہ دہلی کنس پچیل مائی
 قائم مقام پیر یبنو دلو۔

سلطان قطب الدین ایبک او د ہغہ نہ روستو سلطان شمس الدین
 التمش ورسرہ دیر عقیدت لرلو۔ التمش یے پہ خاصو مرہا انوکنس وو۔
 د دہلی شیخ الاسلام جلال الدین بیتیالی ترینہ بیعت کریے وو۔ قاضی
 حمید الدین ناگوری چاہ یہ اہل کنس د خواجہ بزرگ خلیفہ وو۔ ہغہ
 بہ د دوئی پہ خدمت کنس حاضر وو۔ د دہلی پول لوی واپلا۔ امیران
 عالمان او مشائخ یے د حد نہ زیات معتقد وو۔ د دوئی دیر مریدان
 او خلیفہ کان وو۔ چہ پہ دغہ پولو کنس خلیفہ اکبریے حضرت شیخ
 الشیوخ فرید الملہ والدین خواجہ کبج شکر علیہ الرحمۃ وو۔ (چہ
 روستوبہ یے تذکرہ راشی)۔

حضرت قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ د دہلی خواتہ پہ
 ”مہرولی“ نوے مقام کنس اوسیدہ۔ اوہم ہلتہ پہ خلورم تاریخ ذریع الاول
 ۷۳۳ھ وفات شو۔ اوہم ہلتہ یے مزار مبارک جوہر شو۔

حضرت سلطان شمس الدین التمش

پہ دوئی پسے پنچہ میاشتے روستو یعنی پہ خوار لسم تاریخ د شہان العظم
 ۷۶۳ھ د دوئی مخلص مرید سلطان شمس الدین التمش علیہ
 الرحمۃ وفات شو۔ چہ مزار مبارک یے د قطب مینار سرہ متصل جوہر

شوی جماعت کبن دنہ پہ شمالی حجرہ کبن دے۔ سادہ جو پردے۔ خواتہ
 ورسرہ نور قبر ونہ نشہ دے۔ پورے پرے چت ہم نشہ دے۔ زہ (علیہ السلام)
 اثریئے زیارت او سلام لہ ورغلے ووم۔ مزار مبارکی دے فیوضات و انوار و
 مرکزدے۔ حضرت سلطان شمس الدین التمش علیہ الرحمة دحضرت
 خواجہ بزرگ نہ ہم فیض موندلے وو۔

حضرت خواجہ عبد اللہ کرمانی

دحضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمة پہ مشاہیر و خلیفہ کلو کبن حضرت
 خواجہ عبد اللہ کرمانی داوچے عرفانی اور روحانی مرتبے ماوند وو۔ د
 اسلام دتبلیغ دپارا بنگال تہ تشریف ورے وو۔ (دموجودہ بنگال)
 پہ "پیر بہوم" نومے حائی کبن اوسیدلو۔ پہ سلسلہ کبن ہلتہ وفات
 شو۔ مزار مبارک یے مرجع خاص و عام دے۔ علیہ الرحمة والغفران

دحضرت خواجہ بزرگ تعلیمات

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمة "دلیل العارفین"
 نومے یو کتاب لیکرے۔ چہ پہ ہفے کبن دخواجہ بزرگ ملفوظات راجع
 کریدی۔ او ددوئی پاکیزہ ارشادات او تعلیمات یے رانقل کریدی۔
 دخواجہ بزرگ یو خوارشادات عالیہ دادی :-

حضرت خواجہ بختیار کاکی فرمائی چہ خواجہ بزرگ پیر خوش
 خلق انسان وو۔ دمنے نہ دک او نرم طبیعت مالک وو۔ عفوہ۔ بخشنہ
 صبر، شفقت۔ اویت مروت ساتل ددوئی خاص صفتونہ وو۔ تعصب
 نہ بالکل پاک وو۔ ہم داوجہ وہ چہ دہر مذہب او ہرے فرقہ خلق
 بہ ددوئی قدر کولو۔ اوپہ عقیدت سرہ بہ ددوئی دربار تہ راتل۔

اوپہ اولی ملاقات کنس بہ پرے مین کیدل۔ پہ پؤل عمر کنس ماداندہ
 لیدل۔ چہ چرتہ روئی کوم پوجاتہ قہر یا غصہ کرے وی۔
 خواجہ بزرگ فرمائی:-

(۱) دَمُومَن معراج نمونخ دے۔ درے نہ پہ غیر دَ اللہ تعالیٰ دَ قرب درجہ
 نہ شی حاصلیدلے۔

(۲) نمونخ دَ اللہ تعالیٰ یوامانت دے۔ چہ بند گانوتہ یے سپارے دے چنانچہ
 پہ بند گانودا واجب دی۔ چہ دَ پاک خدائی پاء دے امانت کنس ہیغ قسم
 خیانت اونہ کری۔ اوبلہ داچہ رکوع اوسجدہ دے پہ صحیح طریقہ
 سرہ اداکوی۔

(۳) متوکل (یعنی پہ خدائے توکل کوونک) پہ اصل کنس ہفہ خوک دے۔
 چہ پہ غیر دَ خدای نہ دَ بند گانوتہ امداد نہ غواہی۔

(۴) بنے لاس دَ خوراک او مخ وینچلو دَ پارا دے۔ اوکس لاس دَ استغوا دَ پارا
 دے۔ بند چہ جماعت تہ نوزی۔ پکار دَ چہ اول بنی پسندہ دنہ کری۔
 اوچہ جماعت نہ باہرتہ شی۔ نواول دے کسہ پسندہ را بھر کوی۔

(۵) پہ صحبت، مجلس، ناستہ ولایت کنس خامخا تاثیر وی۔ کہ بد عملہ
 سرے دَ نیکانو خلقوسرہ کنسینی نو پیرہ ممکنہ دہ۔ چہ دے ہم نیک شی۔
 نہ شان نیک سرے کہ دَ ناکارہ خلقوسرہ کنسینی، پاسی، نورہ بہ ہم ناکارہ
 شی۔ ہرچاچہ خہ موندلی دی۔ ہفہ یے دَ صحبت او مجلس نہ موندلی
 دی۔ دنیکو کارو خلقوسرہ دَ کینا ستلوپہ برکت سرے تہ نعمتو نہ پہ لاس
 ورچی۔ دَ نیکانو خلقوسرہ کینا ستل دَ نیک کار نہ پیر غور دہ۔ اودبد کارہ
 خلقوسرہ کینا ستل دَ بد کار نہ ہم ناکارہ دی۔

(۶) ماد حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ نہ اوہیدلی دی۔ چہ
 کوم سرے کنس دادرے خویونہ موجود وی۔ نوپوہہ شہ چہ ہفہ دَ

خدای پاک دوست دے۔

(الف) چہ سخاوتیئے دسمندر ددریاب پہ شان سخاوت وی (یعنی)

عام وی دھرچا دپارہ وی)

(ب) چاہ شفقتیئے دنمر پہ مثال وی (پہ وچاہ پہ لہلا پہ سمہ

پہ غرو یو شان وی)

(ج) چہ تواضع (عاجزی و خاکساری) ئے دزمک پہ شان وی (ہریو

بارا و دھرچا بار زغہی)

(د) پہ کناک کولوتا سوتہ دومرہ نقصان نہ شی رسیدے۔ خومرہ چاہ د

یو مسلمان رو رہ پہ بے عزتہ کولو رسیدے شی۔

(۸) پہ ہولو کبن بہتر وخت د بندہ دپارہ ہفہ دے چاہ نہ رہا ئے پکینے

دوسو سونہ خالی وی۔

(۹) درویش ہفہ تہ وٹیل پکار دی۔ چاہ دھفہ د دلبار نہ خوگ ہجتمند

بندہ تشہ جولئی لاپ نہ شی۔

(۱۰) دعارف (ولی د خدائی) مثال دنمر دے۔ تولا دنیا پرے رو بنانے

وی۔ او د دنیا شیخ خیز دھفہ درو بنانائے نہ ہر و مہ نہ وی۔

حضرت شیخ المشایخ سید مبارک الغزنوی

(۶۳۲ھ سنہ ۵)

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ دے کو موخلفہ کانو
مرید انویہ برکت چہ پہ برصغیر پاک اوند کبسن دین اسلام رنہ پخوڑا
شوے دہ۔ پہ ہغوی کبسن دے دوی یوممتاز خلیفہ حضرت سید نور الدین مبارک
الغزنوی علیہ الرحمۃ و۔ چہ دے حضرت شیخ المشایخ شہاب الدین
سہروردی خوریہ ہم و۔ اوڈ پلامر کطرف نہ دے نسب سلسلہ یے حضرت
زید ابن امام علی زین العابدین رضی اللہ عنہ تہ رسیدے و۔ پہ دغہ
مناسبت سرے دے دوی خاندان دے غزنی دے ساداتو پہ خاندان کبسن پہ زیدی
ساداتو مشہور دہ۔

پہ دغہ زمانہ کبسن پہ غزنی باندے حضرت سلطان شہاب الدین
الملقب پہ معز الدین محمد ابن سام غوری حکومت و۔ حضرت محمد ابن سام
غوری دے حضرت شیخ الاسلام و المسلمین شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ
سرے عقیدت لرلو۔ اوڈ ہغوی مرید و۔ اوہر کلہ چہ دے نامور سلطان دے دین
اسلام دے سرور دے دپارہ غزاکانے کوڈے۔ نو پہ ہغوی مناسبت سرے حضرت شیخ
الاسلام پہ محمد ابن سام باندے خیل خصوصی لقب شہاب الدین ایبے و۔ پہ
حضرت سلطان شہاب الدین غوری پہ سنہ ۵۳۵ھ کبسن پیدا شوے۔
او پہ سنہ ۵۹۹ھ کبسن بادشاہ شوے و۔ دے طبقات ناصری (صفحہ ۷۱۱ طبع
کلکتہ) دے روایت مطابق پہ سنہ ۵۸۵ھ کبسن اوتار بخ فرشتہ دے روایت مطابق پہ
سنہ ۵۸۵ھ کبسن یے ملتان فتح کرو۔ دے ملتان پہ دے تاریخی غزاکبسن دے حضرت
ملکیار غریشین علیہ الرحمۃ ہغہ رجزیہ نظم پہ ہر لحاظ بلند دے زیاد

ساتلودے۔ چھ تار بج پہر دور کنب د ملت اسلامیہ د بجاہدینو پہ زپہ
اور روح کنب د اللہ تعالیٰ پہ حقلہ لالا اسلام کنب جانتاری او جانباری روح
تازہ کوی۔ فرمائی: ہ

حبنتن مومل دے

اوس مویر غل دے

ھیواد دبل دے

غازیانو کوری: حبنتن مومل دے

تورے تیرے کری: دہمن پرے کری!

منگ سرے کری: خله بہ تبستو!

حبنتن مومل دے

کہ تینگ کرو زبرونہ: پرے بری یونہ

چہ زمیری یونہ: اسلام راخخہ دے

حبنتن مومل دے

غازیانو راشٹی! : قول شاؤ خواستی!

د شہاب پر ملاشی! : دہمن موغوخ کری!

حبنتن مومل دے

ہم پہ دغہ کال سیچھے ہ کنب یے "اُچ" ہم فتحہ کرو۔ او خپل فوٹی "علی

کروماخ" یے پہ سندھ حکمران مقرر کرو۔ او واپس غزنی تہ لاپہ پہ سہ سہ

کنب سلطان یوخل بیا د غزنی تہ پیسور تہ کوچ او کر۔ پینور سہراو

پنجاب مغزنی ضلع یے فتح کرے۔ او چہ دے علاقہ د انتظام نہ فارغ شو پہ

سہ سہ کنب یے پہ لاہور حملہ او کرے۔ پہ لاہور باند سلطان خسر و ملک

غزنوی بادشاہ وو۔ مقابلہ یے اونہ کرے شوق۔ قلابند شو۔ بیاروغہ او کرے۔ خپل

خوئی یرغمل ور کر و سلطان شہاب الدین قلابندی او چتر کرے غزنی تہ واپس

شو او تہول حال یے خپل رور سلطان غیاث الدین غور تہ اندے کرے۔

د پنجاب د کشتالے نہ چہ اوز کار شو او خسرو ملک ۴۴ ماتحتی او منلہ نو د بکرات
 د راجہ او د قلعہ الموت د ملجہ لود شورش ختم کولو پہ تابیا کنبس شو ۱۸۷۵ء
 پد ابتدا کنبس د غزنی نہ یو محل بیارا او خوزید کا۔ د وادی سندھ پہ جنوب کنبس
 د سمندر پہ غارہ مشهور تاریخی ۴۴ بنهر ۴۴ دیبل ۴۴ یے فتح کرو۔ او ورپے ہم پہ
 دغہ ۱۸۷۵ء کنبس یے د بکرات د علاقے پہ دار الحکومت ۴۴ انهلوا پہ ۴۴ حملہ
 و کړا۔ او چہ د دغہ نہ را واپس شو او پہ ۱۸۷۵ء کنبس یے لاهور فتح کرو۔
 نو ۴۴ علی کرماخ ۴۴ یے د سندھ نہ لاهور تہ را بدل کړو۔ د لاهور او ملتان
 د واپر و صوبو حکومت یے ور تہ حوالہ کړو۔ او دغہ پہ خای پہ سندھ
 باندے یے ناصر الدین قباچہ ۴۴ نائب الحکومت کړو۔
 پہ ۱۸۷۵ء کنبس سلطان شهاب الدین غوری د دہلی د
 فتح کولو پہ غرض روان شو۔ دہلی تہ د رسید لو نہ وړاند د دہلی نہ
 شمال مغرب طرف تہ د (۹۹) میلونو پہ فاصلہ باندے یو بنهر دے
 چہ دغہ نوم دے (دھانسی، حصار) د لٹے دے د راجہ رائی پتھورا د لسنکر
 سرا اولیٰ مقابلہ او شوقہ۔ د جہاد پہ دے موقع د مسلمانانو پہ دے لسنکر کنبس
 چہ کوم دود مشہور اولیاء اللہ و و یعنی حضرت شیخ نعمت اللہ ولی، او حضرت
 شیخ میر حسین علیہم الرحمة۔ نو پہ دوئی کنبس دغہ اولے بزرگ حضرت شیخ
 نعمت اللہ ولی دھانسی نوے بنهر پہ خوا کنبس شہید شو۔ چہ مزار یے د دے بنهر
 پہ قلعہ کنبس د نہ شمال طرف تہ واقع دے۔ د دے بزرگ نہ علاوہ د دے بنهر پہ
 غزا کنبس چہ کوم نور بے شمیر اولیاء اللہ او عام مسلمانان شہیدان شوی
 و و۔ او پہ یو شریک لوی قبر کنبس یو خای دفن کړے شو و و۔ نن ور یے پہ
 دغہ مناسبت سرا د دغہ شہیدانو دے شریک او اجتماعی قبر تہ ۴۴ گنج شہیدان ۴۴
 وائی۔ لکه چہ د وادی پینور پہ علا تہ کنبس د دے نمونے ۴۴ گنج شہیدان ۴۴ تہ
 ۴۴ چهل گزی ۴۴ وائی۔ د دغہ قسم یو گنج شہیدان ۴۴ دھانسی بنهر قلعہ نہ باهر موجود

دھانسی اور حصار دفتح نہ روستو چہ شہاب الدین غوری ددھلی پہ طرف
 فتح پہ وپاندے روان شو۔ او پہ ۸۶۶ھ نہ مطابق سن ۱۱۹۰ھ پہ ترابن مقام
 کبں دکفار و او مشرکانو پہ خلاف جہاد کبں حضرت سلطان شہاب الدین
 غوری پخیلہ زخمی شو۔ بلہ د اچہ د کفار و فوج دیو کہ نہ ہم زیات وو۔ او د
 غازیا نو لبکر فقط دولس زرہ کسان وو۔ بہر حال د مسلمانانو فوجو نہ
 راوتبستیدل۔ او مشکلات ورقہ پینں شول۔ نو حضرت سلطان معز الدین
 محمد ابن سام غوری را او کرنہ دل۔ ددھلی فتح کولو د پارائیے دنوی سرتابیا
 شروع کړ۔ او پہ وطن کبں د غازیا نو یو طاق تور لبکرئیے پہ یو خمیاشتو
 کبں تیار کړو۔ دلتہ د یاد لرل پکاردی۔ چاہ پہ ۸۶۶ھ کبں چاہ د "رائی پتھورا"
 سرتا د مسلمانانو کومہ غزاشوے د لا پہ عامو تار یخو نو کبں د دغے مقام
 نوم "ترائن" او تر او ری، یکے شویدے۔ البتہ پہ تاریخ مخزن پنجاب جلد ۱
 صفحہ ۷۷ کبں د دے مقام نوم "تروری" ذکر شویدے۔ د ا مقام د "سرہند"
 پہ علاقہ کبں پہ دغہ سرک آباد ہے۔ چہ کوم د کرنال نہ تھانیسرتہ راغله ہے۔ دغہ
 تروری نہ مقام د کرنال نہ اتہ میلہ شمال طرفہ او د تھانیسرتہ پنجلس
 میلہ جنوب طرف تہ واقع ہے۔

غرض د اچہ ہر کلمہ حضرت شہاب الدین غوری د "تروری" د دغزانہ
 را واپس شو۔ غزئی تہ اور سیدلا۔ او پہ بقول وطن کبں عامو مسلمانانو عموماً
 پینتو غازیا نو د لبکر تیار و لو پہ تکل کبں شو۔ نو ورسرتہ بخدا د شریف تہ د
 حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی علیہ الرحمۃ پہ خدمت کبں یو
 عربیضہ اولیرلہ چہ کہ حضرت شیخ الشیوخ مہربانی او فرمائی۔ او د ہندوستان
 پہ مرکز دھلی باندے د مخکبں خلہ را تلوتکے رویم حملے او د نیم جہاد پہ موقع
 پخیلہ تشریف داوہری۔ او د اسلام د غازیا نو رہنمائی او کړی۔ چہ ستاسو پہ
 دعا اوروحانی تصرفاتو پہ برکت مسلمانانو غازیا نو تہ کامیابی حاصلہ شی۔

چنانچہ د حضرت معز الدین محمد ابن سام غوری د دے درخواست پہ جواب
کئیں حضرت شیخ الاسلام و المسلمین پہ کمال مہربانی سرکہ پہ دے موقع ہاندہ
خیل لقب "شہاب الدین" پہ محمد ابن سام غوری باز دے کیسودہ. اوجواب
یے ورتہ راو لیبرہ. چہرہ پخیلہ خالی عاجزہ شوے یم. د سفر کو لو قابل نہ
یم او حما خوریے

سید مبارک الغزنوی

تہم ہدایت او اجازت و رکړلو. چہ د غزنی نہ د مجاہدین اسلام د لښکر و سرہ
او حما د نورو بے شمیر لمریدانو او خلیفہ کا د سرہ پہ دے راتونکے غزا کئیں ستاسو
سرہ شامل شی. د جہاد او تبلیغ فریضہ ادا کړی. تمنایکے د کاگلے بہ د سرہ
وی. او انشاء اللہ تعالیٰ د خدای پہ فضل او کرم سرہ بہ فتح او نصرت
ستاسو نصیب شی.

چنانچہ حضرت سید مبارک الغزنوی علیہ الرحمۃ د مجاہدین اسلام
د یو لوی لښکر او حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی د بے شمیر خلیفہ کا د
اوما د و ناسرہ د حضرت معز الدین محمد ابن سام غوری پہ ملگرتیا کئیں راروان
شو. او پہ دے جوړ د غازیانو د لښکر سر ہند تہ راو رسیدہ.

د دے دویمے غزا د پارکچہ غازیانو کو م لښکر پہ د پیرہ داروان شوے
وو. پہ دے کئیں د پښتنو د مختلفو قبیلو پہ زرگونو غازیان شامل وو. د تاریخ
صوبت افغانی د روایت مطابق د "تروری، ترائن" پہ دے دویمے غزا کئیں د حضرت
سلطان شہاب الدین غوری او حضرت سید مبارک الغزنوی سرہ د غزنی. قلات
قندھار او پښور. بلوچستان د پښتنو قبائلو یو لکھ دولس زره غازیان میړونہ
شامل وو. د تاریخ فرشتہ د روایت مطابق د دویم جہاد د پارکچہ تیار شوی لښکر پہ دے
وجه پښتانه غازیان پہ زیات تعداد کئیں شامل کړے شوی وو. چہ د "ترائن"
پہ اولی جنک چہ هر خومرہ پښتانه میړونہ وو. د نوي پہ میلان جنک

د سلطان شهاب الدین غوری سرکہ بھرکاب پلے شوی وو۔ خیل خانوہ یے
 قربان کړی وو۔ شهیدان شوی وو۔ لیکن د ماته کولو او تینینے کولو بدنامی
 یے په خان نه وپور کړی۔ او کله چه شهاب الدین غوری په میلانجنگ
 کښ زخی شوی بیهو شته پروت وو۔ نویو غلجی پښتون میره د میلان نه سلامت
 را او کښل وو۔

بیا چه کله د دهلی د فتح نه په ۷۹۵ هـ کښ را واپس شول، نو حضرت
 شهاب الدین غوری اولگید۔ د پښتنو قبائلو د غه غازیان یے په
 کوه سیمان، کوه کسی، کوهستان روه، ډیره، بنوں، کوهاب، پښور،
 هشنغر، سوات او باجوړ کښ آباد کړل۔ او د دے آباد کړی په دوران کښ هم د
 دوئی روحانی رهنمائی حضرت غازی سید مبارک الغزنوی علیه الرحمة کوؤله。
 د تاریخ مخزن پنجاب او تاریخ صولت افغانی د روایت مطابق په ۷۹۵ هـ
 مطابق ۱۱۹۲ م کښ سلطان شهاب الدین غوری په هغه اولنی مقام
 "تراثین" تروری باندے د کفار او مشرکینو په لښکرو د ویمه حمله او کړی۔ د
 تاریخ هند د روایت مطابق د مسلمانانو مجاهدینو په لښکر کښ د امتیاز په پیاوړه
 فتح نه علاوه یو لکه شل نرۍ سوارۍ وو۔ او د دوئی په مقابلہ کښ د کفار او
 مشرکینو لښکر د حد او حساب نه بهر وو۔

مکر د لوی په مهربانی، د حضرت شیخ الشیخ شهاب الدین سهروردی
 د نیکو دعا کا نواو د حضرت سید مبارک غزنوی د روحانی تصرفاتو په برکت
 مسلمانانو ته فتح او نصرت نصیب شو۔ د "تاریخ مخزن پنجاب" د روایت مطابق
 په نرۍ لښکر کښ قتل شول، او په مقابلہ کښ پلر لښکر کښ مسلمانان هم پکښ
 شهیدان شول او د هند وانو فوځونو ماته او کړی۔ د هند وانو مشر راجه "راي
 پرتھوی راج" ژوندۍ او نیولے شو۔ او قتل کړلے شو۔ ورپسے بیا مخکال له ۷۹۵ هـ
 کښ د هندوستان دارالحکومت دهلی فتح شو۔ او اسلام بیرغ پرې او درولے شو۔

دیوہتی تفصیل لہ مخدہ حضرت سید مبارک الغزنوی علیہ الرحمۃ پہ
 ۸۹ھ مطابق سن۱۱۹۲ھ کنبن دہلی تدرسیدے ووہم ہلتہ آباد شو۔ د
 دمولانا عبدالحق محدث دہلوی درایت مطابق دوئی پہ ۴۳۲ھ کنبن وفات
 شوی دی۔ او مزار مبارک یے د مشہور حوض شمس منرخاتہ طرفتہ دے او
 مرجع عام او خاص دے۔

یہ دغہ کتاب (اخبار الاخیار) د محدث دہلوی کنبن د دوئی پہ تذکرہ
 کنبن لیکمی:-

حضرت سید مبارک الغزنوی د حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین
 سہروردی خلیفہ وو۔ دہ ہای روحانی پیشوا او شیخ الاسلام وو۔ د سلطان
 شمس الدین التمش پہ زمانہ ۶۰۸ھ تا ۶۳۲ھ کنبن دے۔ د "امیر دہلی"
 پہ لقب سر مشہور وو۔

پہ کتاب فوائد الفوائد کنبن لیکمی دی۔ چہ یوہ ورخ حضرت سید نور
 الدین مبارک غزنوی د احکایت بیان او فرمائیلو۔

چہ شیخ نظام الدین ابوالمؤید دیر لوی بزرگ تیر شوی د یوحل تر
 دیرے مودے پورے باران او نہ شو۔ خلفو دے مجبورہ کپ وچہ د باران کید لو د پلا
 دعا او فرمائیے۔ حضرت ابوالمؤید منبر تہ او ختلو او د باران د پارہ یے دعا او فرمائیہ
 بیائیے آسمان تہ پور تہ مخ کرو۔ او دایے او وئیل چہ:-

"یا اللہ! کہ تہ باران نہ کوے۔ نوزہ چہ پہ آبادی کنبن او سیدل پر پردم"
 دایے او وے۔ او د منبر تہ کوز شو۔ د خدائی پاک پہ فضل کرم سرہ باران او شو۔
 درے واقع نہ روستو حضرت سید قطب الدین چہ سلام لہ ورخے۔ عرض یے
 او کپ وچہ مونبرہ پہ تاسو باندے کامل اعتقاد لرو۔ او د اہم راتہ معلوہ دے۔ چہ
 تاسو تہ پہ بارگاہ خداوندی کنبن د نیاز مندی درجہ حاصلہ دے۔ مگر ہفہ
 وخت تاسو د خبرہ ولے او کپہ چہ کہ تباران او نہ کرو۔ نوزہ پہ آبادی

کنیں استوگنہ پر یہ دم۔ حضرت نظام الدین ابوالمؤید جواب ورکرو: چونکہ مائے معلومہ وہ۔ چہ ہذا بہ ضرور باران کوی، ٹھکے ہم دا خبرہ اوکریا۔

د حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی قلائس سترگاہ روایت دے۔ ہغوی فرمائی چہ پہ غزنی کنیں یو بزرگ اوسیدہ۔ دہذا نوم ووشیخ محمد اجل شیرازی۔ حضرت سید مبارک غزنوی تلمیذ ابتدائے کنیں ددوئی نہ فیض حاصل شوے و۔ حضرت چراغ فرمائی۔ د اقصیہ واسے وہ چہ پہ ہذا زمانہ د حضرت شیخ محمد اجل مرید نو کنیں یوسودا کرو و۔ ہذا خیل پیر لہ راغے۔ ہذا خیل پیر لہ راغے او عرضیے اوکریا چہ حمایہ کور کنیں ہلک پیدا شوے دے۔ دعاورتہ او فرمائیے۔ حضرت شیخ ورتہ پہ جواب کنیں او فرمائیے بہتر بہ داوی چہ صبا لہ چہ نہ دسیر نمونچ اد اکرم۔ ہذا وخت تہ خیل ماشوم حوی د خان سورہ را وریا۔ او ثمانی طرفتہ مائے مخامخ کریا۔ حسن اتفاق تہ کورہ۔ ہم پہ دغا ورتہ باندے حضرت سید مبارک غزنوی ہم پیدا شوے و۔ او ددوئی والد ماجد ہم پہ دغا مجلس کنیں حاضر و۔ چہ ددوئی دا خبرہ او رید لہ۔ نو ددوئی پہ زریا کنیں وویٹل چہ کہ خدائی تہ منظورہ وی۔ صبا لہ بہ نہ ہم خیل ماشوم پہ غیر کنیں را ورم۔ او دشیخ مخمتہ بہ تہ وپاندے اکرم۔ چنا پچا پہ صبا باندے وختی را تلو کنیں سودا کر معطلتیا اوکریا او د حضرت سید مبارک والد ماجد وختی را پیدا رشو۔ راغے۔ پہ دے کنیں مؤذن تکبیر اوکریا۔ نمونچ خلاص شو۔ او دسلام کر خولوسرہ سم د سید مبارک والد ماجد د بنی طرف نہ راغے۔ او دا خیل ماشوم تہ ہغوی تہ وپاندے کہ۔ شیخ محمد اجل شیرازی علیہ الرحمۃ د کمال پہ یونظر ورتہ اوکریا۔ او خیل پول فیوضات او برکتونہ تہ ورتہ او مجنبل۔ ویٹل شہی چہ بیا روستو ہذا سودا کر راغے۔ نو حضرت شیخ ورتہ او فرمائیے چاہ، خہ فیوضات و و ہذا خسید زادہ یورل۔

د شهنشاه جلال الدین اکبر یہ زمانہ کہیں دے حضرت
سید مبارک غزنوی علیہ الرحمۃ سہروردی پہ اولاد کہیں یوبزرگ
کرنال تہ تشریف ورے وو۔ او دغلته دہ صدر الصدور پہ ہمتازۃ عہدہ بانڈ
سرفراز وو۔ او دسید صدر جہان پہ معزز لقب بہ یادیدلو۔

وَحَضَرَتْ سَيِّدُ مَبَارَكِ الْغَزَنَوِيُّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ الْوَلَادُ

”زیدی ساداتو“

دا خاندان پہ برصغیر پاک ا و ہند کبیں د پیر لوئی شہرت ا و عزت خاندان
ہے۔ ا و د تاریخ پہ ہر دور کبیں د اسلام د سر لوہی د پارہ د پیر شانل ر خد متونہ
کپیدی۔ ا و پہ خصم بصیت سر لہ پہ موجودہ دور کبیں د تحریک پاکستان
کلماب کو لو د یار ک د دے خاندان د نامور و افراد و خد مات د یار سانلو دی۔

عزتمند جناب سید حلال حیدر زیدی پولیٹیکل ایجنٹ
د ملاکنڈ ایجنسی ہم دے نامور خاندان چشم و چراغ دے۔ اوپہ رشتیا
سرہ یہ اسلام اور

مسلمانانو

ماہینہ دے۔

م

۲۸۱ حضرت شیخ سید

عثمان، المعروف به لعل شهباز قلندر
(۳۸۵ تا ۴۵۰ هـ)

د برصغیر پاک اوهند په پنجوانو بزرگانو کښ د حضرت شیخ لعل شهباز قلندر نوم ډیر مشهور دی. تقریباً ۴۵۰ زکده د دے ملک په هرکه حصه کښ دے درویشان موجود دی. چه هغوی ځان ته قلندری فقیان والی او قبل تعلق د دے حضرت لعل شهباز قلندر سره ښائی.

د حضرت لعل شهباز خپل اصلی نوم سید عثمان دے. اولقب یی شمس الدین دے. او د دوی د والد ماجد نوم سید ابراهیم کبیر دے. او د نسب سلسله یی په یو ولسم پشت کښ حضرت امام جعفر صادق ته رسیږی. د دوی والد ماجد د مملکت ایران په اذربایجان نوم د علاق په کښ اوسیدل. په دغه ملک کښ په کوم ښهر کښ چه د دوی اوسیدل. د هغه نوم هرونه وو. د دغه ښهر د استوگن په زمانه کښ د حضرت سید ابراهیم کبیر علیه الرحمة په کور کښ په ۳۸۵ هـ کښ یو نارینه فرزند پیدا شو. په دغه باندے عثمان نوم کیښودل شو. په ابتدائی عمر کښ یی قرآن مجید حفظ کړو. او د ظاهری علومو د تکمیل نه روستود باطنی علومو نو پاء تکل کښه شو. او د حضرت بابا ابراهیم کر بلائی نه یی لاس نیوے او کړ. او په طریقت او معرفت کښ کمال حاصلولونه پس خپل مرشد د طرف نه د خلاف خرغه ورکړه شو. د سلسله عالیه قادریه په خصوصیتونو کښ یو لوی خصوصیت دار دے. چه د دے طریقے کوم یو بزرگ ته درجه د کمال حاصله شی. نو هغه امر معروف شروع کړي. علاقه په علاقه کړ شی. مخلوق ته د اسلام تبلیغ کوی. او د خدای مخلوق د نیکی اونیکیو کار یی لارے ته راغواړي. چنانچه

ہم ددغے قاعدے مطابق شیخ سید عثمان شمس الدین دآذر بایجان (ایران)
 نہ ددین اسلام دتبلیغ پہ ارادہ راروان شو۔ مکران تہ راغے۔ اودلتہ چہ
 پہ کوم کلی کین استوکنہ اختیار کپہ۔ دھغے کلی نوم شہباز دود
 پدے شہباز نومے کلی کین دغہ مودے تیرولونہ پس راروان شو۔ اوملتان
 تہ یے تشریف راور۔ پہ دغہ زمانہ ملتان کین حضرت شیخ الاسلام
 غوث العالم بھاء الدین ذکر یا ملتانی دسھر وردیہ طریقہ لوی شیخ و۔
 حضرت سید عثمان شمس الدین پہ سھر وردیہ طریقہ کین دھغوی بیعت
 اوکپ۔ دھغوی دمیرید انویہ حلقہ کین داخل شو۔ اومرتبکہ اتر پتہ یے
 ورنہ حاصلہ کپہ۔ چہ نن ورخ دغوث العالم پہ نامور و خلیفہ کانو کین
 ددوی نوم زیات تبکارا دے۔ اودخلای پاک زیات مخلوق تہ تینہ فیوضا سید
 ہر کلہ چاء دوی ملتان تہ دوجودہ قلات دویترن مکران
 نومے ملک د شہباز نومے کلی نہ راغلی و۔ پہ دغہ مناسبت سوز شہباز
 نومے کلی قیمتی لعل (لعل شہباز) بہ ورتہ وٹیلے شو۔ بیاد انوم دفارسی ژبے
 دقاعدے مطابق داضافتی نوم پہ حیثیت دلفظ لعل پہ کسرا سوز لعل
 شہباز ددوی یو تعریفی نوم اوکروخید۔ چاہ دغہ نوم روسود دوی مشہور لقبی
 نوم شمس الدین نہ علاوہ وٹیم لقبی نوم شو۔ او چونکہ دوی پول عمر
 وادہ تہ ووکپے۔ مجر د ژوند یے تیرولو۔ پہ دے وجہ ددوی دنوم سرکاریم
 تعریفی نوم قلندر زیات کنہے شو۔ لیکن خومرکا دافسوس مقام دے چہ
 نن ورخ دپیر کم خالق بہ ددے نہ خبر وی چہ:-

(الف) ددوی اصلی نوم عثمان دے۔

(ب) پہ نسب باند حسینے "سید" دے

(ج) اصلی لقب یے "شمس الدین" دے۔

(د) تصوفی مسلک یے قادری اوسھروردی دے۔

(۱۸) اور لعل شہباز ددوئی اضافتی اونسبتی نوم دے۔ چہ دمکران د شہباز
نومے کلی قیمتی لعل ورتہ ویلے شو۔ اوپدے اعتبار د ایسے یو تعریفی لقب دے۔
اور دے صحیح معلوما تو یہ کجائی فقط د "لعل شہباز قلندر" پہ نوم
خوئے ہر خوک پیٹری، لیکن پدے سلسلہ کبں چہ کوم ظلم کوٹے شی۔
ہنہ دا بچہ ددوئی تصوفی او عرفانی مسلک قلندری کبے شی۔ حالانکہ
قلندری ددوئی دوا دکنہ کولوپہ وجہ خصوصی تعریف و۔ اور دغہ ددوئی
تصوفی او عرفانی مسلک نہ و۔ کجکے چہ ددوئی دطریقہ او معرفت لا رک
قادر یہ اوسرہ ورمیہ و۔ چہ دغہ یہ ہر حالت کبں د شریعت اسلام
ظاہری او باطنی احکام او افعال د مکملے پابندئ۔ دیا ننداری۔ پاکیزگی او با
شریعتہ ژوند تیر و لومسلک د۔ اوپہ دغہ کبں د ہفتہ تو لوکار و نوہیخ
جواز او کجائش نشته دے۔ کوم چہ نن ورخے د قلندری طریقہ یہ نوم
کوٹے شی۔ البتہ دابہ واپوچہ دبزرگانوپہ نیک نوم باندا چہ کوم ناروا
کار و نہ کوٹے شی۔ داد ہغبد ترین مثال دے۔ آخر دقادر یہ طریقہ یو
جزرک اسے کار و نہ خرنک خوبنولے شی۔ چہ ہنہ سراسری د شریعت
محمدی د احکام و اضحیٰ مخالف وی۔

یہ کوم وورخو کبں چہ حضرت سید عثمان شمس الدین قادری
المعروف لعل د شہباز دمکران نہ ملتان تہ تشریف راوړلو۔ پہ دغہ وورخو کبے
شہزادہ محمد د ملتان حکمران و۔ د شہزادہ نیک سرے و۔ د علم او
ادب او عالمانو فاضلانو او بزرگانو، دبوزیات قدران، پالونکے، او عقیدت
مند و۔ ددے نیک زریک حکمران ددے قدر دانی پہ وجہ د لرمے لرمے ملکونہ
عالمان او مشایخ، صوفیان، ادیبان او شاعران د ملتان بنہر تہ راہول شوی
و۔ چہ خہ وخت حضرت سید شمس الدین عثمان تشریف راوړلو۔ نو
دغہ شہزادہ ددوئی سرہ خصوصی عقیدت بنکارا کړ۔ د خان سرہ یئے

دہلیہ پہ طور دیر لکھ۔ اویاے داستوگنے او ددوئی دمریلانو دناستے ولایہ
دیار لایو خانقاہ ہم جو پلا کپلا۔

پہ ملتان کبں ددوئی دمریلانو داستوگنے نہر وستو دسلطان ناصر الدین
محمود پہ زمانہ کبں پہ سنہ ۶۳۹ھ کبں ددوئی دوا دی سند نو سیوہن نو
مقام نہ تشریف راوہ۔ اودلتہ یے پہ ہفہ خائی استوگنے اختیار کپلا۔ چرتہ
چہن ورختہ ددوئی مزار مبارک دے۔

پہ سندھ کبں ددوئی دیر لکھ لکھ دلا زونڈی پاتے شول۔ اوبالاخر پہ
یولیشتم دتعبان المعظم سنہ ۶۵۵ھ دیوسل دوس کالوپاہ عمر کبں وفات
شول۔ قدس سرہ العزیز۔ وعلیہ الرحمة والغفران۔

ددوئی دوفات نہر وستو ددوئی مریلانو او خلیفہ کانو دوا دی سندھ
پہ پورتی حصہ کبں دمر معرو ف او تبلیغ اسلام سلسلہ جاری ساتلہ۔ او
دقادریہ طریقہ روحانی مسلک لہ یے ترقی وکپلا۔ او دمسلمانانو ترمنجہ روحانی
تروں "قائم کولو دیار لاکشا ندر خد مات سرتہ اور رسول۔ رحمتہ اللہ علیہم جمعین۔

حضرت شیخ منہی قتال علیہ الرحمة

دحضرت لعل شہباز قلندر پہ مشہور و مرید انوکبں حضرت شیخ
ماہی قتال شیر والی دپیرے لویے درجے خاوند تیر شوے دے۔ چہ ددوئی
مزار مبارک دضلع دیر لکھ اسماعیل خان پہ موضع درابن کبں دے۔ اور وستو
ددوئی پہ اولاد کبں حضرت شیخ صدر الدین صدر جہان زبلا پیر
لوی بزرگ تیر شوے دے۔

علیہم الرحمة والغفران۔

حضرت شیخ ابراہیم دانشمند از مرانصاری

(سنہ ۶۶۰ھ)

دہشتونخوا پہ علاقہ کبں دے بازید انصاری المعروف پہ "پیرروبنان" نوم
 دیرزیات مشہور ہے۔ دے شجرہ دے نسب دے دے بازید انصاری، ولد
 عبد اللہ ولد محمد شیخ ولد بازید اول ولد شیخ محمود ولد شیخ سراج الدین ولد
 شیخ ابراہیم دانشمند از مرانصاری چہ سلسلہ دے نسب اے ابراہیم انصاری تہ
 رسیری۔

پہ دوئی کبں دے بازید انصاری المعروف پیرروبنان دے غہ پہ اوومہ پیری
 کبں نیکہ یعنی حضرت شیخ ابراہیم دانشمند علیہ الرحمۃ پہ سلسلہ عالمیہ
 سہروردیہ کبں دے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ مازون
 اوخلیفہ وو۔ او دے بغداد شریف تہ اے دے خیل پیر پہ حکم سر لکھون۔ دے مغربی
 پاکستان دے پیر اسماعیل خان دے ویزن قبائلی علاقے "وزیرستان" تہ شریف
 راور پہ وو۔ او پہ "کافی کرم" کبں اے استوکنہ اختیار کرے۔ دے علاقہ دے پستون
 قبائل علمی او مذہبی روحانی رہنمائی اے کوولہ۔ او دے کسی غر کوہ سفید۔ کوہ
 سلیمان دے پوٹو غرونو پہ لمنو کبں اے دے اسلام خانوہ کرلہ۔ پہ دے اعتبار سر دے
 بغداد شریف دے لوپو پیرانو یعنی (۱) حضرت شیخ المشائخ غوث الاعظم دستگیر
 عبد القادر جیلانی قدس سرہ (۲) او حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی
 علیہ الرحمۃ چہ دے دین اسلام کو میل کرے اور وبنانہ مشال حضرت شیخ ابراہیم
 دانشمند لہ ور کرے وو۔ دوئی دے غہ پہ رہنمائی دے مغربی پاکستان دے قبلین و
 غرونو او میدانی علاقہ خواہ شار وبنانہ کری۔ لکڑچہ خرنگ ہم
 دے غہ دوار وروحانی پیشوایانو دے دے وبنانہ نہر یعنی حضرت
 غوث العالم شیخ بہاء الدین ذکر یا ملتانی پہ ذریعہ دے ملتان

اود حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ نہ یے دعا
 اوامداد اوغوبنتلو اود حضرت خواجہ سہروردی دے شمرکہ مریدانوا
 خلیفہ کانوپہ مشرئ کبن د مختلفو پستونو قبائلو غازیان د ^{۵۸۴ھ} _{۵۸۳ھ} د نیٹ
 د تراش نومے مقام دوئم جہاد لہ راروان شول۔ نوپہ ہے کبن د حضرت خواجہ
 سہروردی دغہ نامور خلیفہ حضرت ابراہیم دانشمند ہم د وزیرستان د
 مشہور و قبیلو دوہ، وزیر، محسود، بیتھی اوپہ خصوصیت سرکہ دارمر
 قام دیو لوئی لسنکر سرکاروان شواود تراش پہ مقام د ^{۵۸۸ھ} _{۵۸۷ھ} پہ دغہ
 جہاد کبن شامل شو۔

بیاجہ پاء ^{۵۹۱ھ} _{۵۹۰ھ} کبن د دھالی۔ اجمیر او قنوج د فتح نہ روستو د
 پستونو غازیانو قبائل د حضرت سلطان شہاب الدین غوری علیہ الرحمۃ
 سرکہ حضرت سید مبارک غزنوی پہ رومحانی رهنائے کبن راروان شول۔
 اودغہ قبائل یے پہ وادی پشینور۔ سمہ۔ سوات۔ باجوڑ کوکوسفید وغیرہ کبن
 آبادول۔ نوپہ ہے کبن دارمر قوم خہ حصہ خلاق یے د وادی پشینور د ضلع او
 تحصیل پشینور پہ جنوب مشرقی حصہ کبن آباد کرل۔ چہ ترین ورٹے د
 قام درے کلی دارمر پہ نوم باندے دغہ علاقہ کبن موجود دی۔

ددغہ نہ علاوہ دے ارمر قوم خہ حصہ خلاق ہلتہ پہ دھالی
 کبن د قطب الدین ایبک سرکہ پاتے شو۔ اوبیاروستو د قطب الدین ایبک
 پہ مشرئ کبن پہ بہار۔ بنگال (مغربی) گجرات۔ اوبند ہیل کھنڈ کبن یے
 جہاد ونہ اکرل۔ حضرت شیخ ابراہیم دانشمند علیہ الرحمۃ پہ د جہاد ونہ
 کبن شامل وو۔ خاصو دہ پس پہ دکن کبنے اوورپے پہ بنگال کبنے ارمر
 قبیلے ریاستونہ ہم جوڑ کیری وو دغہ نہ خہ نیٹہ پس چہ حضرت
 محمد بختیار خاں بنگال فتح کرل۔

نوحضرت ابراہیم دانشمند دخواجہ شہاب الدین سہروردی
 دنوروز نہ کانوسرہ داسلام ددعوت اوتبلیغ دپارہ بنگال
 تہ تشریف یوہلو۔

ہلتہ پاتے شو۔ اولہم ہلتہ وفات شو۔ ددے حضرت شیخ
 خواجہ ابراہیم دانشمند ارمرچہ یہ اصل دقبائلی
 علاقے وزیرستان دے۔ مزار مبارک یے دشرقی
 پاکستان یہ سونا رگاؤں کنہ دے۔

اوپہ سہ کنہ وفات

شوے دے۔ علیہ الرحمۃ

والغفران۔ ددوئی ددوئی

شیخ سراج الدین

تذکرہ

روستو

راشی:

۰۰۰۰۰



حضرت شیخ الاسلام بہاء الدین کریا ملتانى (س ۶۶۶ سنہ ۱۰۰۰ھ)

حضرت شیخ الاسلام غوث العالم بہاء الدین ذکر یالقب یے ابو محمد
ابو البرکات دے۔ والد ماجد نوم یے وجیہ الدین ولد کمال الدین علی
شاہ قریشی دے۔ ددوی گورنری پہ قریشو کینڈ بنی اسد قبیلے یو سناخ دے۔

حضرت شیخ ذکر یالعلیہ الرحمة نیکہ یعنے حضرت کمال الدین
علی شاہ قریشی اسدی۔ دہکے معظمہ نہ ملتان نہ تشریف راوپے وو۔
اودلتہ آباد شوے وو۔ دے پخپلہ زمانہ کین پیر لوک بزرگ اور روحانی
پیشوا وو۔ اوہم پدغہ وجہ عام خاص ہولو خلقوتہ یے پیر نریات
قدر۔ عزت و احترام وو۔

حضرت کمال الدین صاحب حوی حضرت وجیہ الدین
صاحب ہم لکہ دخیل پلاں پشان بزرگ سپے وو۔ اوپہ دیدار کی اوپر ہیز کار کی
کین یے ثانی نہ لرلو۔ پیر د اوچتو اخلاق و خاوند او عزت مند بزرگ وو۔ دوی
چہ دلتہ آباد شول نو دملتان دیوبل بزرگ عالم حضرت مولانا شاہ حسام
الدین دلوڑی بی سرکہ دو وجیہ الدین صاحب نکاح او شوہ۔ اودغہ پاکے بی بی
پرغیر کین پر ۳۵۳ھ مطابق سنہ ۱۱۶۹ کین پہ مقام دقلعہ کوٹ کروڑ حضرت
بہاء الدین ذکر یاملتانی پیدا شو۔

روایت دے چہ ددوی عمر دوس کالہ نہ اور سید انور بیای قرآن
مجید یے حفظ کراوہم پدغہ منع کین ددوی والد ماجد حضرت
وجیہ الدین علیہ الرحمة وفات شو۔ رحمة اللہ علیہ۔
دخیل والد وفات نہ روستوہم پہ دغہ کم عمر کین اودیتیم
والی پہ حال کین حضرت بہاء الدین ددینی علمو نو حاصلو لویارہ

روان شو۔ خراسان نہ راغے پدغہ زمانہ باند خراسان علم او فضل
مرکز وو۔ دوئی تراوہ کالوپورے دخراسان دعالما نو ابزرگانو نہ فیض
حاصل کر۔ دظاہری او باطنی محاسن او معارف و تکمیل نہ روستو ماورالنہر
مشہور علمی مرکز بخارا تہ لاہ۔ ہول ظاہری علمونہ یے ہلتہ دوبارہ پاہ
درس اولوستل۔ داجتہاد مرتبہ یے حاصلہ کرے۔ او پیرلوئی شہرت
یے بیا اوموندہ۔ ویلے شی چہ دبخارا دسفر نہ محکبن دپنجلسو کالوپہ عمر
کنس یے پاہلکو الی کنس بیلادوئی دینی علمونہ خلاص کرپی وو۔ او شاگردانو
تہ بہ یے درس ورکولو۔ اوددہ بے مثلہ علم آوازہ دومرہ ترلے لڑپورے
خوہ شوہ۔ چہ بے شمیرہ خلق پرے رامات شو۔ داهم روایت دے۔ چہ روزا
بہ شپیتہ، اوٹا کسان ترینہ چاپیرہ ناست وو۔ اوددینی علمونو درس
بہ یے حاصلولو۔

دبخارا دقیام نہ روستو حج لہ یے تشریف یورلو۔ پنچہ کالہ یے مدینہ
منورہ کنس تیرکرل۔ اوہلتہ یے دپیر و عالما نو ابزرگانو نہ ظاہری او
باطنی فیض حاصل کر۔ پاہ دغہ دوران کنس یے دحضرت شیخ کمال
الدین محمد یمنی نہ داحادیثو کتابونہ اولوستل۔ اودھفوی نہ یے پاہ علم
حدیث کنس سند حاصل کر۔

دہفہ حائی نہ بیا شام او بیت المقدس تہ لاہ۔ دپیغمبران
علیہم السلام زیارتونہ یے اوگنارل۔ اودہفہ حائی نہ بیا بغداد تہ راغے۔
دے حائی دمشاٹخو ابزرگانو زیارتونہ یے اوکرل۔ اودلتہ یے دحضرت شیخ
شہاب الدین عمر سہروردی علیہ الرحمۃ تہ لاس نیوے (بیعت) اوکر۔
دلاس نیوے پاہ وخت کنس دے دومرہ درجہ دکمال تہ رسیدے وو۔ چہ
فقط اولس ورخے یے دخپل پیرطریقہ پاہ خدمت کنس تیوے کرے۔
دسہروردیہ طریقہ دآورد او وظائف و باطنی شغلونو ہول منزلونہ

یے ترسرا کرلے۔ اوپہ اولسمہ ورخ ورلہ ہغوی دخیل خلافت خرخہ
ورکرلہ ماذون یے کرلو۔ اوبیائے اورتہ اوفرمائیل چہ:-

"ملتان تہ لار شہ۔ اوہلتہ د خدائی مخلوق تہ د اسلام حق دین اومذہب
د تعلیماتو تبلیغ شروع کرے۔ چہ د خدائی مخلوق د گمراہی نہ بچ شی۔ او اسلام
صفا اوحق لارے تہ یہ صدق سرے راوہوی:-

چنانچہ دخیل پیر طریقت حضرت شہاب الدین سہروردی پہ حکم
سرے چہ دوئی ملتان تہ تشریف راوہو۔ نوپہ دغہ سفر کین دضلع بنوں
او پیر اسماعیل خان ترمچہ د "پیزو" نوے مقام سرے نزرے پہ اوچت
غریب باندے چلے اوکینلہ۔ او دسلوک او عرفان منزلونہ یے رالند کرلے
نن ورخے دغہ غرد دوئی د مبارکوقد مونوپہ برکت سرے "کولہ شیخ بہا الدین"
نامہ باندہ مشہور ہے۔ چہ روستو دانوم محقق شوے دے۔ او "کولہ شیخ بودین"
ورتہ ویلے شی۔ ترم تبرک اوتاریخ غرنن ورخے د پیر اسماعیل خان
د ویرن یوصحت افزا کرمائی مقام دے۔

بیادغہ "کولہ شیخ بدین" نہ چہ راروان شول۔ نو ملتان تہ تشریف
راوہو۔ او دل تہ یے استوگنہ اختیار کرے۔ بیشکہ د دوئی نہ ورا دینم پہ ملتان
کین خدائی نیک بندگان موجود و۔ لیکن روحانی فیوضاتو کومہ سرچشمہ
چہ د دوئی پہ تشریف راوہو سرے پدے ملک کین جاری شولہ۔ دغہ د
شرف او بزرگی مثال نشی پیدا کیدے۔ تردے حدہ چہ نن ہم د دوئی پہ
مبارک وجود یواخے ملتان خہ چہ ہول مغربی او مشرقی پاکستان کل او
گلزار دے۔ او د دوئی د روحانی انوار پہ رنہا د برصغیر پاک او ہند تو لے
علاقے روینا نہ دی۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی پچیل کتاب اخبارالاکھیار لکھی
حضرت بہاء الدین شیخ ابو محمد ذکر یا ملتان قلاس سندوستان کہنے

رئیس الاولیاء وو۔ یہ ظاہری علمونو کس فاضل عالم وو۔ او دروہانیت
 او عرفان پہ کشف کرامت۔ او دمشاہداتو پہ احوال او مقاماتو کس کامل وو۔
 داکثر واولیاء اللہ سلسلے ددوئی نہ شروع شوی دی۔ خلقوتہ یے دحق
 دین اسلام ہدایت او فرمائیکو او دگفر نہ دایمان پہ طرف دگنہ کارئی نہ
 دنیکو کارئی پہ طرفی او دنفسانی خواہشاتو دپیروئی نہ دروہانیت
 پہ طرفیے را او بلبل۔ دخلائی مخلوق تہ یے لویہ فائدہ اورسیلہ۔ او دے
 پیرلوی شان او بزرگی خاوند وو۔

دحضرت شیخ عبدالحق داپورتیے بیان بالکل رشتیادے۔ دحضرت
 شیخ غوث عالم بہاء الدین ذکر یا علیہ الرحمة نہ چہ کوم فیض جمونہ
 پہ دے ملک کینے خورشوے دے۔ او جمونہ دامملکت پاکستان (مشرقی و مغربی)
 دھوئی دروہانی رہنار و بنانہ شوے دے۔ او دیو دروہانی تہ رون شکل یے
 اختیار کرے دے۔ ہفہ ددوئی دھفہ مذہبی او اسلامی خدمتونو برکت دے
 چاہ خیل ژوند مبارک کینے یے داسلام دتعلیم تبلیغ او تربیت دپارہ کریدی۔
 او چہ کلاہ دوئی وفات شول نو ددوئی نہ روستو ددوئی دروہانی قیوضاتو
 دغہ سلسلہ ددوئی صلیبی (نسلی یعنی خیل اولاد خامنوا و منسو) اوروہانی
 اولاد (یعنی مریدان او خلیفہ کانو) جاری او ساتلہ۔ علیہم الرحمۃ و العفران
 حضرت غوث العالم شیخ الشیوخ ابو محمد بہاء الدین ذکر یا ملتانی
 علیہ الرحمة پہ ۶۶۶ھ کس پہ او وم تاریخ دصفر المظفر وفات شو۔
 دوفات تاریخ یے ددے جملہ تہ خیر

عاشق صادق

یہ کتاب اخبار الاخیار کس ددوئی دوفات سال ۶۶۹ھ او پہنچنے نور و تذکر کینے ۶۶۵ھ
 ذکر شویا۔ لکن جمونہ دغہ مخکس روایت زیات صحیح معلومیری۔ روضہ مبارکہ یے پہ
 ملتان بھر کینے دہ۔ او زیارت گاہ دخاص او عام دہ۔ قدس سرہ

دین اسلام اشاعت

د حضرت شیخ الشیوخ ابو محمد ذکر یا ملتانی علیہ الرحمۃ پہ وعظ او نصیحت کیں پیر زیات جذب کشش او اثر وو۔ چنانچہ ہم در غے پہ برکت سرور سندھ، ملتان اولاًھور پہ خواؤشاعلاقو کیں پہ نر کو نو نر کو نو کفار او مشرکان۔ بلکہ روغ قومونہ او قبیلہ پہ دین اسلام مشرف شول۔ ردوی تعلیم او تربیت او د اسلام د اشاعت طریقہ داوے۔ چہ ہر ہفہ سرے خواہ کھفہ بہ ہند وو۔ کہ مسلمان چہ د حضرت شیخ پہ خدمت کیں بہ حاضر شو۔ نو ہفہ تہ د تبلیغ کولو پہ طریقہ او طرز کجے بہ حقہ فرق نہ وو۔ ایک یو شا تعلیم او پیغام بہ وو۔ چہ ہفہ بہ یے ورتہ ورا ند کولو۔ یعنی دا چہ او چہ روحانی او عرفانی درجے حاصل لو ہدایت بہ یے ورتہ کولو۔ او د اسلامی تعلیمات چہ کوم روح دے۔ ہفہ بہ یے ورتہ ورا ند کولو۔ پہ دے شان چہ۔

(الف) عامو خلقوتہ بہ یے مذہبی درس ورکولو۔ غیر مسلم بہ ردوی د تبلیغ پہ اثر دین اسلام تہ را وریدل۔ اسلام بہ یے قبولو۔ او مسلمانانو بہ توبہ ایستلہ۔ ارے صیبہ پاکیزہ ژوند تیرا ولوتہ بہ جو ریدل۔

(ب) او د حق طالبان او د طریقت مریدان بہ یے د علم او عرفان پہ فیوضاتو سر فراز کوئل۔

د حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ خپل حالت داو وچہ: شرننگ بہ دیو غیر مسلم پہ کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وئیلو او د مسلمانید و د خدا نہ زیات خوشحالیدلو۔ نو ہو بھو ہم دغہ شان بہ دیو مسلمان پہ توبہ او نیکو او د پاکیزہ ژوند تیرو لو پہ وعدہ او ارادہ کولو باندے ہم خوشحالیدلو۔ دوی بہ فرمائیل چہ زیات ضروری خیر د مسلمانانو د اخلاق او اعمالو پاکیزگی دے۔ چہ د مسلمانانو عملونہ نیک شی۔ او اخلاق یے پاکیزہ شی۔ بیا پتچلہ چہ

چہ غیر مسلم ورتہ گوری نو دھغوی بہ ہم اسلام تہ نہ پر ونہ مائلہ کیری۔
مینہ بہ یے ورسرہ پیند اکیبری۔ او اسلام بہ قبولی۔ اوچہ دمسلمانانو خیل
اعمال بنہ نہ وی۔ اخلاق یے پاکیزہ نہ وی، انونور خلق بہ ددوی نہ خہ
عبرت و اخلی۔

(ج) د حضرت شیخ د تعلیم او تربیت بلہ طریقہ داوہ۔ چہ د شریعت او طہی
د تعلیماتوسرہ سرہ بہ یے دھغوی د اقتصاد دی حالت بنہ کید لوہم خیال
ساتلو۔ او ذراعت او تجارت د کارا وکسب بنود نہ اوہدایت بہ یے ہم ورتہ
کولو۔ چنانچہ د ملتان پہ شاوخوا علاقو کبیں کو مے شاہیے او بنجرے زمکے وے۔
اوختنگلونہ وو۔ خیلو مریدانوتہ بہ یے د دغہ شہرو۔ بنجر و۔ اوختنگلونہ صفا
کولو اوپہ ہفے کبیں ذکر کر وندے کولو حکم ورکولو۔ د نہرو نوکنستلو۔ داوود
کوہیا نو جوہر لو او ملک آباد کولو ہدایت بہ یے ورتہ کولو۔ چہ ملک آبادشی۔
رنق اوروزی یے فراخہ شی۔ او د خدائی مخلوق پرے ساد او آبادشی۔

چنانچہ د دوی د دے مبارک تعلیم اوہدایا توپہ برکت ملتان او ہفے
خو او شاعلاقے سر سبزے او آبادے شولے۔ خلق یے دیندارے او بیوکو کار شول۔
اوپہ دے شان سرہ علم خلق پہ مادی اور روحانی دوا پہ قسمہ نعمتون بانڈے
سرفراز شول۔ د دوی د تبلیغ پہ برکت د پیر لوی لوی ہندوانو اورا جگانو دین
اسلام قبول کرے وو۔ او د دوی پہ مریدان کبیں شامل شوی وو۔ یعنی د دوی
د روحانی فیوضات نہ عوامو او خواصوتہ یوشان فاذل اور سیدلہ۔

لکہ چہ مخکین ورتہ اشارے او شولے۔ حضرت شیخ رحمہ اللہ علیہ
بہ خیلو مریدانوتہ د دنیاوی کار وبار ترک کولو۔ یاپہ کوٹ کبیں کینا ستلو۔
یا دنیا تہ شاہ کولو تعلیم نہ ورکولو۔ بلکہ ہغوی تہ بہ یے د خیل اقتصاد دی اومعاشی
حالت بنہ کولو د پارے د زراعت او تجارت او د حلال رزق کھتو د پارے د حلال کسب
اوکار کولو ترغیب ورکولو اوپہ دے شان سرہ دمسلمانانو د دین او دنیا دوا پر فہتری

د پاره خپل نیک کوششونه یې جاری ساتلي وو۔

اولاد او خلیفه گان

د حضرت شیخ بهاء الدین ذکر یا علیه الرحمة د یو څوئ نوم شیخ صدر الدین عارف وو۔ چې خپل والد ماجد د وفات نه وروستو د هغوئ سجاو کښین شوی وو۔ بیا د هغه د څوئ نوم ابو الفتح رکن الدین رکن عالم وو۔ چې د دې شیخ عارف د وفات نه وروستو پکښی ناست وو۔ دوی پلا او ځواک واپل د حضرت شیخ ذکر یا مریدان وو۔ علیهم الرحمة و الغفران:-

حضرت صدر الدین عارف

د حضرت شیخ ذکر یا د بزرگ څوئ شیخ صدر الدین په سلنه ۷۳۳ کښ پیداشوی وو۔ او د خپل والد بزرگوار نه یې تعلیم او تربیت موندلې وو۔ د قرآن مجید سره یې زیاته مینه لرله۔ ځکه په عارف نامه مشهور شوی وو۔ د دې پیر یوئ فاضل عالم وو۔ درس به یې ورکولو په علم صرف کښ "تصریف جدولی" نوم کتاب د دوی تالیف ده۔ د دوی ملفوظات ارشادات او تعلیمات په کتابی شکل کښ د کنوز الفوائد په نوم سره د دوی یو مرید شیخ ضیا الدین راجم کړیدی۔ د دوی په ممتاز و مریدانو او خلیفه گانو کښ یو د ده خپل څوئ ابو الفتح رکن الدین رکن عالم وو۔ بل شیخ حسام الدین المعروف په جمال ملتانی (متوفی ۷۸۴هـ) وو۔ چې په بدایون کښ اوسیده۔ او بل شیخ احمد کبیر بخاری علیه الرحمة وو چې د حضرت مخدوم جهانیا ن والد ماجد وو۔ علیهم الرحمة و الغفران۔ حضرت شیخ صدر الدین په سلنه ۷۹۹ کښ وفات شوی ده۔ او مزار مبارک یې په ملتان کښ ده۔

حضرت شیخ رکن الدین رکن عالم

حضرت شیخ رکن الدین رکن عالم پہ ۶۲۹ھ کنیں پیدا شروع وو۔
 خپل نیکہ حضرت شیخ بہاء الدین مرید او د خپل پلار صدر الدین عارف
 خلیفہ وو۔ د خپل پلار د وفات نہ روس تو پہ گدی کیناست۔ د خپل زمانے
 نامور بزرگ وو۔ د حضرت شیخ بہاء الدین اولیاء او د دوی تر منجہ پیر لا پیر
 خلوصہ محبت وو۔ د دوی پہ نامور و خلیفہ کا نو کنیں شیخ وجیہ الدین سنائی
 (متوفی ۷۳۸ھ) حضرت حمید الدین حاکم او حضرت شیخ مخدوم جہانیاں
 جہان کشت زیات مشہور دی۔ پہ ۷۳۵ھ کنیں وفات شروع دے۔ او مزار
 مبارک یے پہ ملتان کنیں دے۔ چٹہ دنیا پہ عالی شان عمارتو کنیں شمار لے شی۔
 د دے نہ علاؤ د حضرت شیخ ابو محمد بہاء الدین ذکر یا نور کو م مشہور خلیفہ کان
 وو۔ پہ ہغوی کنیں دیو خوب بزرگانو نومونہ دلتہ ذکر کو دل مناسب کنرو

حضرت میر حسینی سادات

د حضرت شیخ ذکر یا علیہ الرحمة مرید او خلیفہ وو۔ د "نزهة الارواح" نورے
 کتاب مؤلف دے۔ چلہ د علم تصوف پہ بہترین او معتبر و کتابو کنیں شمار لے
 شی۔ د حضرت شیخ ذکر یا علیہ الرحمة د وفات نہ روس تو یے د ہغوی د خوی
 او سجادہ نشین حضرت شیخ صدر الدین نہ ہم د خلافت خرقہ حاصلہ
 کرے وے۔ پہ ۷۸۰ھ کنیں وفات شروع دے۔ علیہ الرحمة والغفران۔

حضرت شیخ فخر الدین عراقی

د حضرت شیخ بہاء الدین ذکر یا علیہ الرحمة پہ مشاہیر و خلیفہ کا نو کنیں
 د حضرت شیخ فخر الدین عراقی علیہ الرحمة نوم زیاد ولودے۔ د حضرت شیخ ذکر یا
 د خدمت شرف یے حاصل کرے او د دوی پہ تربیت او سرپرستی کنیں یے
 علوم ظاہری او باطنی فیضان حاصل کرے وو۔ د خپل وخت فاضل عالم
 او کامل روحانی پیشوا وو۔ د حضرت شیخ عراقی کتاب چہ "لمعات" نوم یے

نوم یے دے۔ دَعلم شریعت او طریقہ بہترین کتاب دے۔

د دہ پورے نوم شیخ فخر الدین ابراہیم دے۔ د پلاریہ نوم کنیں یے اختلاف دے۔ پلے یور وایت کنیں بزرگ مہربان عبد الغفار ایجوالتی دے او پلے بل روایت کنیں شہر یار ابن عبد الغفار دے۔ د غہ شان یور وایت دادے چہ حضرت شیخ بہاء الدین ذکر یائے سکھ ما ما وو۔ او بل روایت دادے چہ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی یے ما ما وو۔ دھمالان پلے شاوخوا کنیں پلے مکبان نومے کلی کنیں پلے ست ۶ کنیں پیدا شوے وو۔ د اولس کالو پلے عمر کنیں د معقول او منقول علمونو د تحصیل نہ چہ فارغ شو۔ نو پلے بغلا دکنے د حضرت شیخ شہاب الدین مرید شو۔ د خیل پیر پلے صحبت کنیں پیر کاو نہ پیر عبادت اور ریاضت کنیں تیر کرل۔ حضرت شیخ شہاب الدین ورلے عراقی تخلص کیس نو دے۔ او ہندوستان تہ د تلوہلائی یے ورتا وکر۔ ملتان تہ رائے دلتہ د حضرت شیخ بہاء الدین ذکر یانہ یے خلافت حاصل کر۔ حضرت شیخ ذکر یانہ ورتہ خیل لوری بی پرنکاح وکرے۔ پختہ ویشہ بہاء الدین کنیں پاتے شو۔ بیاعدن تہ رائے۔ د ہفہ خائی نہ حج تہ لاہ۔ د بیت اللہ الحرام اومدینہ منور زیارتونہ یے او کرل۔ د ہفہ خائی نہ روم تہ لاہ۔ د شیخ محی الدین ابن عربی د خلیفہ شیخ صدر الدین سرے یے خہ مودہ تیوے کرے۔ دلتہ یے د ابن عربی کتاب "فصوص الحکم" مطالعہ کرے۔ او دھنے پلے مثال یو بل کتاب "لمعات" یے تالیف کرے۔ پلے آخر کنیں دمشق (شام) تہ رائے او پلے ۷۸۸ھ کنے دلتہ وفات شو۔ مزار مبارک یے د دمشق محلہ صالحیہ کنیں دے۔ د حضرت شیخ محی الدین محمد ابن عربی او شیخ اوحد الدین کرمانی مزاران د دلتہ دی۔ رحمۃ اللہ علیہم

حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر

د حضرت شیخ الشیخ ابو محمد بہاء الدین ذکر یانہ ملتان پلے ممتاز و خلیفہ کا نو کنے

حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر نوم زیات مستاز
شیخ فرید الدین لکھچہ پہ چشتیہ طریقہ کبسن حضرت خ
قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ خلیفہ وو۔ نوم دغہ شاپا
عالیہ سھرور ریہ کبسن حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی ہم خلیہ
(دوئی تذکرہ بہ روستویہ تفصیل سرہ راشی)۔

حضرت خواجہ سراج الدین ارہر

حضرت خواجہ بہاء الدین زکریا علیہ الرحمۃ بہ مشہور وارہا
خلیفہ کانو کبسن حضرت شیخ سراج الدین ارہر نوم دیاد ولودے۔
روستویہ مشرقی پاکستان کبسن یے د اسلام تبلیغ اور اشاعت اور جہاد
کریادی۔ ددک والد ماجد حضرت شیخ ابراہیم دانشمند اور حضرت خوا
بہاء الدین زکریا ملتانی د وارہا پیر بائیان وو۔ (روستویہ یے تذکرہ راشی

حضرت سلطان طیب سھروردی

حضرت سلطان طیب پہ اصل کبسن د سابق صوبہ سندھ د علاقہ اوسیدر
وو۔ دھغہ ٹھائی نہر د سابق صوبہ مغربی پنجاب، ہرنڈ اور موجودہ ضلع
پیرکے غازی خان (علاقہ تہ پہ (ش۶۳۵) کبسن راغے۔ دلته یے استوگنہ اختیار
کولا۔ بیا ملتان تہ لاہور۔ اور حضرت خواجہ بہاء الحق والملة والدین شیخ زکریہ
ملتانی مرید شو۔ درجہ د کمال اور خرقہ د خلافت یے حاصلہ کولا۔ صاحب
کشف اور کرامت وو۔ د گورچانی قوم خلق یے مریدان شول۔ او پیر د خلائی مخلوق
یے د اسلام حقے لاری تہ را وارہو۔ روستو د رکہ د کھوئی نوم سلطان یوسف وو۔ د
دھغہ د کھوئی نوم سلطان طیب ثانی وو۔ دھغہ د کھوئی نوم دوست محمد وو۔
دھغہ د کھوئی نوم پناہ علی وو۔ چہ در حضرت پناہ علی رحمۃ اللہ علیہ پہ

نوم باندے یوکلے دے "بستی پناہ علی" یہ نوم سرا پہ چیرہ غازی خان کنیں
 موجود دے۔ دے حضرت سلطان طیب علیہ الرحمة پہ خاندان کنیں
 داچہ پور تہ یے نومونہ یاد شول۔ بول دے خپل وخت مشاہیر بزرگان
 تیر شوی دی۔ دے حضرت سلطان طیب دے وفات صحیح تاریخ راہ
 نہ دے معلوم شوی۔ علیہم الرحمة والغفران۔

حضرت شیخ حسن افغان سہروردی۔

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی پخپل کتاب اخبار الاخیار کنیں دے دوی
 پہ حقلہ دالاندینی حالات درج کړیدی۔ فرمائی:-

حضرت شیخ خواجہ حسن افغان دے حضرت شیخ بہاء الدین ملتانی
 پہ مرید انوکس دے۔ محبوب الہی شیخ نظام الدین اولیاء دے دے پہ حقلہ
 بیان فرمائی۔ چہ شیخ حسن افغان صاحب دے ولایت اوبند پایہ بزرگی
 و۔ یوہ ورح پہ یوہ کوخہ تیریدلو۔ اذان یے واوریدلو۔ جماعت تہ ورتلو
 چہ اقامت او شوی۔ امام راغے بکنیں شوی۔ خلقو ورپے نیت او تپلو۔ چہ نونع
 او کڈارے شوی۔ خلق لاپل۔ او جماعت خالی شوی نو حضرت خواجہ حسن

افغان وریاسید۔ دے امام خوالہ ورغے او ورتہ یے او وٹیل چہ جناب مولانا
 صاحبہ یو عرض درتہ کو ووم۔ خہ وخت چہ تہ پہ لمانجہ او دریدے
 نو ماہم درپے نیت او تاپا۔ ہسے خوتہ پہ مصلی ولاہوے۔ لیکن پہ فکر
 او خیال کنیں دے نور نور خہ گزیدل شروع شول۔ دے نونع خیال دے دے
 زچہ نہ او تلو۔ پہ تصور کنیں روان شوی۔ دہلی تہ اور سیدے۔ ہلتہ دے
 سوداگری شروع کړا۔ پہ بازار کنیں گزیدلے یو غلام (مریے) دے پہ بیہ خبیست
 دھوہ خائی نہ را روان شوی بل بھرلہ راغے۔ بیا دھوہ خائی نہ را روان شوی
 ملتان لہ را ورسید۔ چو نکہ مادرپے نیت تپلے و۔ نوزہ ہم دے ناکامہ درپے
 روان ووم۔ پریشان سرگردان دے خائے نہ تر دہلی

دریچے کو حیدم۔ انصافدار! آخر دیتہ یہ شوک نہونچ اووائی۔ ؟
 یہ تاریخ صولت افغانی کنس لیکي چہ خواجہ حسن افغان
 دمغزنی پاکستان دقبائلی علاقہ نہ ملتان تہ تے وو۔ اوبیہم
 ہلتہ یہ ملتان کنس دخیل پیر سرہ پاتے شوے وو۔ ہلتہ
 اوسیدہ۔ اوہم ہلتہ وفات شو۔ تاریخ وفات یے معارم نہ دے۔
 - علیہ الرحمۃ والغفران -

حضرت شیخ جلال الدین بخاری

دحضرت شیخ بہاء الدین ذکر یا یہ مشاہیر و
 خلیفہ کانوکنس حضرت شیخ

جلال الدین حسن

المعروف میر سرخ

بخاری زیات

مشہور دے۔

(چہ روستوبہ یے تذکرہ راستی)

حضرت خواجا بابا فرید شکر گنج علیہ الرحمۃ

(اس ۶۰۰)

د حضرت خواجہ خواجگان بابا فرید الدین گنج شکر نوم مبارک مسو،
 دو۔ القابیے، شیخ فرید الملة والدین، شیخ فرید الدین، شیخ فرید،
 "شیخ فرید الحق"، "گنج شکر"، "شیخ الاسلام"، او، "شیخ الشیوخ"، دی۔ ۶،
 بلکہ ددے ناء علاوہ شیئہ نور القابیہ ہم مشہور دی۔ ددوئی د نسب
 سلسلہ د حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سرہ لکیری۔ د بعض
 مؤرخین د اخیال دے۔ چہ دے پہ قام سید وو۔ بھر حال پہ دے خبرہ د
 تو لو اتفاق دے چہ پہ اصل او نسب باندے، "قریش" وو۔ او د والد ماجد
 نوم یے حضرت شیخ جمال الدین سلیمان ابن شعیب علیہ الرحمۃ پہ زمانہ
 کنس د افغانستان نہ ہندوستان تہ راغلی وو۔ او دلہ د استو کنس نہیں
 تربیرے مودے پورے د "لاہور" قاضی وو۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث
 دہلوی پچیل کتاب کنس ددوئی تذکرہ د نور و اولیاء و سرہ کرے دہ۔ او د
 ددوئی د اوچتے روحانی او عرفانی درجے ستائے کرے دہ۔

"لاہور" کنس د خہ مودے قیام نہ روستو ددوئی والد ماجد حضرت
 شیخ سلیمان علیہ الرحمۃ ملتان تہ راغے۔ او دلہ پہ "کھیتوال" نومے یو کلی کنس
 پہ ۸۲ھ کنس حضرت شیخ فرید علیہ الرحمۃ پیدا شو۔ لاماشوم
 وو۔ چہ پلا ریے وفات شو۔ موزنی بی یے سبق تہ کنسینولو۔ ذہن یے پیر
 بنہ وو۔ پہ کم عمر کنس یے قرآن مجید حفظ کرلو۔

مشہور پینتون مؤرخ زرداد خان ناغر پچیل کتاب "صولت افغانی"
 کنس لیکمی:۔ چہ ہر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ
 د بخدا د شریف نہ د (۱۱) حضرت شیخ اوحید الدین کرمانی (۱۲) شمس

جلال الدین تبریزی پہ ملگرتیا کبسن راروان شول۔ او د مغزنی پاکستان
 قدیم ترین سنہر ملتان تہ اور سیدل۔ نو دلتہ یے د حضرت غوث عالم
 شیخ بہاء الدین ذکر یا ملتائی سرکہ ملاقات کرے وو۔ پہ د غو و ر حو
 کبسن پہ ملتان باندے د ناصر الدین قباچہ حکومت وو۔ (دلتہ دایاد
 لول پکار دی چہ ناصر الدین قباچہ د سلطان قطب الدین ایبک د
 وفات نہ ۶۰۴ھ روستو د ملتان غو مختار حکمران شوے وو۔) او
 تر ۶۳۲ھ پورے یے پہ حیثیت د خود مختار حکمران حکومت وو۔ چاہ
 بیا ہم پہ دغہ کال ۶۲۴ھ کبسن سلطان شمس الدین التمش ورلہ
 شکست و رک۔ ددے پورتنی بیان نہ د ا معلومہ شویں چہ حضرت خواجہ
 قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ د ۶۰۲ھ نہ روستو ملتان تہ
 راغلے وو۔ او دلتہ ور تہ بیاد معلومہ شویں دلاچہ خواجہ بزرگ د
 لاهور نہ دہلی تہ تشریف ورے رے۔ (مخکبسن خواجہ بزرگ پہ
 تذکرہ کبسن ددے خبرے پہ حقلہ پاء تفصیل سرکہ بحث تیر شویدے)
 ہر کلا چاہ حضرت بابا فرید شکر گنج پاء د غو و ر حو کبسن پہ
 ملتان کبسن علم حاصلو۔ د حضرت غوث العالم شیخ بہاء الدین ذکر یا
 ملتائی پہ دیرہ (خانقاہ) کبسن یے د حضرت قطب الاقطاب خواجہ بختیار
 کاکی علیہ الرحمۃ سرکہ ملاقات او شو۔ او پہ سلسلہ عالیہ چشتیہ
 کبسن یے ترینہ لاس نیوے او کر و۔ مہ یلے پے چاہ حضرت قطب الدین
 بختیار کاکی علیہ الرحمۃ دہلی تہ تشریف یورلو۔ حضرت شیخ جلال الدین
 تبریزی غزنی تہ لار۔ او حضرت شیخ اوحاد الدین کومانی قندس سرکہ واپس
 بغداد شریف تہ تلو حضرت شیخ فرالدین گنج شکر ہم د هغوی پہ ملگرتیا
 کبسن د قند ہار پہ لار باندے بغداد شریف تہ لار لو۔ ہلتہ یے د
 حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی د ملاقات شرف حاصل کر۔ او پہ

بغداد شریف کبش پہ دغہ نیتہ چہ کوم نور مشاہیر بزرگان موجود
وو۔ دہغوی نہ یے ہم فیوضات حاصل کرل۔ چاہ پہ ہغوی کبش حضرت
شیخ سیف الدین باخرزائی علیہ الرحمۃ نوم زیاد ولودے۔

پہ بغداد شریف کبش دغہ مودہ عمر تیر ولونہ روستو دھرا
پہ لاکہ ملتان تہ راغہ۔ دل تہ دغوث العالم بہاء الحق والملة والدين
ذکر یاملتانی علیہ الرحمۃ پہ صحبت کبش تر دیرہ عمرہ باقی پاتے شو۔ او
ملتان داقیام یے دہم خیل پیر طریقت سرکہ دپخ دوستی بلکہہ درشتہ
دارئی باعث اوکر حیدر۔

دطریقت او عرفان پہ سلسلہ کبش کوم مجاہلات اور یاضتو نہ
چہ دوئی کپی دی۔ دہغہ بیان پہ الفاظو کبش نہ شی کیدلے۔ یوخلہ بابا
فرید علیہ الرحمۃ دملتان نہ دہلی تہ تلے وو۔ چہ پہ چشتیہ طریقہ
کبش دخیل پیر طریقت حضرت قطب الدین بختیار کاکی سلام وکری۔ نہ
خوش بختی نہ پہ دغہ موقع حضرت خواجہ خواجگان معین الدین
حسن سنجری، چشتی، اجیری علیہ الرحمۃ ہم دہلی تہ تشریف راوے
وو۔ چہ ہغوی دحضرت شیخ فرید بابا دحالاتونہ خبر شول۔ نو ددومرہ
سخت ریاضت نہ یے منع کر۔ اوبیا یے پیر شفقت او مہربانی سرکہ خواجہ
قطب الاقطاب بختیار کاکی او خیل خان تر منجہ اودرہ ولو۔ او دد واپر پیرانو
حضرت فرید بابا تہ توجہ او فرمایلے۔ اور و خانی برخے یے ولہ ورکریے۔
او دخلافت خرقہ یے ور تہ او بجنبالے۔

دتصوف اور و حانیت پہ دنیا کبش دحضرت بابا فرید کبج شکر درو خانی
مرتبے او خلافت مثال نہ پیدا کیری۔ پاء دولا وجہ سولا۔

الف | یولا وجہ دادا چہ حضرت بابا فرید علیہ الرحمۃ دحضرت غوث
العالم شیخ الاسلام بہاء الدین ذکر یا ملتانی مرید ہم رہے۔ او دہغہ پیر

اودھغہ پیر طریقت حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی نہ یے برا
راستہ فیض حاصل کرے دے۔ او مرید یے دے۔

ب ابلہ داچہ قطب الاقطاب خواجہ مختیار کاکی علیہ الرحمۃ مرید ہم
دے اودھغہ پیر طریقت حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غریب
نواز مرید ہم دے۔ اودھغوی نہ یے برا راستہ فیض حاصل کرے دے۔

ہر کلمہ چاہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی او حضرت خواجہ
معین الدین حسن چشتی اجمیری دواہود حضرت شیخ المشائخ غوث
صمدانی قطب ربانی، محبوب سبحانی شہباز لامکانی شیخ عبد القادر جیلانی
رضی اللہ عنہ د فیوضاتوٹھنے حصہ ہونڈ لے دے۔ نوڈ بغداد - ملتان۔
اجمیر درے واہو روحانی مرکز و نوڈ فیوضاتونہ چکے حولی ٹرونکے چہ
دغہ شیخ فرید العصر۔ فرید الدین گنج شکر نن د مغربی پاکستان پہ
خاویا ہغہ عظیم الشانہ روحانی سرچشمہ دے۔ چہ ژوند بختونکے ہم دے۔
اور روح پالونکے ہم دے۔

حضرت خواجہ گنج شکر پہ دہلی کنس د خلافت حاصلونہ پس
خاہ زمانہ پہ ہانسی نوے بنہر کنس و بیا دھغہ ٹائی نہ راروان شو۔ او
نہ پنجاب د ضلع منٹھکری اجودھن نوے کلی تہ تشریف راوے۔
د دغہ کلی نوڈ د دوئی د اوسیدلوپہ برکت سر پہ پاک پٹن نامہ باندے
مشہور شو۔ اوڈ روحانی انوار د دے مرکز تہ د اسلام رنہ د علاقے تر
لے لے کو تو نو پورے خورہ شو۔ او ٹائی پہ ٹائی دراتہ دلانہ جماعتونہ
دینی مدرسے اوڈ روحانیت او عرفان د حصول خانقاہونہ جو پشول۔
چہ د "اللہ اکبر" اولالہ الا اللہ ط پہ خورہ و کاموکانری۔ بوٹی۔ او بنیاد
دیواللہ او حق دین اسلام پہ لوری رامات شول۔ د دوئی پہ بابرکت
صحبت او درس کنس مشاہیر و عالمانو ادبزرگانو خیل جولتی د علم او

اور عرفان د فیوضات کے پہلے۔ اور ملک پہ ہر لوری خواہ شول۔ اور
اسلام پہ لاکھ کتبیں جہاد و نرا کر لیں۔ غزا کا نئے اوکھے۔ اور اسلام
د سر لوری د پارے خیل سر و نہ قربان کر لیں۔

حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر علیہ الرحمۃ خیل پول ژوند
د اسلام پہ خدمت کتبیں صرف کر و۔ اور نسل۔ نسب۔ قومیت۔ ملک اور
امتیا ز نہ پہ غیر د خدائی پاک پول مخلوق تہ یے د خدائی د حق دین
اسلام دعوت او پیغام اور سولو۔ او پہ دیر نیات تعداد کتبیں عوام اور
مشرکان اور مشرکانو مذہبی مشران او حکمرانان پہ دین اسلام مشرف شول۔
د حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر پہ خانقاہ کتبیں بہ ہر
وخت د علم ظاہری او باطنی پہ زر کو نوطالبان او مریدان دیر لے وو۔
د دوی نہ علاوہ نور عام مسلمانان میمانہ او مسافر بہ ہم دیر رات لیں۔ د
ہغوی د پارے شامل لکھ جاری وو۔ پہ سو نو منو نو غلبہ پخیلہ لکھ۔ مگر
پخیلہ بایا فرید ہا د اور بشو و پٹی ہم پہ مہر کیدہ نہ خور لے۔ روایت
دے چاہ د دوی پہ لکھ کتبیں ہر خور مراد خاد مانو چاہ بہ کار او خدمت
کولے۔ ہذا خہ مہوئی عام خاد مان نہ وو۔ بلکہ د خلائی پاک داسے نیک
بند گان وو۔ چہ ہیچ یوکس پہ ہیچ وخت کتبیں ہم د خلائی د یاد نہ عاف لے وو۔
حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر اگر چہ پہ قادریہ۔ سہروردیہ۔
او چشتیہ کنز و طریقو کتبیں مجاز او ماذون وو۔ لیکن سلسلہ عالیہ چشتیہ
نسبت پرے غالب وو۔ پلے اعتبار سر د او نیلے شو چہ حضرت خواجہ
خواجگان معین الدین حسن چشتی اجمیری چہ د رشد او ہدایت
کو مہ شمع بلہ کرے وے۔ دھتے شمع نہ د امثال رو بنانہ شومے وو۔ اور
دوی پہ برکت د اسلام پہ انوار د پاک و ہند د واپہا ہیوادونہ ترن ورے
پورے رو بنانہ دے۔

د حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر کرامات پیر زیات اوشہوردی۔
 دوئی د خیل پیر خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمة مافوظات
 اوارشادات پہ یو کتاب کبس راجمع کریدی چہ دہے "فوائد السالکین"
 نوم دے۔ د دے کتاب د مطالعہ نہ د دوئی د پاکیزہ ژوند او پاکیزہ اخلاق
 اندازہ لگید لے شی۔ د دوئی لوی تعریف دا وو۔ چہ پیر صبر ناک او خوش
 خلقہ وو۔ او د خیلو بنو او نیکو اخلاق پہ وجہ د ہر چاہ ورسر کمینہ وو۔
 حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر پہ دے شان سرکا د
 پاکیزہ ژوند تیرا و لو او د خدائی مخلوق نہ د دین اسلام د ظاہری او
 باطنی تعلیم ورکولونہ پس پہ پنجم تاریخ د محرم الحرام سنہ ۷۴۷ھ کبس وفات
 شول۔ علیہ الرحمة والغفران۔

د دوئی د وفات تاریخ د دے جملونہ راختری۔ چہ پہ حقیقت کس
 داد واپہ جملہ د دوئی د خصوصی تعریفونو ترجمانی ہم کوی۔ (۱) یوہ جملہ دہ
 (سنی) (۲) دویمہ جملہ دہ (دیانتدار)

پہ کتاب اخبار الاخیار کبس د دوئی د وفات تاریخ سنہ ۷۴۷ھ یکے شہر دے۔
 لیکن دغہ اولئے تاریخ سنہ ۷۴۷ھ زیات صحیح معلومیری۔

د حضرت خواجہ گنج شکر د تاریخ وفات پہ ورخ یعنی پہ پنجم تاریخ د
 محرم الحرام باندے ہر کال د دوئی پیمزار باندے د عقیدتمندانو لویہ میلہ وی۔
 چہ پہ ہف کبس د پاک و ہند د ہر حصے نہ مسلمانان راجع کیری۔ او د
 دے عظیم الشان روحانی تہرون شکے منظر ہر مسلمان د اور روح تازہ کوی۔

اولاد او خلیفہ کان

د حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر پنچہ خامن وو۔ خواجہ
 نصیر الدین۔ خواجہ بدر الدین سلیمان۔ خواجہ شہاب الدین۔ خواجہ

نظام الدین، خواجہ یعقوب، دایمہ وارڈ ددوئی مریدان وو۔ اوک مرتبہ
 اوبرزگی خاوندان تیر شوی دی۔ پہ ددوئی کبیں حضرت خواجہ شیخ
 بدرالدین سلیمان د خپل پلار د وفات نہ پس د خپل مشرور وراو کشرانو
 روپ وپولوپہ اتفاق سرہ د پلار کدی باندے کبیاست۔ دچشتیہ طریقہ
 باکمالہ پیر وو۔ خواجہ نظام الدین د کفار و سرکاپہ یوجہا د کبیں شہید
 شوے وو۔ چہ روسوئی لاش اوندہ موند لے شو۔ خاورم خوئی خواجہ یعقوب
 علیہ الرحمة پہ مرتبہ د ابدالوکبیں وو۔ چہ "مردان غیب" ورتہ والی۔
 پہ دے وجہ ددہ قبرہم معلوم نہ دے۔ پاه پاک پتن کبیں فقط ددوئی د
 دوا مشرانو خاوندو خواجہ نصیر الدین او خواجہ بدرالدین زیارتونہ
 موجود دی۔ علیہم الرحمۃ والغفران۔

د حضرت خواجہ کنج شکر خلیفہ کان اوما ذونان داو وک زک زک
 زیات وو۔ چہ پہ هغوی کبیں دیو خومشاهیر و خلیفہ کان فخر متصرا تذکرہ
 دلتہ د تبرک پہ طور کوٹ لے شی۔

(۱) حضرت خواجہ علاء الدین صابر کلیری

د حضرت خواجہ کنج شکر دیو مشهور خلیفہ نوم خواجہ علاء الدین صابر
 کلیری دے۔ د حضرت خواجہ کنج شکر خوری او خوم هم وو۔ ددوئی نہ
 د سلسلہ "چشتیہ صابریہ" پہ نوم یوا لویہ سلسلہ خورہ شوے دے۔ چہ
 روسوپیہ دے کبیں حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی پیر لوی بزرگ تیر
 شوے دے۔ د وسطی ہند دچشتیہ سلسلے اکثر بزرگان پہ دے صابریہ
 طریقہ کبیں دی۔ د وادی پبینور مشہور روحانی رہنما حضرت شیخ مولانا
 عبد الوہاب المعروف "اخون پنجوبابا" پہ دے "صابریہ" سلسلہ کبیں
 مشہور بزرگ تیر شوے دے۔ (د حضرت خواجہ صابر ولادت پہ
 ۱۰۹۲ھ ار وفات پہ سنہ ۷۹۰ھ کبیں وو۔)

(۲) حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی

حضرت شیخ الشیوخ پہ خلیفہ کا نوکین حضرت نظام الدین اولیاء
 پیرزیاں مشہور بزرگ تیر شوئے دے۔ خپل نوم یے محمد بن احمد
 ابن علی بخاری دے۔ او القاب یے پیر دی۔ لکھ سلطان المشائخ، نظام
 المشائخ، نظام الدین اولیاء۔ محبوب الہی، وغیرہ شول۔ پہ درکار الہی
 کنس محبوب او مقرب وو۔ بر صغیر پاک او ہند ددوی د فیوضا نو نہ دک
 دے۔ ددوی نیکہ خواجہ علی او ور نیکہ خواجہ عرب دوا پکا بخارا
 نہ راغای وو۔ خہ مودہ پہ لاهور کنس وو۔ بیابان تہ لارل۔ ہلتہ
 آباد شول۔ دخواجہ محبوب الہی پیدائش ہم بایوان کنس شوئے دے۔
 د خپل وخت فاضل عالم وو۔ ددینی علمونو حصول دپارہ دہلی تہ راغلی
 وو۔ اصول۔ فقہ۔ تفسیر۔ حدیث وغیرہ علمونہ یے دلتا حاصل کریو
 دعلم ادب مشہور کتاب مقامات حریری او علم حدیث یے پہ دہلی کتبہ
 دمولانا صدر ولایت شمس الملک نہ حاصل کریو وو۔ او حضرت خواجہ
 شہاب الدین سہروردی مشہور کتاب عوارف المعارف او دعلم عقا
 مشہور کتاب "تمہید ابی شکور سامی" یے پہ پاک پتہ کنس دخواجہ
 فرید کبج شکر نہ لوستلی وو۔

روستوپہ دخواجہ فرید الدین کبج شکر نہ یے بیعت او کم
 او خرقہ خلافت یے حاصلہ کرا۔ دہلی تہ راغے۔ او بیاتہ مودہ پہ
 پہ دہلی کنس "غیاث پور" نومے مقام تہ راغے۔ او بیاروستوپہ پہ ورا
 چار شنبے یو ولسم تاریخ دربیع الاول ۸۷۲ھ وفات شو۔ نوہم یہ دغا
 "غیاث پور" کنس یے مزار شریف پور شو۔ (دولادت تاریخ یے ۷۳۶ھ
 د حضرت خواجہ محمد المعروف نظام الدین اولیاء نہ
 چشتیہ نظامیہ پہ نوم بانیچ بولہ لویہ سلسلہ جاری شوئے دک۔

برصغیر پاک و ہند کبیں عموماً اوپہ مخصوصیت سرزد وسطی ہند۔ جنوبی ہند نہ علاوہ موجودہ مشرقی اور مغربی پاکستان دچستہ طریقے بزرگان پہ دے سلسلہ عالیہ نظامیہ کبیں دے۔ کہ مثال پہ طور مغربی پاکستان دشمال مغربی علاقہ دہولونہ زیات مشہور بزرگ حضرت پیر سید علی ترمذی المعروف پیر بابا ہم درے سلسلے بزرگ دے۔

پہ دے اعتبار سرور حضرت فرید الدین شکر گنج سلسلے دواہو شاخونو "صابریہ" نظامیہ" بزرگان د پاکستان پہ ہر گوت کبیں خوارہ دی۔ اود دوی د فیض د لوئی ابل سین نہ بے شمیرہ ولے اونہرونہ دی چہ جاری شوی دی اود دے وطن د خلغور و حانی تڈلایے ماتہ کرے دہ۔

(۳) حضرت مولانا بدر الدین اسحاق

حضرت مولانا بدر الدین اسحاق د حضرت علی ابن اسحاق رھلوی حوی وو۔ اود حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج خلیفہ او حوم ہم وو۔ د خیلے زمانے پہ بزرگان کبیں پہ زہد۔ پریز گارٹی فقرا و عشق کبیں یے ثانی نہ لرو۔ فاضل عالم وو۔ د "اسرار الاولیاء" پہ نو صو کتاب درہہ تالیف دے۔ زیارت مبارک یے د پاک پتہن د پنجوانی جامع مسجد پہ صحن کبے دے۔ د وفات تاریخ یے نہ دے معلوم۔ علیہ الرحمۃ و العفوان۔

(۴) حضرت شیخ جمال الدین احمد

حضرت شیخ جمال الدین احمد فاضل عالم وو۔ خطیب وو۔ د نسب سلسلہ یے حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ تہ رسید لہ۔ د شیخ الشیوخ فرید الدین گنج شکر ممتاز خلیفہ وو۔ پہ ہانسی حضار کبیں اوسید لہ۔ د ظاہری او باطنی کمالا تو جامع وو۔ د حضرت گنج شکر ورسوہ دومر لہ بے حد کامینہ ولہ۔ او ہم درغہ بے دریغہ ملنے پہ وجہ دولس کالہ یے درے خیل مرید سرور پہ ہانسی کبیں تیر کپی وو۔ او بیا چہ دے

دے (اجودھن) موجودہ پاک پٹن تہ رانجے۔ نوچہ خوک بہیے مرید
 کولو۔ نوہخہ بہیے د مرید کولونہ اول حضرت شیخ جمال الدین احمد تہ
 اولیہ۔ چاہ لاپشہ۔ ہفہ تہ خان ونبایہ۔ او د ہفہ نہ اجازت واخلہ
 کہ ہفہ اجازت اوکر وہلہ بہیے مرید کریم۔ خواجہ کنج شکر بہ فرمائل۔
 جمال "جمال ما است" جمال مخونہ جمال دے۔ کلہ ناکلہ بہیے داہم فرمائل۔
 "غولہ غوار کچہ ستانہ گرد چاپیرہ طواف اوکریم" ددعہ شیخ جمال
 دمرتبے اوچتو لے معلومیری۔ دخواجہ شیخ جمال مزار مبارک اگرچہ نن ورخ
 دبرمغیر پاک پہ ہندوستان نوے حصہ کبسن دے۔ لیکن ہرکلہ
 چہ دے دبابا فرید جمال دے۔ یہ دے وجہ دبابا فرید تذکرہ
 سرکہ دہفہ دجمال "تذکرہ کوئل لازمی وو۔ علیہ الرحمة والغفران۔

(۵) حضرت شیخ عارف علیہ الرحمة

حضرت شیخ عارف داوچ بہاولپور اوسید ونکے دحضرت خواجہ کنج شکر
 مرید شو۔ دخیل پیر بہ حدہ خا مترونہ یے کپری وو۔ روحانی
 استقامت یے نصیب شوے وو۔ دخلافت خرقہ او دمریدانو
 نیولو اجازت ورتکے حاصلہ شوے وکے۔ دخیل پیر بہ حکم سیوستا
 (شمالی سندھ) تہ تلے وو۔ ہلہ یے دخدائی مخلوق تہ روحانی
 فیوضات رسول۔ ہم ہلہ وفات شو۔ تاریخ یے نہ معلوم۔ علیہ الرحمة
 (۶) حضرت سید امام علی لاحق شہید سیالکوٹی

دحضرت سلطان علماء الدین غوری علیہ الرحمة پاء زمانہ
 کبسن یہ سیالکوٹ باندے جہاد شوے وو۔ پدے جہاد کبسن دحضرت
 خواجہ فرید الدین کنج شکر مشہور مرید او خلیفہ حضرت سید
 امام علی لاحق دخیلورونہ واو مرید انوسرہ شامل شوے وو۔ د
 دوی ڈرونہ ونومونہ دادی۔ سید امام ناصر الدین سید میران برخوردار

اولے جنگ پہ مقام دجالند ہر شو و و۔ دلتہ حضرت سیّد امام
 ناصر الدین شہید شو۔ مزار مبارک یے پہ جالند ہر کنبں دے۔ ورپے
 دویم جہاد دپسر ور پہ مقام او شو۔ دلتہ حضرت سید میران بر خور
 دار شہید شو۔ مزار مبارک یے دلتہ جو کپلے شو۔ ورپے خاور مہ
 غزا پہ "آدم دراز" نوے حای کنبں او شولہ۔ دلتہ دغازیا نوے سر لسکر
 حضرت عزیز غازی او نور بے شمیرہ مسلمانان شہیدان شول۔
 درے پولو شہید انود پارہ یو لوئی قبر او کنتے شو۔ پہ ہفے کنبں او سپارے
 شول۔ چہ دغہ "کچ شہیدان" ترن ورخ دغلتہ موجود دے او
 بے شمیرہ شہیدان نوے شریک زیارت دے۔ ورپے آخری غزا او جہاد
 خاص پہ سیالکوٹ بنہر باندے او شولہ۔ حضرت سید امام علی
 (لاحق رحمۃ اللہ علیہ) پہ دے کنبں (پہ ۷۸۶ھ) کنبں شہید شو۔ او بیا
 پہ کوما ورخ چہ دبنہر قلعہ فتح کید لاہ۔ او غازیان پہ در وازہ ورنوئل
 نور سایہ در وازہ کنبں حضرت میران محمد فتح المعروف سید سرخ شہید
 غازی علیہ الرحمۃ د شہادت مرتبہ حاصلہ کپلہ۔ د حضرت میران
 محمد شہید مزار مبارک د سیالکوٹ د در وازے د نند موجود دے۔
 او د حضرت سید امام علی (لاحق شہید مزار مبارک د بنہر نہ
 باہر شمال طرف تہ دے۔ چہ پوخ زیارت پرے حضرت شیخ شاہ
 دولہ کجراتی سہروردی علیہ الرحمۃ جو کپلے دے۔ د دوشی پہ
 مزار مبارک باندے د زیارت یعنی پنجشنبہ پہ ورخ او د دواہر و اختر نو
 او عاشور پہ ورخ لویہ میلہ وی۔ علیہ الرحمۃ والخفران۔



تعلیمات اوارشادات

پہلے آخر کتب دحضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر علیہ الرحمۃ د
تعلیمات اوارشادات پہ لکھیں ددوئی یو خوزرین اقوال درج کوئے شی۔
فرمائی:- (۱) خومرہ چہ دخیل ظاہر نہ واقفیت لری۔ دہغہ نہ لریات
دخیل باطن نہ خان خبردارہ اوساتی۔

(۲) دشمن نہ پہ نیکہ مشورہ ورکولو باندے شکست ورکری۔ او
دوستان پھیلو بنوا خدا قراوت واضح کولو پہ خان میں کری۔

(۳) بنیادم نہ پکار دی چہ دخیل نفس علاج اوکری۔

(۴) فقیران د عشق خاوندان دی۔ او عالمان د عقل خاوندان دگا۔
پدوی کبں کامل سپے ہفادہ چہ عشق او عقل دواپہ لری۔

(۵) خیلہ معاملہ خالص دایکی یوا اللہ سرہ ساتی۔ تھکہ چہ بے د

اللہ تعالیٰ نہ ہر خوک چہ دی۔ ہفہ ٹول پہ را کرہ کبں دی۔ ستا
نہ بہ خہ غواری۔ فقط یوا اللہ تعالیٰ داسے ذات دے۔ چاہ ہفہ

ورکوونکے دے۔ ہر چالہ ورکری کوی۔ او دے تولونہ لویہ خبرہ دادہ

چہ خدائی پاک چالہ خہ ورکری۔ د دنیا ہیخ طاقت ترینہ ہفہ

نشی اخیستے۔ ترخوچہ پخیلہ خدائی یے ترینہ وائے خالی۔

(۶) پہ درویشی اوفقیری کبں ہیخ داسے مقام نشہ۔ چہ ہفہ د

خوف اوامید دواپرونہ خالی وی۔ چہ ہم د خدائی نہ امید لری ہم د

(۷) د خدای او بندہ ترمنجہ ترہ تولونہ لویہ پردہ دنیا دہ۔ (د دنیا مینہ د)

(۸) د خدائی پاک نہ پہ ویرید لوخیل زہرونہ ژوندی کری۔

(۹) د ہر چاد وپٹی مہ خوری۔ بلکہ پہ ہر چاد وپٹی خوروی۔

(۱۰) کہ دشمن ہر خومرہ ستا سونہ خوشحالہ پہ نظر راجی۔ لیکن پام

لیکن پام کوئی چہ غافلہ ترے نہ شی۔!

(۱۱) چہ چالہ خہ ور کوئی نو خان دمنع نہ او باسی۔ او خیل خان تہ
ماہ غاورہ کیری۔ یعنی پہ دے مہ غاورہ کیری۔ چہ زہ چالہ ور کرہ کوڑے
شم۔ بلکہ دا خیال کوئی چہ زہ خویہ منع کسب فقط دیو سبب،
وسیلے او ذریعے پہ مثال یم۔ اصلی ور کوونے خوا اللہ تعالیٰ دے۔

(۱۲) کہ عزت غواری نو د عدل او انصاف نہ کار و اخائی۔

(۱۳) کہ آرام او اسودگئی غواری نو دھچاسرہ ہم حسد مہ کوئی۔

(۱۴) کہ خلقو تہ د علم قدر او قیمت معلوم شی۔ نو د دنیا نور قبول

کار و نہ بہ پرید دی۔ او بہ علم حاصلو لویسہ بہ و لگیری۔

(۱۵) د مومن زہ د پاکے زمکے یشان دے۔ کہ یہ دیکھے د مینے او

محبت تحم او کرے شی۔ نو دھغے نہ قسماسم نعمتو نہ پیدا کیری۔

(۱۶) کوم سرے چہ ہر خومرہ د خدائے نہ غافلہ وی۔ ہم ہفہ

ہومرہ بہ د دنیا پہ لاجو کسب مبتلا وی۔

(۱۷) پہ قیاس او اہکل خبرے کوول نہ دی پکار۔ او د خیل زہ

نہ د شیطان د لو بو کو د آکے جوہول نہ دی پکار یعنی

ہفہ خبرے کوول پکار دی چہ د علم

او عقل پہ کنڈہ پورا او د

خلائی پہ نزد

برابرے وی۔

✽ ✽ ✽

حضرت جلال الدین

ابو البرکات حسن میر سرخ بخاری

ولادت _____ پہ بخارا کینس ۵۹۵ھ

وفات _____ پہ بھاو پور کینس ۶۹۰ھ

د حضرت شیخ المشائخ ابو البرکات جلال الدین الملقب پہ جلال اعظم میر سرخ بخاری خیل اصلی او محضہ نوم حسن دے "ابن الدین" یے خاندانی لقب دے۔ او "جلال اعظم" او میر سرخ" یے ذاتی القاب دی۔ او چونکہ پہ بخارا کینس پیدا شوے وو۔ پدے وجہ ددوی د نوم سرک لفظ د "بخاری" لیکلے شی د نسب سلسلہ یے حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ تہ رسیزی۔ شجرہ یے د ایسے دے۔

ابو البرکات سید جلال الدین حسن المعروف پہ میر سرخ بخاری۔ ابن سید علی ابو الموثیل، ابن سید ابو علی جعفر۔ ابن سید ابو الفتح صفی الدین محمد۔ ابن سید ابو محمد ناصر الدین محمود اصغر۔ ابن سید ابی یوسف و ابو محمود شیخ المشائخ احمد قتال۔ ابن سید ابو احمد شہاب الدین عبد اللہ۔ ابن سید ابی عبد اللہ علی اصغر الملقب پہ اشترا ابن سید ابو علی، جعفر المرتضیٰ الملقب پہ خلیل اللہ ثانی او جعفر ثانی ابن الامام ابو الحسن ثالث محمد علی نقی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ضروری وضاحت

پہ دے پورتنی شجرہ کینس چہ ہر خومرک نومونہ ذکر شول ددے ہر یو نوم پہ حقلہ پہ اختصار سورہ خے ضروری وضاحتونہ دلتہ سلسلہ وار درج کولکشی۔ د پارہ ددے چہ پہ مختلف تکرار شجرہ نسبونو کینس چہ کوم فرق موجود دے یا اشتباہات دی ہذہ رفع شی او فائدہ یے عامہ شی۔

لہ دہینو رہنہر دہ بخاری ساد اتوپہ شجرہ کنبس اونور وعاموتہ کرب و کنبس دا
 نوم فقط "جلال الدین میر سرخ بخاری" لیکے شوعے دے۔ حالانکہ دغہ ددوئی
 القاب دی۔ اصلی نوم یے نہ دے۔ دہ باجوہ دہ بخاری ساد اتوپہ شجرہ کنبس ددوئی
 اصلی او محضہ نوم "حسن" درج دے۔ او د سید افتخار علی شاہ نقوی بخاری
 مرحوم پہ تالیف "تحفۃ السادات" کنبس او د اوچ بہاولپور دہ مشہور تہ کر لیکوئی
 خواجہ فیض محمد مرحوم پہ شجرہ کنبس ددوئی نوم داسے لیکے شوعے دے، مخدوم
 سید جلال الدین حیدر سرخ پوش بخاری "پہ حوالہ دہ مکتوب د سید غلام
 شبیر بخاری د لاہور پنجاب) او د سید غلام حسن کاظمی د مظفر آباد آزاد
 کشمیر پہ یو مکتوب کنبس ددوئی نوم "حسین" درج دے۔ لیکن محمود د تحقیق
 مطابق دہ باجوہ دہ بخاری ساد اتوپہ شجرہ روایت زیات صحیح دے۔ حکمہ مونبرہ ہم
 دلہ ددوئی نوم حسن درج کر لو۔

لہ ددے شجرہ ددوئی نوم دے۔ "علی ابوالمؤید" د قبائلی علاقے باجوہ دہ بخاری
 ساد اتوپہ شجرہ کنبس دانوم "سید ولی محمد" درج دے۔ او د اوچ شریف
 بہاولپور پہ شجرہ کنبس دانوم "سید محمود اصغر" درج دے۔ لیکن دہینو رہنہر
 دہ بخاری ساد اتوپہ شجرہ او د سید غلام حسن کاظمی د مکتوب مطابق مونبرہ
 دانوم "سید علی ابوالمؤید" درج کر لوچہ د ازیات صحیح روایت دے۔ مزار
 مبارک یے پہ بخارا کنبس دے۔ او پہ ۱۷۷۵ھ کنبس وفات شوعے دے۔

لہ ددے شجرہ ددوئی نوم دے۔ "سید ابوعلی جعفر" د اوچ د ساد اتوپہ شجرہ
 کنبس دانوم داسے درج دے۔ "سید جعفر" او دہ باجوہ د ساد اتوپہ شجرہ کنبس
 دانوم سید جعفر درج دے۔ لیکن دگوجر و گرهی دہ بخاری ساد اتوپہ شجرہ
 مطابق ددوئی پورہ نوم سید ابوعلی جعفر دے۔ مزار مبارک یے پہ بخارا
 کنبس دے۔ او پہ ۱۷۷۵ھ کنبس وفات شوعے دے۔

لہ ددے شجرہ خلورم نوم "سید ابوالفتح صبی الدین محمد" دے۔ دہ باجوہ

پینور سبھر کو جو رکڑھی۔ بہاولپور پہ تو لو شجر و کنیں ددوئی نوم "سید محمد" درج دے۔ لیکن ددوئی پورہ نوم سید ابوالفتح صفی الدین محمد دے۔ مزار مبارک یے پہ بخارا کنیں دے۔ او پہ سن ۱۵۹۰ھ کنیں وفات شوے دے۔

۱۵۹۰ھ درے شجرے پنجم نوم "محمود" دے۔ دقبائلی علاقے باجوڑ بخاری ساد اتو پہ شجرہ کنیں دانوم "سید ولی محمد" درج دے۔ او داوچ شریف بہاولپور پہ شجرہ کنیں دانوم سید محمود اصغر درج دے۔ دضلع مردان دکو جو رکڑھی د بخاری ساد اتو پہ شجرہ کنیں دانوم صرف "سید محمود بخاری" درج دے۔ چنانچہ پہ دے سلسلہ کنیں د باجوڑ شجرے روایت صحیح نہ دے۔ او ددوئی پورہ نوم "ابی محمد ناصر الدین محمود اصغر" دے۔ اصغر ورتہ پہ دے بناء وئیے شی۔ چہ ددوئی دوار و نہ وؤ۔ دیونوم علی و وچا ہفہ پہ "سید علی اکبر" نامہ یادیدلو۔ او ددو نوم محمود و۔ چونکہ دے کثرو و۔ پدغہ مناسبت سر پہ محمود اصغر نامہ یادیدلو۔ ددوئی کنیت ابو محمد دے۔ اولقب یے ناصر الدین دے۔ پہ سن ۱۳۰۰ھ کنیں پیدا شوے دے۔ او پہ سن ۱۲۶۰ھ کنیں وفات شوے دے۔ مزار مبارک یے پہ بخارا کنیں دے۔ دوالدے ماجدے دطرف نہ شجرہ دنسب یے داسے دے۔ سید محمود اصغر بن زینب بنت سید مرتضیٰ بن سید محمد بن سید مظہر بن سید ابوالفضل محمد۔

۱۵۹۰ھ درے شجرے شہر نوم سید ابویوسف و ابو محمود شیخ المشائخ احمد قتال دے۔ ددوئی اصلی نوم احمد دے۔ کنیت یے ابویوسف و ابو محمود دے۔ اوقتل یے لقب دے۔ د باجوڑ او کو جو رکڑھی پاء شجر و کنیں دانوم "سید احمد کبیر" درج دے۔ او داوچ پہ شجرہ کنیں دانوم ابویوسف احمد درج دے۔ لیکن پورا نوم یے ہفہ دے کو مچہ موبن پورتہ اولیکو۔ دوالدے ماجدے نوم یے سکینہ بنت سید محمد بن سید مظہر بن سید ابوالفضل محمد دے۔ حضرت شیخ احمد قتال پہ سن ۱۳۰۰ھ کنیں پیدا شوے۔ او پہ سن ۱۲۱۲ھ کنیں وفات شوے

وفات شوے دے۔ مزار مبارک یے پہ بخارا کنبں دے۔
 گے دے شجرے اووم نوم "سید ابوالاحمد شہاب الدین عبد اللہ" دے۔
 پینور بنہر د بخاری ساد اتو پہ شجرہ کنبں دانوم داسے درج دے۔ "سید
 عبد اللہ جعفر" د باجو پہ شجرہ کنبں دانوم داسے درج دے۔ "سید
 عبد اللہ جعفر ثانی" د غلہ شان د اوچ شریف اوکو جز کر ہی پہ شجرہ
 کنبں دانوم داسے درج دے۔ "سید عبد اللہ" پہ دے سلسلہ کنبے پینوراو
 باجو رد واپار وایت صحیح نہ دے۔ حکمہ چہ جعفر پہ حقیقت کنبں د سید
 عبد اللہ د نیکہ نوم دے۔ بلکہ خرنگہ چہ موبزہ پور تہ تصریح اوکریا
 د دوئی اصلی محضہ نوم عبد اللہ دے۔ اسم کنیہ یے ابوالاحمد دے۔ اولقبہ
 شہاب الدین دے۔ د والدے ماجدے نوم یے خدیجہ بنت سید مظہر بن
 سید ابوالفضل محمد شریف فاضل دے۔ پہ ۲۹۱ھ کنبں پیداشوے
 دے۔ او پہ ۳۵۲ھ کنبں وفات شوے دے۔ مزار مبارک یے د عراق
 پہ سامرا نوے بنہر کنبں د خیل نیکہ د مزار مبارک خوانہ دے۔ د
 دوئی د وہ خامن وو۔

(۱) سید محمد نازوک علیہ الرحمة چہ د دہ اولاد پہ بنی نازوک نامہ
 یادیری۔ د دہ پنچہ خامن وو۔ سید عیسیٰ۔ سید ابوالغنائم عبد اللہ
 سید محمد۔ سید علی۔ سید یحییٰ۔

(۲) او د دویم حوی یے سید ابویوسف احمد قتال نوم و وچہ محکبں یے
 ذکر او شو۔ دے نہ د معلومہ شجرہ چہ بخارا تہ ہم د غلہ حضرت سید
 ابویوسف احمد قتال راغلے وو۔

۵۵ دے شجرے اتم نوم دے۔ "سید ابو عبد اللہ علی اصغر الملقب پہ
 اشتر" د کو جز کر ہی د بخاری ساد اتو پہ شجرہ کنبں دانوم "علی اشکر" درج
 دے۔ او د اوچ پہ شجرہ کنبں "علی اصغر" درج دے۔ پہ دے د وار و بیانونو

کنیں چہ کوم فرق دے۔ دہے وضاحت داسے دے۔ چہ ددوی خیل نوم
 "علیٰ" دے۔ اصغرئے تعریف دے۔ ابو عبد اللہ یے کینت دے۔ او" اشترئے
 لقب دے۔ دوالہ مہ ماجا دے نوم یے دے۔ زینب بنت سید ابو الفضل محمد
 شریف فاضل بن سید ابو القاسم علی نقیب قم (ایران) بن سید
 محمد بن سید حمزہ مشہود بن سید احمد السرخ بن سید محمد بن
 سید اسماعیل ابن سید محمد الارقط بن سید عبد اللہ باہر
 بن امام زین العابدین علی بن سید امام حسین رضی اللہ
 تعالیٰ عنہم اجمعین۔ حضرت سید علی اشتر یہ ۲۵۴ھ کنیں پیدا اشترے
 دے۔ او پہ ۳۲۱ھ کنیں وفات شوے دے۔ مزار مبارک یے پہ سا مولا
 (عراق) کنیں دخیل پد رزگوار خواتہ دے۔ دد کا خاور خامن وو۔ محمد۔
 جعفر۔ اسماعیل۔ عبد اللہ۔ یہ دوی کنیں حضرت سید اسماعیل وادی
 سندھ دبھکر نوم بنہرہ ساداتو نیکہ دے۔ او هرکله چہ حضرت میر سرخ
 بخاری علیہ الرحمة بھکر تہ تشریف را ور لو۔ او ہم دے ساداتو پہ کورنی کنیں
 یے واداکرے وو۔

۱۹ دے شجرے نم نوم "سید جعفر" دے۔ د با جوہر پینور او کو جر کر ہی
 دبخاری ساداتو پہ شجر و کنیں دانوم داسے درج دے۔ "سید جعفر ثانی" او د
 اوچ شریف بہا و لپور پہ شجر و کنیں دانوم داسے درج دے۔ "سید جعفر ثانی
 تو آب۔ زکی۔ ددوی اصلی نوم جعفر دے۔ ابو علی یے کینت دے۔ جعفر ثانی
 جعفر المرتضیٰ۔ جعفر التواب۔ جعفر زکی۔ خلیل اللہ ثانی یے القاب دی فیکس
 (فایدا) دملتان او پینور دواپو پہ شجر و کنیں د جعفر ثانی او علی نقی تر
 منجہ دامام حسن عسکری نوم نشتہ دے۔ فقط د با جوہر شجرے داروایت
 غلط دے۔ یہ دے سلسلہ کنیں د کو جر کر ہی پہ شجر و کنیں چہ کوم وضاحت
 دے ہوزہ دامسلہ صفا کوی۔ او ہوزہ داسے چہ د حضرت امام علی نقی

درے حامن وو۔ (۱۱) امام حسن عسکری۔ حسین۔ جعفر ثانی چہ پہ دوی
کبن دغہ دریم کثر خوی سید جعفر ثانی د حضرت میر سرخ بخاری علیہ
الرحمة ینکہ دے۔ رحمة اللہ علیہم اجمعین۔

حضرت ابوالبرکات سید جلال الدین حسن میر سرخ بخاری علیہ الرحمة
پہ ۵۹۵ھ کبن پہ بخارا کبن پیدا شوے وو۔ بیاد بخارا نہ پئے دخلو یستو
کالو پہ عمر کبن پہ ۵۹۳ھ کبن د وادی سندھ بھکر نوے بنہر تہ تشریف
راو پلو۔ اوہم دلتہ یے استو کنہ اختیار کر لہ۔ خہ مودہ پس دد غہ خانی نہ
ملتان تہ راغ۔ او د حضرت شیخ الشیوخ حضرت بہاء الدین ذکر یا نہ یے پہ
سلسلہ عالیہ سہروردیہ کبن لاس نیوے و کرے۔ لکہ چہ و پانڈے ذکر
شوے دے۔ حضرت ابو محمد شیخ بہاء الدین ذکر یا د حضرت شیخ شہاب الدین
عمر سہروردی علیہ الرحمة ممتاز خلیفہ وو۔

حضرت سید جلال الدین میر سرخ بخاری تہ خیل مرشد کامل
د خلافت خرقہ و رکے و لا۔ دے د ظاہری اور باطنی دوامی و علمونو
پیر لوی فاضل عالم او د پیرے او چتر و حانی مرتبے او کمالا تو خاوند وو۔
او د خیل وخت پہ جلیل القدر بزرگانو کبن د دوی د علمی اور روحانی
مرتبے او چتر و خیل و خرقہ و رکے و لا۔

د بھکر د استو کنہ پہ زمانہ کبن یے پہ ۶۵۲ھ کبن دد غہ بنہر دیو
مشہور بزرگ حضرت سید بدر الدین علیہ الرحمة د کثری لور
بی بی سرہ نکاح او شوے۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی پخیل
کتاب اخبار الاخیار کبن لیکے۔ چہ حضرت میر سرخ بخاری تہ ددے
نکاح زیرے د حضرت رسول مقبول صلعم د طرف نہ و کرے شوے وو۔
د واد لا کولو نہ خہ نیپتہ و ستودوی بھکر نہ پہ کلا باندے پہ
۶۵۴ھ کبن د بھاو پور اوچ نوے خانی تہ راغلل۔ او دلتہ یے استو کنہ

اختیار ۱۔ پہاوج شریف کنیں چہ دوئی پہ کومہ محلہ کنیں استوکنہ اختیار
کریے ولا۔ ہذا ترنن ورثے پہ محلہ بخاریان سرہ مشہورہ دے۔

دلہ دابخبرہ ہم یاد لزل پکاری دی۔ چہ دبھا و لیور دغہ اوچ نوے
مقام دیر بخنور خای دے۔ دلہ دسیلا نود و لا کورنی او سیری۔
(الف) یو لا دبخاری ساد اتو کورنی دے۔ چہ مورث اعلیٰ یے ہم دغہ حضرت
میر سرخ بخاری دے۔

(ب) دو بیہ دگیلائی ساد اتو کورنی دے۔ چہ پہ خصوصیت سرہ حضرت
غوث الاعظم میران محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ دمشری
حویٰ حضرت سید الوہاب علیہ الرحمة د نسل خنے دی۔ او دغہ پہ مناسب
دخول نوم سرہ سید گیلانی عبد الوہابی لیکي۔ پہ دے خاندان کنیں دیر لوی
لوی بزرگان تیر نشوی دی۔ علیہم الرحمة۔

د حضرت میر سرخ بخاری علیہ الرحمة د خامنہ شمیرہ او قوال
کنیں اختلاف دے۔ چہ دلہ ورتہ اشارہ کوئل مناسب کنرو۔

(الف) دمفتی غلام سرور لاہوری پہ تالیف "تاریخ مخزن پنجاب" (۱۲۹۷ھ)
کنیں لیکي دی۔ چہ دوئی درے خامن وو۔ سید محمد کبیر۔ سید احمد کبیر۔
سید بیہاء الدین۔

(ب) شیخ عبدالحق محدث دہلوی پخپل کتاب "اخبار الاخیار کنیں د دوئی
دوہ خامن یاد کری دی۔ (۱) محمد۔ (۲) احمد۔

(ج) دپیشور شہر دبخاری ساد اتو پہ شجرہ کئے د دوئی د خاور و خامنہ نمونہ
درج دی۔ (۱) محمد غوث (۲) احمد کبیر (۳) معصوم علی (۴) جعفر۔

(د) داوچ شریف د بخاری ساد اتو پہ شجرہ او د محمد و سید غلام شہید بخاری
د سرہ سید افتخار علی شاہ نقوی بخاری مرحوم پہ تالیف "تحفة
السادات" کنیں د دوئی د پشو خامنہ نمونہ درج کری دی۔ (۱) سید علی۔

(۲) سید جعفر (۳) سید محمد غوث (۴) سلطان سید احمد کبیر (۵) سید

دہ بچہ پور تنور وایتونوپہ اختلاف چہ فکر اوکرو۔ نو دے یو خوشو

نتیجہ پور سبزو۔ (۱) چہ دتاریج مخزن پنجاب پھر وایت کتب چہ ددیم

خوئی نوم سید بہاء الدین یاد شوے دے۔ نو دغاے دے دریم خوئی نوم

نہ دے۔ بلکہ دسید احمد کبیر لقب دے۔ حکمہ چہ دسید محمد کبیر د نوم

سورہ یہ طور د لقب باقلہ شیخ صدر الدین ذکر شوے دے۔ ہم دغا شان

د سید احمد کبیر د نوم سورہ کلمہ د بہاء الدین پہ طور لقب استعمال شویہ۔

(۲) بلہ خبر د ادا چہ یہ کتاب اخبار الاخبار کتب ذکر شوے نوم، محمد او

یہ تاریخ مخزن پنجاب کتب ذکر شوے نوم محمد کبیر او دبیر اور اوج بہاولپور

او باجوہ بخاری ساداتو شہر و نوم محمد غوث دادرے واپراپہ حقیقت کتب

دیوسری نوم دے۔ وضاحت یے داسے دے چہ د ادا اصلی نوم محمد دے۔ او

غوث کبیر۔ صدر الدین یے تعریفی القاب دی۔

(۳) بلہ د اچہ یہ اخبار الاخبار او تاریخ مخزن پنجاب کتب د حضرت سید جلال الدین

میر سرخ بخاری قسط د دوامت انکامونو نمونہ یاد شوی دی۔ او دبیر و اوج

باجوہ بخاری ساداتو شہر چہ چونکہ خانہ الی یادداشتی دی۔ یہ دے وچہ یہ

دے کتب د دے دے دوامونو نمونہ راغلی دی۔

(۴) بلہ خبر چہ خمیز د پارا د غورا و بحث قابلہ دے۔ ہنہ د ہنہ فرق پڑھقلہ

دے چہ حضرت میر سرخ د کامونو نمونو یہ ترتیب کتب پہ ہنہ تواریخی

کتابونو او تذکرے پہ نظر راہی۔ یہ اختصار سورہ وضاحت کول یے ضروری کنرو۔

دبیر وچہ شہر کتب د دوامونو نمونہ پہ دے ترتیب لیکلی شوی۔

محمد احمد معصوم علی جعفر او اوج بہاولپور یہ شہر کتب دبیر و شہر

نہ دے کس دوامونو فرق موجود دے۔ او نمونو یہ ترتیب کتب فرق د

چہ ہنہ داسے دے علی جعفر محمد احمد معصوم دوامونو د اچہ کتب

دے پینور شجرے یونوم "معصوم علی" دوه توتہ شوع دے۔ یولہ توتہ علی۔
 بلہ معصوم۔ یہ دوی کبسن علی دتولونہ د مشری اور وینبی خوی نوم بنود لے
 شوع دے۔ او معصوم دتولونہ د کشری پنم خوی نوم بنود لے شوع دے۔ اوچ د
 شجرہ نسب دے بیان چہ روستو کوم تاریخی مشکلات پیدا کرکری۔ دھغہ یہ
 اکثر تذکرہ لیکونکی او مورخان پہ اضطراب کبسن پریوتای دی۔ د مثال پہ طور
 داوچ دا شجرہ نسب چہ مفتی غلام سرور لاہوری (۱۸۸۷ء) پہ لاس ورغلے دلا۔
 نود دے پہ بناء ہغہ پچیل کتاب خزینۃ الاصفیاء جلد ۷ صفحہ ۷۷۷ کبسن لیکلی
 دی۔ چہ د حضرت میر سرخ بخاری دوه حامن علی او جعفر درسر د بخارانہ
 راغلی وو۔ اوخہ زملہ پہ ہند (پاکستان) کبسن د اوسید لونہ روستو واپس بخارا
 تہ لارل۔ بیا ورپے ہم دے خزینۃ الاصفیاء پہ جلد ۷ صفحہ ۷۷۷ کبسن او پہ سیر
 العارفین (۱۵۵) او تاریخ فرشتہ (۱۸۷۷) کبسن چہ حضرت میر سرخ بخاری حضرت
 بدرالدین بھکری یولہ نور پہ نکاح کرے وے۔ اوچہ ہغہ وفات شوعہ نویائے دھغوی
 بناء نور پہ نکاح کرے۔ او دے بیسیا تونہ یے پرلہ پسے درے حامن اوشول۔ داوئی
 بی بی نہ بہاء الدین او محمد غوث او ددوئی نہ احمد کبیر۔

پہ دے پور تہ بیا نو نو کبسن پہ خصوصیت سر د مفتی غلام سرور د بیا نو نو
 کبسن چہ کوم فرق دے ہغہ پیر عجیبہ دے۔ حکہ چہ یو خواتہ دے پچیل
 کتاب مخزن پنجاب کبسن د حضرت میر سرخ بخاری د حامنو نومونہ پہ دے
 ترتیب سر لیکلی۔ محمد۔ احمد۔ بہاء الدین او بل خواتہ پہ خزینۃ الاصفیاء
 کبسن ہم دغہ نومونہ پہ دے ترتیب سر لیکلی۔ بہاء الدین۔ محمد۔ احمد لیکن
 خرنک چہ مونبر وپاندے د حضرت داتا گنج بخش پہ تذکرہ کبسن تصریح
 کرے دے۔ چہ د زمانے پہ لحاظ سر د خزینۃ الاصفیاء د مفتی غلام سرور
 اولے ۱۲۸۲ھ د زمانے تالیف دے۔ او مخزن پنجاب یے ۱۲۹۲ھ د زمانے روستے
 تالیف دے۔ پہ دے وجہ د حضرت میر سرخ بخاری د حامنو ہغہ ترتیب دے

او صحیح ہم دے کوم پہ مخزن پنجاب کتبیں محمد۔ احمد۔ بہاء الدین درج کرے
دے۔ حکمہ چمد اترتیب د حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی د کتاب اخبار
الاخیار د بیان کبری ترتیب مطابق دے۔ اولکہ چہ پہ پور تہ پہ نزد کرینو
کتبں موزنہ واضعہ کرے دے۔

بہاء الدین د حضرت میر سرخ بخاری درم خوی نوم نہ دے۔ بلکہ د حضرت
احمد کبیر لقب دے۔

دے پور تنو بیانونچہ کوم تاریخی مشکلات پیدا کری دی۔ ہفہ دادی۔
چہ کہ موزنہ پہ دے روایتونو اعتماد اوکرو۔ نو دے مطلب بہہ داشی چہ
د خزینۃ الاصفیاء د پور تہ تی روایت مطابق د نتیجہ بہہ اخیتل غواری چہ
حضرت میر سرخ بخاری درے ودونہ کری وو۔ یوئے پہ بخارا کتبں کرے وو۔
چہ دھفہ نہی علی او جعفر د وہ خامن پیدا شوی وو۔ ہفہ ورسرکہ د بخارا
نہ بہکرتہ رانغلہ وو۔ اولتہ د خور و خوقیام نہ پس بیرتہ بخاراتہ تلی وو۔
(حالانکہ نواب صدیق حسن خان پخیل کتاب الفرع النامی ہفہ نمک کتبیں لیکری
چہ د حضرت میر سرخ بخاری یو خوی چہ دھفہ علی نوم وو۔ ہفہ ورسرکہ پہ
سندہ کتبں اوسیدہ) او پیدا د غنہ روستو حضرت میر سرخ بخاری حضور
بدار الدین بہکری د د وہ لونہ و سرپرلہ پسے ودونہ کری وو چہ دھفہ نہی
درے خامن پیدا شوی وو۔

لیکن حقیقت د غہ شان نہ خرنک چہ بیان شوے دے۔ پہ د مکن
یو خواتہ پہ اصلی واقعاتو کتبں خلط ملط رانغلے دے۔ اوہل خواتہ بعض حقائق
نظر انداز شوی دی۔ خبر د ادلا چہ:۔

(الف) پہ دے سلسلہ کتبں د پینور د بخاری ساد اتو د شجرہ نسب بیان صحیح
دے۔ چہ د حضرت میر سرخ بخاری د مشرانو خامنو نومونہ علی الترتیب
محمد او احمد دی۔ دے تائید د اخبار الاخیار نہ د باجوہ د بخاری ساد اتو

او د گوجر کړه هی د بخاری ساداتو د شجره نسبونو نه کیږی. دواړه مشران
 ځامن محمد او احمد دی. د دے تائید د اخبار الاخبار نه د باجوړ د بخاری
 ساداتو او د گوجر کړه هی د بخاری ساداتو د شجره نسبونو نه کیږی. دغه دواړه
 مشران ځامن محمد او احمد یی د حضرت سید بدرالدین بهکری مشر
 لور بی بی نه یعنې د میر سرخ د اولنی ټبر نه پیدا شوی وو. او معصوم علی
 او جعفر یی علی الترتیب دریم او څلورم کشران ځامن وو. او د حضرت
 بدرالدین د دویم لور یا د میر سرخ د دویم ټبر نه پیدا شوی دی. حضرت
 سید جلال الدین میر سرخ بخاری په ۷۳۵ هـ کښ بهکری ته راغلی وو. د
 اولنی واده نیت په ۷۳۵ هـ متعین کوولې شو چه دغه وخت
 د دوی عمر څلوېښت کاله وو. بیا چه د اټبر یی وفات شو. نو د حضرت
 سید بدرالدین د دویم لور بی بی سره یی په ۷۵۴ هـ کښ نکاح کړی
 و. او بیا هم د دے بی بی نه یی دولا ځامن معصوم علی او جعفر پیدا شوي وو.
 په اصل کښ په بخارا کښ د حضرت میر سرخ بخاری د واده کولو
 او بیا ورسره د هغه ځای نه د دولا ځامنو علی او جعفر د راتلو سوال ځکه
 نه پید کیږی. چه د اخبار الاخبار ر وایت بالکل صافی دے. چه د بهکری
 د سید بدرالدین د لور بی بی سره د واده کولو زیره ورته حضرت
 نبی کریم علیه التحیه والتسلیم ورکړی وو. او د بخارا نه بهکری ته د دوی
 د راتلو اصلي باعث هم په حقیقت کښ دغه وو.

حضرت سید محمد غوث کبیر بخاری

د حضرت سید جلال الدین حسن المعروف په میر سرخ بخاری
 د مشر ځوی حضرت سید صدر الدین محمد غوث کبیر بخاری څلور
 ځامن وو. (۱) ابوسعید (۲) ابوالغیت (۳) شمس الدین (۴) سید ابوالکریم
 د لور تڼی روایت د کتاب "تحفة السادات" د دے د باجوړ د بخاری ساداتو

یہ شجرہ کبں دے دوئم حویٰ نوم "سید غوث" لیکلے شوے دے۔ چہ دا
روایت زیات صحیح معلومیری۔ دپینور بنہر دکریم شاہی بخاری ساد اتو
کورئی دے حضرت سید محمد غوث اولاد دے۔

دوغے نہ علاوہ دقبا یلی علاقے باجور (مالاکنہ ایجنسی) پشاور
پوٹرن (پہ مختلفو حصو کبں چہ بخاری ساد اتو کوم خاندان ونہ دی۔
ہغہ ہم دے حضرت سید محمد غوث کبیر اولاد دے۔ دے حضرت
سید غوث کبیر ددویم حویٰ د حضرت سید غوث علیہ الرحمۃ پہ اولاد
کبں بنکتہ پہ اوومہ پیری کبں یوکسے وو۔ چہ دھغہ حضرت سید
ابراہیم نوم وو۔ ہغہ دملتان نہ باجور تہ راغلے وو۔ او دھغہ نہ بیاد
باجور د بخاری ساد اتو سلسلہ خورہ شوے دے۔

(دوستوبہ دے سید ابراہیم تذکرہ راشی۔)

حضرت سید احمد کبیر بخاری

د حضرت سید جلال الدین حسن میر سرخ بخاری ددوئم حویٰ حضرت
سید بہاء الدین سلطان احمد کبیر بخاری دولا خامن وو۔ (۱) حضرت
سید جلال الدین حسین المعروف پہ مخدوم جہانیاں جہان
گشت۔ او دوئم حضرت مخدوم شیخ صدر الدین محمد راجن قتال علیہ الرحمۃ۔
د حضرت مخدوم جہانیاں تذکرہ بہرہ روستوپہ تفصیل سرہ
راشی۔ او ددوئی درور حضرت مخدوم قتال نوم دپینور بنہر پہ شجرہ
کبں دلے لیکلے شوے دے۔ "شیرجان قتال" پہ کتاب رود کوثر (ص ۶۶) کبے
دانوم "سید راجو قتال" درج دے۔ پہ تاریخ مخزن پنجاب جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۲
کبں دانوم "سید راجن قتال" درج دے۔ او پہ کتاب مناقب الولايت د حامل
گنج بخش (ص ۱) کبں ہم دانوم "راجن قتال" درج دے۔ البتہ د سید
غلام حسن کاظمی پہ قلمی یادداشتونو کبں دانوم داسے لیکلے دے دیوان

سید محمد صدر الدین شاہ را جو قتال؟ یعنی نوم یودے۔ فقط د علاقائی
لہجہ د اختلاف پہ وجہ پہ تلفظ کیں یے اختلاف را غلے دے۔ پہ ۸۲۴ھ
کبن وفات شوے دے۔ او مزار مبارک یے پہ دھلی کبن دے۔ نور لا تذکرہ
بہ یے روستو د محمد و م جہانیان د تذکرے پہ ضمن کبن راشی۔

پہ بعض تذکر و کبن د حضرت سید احمد کبیر دیوبل دریم حوی
سید صدر الدین ذکر ہم شوے دے لیکن دغہ صحیح نہ دے۔ د پنینور پہ شجرہ
کبن دا دریم حوی نوم نہ دے۔ بلکہ لکھ چہ پورتہ ورتہ اشارہ اوشوہ صمد
الدین د حضرت سید راجن قتال لقب دے۔ چہ پہ مکتوبات د سیلا شرف
جہانگیر سمنانی کبن د دوئی د القہ پہ دیر وضاحت سرے ذکر شوے دے۔
(وفات)

حضرت میر سرخ بخاری علیہ الرحمة پہ ۷۹۹ھ مطابق ۱۲۹۲ء کبن
وفات شوے دے۔ مزار مبارک یے پہ اوچ بہاولپور کبن دے۔ او مرجع دعام
او خاص دے۔
(خلفاء او مریدان)

د حضرت سید جلال الدین میر سرخ بخاری علیہ الرحمة پہ مریدانو
کبن حضرت سید شرف الدین شاہ ولایت متوفی ۸۳۹ھ مشہور بزرگ
تیر شوے دے۔ چہ دھند وستان د مشہور بنہر (امروہہ) د ساداتو
مورث اعلیٰ دے۔ روستو ہم دے شاہ ولایت پہ اولاد کبن پہ اوڑم پشت
کبن یونہی تیر شوے دے۔ چہ دھند نوم وو۔

حضرت سید محمد علیہ الرحمة

دغہ حضرت سید محمد دیر لوی عالم وو۔ پہ علوم ظاہری او باطنی
دواہی و کبن د لوی مرتبہ خاوند وو۔ ہیرہ مودہ یے شہنشاہ جلال الدین
اکبر پہ دربار کبن د "میر عدل" یعنی قاضی القضاآ پہ عہدہ باندہ یے
فرائض ادا کبری وو۔ پہ آخر عمر کبن د صوبہ سندھ

نائب المحکومت (کورنر) مقرر کړل شو۔ سندھ ته يې تشريف راوړلو۔
 اوبه مرکزی مقام سکھر کښي يې د سندھ د حکمران په حيثيت سرک
 استوگنه اختيار کړه۔ د تاريخ معصومي د روايت مطابق حضرت سيد
 محمد عليه الرحمة په ۱۱ تاريخ د رمضان المبارک ۹۸۳ ھ
 سندھ ته راغله وو۔ چهره و ستوهم دلته وفات شو۔ مزار
 مبارک يې په سکھر کښي دے۔
 عليه الرحمة والغفران۔



اولیائے مشرقی پاکستان

حضرت شیخ شرف الدین توالہ	حضرت شیخ جلال الدین تبریزی
حضرت شیخ راجا بابائی	حضرت شیخ مولانا عطاء
حضرت شیخ عثمان اخئی سراج	حضرت شیخ علاء الحق
حضرت بدر عالم زاہدی	حضرت سراج الدین صدیقی
حضرت نور قطب عالم	حضرت پیر قتال

حضرت سلطان شمس الدین

حضرت سلطان مبارک شاہ	حضرت سلطان علاء الدین علی شاہ
حضرت سلطان الیاس شاہ	حضرت سلطان غیاث الدین اعظم شاہ

د مشرقی پاکستان اولیاء اللہ

پہ مشرقی پاکستان کبیں د اسلام رنہراچہ د کومو اولیاء اللہ و۔ مشائخو۔
 عالمانو او مسلمانانو باد شاہانو پہ ذریعہ خوراک شوے دہ۔ پہ هغوی کبیں د
 حضرت سلطان مختیار خلیجی۔ حضرت ابراہیم دانشمند ارمر۔ حضرت
 مخدوم شاہ محمد غزنوی۔ حضرت خواجہ عبد اللہ کرمالی۔ حضرت سلطان
 غیاث الدین عوض خلیجی۔ حضرت علی مردان خلیجی۔ حضرت شیخ رکن الدین
 سمرقندی۔ او حضرت سلطان ارطغرل علیہم الرحمۃ تذکرہ مخکبیں بیان
 شوے دہ۔ د حضرت سلطان مختیار خلیجی او د هغه د پسماندگانو نہ روستو
 پہ دے زمکہ باندہ کنہ او پرلہ پسے اسلامی حکومتونہ قائم شول۔ چہ د د عنہ
 مسلمانانو باد شاہانو او د هغوی پہ زمانہ کبیں دے ملک تہ راغلو عالمانو۔
 صوفیانو اور روحانی پیشوایانو پہ برکت د اسلام رنہا د دے ملک پہ گوٹ گوٹ
 کبیں خوراک شولہ۔ پہ هغه زمانہ کبیں خرننگ چہ پہ دکھن۔ کجرات
 او جانیور کبیں طاقتور او مستقل اسلامی حکومتونہ قائم شوی وو۔ پہ بنگال
 (مشرقی پاکستان او مغربی بنگال) کبیں هم دغه شان مضبوط اسلامی حکومتونہ
 قائم شوی وو۔ او د اسلام د تبلیغ۔ تعلیم۔ او اشاعت د پارہ باق اعدا انتظام شوی دہ۔
 :- حضرت سلطان شمس الدین :-

پہ دے سلسلہ کبیں د بنگال د کورنومے علاقے دیونا مور سلطان حضرت
 شمس الدین علیہ الرحمۃ نوم دیاد ولودے۔ چہ علاوہ د باد شاہی او حکمرانی
 نہ پچیلہ زمانہ کبے د خدای پاک دیرینک بندہ او تقوی دار بزرگ وو۔ حضرت
 سلطان شمس الدین او د دہلی مشہور باد شاہ سلطان علاء الدین خلیجی
 د واپرا هم عصر وو۔ سلطان شمس الدین د بنگال د زمکہ پہ باد شاہانو کبے
 اولوالعزم باد شاہ تیر شوے دے۔ دے نامور باد شاہ د اسلام د پیر خد متونہ

کری دی۔ دس لاکھ پہ علاقہ کبیں ہم دلا پہ زمانہ کبیں اسلام خور شو گئے۔
 اوڈ بنگال و آسام تو لے علاقے سرد و بارہ پہ مکمل طور سرکار ہم دلا فتح کرے
 وے اوپہ خپل اسلامی حکومت کبیں یے شامل کرے وے۔ دس لاکھ نہ
 ترس لاکھ پورے یے حکومت کرے وے۔

تبلیغی مہم جوئے

ہر کلاہ چہ حضرت سلطان شمس الدین علیہ الرحمة پہ مبارک کوٹیشن
 پہ بنگال کبیں دمسلمانانہ د اقتدار پہ مکمل طور سرکار قائم شو۔ نو دو
 انتظامی امور ولہ مخدہ د بنگال مملکت پہ کنر و حد و نو اوپو کبیں تقسیم کرلو۔
 پہ سرحدی علاقو کبیں یے فوجی چھاؤنری جو پے کرے۔ تجارت او صنعت لہ
 یے ترقی و کرے۔ بندر گاہونہ یے جو پ کرے۔ او دغہ ملکونہ تہ یے د اسلام د
 تبلیغ د پارہ تبلیغی مہم جوئے اولیرل۔ پہ ست گھاؤں (ہنگلی) سونار گھاؤں۔

چاٹ کام۔ هالنگ (سلہٹ) کبیں لوی لوی بندر گاہونہ او تجارتی مرکزونہ
 وے۔ اوپہ دغہ زمانہ چہ کوم مرکزی مقامات وے۔ او هلہ د اسلام د تبلیغ
 او نشر او اشاعت د پارہ دینی مہم جوئے او خانقاہونہ قائم وے۔ دغہ نومونہ
 دلہ درج کو لے شی۔ چاہ پہ دے کبیں اکثر مقامات د مرکزی یا علاقائی
 اسلامی دار الحکومتونو حیثیت ہم لرو۔ ہخہ مقامات داو۔ دیو کوٹ۔ گوہر۔
 لکھنؤٹی۔ پنڈوہ۔ ظفر آباد۔ ست گھاؤں۔ سونار گھاؤں۔ چاٹ کام۔ هالنگ
 (سلہٹ) لکھنؤر۔ میسی۔ بہار شریف۔ حاجی پور وغیرہ۔

د آہول مقامات د اسلامی تہذیب او ثقافت مرکزونہ وے۔ عالمان او مشائخ
 چہ بہ د کوہ سلیمان او کوہ کسئی (روہ۔ ابلوچستان) حیدر آباد۔ (سندھ) لاہور۔
 ملتان۔ پٹنور او کشمیر او دہلی نہ روان شول نو جو نیور تہ بہ راعلل۔
 دغہ ہائی نہ بہ بہار شریف تہ اور سیدل۔ او بیابہ دغہ ہائی نہ د
 بنگال خاور تہ اور سیدل۔ پہ مختلفو علاقو بنہریو او مرکزونو کبے بہ خوار

شول۔ استوگنہ بہیئے اختیار کرے۔ او پچیل تبلیغی مہم کین بہ مشغول شول۔
 دھنڈو مالے سلطانانو بہ داخلہ ذمہ واری کنڑلہ۔ چہ ہریونوے عالم یا
 روحانی پیشوا بہ دغے خاورے تہ ور شریک شو۔ نو دھنڈو سرکہ بہ ہر خورمہ
 شاگردان۔ طالب علمان یا مریدان وو۔ دھنڈو داستوگنے او خرخ خوراک
 انتظام بہیئے کولو۔ او ہم ددے "روحانی ترون" پہ برکت داسلام رنرا دزیاتے
 نہ زیاتہ خورلے شوے ولہ۔

مشرقی پاکستان او مغربی بنگال تہ چہ عالمان او مشائخ پہ خورمہ
 زیات تعداد کین راغلی دی۔ ہلتہ استوگن شوی دی۔ او داسلام خدمتو نہ
 ہیئے کریدی۔ دھنڈے اندازہ د مخدوم سید اشرف جھانگیر سہمانی علیہ الرحمۃ
 دیوتاریجی مکتوب نہ لکیدلے شی۔ چہ د جوینور حکمران حضرت سلطان
 ابراہیم شاہ شرقی علیہ الرحمۃ تہ ہیئے پہ ۸۲۹ھ کین لیبرلے وو۔ حضرت
 سید اشرف علیہ الرحمۃ پہ دغہ خپل مکتوب کین لیکے:-

"د بنگال ہیواد ہم خورمہ بنسکے ملک دے۔ چہ دلتہ د مختلف مقاماتو
 نہ بے شمیرہ عالمان او مشائخ راغلی دی۔ او دایئے خپل وطن کرزولے دے۔
 دلتہ استوگن شوی دی۔ او بیہم پلاے خاورہ کین وفات شوی دی۔ او دفن شوی
 دی۔ د مثال پہ طور "دیوکان" نوے علاقہ واخائی۔ دلتہ حضرت شیخ الاسلام
 والمسلمین خواجہ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ اولس ممتاز مریدان
 او خلیفہ کان پہ ابدی خرب او دلا دی۔ د سلسلہ عالیہ سہروردیہ کنڑ
 ممتاز بزرگان پہ "میسی" نوے علاقہ کین دفن دی۔ ہم دغہ حال د

لہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی پہ حکم او ہدایت سرچہ شہاب الدین
 غوری پہ ملکر تیا کین د تراش دویمے غزالہ د حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی
 کو م بے شمیرہ خلیفہ کان راغلی وو۔ او بیاروستو د بختیار خلیجی سرکہ د بنگال غزالہ
 راغلی او دلتہ شہیدان شوی وو۔ دا دھنڈو بزرگان نومزارات دی۔ (اشر)

د "دیوتلہ" نوئے مقام دے۔ چہ دلتہ د سلسلہ جلالیہ بے شمیر بزرگان دفن دی۔ د "نارکوٹی" پہ مقام د حضرت شیخ المشائخ شاہ جلال تبریزی او حضرت شیخ احمد دمشقی علیہم الرحمۃ د بعض بہترین ملکر وادپر بہا ئیانو مزار ونہ واقع دی۔

د سلسلہ عالیہ قادریہ پہ مشاہیر و بزرگانو کنبں پہ شمار د ولس بزرگانو زیارتونہ پہ موضع "سوزارگاؤں" کنبں دی چہ پہ دے د ولس بزرگانو کنبں دیونوم حضرت شیخ شرف الدین توامہ چہ خوبہ عالم الشان روحانی پیشوا تیر شوع دے۔ دھے اندازہ د دے نہ لکید لے شی۔ چہ د حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری پہ شان شہرہ آفاق بزرگ ہم د دہا پہ خاصو شاگردانو کنبں شمیر لے شی۔ د دوی نہ روستو حضرت باد عالم قدس سڑا او حضرت بدار عالم زاہدی قدس سڑا تیر شوی دی۔ لنہا خبرہ دارہا۔ چہ د بنگال بنہرونہ خولا پریدہا۔ چہ پہ دے ہیواد کنبں داسے ہیخ یوہ قصبہ اوکے ہم نشہ۔ چہ ہلتہ د دین بزرگان عالمان او مشائخ نہ دی او سید لی اوہلتہ آباد شوی ندی؟ (مکتوب دلتہ ختم شو)

د مشرقی پاکستان دیر اولیاء اللہ داسے دی چہ دھغوی زمانہ بختیار خلجی نہ مخکبں بیانولے شی۔ لیکن چہ کلہ د تاریخی حقائقو پہ رنر اکنبں ہفے جائزہ واخیستلے شی۔ نو صحیح نہ ثابتیری۔ لیکن بیا ہم بالکل غلطہ ہم ورتہ نشی ویلے کیدے۔ اودا ممکنہ دہا۔ چہ د بختیار خلجی د فتوحاتونہ ورائو مسلمانان مبلغان دے علاقوتہ راغلی وی۔ حکمہ چاہ د اسلام د اولئی صدی داسے د مسلمانانو تاجرانو تک راتگ دے علاقوتہ جاری وو۔ اولوی ثبوت یے دادے۔ چہ پچیلہ سلطان بختیار خلجی ہم داسر نو دسودا گروپہ جامہ کنبں د بنگال دارالحکومت "ندیہ" تہ داخل شوع وو۔ اودہ دریاب پہ لارہ باندے د چاہ کام علاقہ تہ د عربو سوداگرانو باقاعدہ راتگ د سنہ ۳۳۵ھ

پہ ابتداء کیں شروع شوے وو۔ اوہم پہ دغہ ست ۳۰۰ مطابقت ۹۰۰ کیں
 د عربیہ خان لہ قصبہ ادیو و کو پتے شان ریاست ہم پہ د علاقہ کیں
 قائم شوے وو۔ چہ دھے حکمران بہ د سلطان پہ نامہ یادید لو۔ پہ
 ۵۳۰ کیں د اراکان د راجہ او د چات کام د سلطان ترمنگہ چہ کوم جنگ
 شوے وو۔ دھے تاریخی ثبوت موجود دے۔ د اسلام د ابتدائی درے صدیہ
 دوران کیں کوم بزرگان چہ بنگال تہ راغلی دی۔ دھوئی پہ حقلہ خان
 لہ دیو مستقل تاریخی او تحقیقی کتاب لیکو ضرورت دے۔

پہ ہر حال پہ دے کیں ہیخ شک نشہ دے۔ چہ د سلطان اختیار
 خلیجی د فتوحات و نہر وستو د بنگال خاورے تہ د علما و او مشائخ باقاعدہ
 راتگ شروع شوے وو۔ او بیاد سلطان شمس الدین پہ زمانہ او دھے
 نہر وستو نزد عزمانے مسلمانانویہ وخت کیں عروج تہ رسید لے وو۔ اولکہ
 چہ محکمن ورتہ اشارہ شوے دے۔ نہ صرف د برصغیر پاک او ہند د مختلفو
 بنہرو نواد مرکز و نو نہ بلکہ د بخارا۔ سمرقند او تبریز او نور واسلامی
 ہیواد و نو نہ مشاہیر بزرگان دلتہ راغلی وو۔ دلتہ استو گن شوی و و او
 عمر و نہ یے د اسلام پہ تبلیغ کیں صرف کړی وو۔

پہ تاریخی اعتبار سر د بنگال خاورے تہ د تو لونہ و راندے د سلسلہ
 عالیہ قادریہ او سہروردیہ بزرگان راغلی وو۔ او د دے ملک پہ اولیٰ جہاد
 کیں عہدہ اخیستے وے۔ اوچہ کوم د دے جہاد و نو نہر وستو تر وندی پاتے
 شوی وو۔ دھوئی د تبلیغ حق ادا کړے وو۔ ورپے د سلسلہ عالیہ چشتیہ
 مشائخ دلتہ راغلی وو۔ چہ پہ دھوئی کیں دیو مشربزرگ د حضرت خواجہ
 غریب نواز مشہور خلیفہ حضرت عبد اللہ کرمانی نوم د یاد و لو دے۔ پہ ابتداء
 کیں سہروردیہ سلسلے تہ بنہ پورہ عروج حاصل شوے وو۔ او قہ زمانہ
 پس د حضرت نظام الدین اولیاء د مشہور خلیفہ حضرت انبی سراج پہ و۔

د سلسلہ نجف چشتیہ پہ مقبولیت کبیں اضافہ شوق و لا۔ (د حضرت انجی سراج
تقصیاتی تذکرہ بہ روستوراشی) ہم پہ دغہ زمانہ کبیں د حضرت پیر
بدر عالم زاہدی علیہ الرحمۃ پہ ذریعہ د سلسلہ عالیہ زاہدیہ ہم
بنہ اشاعت شوق و لا۔ د غہ علاوہ د طریقہ اور روحانیت د درگاہ نور
سلسلہ مداریہ۔ قلندریہ۔ فردوسیہ ہم پیر نیک اثرات پہ عامو خلقو
بانڈ پریوتالی و لا۔ او د خلقون پر و نہ یے د خدای او د رسول پہ مینہ بنیرارہ
کری و لا۔ دلتہ دا خبرہ یا دلزل پکار دی چہ جھونر د پنچوائی زمانے دغہ
تول روحانی پیشوایان د شریعت او طریقہ د وار و دہولو علمونو د اسرار
اور موزونو خنے واقف و لا۔ د دوی پہ نظر کبیں پہ شریعت او طریقہ کبیں ہیج
فرق نہ و لا۔ او د ظاہری او باطنی د وارہ علمونو پہ ذریعہ بہ یے د خدای
مخلوق د اسلام حق دین تہ را بللو۔ او پہ اسلام بہ یے مشرف کولو۔ او چہ کوہ
بہ مسلمانان و لا۔ دھوئی نہ بہ یے صالحہ مسلمانان جوہر ول۔

سرزمین اولیاء

د سرزمین پاکستان او مغربی بنگال پہ طول او عرض کبیں د اولیاء کرامو
بے شمیرہ مقبرے او مزارات دی۔ چہ دھغہ پہ وجہ موند دے ہیوا دتہ سر
بین اولیاء "وٹیلے شو۔ پہ کوہ۔ پنڈ و لا۔ ظفر آباد۔ دیو کوٹ۔ سونار گاؤں۔
چاٹ کام۔ سلہٹ۔ دھاکہ او د دے پہ مضافا تو کبیں د لویو لویو اولیاء اللہ و
درگاہونہ دی۔ چہ دھغہ لہ عقیل تمڈان سلام او دعائے حاضر پیری۔ دلتہ د مثال
پہ طور دیوخوا اولیاء کرامو نو موند لیکے شی۔

پاکستان

- (۱) حضرت شاہ محسن اولیاء متوفی ۷۹۵ھ مزار مبارک دھاکہ مشرقی
- (۲) حضرت شیخ پیر شاہ راستی مزار مبارک پیٹھہ
- (۳) حضرت شیخ شاہ انور قاسمی متوفی ۸۳۷ھ مزار مبارک فرورہ شریف (میوگلی)
- (۴) حضرت شیخ صفی الدین مزار مبارک چھوٹا پنڈ و لا

(۵) حضرت شیخ پیر شاہ دولہ دریائی قادری مزار مبارک کو پ۔

(۶) حضرت شیخ پیر کورا چاند قادری مزار مبارک کوہ۔

(۷) حضرت شیخ مولانا بر خودار متوفی ۸۸۵ھ

(۸) حضرت شیخ نعمت اللہ خان بت شکن

(۹) حضرت شیخ جلال دکنی (د دوئی مزار مبارک د گورنمنٹ ہاؤس د ہاکہ د

احاطہ دلکش سرادے۔

(۱۰) حضرت شیخ ملک پیر مہنی مزار مبارک دہاکہ (دھوبائی سکریٹری ایٹ سٹ)

(۱۱) حضرت شیخ شاعلی بغدادی متوفی ۸۸۰ھ مزار مبارک پهاکہ قصہ

دھمرائی (پہاڑا)

(۱۲) حضرت شیخ سید جلال الدین عاملی متوفی سنہ ۹۳۰ھ مزار مبارک سینٹکرا

(۱۳) حضرت شیخ حاجی بابا صالح علیہ الرحمۃ مزار مبارک تراہیں گنج

(۱۱۲) حضرت شیخ المشائخ ابراہیم دانشمند از مہر افزاری سہروردی۔ مزار

مبارک سو نازکاؤں۔

(۱۵) حضرت شیخ سید علی ترمذی مزار مبارک موضع چہرائی۔ (چہاکہ)

یہ دے کہیں بعض بزرگان داسے ہم دی چاہیہ پخوانو تذکر و کہیں فقط

نمونہ قدرے ذکر شوییدی۔ اوہ وہ فہم یہ غیر واضح او نامکمل شکل سرے او د

یو خوشگوار و بزرگانو نہ پہ غیر د نور و حالات چر تہ ہم نہ پیدا کیجی۔ دہنے

بزرگان و نمونہ پھر روایتوں کو پس یا ردی۔ لیکن دھنوی زمانہ اوصحیح حالات

نہ معلوم میری۔ بعض درکار ہونہ داسے ہم شدہ دی۔ چہ ہفاد داسے مختلف مشہور

اما مانوا و مشایخ گرامه و نه منسوب دی. چوه ددغه مشایخ خوب کال ته راتلل نه

شی ثابتہ لے۔ د مثال یہ طور:-

(۱) پہ چاہت کام کبھی یو در کالہ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ تہ

منسوب دے۔

(۲) یہ دھاکہ کبں د عظیم پورنوم قبرستان نہ باہر شمال طزف تہ یوقبر
دے۔ ددے قبر پہ حقلہ وئیے شی چہ داد حضرت ابراہیم ابن ادہم بلخی
علیہ الرحمۃ مزار دے۔

(۳) پہ چاہ کام کبں یوہ چینہ وکد ہف نسبت حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر
علیہ الرحمۃ تہ کووے شی۔

(۴) پہ چاہ کام کبں د حضرت پیر بدر عالم زاہدی علیہ الرحمۃ یوچلہ خانہ
دہ۔ چہ د ہف لہ ہو بہو د زیارت شکل ور کرے شوع دے۔ لکہ پہ مغربی
پاکستان کبں چہ حائی پہ حائی د حضرت سید جلال الدین حسین الملقب
پہ بخدوم جہانیاں جہان گشت کوہ چلہ خانے دی۔ ہف پولولہ د زیارتونو
شکل ور کرے شوع دے۔ لیکن بھر حال دا ہول د نامور ورو حالی پیشوا یو
پہ نوم جوہر شوی آٹاردی۔ او دعوامو د عقیدت مرکز ونہ کرمجید لی دی۔

شہیدان او مجاہدین

د مشرقی پاکستان او مغربی بنگال پہ ہیواد کبں پیرے مقبرے پہ اصل کبں
شہیدان او مجاہدین اسلام دی۔ چہ ہفہ د بزرگانو د زیارتونو پہ نامہ یادیری
اونورٹے پہ ہف باندے عرس او چراغان ہم کووے شی۔ ددے وجہ پہ اصل کبے
دادہ۔ چہ پہ تاریخ اسلام کبں دداسے پیر و فوٹی سالارانو او جرنیلانو نومونہ
موجود دی۔ چہ ہفوی غزا کالے کریدی۔ فتوحات یے کریدی۔ او د ہف نہ
روستو دیو عالم دین۔ مبلغ اسلام او پیشوا پہ شکل کبں یے د اسلام
رنزا ہم خورے کرے دہ۔ پچیلہ ہم د مذہب پابند وو۔ او د شریعت خدمت یے
د تبلیغ پہ ذریعہ ہم کووے او لکہ۔ چہ محکبں ورتہ اشارہ او شوع۔ د بنگال پہ
خاورہ پہ غزا کبں خود سلسلہ عالیہ قادریہ او سہروردیہ بے شمیرہ مشائخ
د فوٹی سپہ سالارانو پہ شکل حصہ اخیستے دہ۔

درے قسم نہ چہ کوم مجاہدین سپہ سالاران او امیران تیر شوی دی۔ د

د وفات نہر وستو عام خلق ورسرکلا درو حانی پیشوایان پہ حیثیت سر عقیدت
ساتی لکھ حضرت سالار مسعود غازی المعروف "غازی میاں" یا بالہ میاں
چہ د حضرت سلطان محمود غزنوی پہ زمانہ کنیں تیر شوے دے۔ او مزار مبارک
یہ پہ بھرا پچ کنیں دے۔ یا لکھ د حضرت امام تاج فقیہ مخدوم الملک مشرنیکہ
فاتح بہار (منیر) شو۔ یا لکھ حضرت سید ابراہیم المعروف ملک بیاد بہار
شریف شو۔

د مشرقی پاکستان او مغربی بنگال پہ خاورک حضرت بابا آدم شہید
(مزار مبارک بکرم پور پھاکہ) حضرت ظفر خان غازی (مزار تریبی) حضرت
اسماعیل خان غازی (مزار رنگ پور) حضرت سید العارفین، میرناہور خان
حضرت خان جہان او حضرت غازی ملک اکرم خان تولہم دے قسم
بجہدین اسلام امیران اوسپہ سالاران وو۔ دا تول د ابتداء دور جرنیلان
اوسپہ سالاران مجاہدین وو۔ چہ د خپل خپل حکومت پہ دوران کنیں د اسلام
لوی خدمت نہ کپی دی۔ یہ دوی کنیں حضرت خان جہان د چار شنبہ پہ ورخ
۲۶، ذالحجہ ۸۶۳ھ وفات شوے دے۔ مزار مبارک یہ پہ باکوہاٹ (کھلنا)
کنیں دے۔ موضع کھلنا د شپیتہ و کنبدونو والا عظیم الشان جماعت د دے
یادگار پاتے دے۔

پہ مجموعی طور سرکلا د بنگال (مشرقی او مغربی بنگال) پہ مشاہیر و
اورو حانی پیشوایان کنیں د حضرت اختیار الدین بختیار خلیجی، حضرت
شیخ دریائی قادری، خواجہ رکن الدین سمرقندی، حضرت شیخ احمد
دمشقی، حضرت شیخ عبداللہ کومانی، حضرت شیخ شرف الدین تولہ،
حضرت شیخ شاہ جلال تبریزی، حضرت راجہ بیابانی، حضرت شیخ
سراج الدین عطا، حضرت شیخ عثمان انی سراج، حضرت شیخ علاء الحق،
حضرت شیخ مخدوم الملک پیر بدر عالم زاہدی، حضرت قاضی سراج الدین

صدیقی . حضرت شیخ نور قطب عالم ^{۱۲} . حضرت پیر قتال ^{۱۵} . حضرت شیخ حمید ^{۱۴}
 دانشمند منگل کوٹی . او پہ تو لو سلاطین و کبیر ^{۱۳} حضرت سلطان مبارک
 شاہ . حضرت سلطان علاء الدین ^{۱۶} علی شاہ . حضرت سلطان الیاس ^{۱۷} شاہ
 او حضرت سلطان غیاث الدین اعظم شاہ نوموئہ دیاد و لودی . چہ ددوی
 پیشرو اوسر خیل حضرت اختیار الدین محمد بختیار خلجی بزرگ پستو سلطان و و .
 پہ دے پورتو بزرگان و مشاہیر و کبیر ^{۱۸} د مخکینو پنچل و تذکرہ
 ورنہ بیان شوے دے . دروستنو پنچل بزرگان و حالات او تذکرہ بہ پہ
 پورا تفصیل سرکار و ستودرج کرلے شی . د پارہ دے چہ د بنگال پہ
 ہیواد کبیر چہ حمون بزرگ مشاہیر و پہ کوشش و نو **کوم**

”روحانی ترون“

پہ وجود کبیر راغلے دے . د هخ یاد

تازہ کرلے شو :

والحمد لله رب العالمین ط

حضرت شیخ شرف الدین توامہ علیہ الرحمۃ

(س ۲۵۰ نمبر ۴)

دہلی (مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال) پہ عالما نوا و مشائخو کتب
حضرت مولانا شرف الدین توامہ د پیرے مقدر رھستی خاوند بزرگ
تیر شوے دے۔ پہ سونا گاؤں مشرقی پاکستان کتب د دوی دینی مدرسہ
پیرہ مشہور دے۔ حضرت مخدوم الملک پہ خپل کتاب "خوان پر نعمت" کتب
د دے خپل نامور استاد د علمی استعداد تذکرہ پہ دے الفاظو کتب کرے دے۔

"مولانا شرف الدین توامہ د ہندوستان پہ عالما نو کتب دومرہ زیات
مشہور وو۔ چہ د دوی پہ علم کتب د ہیچا شک نہ وو۔ دوی بہ ریسہمین
پتکے اوپر تو غائب استعالو لو۔ دوی داسے احکام او مسائل لیکلی دی۔ چہ نور
عالما نو لہ ہم د دوی تقلید پہ کار دے۔ کہ شاگردتہ د سبق بنود لو پہ دوران
کتب بہ خہ مشکل ورتہ پیدیں شو۔ نو غوراو فکر بہ یے شروع کر لو۔ د
دوی د دے قسم غوراو فکر نبہ د اوا۔ چہ د پتکی شملہ بہ یے پہ او کہ
راوا چولہ۔ او د شملہ پلیسکے بہ یے پہ کو تو کتب منلو رامبلو۔ تردے حال چہ
ہخہ مشککہ مسئلہ بہ یے حل کر لہ۔ د پتکی شملہ بہ یے ساتھ گذار
کر لہ۔ او د مسئلے باریکات بیانول بہ یے شروع کر لہ۔"

د حضرت مخدوم الملک شرف الدین بھاری یو د ترہ خوی
وو۔ چہ دھغوی نوم حضرت مخدوم شاہ شعیب علیہ الرحمۃ وو۔ او
د صوبہ بھار ضلع موٹیکیر پہ موضع شیخ پورہ کتب یے مزار مبارک دے دغہ
حضرت مخدوم شاہ شعیب پخپل کتاب "مناقب الاصفیاء" کتب د حضرت
مولانا شرف الدین تذکرہ پہ دے الفاظو کرے دے۔

پہ دے زمانہ کتب د مولانا شرف الدین توامہ د عظمت، بزرگی او

دانشمندی شہرت یواخے دھند پہ مملکت کنیں خہ چہ پہ عرب او عجم
کنیں ہم خورشوے وو۔ یہ تمامی علمونو کنیں یے درجہ ذکمال لرلہ جتی
چہ پہ علم کیمیا اوسیمیا کنیں یے ہم مہارت لرلو۔ پہ دینی علمونو کنیں
ذعلماء دین مرجع وو۔ عوام او خواص۔ امیران اوباد شاہان پول یے
یوشان معتقد او فرمانبردار وو۔ پہ علم سیمیا کنیں بہ یے عجیبہ تماشے
خلقوتہ بنود لے۔ دہمملکت بنگال پول خلق یے دومرہ فرمانبردار وو۔ چہ
دہلی بادشاہ سرہ داورہ پیدا شو۔ ہسے نہ دہ بنگال پہ بادشاہی باندے
قبضہ اونہ کری۔ خہ ذریعے اولتو لے چہ حضرت مولانا شرف الدین توامہ
سونار گاؤں تہ تشریف یوسی۔ پہ ہونہ زمانہ دہ بنگال علاقہ دہ سلطنت
دہلی ماتحت حضرت مولانا چہ پہ دئے پوہہ شو۔ نزد فرست نہ ئے کار
واخست۔ او پہ دے خیال چہ اطاعت اولو الامر واجب دے۔ سونار گاؤں
تہ یے تشریف یو پولو۔ ہلتہ یے ہونہ عظیم الشانہ دینی مدرسہ بناء کرے۔
چہ مشاہیر و بزرگانو پکنیں فیض حاصل کرے دے۔

دہ حضرت مخدوم الملک او حضرت مخدوم شاہ شعیب دوارہ دہ
پور تہ بیانونہ صرف دہ حضرت مولانا شرف الدین توامہ پہ علمی تجربانہ
رہا پر یونہ لیکن دہ دوی زمانہ ترینہ متعین کید لے نشی۔ پہ دے سلسلہ کنبے
زیاتی نور معلومات دا ہم پہ لاس راغلی دی۔ چہ خہ وخت حضرت مولانا
شرف الدین توامہ علیہ الرحمة دہ سونار گاؤں تہ دہلی تہ تشریف یو پولو۔
نوبنہ پیرہ مودہ یے دہ ہار شریف پہ منیر نوے مقام کنیں دہ حضرت مخدوم
یحییٰ منیری علیہ الرحمة سرہ تیرہ کرے و۔ اوچہ خہ وخت دے حائے نہ
رخصت کید لو نو مخدوم الملک شیخ شرف الدین بھاری یے دخان سر سونار
گاؤں تہ بوتلے وو۔ پہ دے سلسلہ کنبے دہ کتاب مناقب الاصفیاء بیان دادے
چہ حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الدین بھاری پہ دغہ نیتہ خٹے وو۔

اود دینی علمونو تحصیل نہ فارغہ شوے وو۔ لیکن پہ تحقیقی انداز کتب علمونو
د تکمیل د پیرا د حضرت شیخ توامہ علیہ الرحمۃ سرے سونار کاؤں تہ تلے وو۔
پیرا مودہ یے پہ سونار کاؤں کتب تیرہ کرے وہ۔ اود لہ یے وادہ ہم کرے وو۔
دلہ یے یو خوی پیدا شو۔ روستویے بال بیج منیر (بھار) تہ راوستلو۔ او پچلہ
د پیر طریق تہ تالاش کتب دہلی تہ لالہو۔ پہ دہلی کتب یے د حضرت شیخ
نظام الدین اولیاء او حضرت ابوعلی شالہ قلندر یعنے شیخ شرف الدین پانی
پتی علیہم الرحمۃ سرے ملاقاتونہ اوشول۔ او بیایے د حضرت نجیب الدین
فردوسی علیہ الرحمۃ نہ لاس نیوہ او کرلہ۔

د پور تہ بیان زمونہ د وراثتہ دے دے۔ چہ مونہ پہ عور سرے پدے
نظر و اچو۔ نو معلومہ شی۔ چہ د حضرت محمد وم الملک شرف الدین بھاری
سونار کاؤں تہ تلل۔ بیا واپس بھارتہ راگر حیدل اود دے حای نہ دہلی تہ تلل
د نزد زمانے واقعات دی۔ خہ وخت چہ محمد وم الملک دہلی تہ رسیبری۔ نو
حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیاء او حضرت ابوعلی شالہ قلندر د واپرا
زوندی وو۔ اور روستوداد واپرا علی الترتیب پہ سنہ ۷۲۲ھ او سنہ ۷۲۵ھ کتب وفات
شوی دی۔ اود دے نہ پہ قیاس سرکہ او نیلے شوچہ حضرت محمد وم الملک باندہ
سنہ ۷۲۸ھ خہ بزے ورخے روستود لہ تراغے وی او ہم دے نہ مونہ د حضرت
مولانا شرف الدین زمانہ سنہ ۷۲۵ھ اندازہ کرے دلا۔

اوس بل خواتہ چہ د سونار کاؤں تاریخی جائزہ واخلونو د تاریخی
حقایقو پہ رنہا کتب معلومہ شی۔ چہ د تھونہ پہ اول حل رکن الدین کی کاؤں
پہ سنہ ۷۴۹ھ کتب د سونار کاؤں نہ خراج وصول کرے دے۔ د کی کاؤں جانشین
اور ورسطان فیروز شالہ شہنشاہ دہلی چہ یو اولو العزم حکمران تیر
شوے دے۔ ہفہ پہ مکمل طور سرکہ د بنگال مملکت پچل سلطنت کتب
شامل کرے وو۔ پہ سنہ ۷۵۰ھ کتب یے ہلتہ تہ کسال قائم کرے وو۔ اود

خپل سلطنت مشرقی اقلیم مرکزی مقام یے سونار گاؤں مقرر کړے وو۔
 ددے نه دا اندازہ لکيد لے شی چه حضرت مولانا شرف الدين توامه قدس سره
 د سنه نه روستو او د اتنے صدی هجري په ابتدائی کلونو کښ سونار گاؤں ته ور
 د حضرت شیخ رکن الدین سمرقندی او حضرت مولانا تقی الدین مهوی
 نه روستو حضرت مولانا شرف الدين توامه د بنگال په عالماتو کښ د ریم عظیم
 الشان بزرگ وو۔ چه دوی په برکت په دے هیواد کښ د اسلام رنډا
 زیات نه زیاته خوره شویده۔ په فارسی ژبه کښ د علم فقه یو ورکو په منظمو
 کتاب دے۔ چه د هغه نوم دے، نام حق، اولے شعری داسے دے۔

نام حق برزبان هے د ائم : که بر جان و دلش هے خزانم
 دا کتاب په لسم تاریخ د جمادی الاول ۱۲۹۳ هـ کښ حضرت مولانا توامه په موضع
 سونار گاؤں مشرقی پاکستان کښ تالیف کړے دے۔ په دے کښ ۱۸۰ یوسل اتیا اشعار
 دی۔ چه په لس بابونو مشتمل دی۔ د دے کتاب نه معلوم یږی چه حضرت مولانا
 توامه علیه الرحمة په اصل کښ د بخارا او سیدونکے وو۔ د دے کتاب "نام حق"
 دے لاندینی شعر ته د وړه عظیم الشان مقبولیت حاصل شویده۔ چه د
 برضغیر پاک و هند د اکثر و جماعتونو په دیوالونو پاس لیکلے شریکي شعرا دے۔
 روز محشر که جان گلزار بود : اولین پر کش نماز بود

دار ساله د پاکستان د قیام نه وړاندے په بنگال او بهار کښ طالب علمانو
 ته به د گلستان۔ بوستان نه وړاندے په درس لولو لے شوه۔ او په مغربی
 پاکستان خصوصاً سابق صوبه سرحد۔ قبائلی علاقواو افغانستان کښ
 د مولانا شرف الدين دغه کتاب "نام حق" د مولانا مصلح الدین شیرازی
 کتاب، کریم، او د حضرت شیخ عطار "پند نامه" او دوه نورے وړے منظومے
 رسالے دیوے مجموعے په شکل کښ د "پنج کتب" په نوم د گلستان او بوستان
 نه مخکښ په تلو دینی مدرسو او جماعتونو کښ په درس لولو لے شی۔

یہ موضع سونار گاؤں کبیں بہ مقام دہو گرا پا رہا یہ یوہ آزاد چونتہ باندے
 دحضرت مولانا شرف الدین توامہ علیہ الرحمۃ مزار مبارک واقع دے ددغہ
 چونتہ دپاسہ نور کپن نہ یار تونہ ہم موجود دی۔ چہ ددوئی د خاندان نورو
 افراد و معلومیری۔ ددوئی دیوے لوزلی بی نکاح دحضرت مخدوم الملک شرف
 الدین بہاری علیہ الرحمۃ سرے شوے وو۔ مولانا شرف الدین توامہ حالات
 خان لہ جدا یہ کومہ تذکرہ کبیں نہ شی موند لے۔ صرف مخدوم الملک او مخدوم
 محمد شعیب یے ذکر کپے دے۔ اود دغہ نہ علاوہ د مخدوم الملک د تذکرے
 یہ ضمن کبیں یے حاثی یہ حاثی ذکر را غلے دے۔

دس ۱۷۲۵ھ د زمانے پہ خواؤشا کبیں ددھلی پہ عالم انوکبے
 موبن تہ یو داسے نوم پہ نظر راجی۔ چہ پہ ہفہ باندے د شرف الدین توامہ
 قدس سرے شک کید لے شی۔ چہ ہفہ بہ ہم داوی۔ اود غہ نامور شخصیت د
 سلطان بلبن د زمانے مولانا شرف الدین الہی علیہ الرحمۃ دے۔ جناب
 صباح الدین عبد الرحمان پچیل کتاب ”بزم مملوکیہ“ کبیں لیکلی دی۔ چہ
 حضرت شرف الدین الہی د عالم انوکبہ د لہ کبیں مقتدر عالم وو۔ د پیر لوی
 فقیہ وو۔ پہ دھلی کبیں د فقہ د درس دیارے زیات شہرت یے لرلو۔ فتاویٰ
 الہی ددوئی مشہور او مستند تالیف دے۔ سلطان بلبن د حضرت مولانا
 شرف الدین توامہ دیر زیات قدر او عزت بہ کولو۔ ددغہ نہ علاوہ د دھلی
 پہ عالم انوکبے د شرف الدین پہ نامہ بل کوم یو عالم د دومرے لوی علی
 استعداد او فضیلت خاوندانہ دے تیر شوے۔ د کوم علی تبحر او فضیلت
 ستائنے او نسبت چہ حضرت مخدوم الملک او مخدوم محمد شعیب د حضرت
 شرف الدین توامہ ذات مبارک تہ کپے دے۔ پہ دے وجہ د اخیال پیدا
 کیری چہ شرف الدین توامہ او شرف الدین الہی دواہ نومونہ بہ ہم
 ددغہ یو عالم وی۔ چہ ددھلی نہ د بہار پہ لارے سونار گاؤں تہ تشریف

دہے وو۔ پہ نوم کبن فقط د توامہ او الوالچی فرق دے۔ لیکن پہ تان بخ کبن
 د پیرودا سے عالمانو نومونہ موجود دی۔ چہ پہ مختلفو لقبونو سرتا یاد
 شوی دی۔ لکہ حضرت خواجہ معین الدین حسن پہ اجہری۔ چشتی۔
 سمجری درے واپلا نسبتی نومونو اولقبونو سرتا مشہور دے۔ یا لکہ حضرت
مخدوم الملک شرف الدین منیری چہ پہ بہاری۔ فردوسی۔ اومیری
 درے واپلا لقبونو سرتا شہرت لری۔ پہ دے وجہ د توامہ او الوالچی لقبونو
 ترمخہ فرق دومرک لوئی فرق نہ پیدا کوی۔ او حکمہ موبن او وٹیل چہ کیدے
 شی چہ داد واپلا ہم دیو عالم لقبونہ وی۔ ددے نہ علاوہ ددوی دغہ لقب
 توامہ توالہ ہم ذکر شوے دے۔ پہ مخے تذکر وکبن توامہ او پہ مخے کبن توالہ
 راغلے دے۔ پہ ہر حال پہ سونار کھاؤں مشرقی پاکستان کبن ددے نامور
 عالم بناء کپے مدرسہ او ددوی شہرہ آفاق تالیف "نام حق" ددوی داسے
 فیض دے۔ چہ د آسام نہ تر آمو پورے پہ برصغیر پاک و ہند او افغا
 نستان کبن تولو مسلمانانوتہ پریشان رسید لے دے۔ اور سیبزی۔
 اودیودا سے روحانی تپرون دے۔ چہ دبخارا او سونار کھاؤں ترمخہ

فاصلے یے والنہے کپری دی۔

علیہ الرحمة والغفران۔

حضرت شیخ جلال الدین تبریزی

(مشرقی پاکستان)

(۱۲۳۳ھ)

حضرت شیخ المشائخ شاہ ابوالقاسم جلال الدین تبریزی علیہ الرحمۃ
نوم د مشرقی پاکستان د ابتدائی دور پہ مسلمانانو عارفانو مبلغانو کس د پیر
بنکارا دے۔ دے د قونیہ د مشہور بزرگی حضرت شیخ ابوسعید تبریزی
علیہ الرحمۃ مرید وو۔ او د حضرت شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین
سہروردی خلیفہ وو۔

موبذہ مخکنس د خواجہ بزرگ معین الدین حسن چشتی
اجمیری پہ تذکرہ کس مختصراً د ذکر کرے دے۔ حضرت شیخ جلال
الدین تبریزی د برصغیر پاک او ہند پہ نامور و بزرگانو کس شمار لے شی۔
د خپل وخت عالمانو۔ بزرگانو۔ امیرانو او بادشاہانو پہ دے دیر زیات قدراو
عزت کو لو۔

وئیله شی چہ دے پہ اول سرکنس لوی د بدبہ او شان او شوکت
لرونکے بادشاہ وو۔ مگر چہ زړه یے د خدا یی پہ مینہ رو بنانہ شو۔
نوباد شاہی یے خوئی ته حوالہ کړه۔ د حضرت شیخ الشیوخ خواجہ شہاب
الدین عمر سہروردی پہ دربار کس حاضر شو۔ لاس نیو کړه یے ترینه
او کړه۔ او ورپسے او کالہ یے د خپل دغہ پیر طریقت پہ خدمت کس تیر کړل۔
او د شریعت او طریقت ټول رموز یے د هغوئ نه زده کړل۔ پہ دغہ نیلته چہ
دے د خپل پیر طریقت پہ حضور کس په بغداد کس وو۔ حضرت خواجہ
بہاؤ الدین ذکر یا ملتانی بغداد شریف ته راغلی وو۔ او د حضرت
خواجہ شہاب الدین سہروردی نه یے لاس نیو کړه و۔ او د غلته

حضرت خواجہ جلال الدین تبریزی او خواجہ بہاؤ الدین ذکرِ مملتان
 ترمچہ خوبہ دوستانہ جو پہلے شریعہ دے۔ او پیر پہ صحبت کس د اوک
 کالہ زمانے تیر و لونہ سر و ستو حضرت خواجہ جلال الدین او خواجہ بہاؤ
 الدین ذکرِ یاد دنیائے اسلام ایران۔ ترکی۔ عرب وغیرہ سیاحت لہ روان
 شوی وو۔ سیاحت پہ دوران کس چہ حضرت خواجہ جلال الدین تبریزی
 حضرت خواجہ فرید الدین عطار سر لیدل او شول نو دغے واقع نہ
 روستو حضرت خواجہ بہاء الدین ذکرِ یاد تیرینہ بیل شوملتان تہ یے تشریف
 راوہلو۔ او حضرت خواجہ جلال الدین تبریزی یوخل بیا بغداد تہ راغ
 ورپے خہ زمانہ روستو حضرت خواجہ جلال الدین تبریزی۔ حضرت
 خواجہ اوحدا الدین کرمانی او حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی
 علیہما الرحمة درے واپہ ملگری شول او ملتان تہ راغلل۔ دلتہ یے خہ
 زمانہ حضرت خواجہ بہاء الدین ذکرِ یاد سر ل تیر ل کر لہ۔ لکہ چہ و پاند
 ذکرِ شریعہ دے حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج پہ دغہ و رجو کس پہ
 ملتان کس حضرت بہاء الدین ذکرِ یاد پہ درس کس دیر لہ وو۔ سبق یے
 لوستلو۔ بیا چہ خہ وخت حضرت خواجہ اوحدا الدین کرمانی واپس بغداد
 تہ روان شو او حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج ہم ورسر ل ملگرے
 بغداد تہ روان شول۔ او حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی لاہو
 پہ لار ل دہلی تہ روان شو۔ نو حضرت خواجہ جلال الدین تبریزی
 علیہما الرحمة د ملتان تہ واپس غزنی تہ لاہلو۔ دا واقعات د ۸۶۵ھ
 اوست ۴۰۰ھ د منج زمانے دی۔

دا سے معلوم ہئی چہ د غزنی نہ بیاد و بار لہ سلطان شہاب الدین
 غوری سر ل پہ ۴۰۱ھ کس بر صغیر پاک او ہند تہ راغلے دے۔ پہ لاہو
 او ملتان کس د دوی د دوبارہ قیام صحیح تاریخونہ رائہ تراوسہ پورے

معلوم شوی نہ دی۔ البتہ دومرہ معلومہ دے۔ چہ کہ سلطان شمس الدین
التمش پہ زمانہ (۷۹۰ھ تا ۸۰۳ھ) کنیں دہلی تہ راغلے وو۔ او خہ
زمانہ یے دلتہ تیرہ کرے دے۔ دہلی تہ بیا بدایون تہ لاپلو۔ او دغلہ دختہ
مودے تیرولونہ پس بنگال تہ یے تشریف یوہلو۔ د بنگال پہ مشرقی او
مغربی دواہر و حصو کنیں پہ مختلفو مقاماتو کنیں یے تبلیغ اوکریو۔ پہ زرگونو
غیر مسلم خلق ددوئی پہ لاس مسلمانان شول۔ او دھند و مذہب پیر
لوئی لوئی پنہ تان ددوئی سرکہ دبحث مباحثے کولونہ روستو ددوئی معتقد
اوپہ ایمان مشرف شول۔ د بنگال پہ زمکہ باندے سلسلہ عالیہ سہروردیہ
لہ ددوئی فروغ ورکریے وو۔ حضرت شیخ جلال الدین تبریزی دعلم او
معرفت او کرامت لرونکے بزرگ تیرشوے دے۔

پہ بنگال کنیں "ہلاوت مہر" نوہ یوہند و پنہات تیرشوے دے ہفتہ
یو کتاب لیکے دے۔ دہفہ نزم "شیخ سہبودیا" (یعنی شیخ فیض رسان عالم) پہ
دے کتاب کنیں یے دحضرت شیخ جلال الدین تبریزی دکرامت او خرق عادت
کار و نوحوالات پہ تفصیل سرکہ بیان کری دی۔ دا کتاب پہ سنسکرت ژبہ کہنے
دے۔ خہ زمانہ کیوری دبنگالی ژبہ یو فاضل عالم پ اکتر "سیوکار سین"
پہ بنگالی ژبہ کنیں ددے کتاب ترجمہ شائع کرے دے۔ ددے نہ علاوہ بزرگانو
دحالات اوچہ ہر خومرہ تاریخنہ او تذکرے دی۔ پہ ہفہ تہ لوکنیں ددوئی
حالات لیکلی شوی دی۔ مولانا عبدالحق محدث دہلوی پخپل کتاب اخبار
الاخبار کنیں او مشہور سیاح ابن بطوطہ پخپل سفر نامہ کنیں ددوئی
ذکر پہ تفصیل سرکہ کرے دے۔ چہ دلتہ دپورتہ ذکر متو مختلفو
تذکرونہ پہ اختصار سرکہ ددوئی حالات اقتباس کوٹولے شی۔

روایت دے چہ خہ وخت ددوئی دہلی تہ راور سیدل نوچار
چاپیرہ آوازہ خورہ شولہ۔ ددہلی ہنہر تہول خلق پیرے رامات شول۔

پچنلہ سلطان شمس الدین التمش ہم دخیلو درباری او حکومتی سترانو
 سرا ددوئی سلام له ورغے. اوپہ شاہانہ طریقہ سرلایے ددوئی میامیتیا
 اودیرے انتظام اوکړلو. حضرت شیخ جلال الدین تبریزی چہ قرارے اونیکو
 نود حضرت شیخ قطب الدین بختیار کاکی لیدلوله ورغے. هغوی چہ ددوئی د
 راتلونہ خبر شول نو مخی له ورله راغے اوپہ پیر محبت او عزت سرلایے خیل دیر
 او خانقاہ ته بوتلوپه دهلی کنس ددے دواړو بزرگانوپه وجهه دطریقت او
 معرفت محفل نورهم گرم شو. حضرت شیخ شهاب الدین سروردی مشهور
 خلیفه حضرت قاضی حمید الدین ناگوری هم په دغه ورځو کنس په دهلی کنس
 وو. اوددوئی په صحبتونو کنس به شامل وو. مخکنس دخواجہ غریب نوازپه
 تذکره کنس دا بحث تیر شوے دے. چہ هرکله په بغداد شریف کنس خواجہ
 بزرگ خیل نامور خلیفه حضرت بختیار کاکی ته بیعت ورکولو اوپه دغه
 موقع کوم مشاهیر بزرگان موجود وو. یوپه هغوی کنس شیخ جلال الدین
 تبریزی هم وو. بله داچہ خواجہ غریب نواز او حضرت خواجہ جلال
 الدین تبریزی دواړو حضرت خواجہ ابوسعید تبریزی نه فیض حاصل
 کړے وو. چنانچہ ددے حقایقواو واقعاتوپه رنرا کنس دا اندازه لکول آسان
 کیدے شی چہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی چہ حضرت جلال الدین
 تبریزی پیر زیات احترام او عزت کولو د هغه وجهه داوچہ حضرت جلال الدین
 تبریزی د حضرت قطب صاحب دپیر طریقت حضرت خواجہ بزرگ پیر بهائی
 اوملگرے وو. اوددغه نه حضرت سلطان شمس الدین التمش یه پیر احترام
 ځکه کووچہ سلطان شمس الدین التمش علیه الرحمة حضرت قطب
 الدین کاکی علیه الرحمة مرید وو. اوددے نه اندازه لگیدلے شی. چہ
 هرکله ددهلی روحانی پیشوا حضرت قطب الدین بختیار کاکی اوددهلی
 بادشا حضرت شمس الدین التمش دواړو حضرت جلال الدین تبریزی

دومرے زیات احترام کو لو۔ نوچہ ددہلی عوامو او خواصو تو لو یہ زپ ونو کنب
 بہ ددوئی خومرے قدر او منزلت وو۔ لیکن دخدائی شان دے۔ پہ ہرے نوک خبر
 کنب استثناء وی۔ ہم پہ دغہ دہلی کنب دحکومت صدر الصدور واقاضی القضا
 شیخ الاسلام نجم الدین صغریٰ بود اسے انسان وو۔ چہ ہفہ اول دقطب الاقطاب
 قطب الدین بختیار کاکی پہ راتلو بیا دقاضی حمید الدین ناگوری پہ راتلو او بیا د
 حضرت شیخ شاہ جلال پہ راتلو او دقدر او احترام پہ دومرے اوچت اعزاز مونڈلو
 خفہ او زہیر وو۔ ددے بزرگانو سرے پہ زپہ کنب بغض او کینہ پیدا شو۔ شیخ
 نجم الدین صغریٰ دخپل بغض او کینہ پہ وجہ یے یوسازش جوہر کرو۔ لیکن د
 ہفے سازش نتیجہ آروے اوختہ پچیلہ شیخ نجم الدین صغریٰ پرے ذلیلہ شو۔
 او دحضرت جلال الدین تبریزی د عظمت درجہ نورہم اوچتہ او مشہور آشور۔
 دا واقعہ داسے ولا۔ چہ خہ وخت حضرت شیخ جلال الدین تبریزی
 دہلی تہ را ورسید۔ نوشہنشاہ التمش پہ دیر عقیدت او احترام سرے ددوئی
 استقبال او کرلو۔ او دخپل شاہی محل سرے نزدے پہ یوہ بالا خانہ کنب یے
 ددوئی داسو گنے دپارے انتظام او کرلو۔ لکہ چہ مخکنب ذکر او شو۔ یو خواتہ
 دبادشاہ دطرف نہ یے دومرے قدر او عزت وو۔ او بل خواتہ پہ ہول دہلی بھر
 کنب دحد نہ زیات عزت او احترام وو۔ چہ ہر خومرے عالمان او مشائخ وو
 ہغوی بہ ددوئی قد مبوسی خپل سعادت گہرلو۔ لیکن پہ دغہ زمانہ ددہلی
 کوم شیخ الاسلام یعنے صدر الصدور یا قاضی القضاۃ شیخ نجم الدین صغریٰ نوے
 وو۔ فقط ہفہ یو داسے سرے ووجہ دہفہ پہ زپہ کنب دحضرت جلال الدین
 تبریزی پہ خلاف کینہ او حسد پیدا شو۔ چہ دخالق ولے درے میامہ بزرگ
 دومرے قدر او عزت کوئی۔ او پلخہ طریقہ یے ددوئی دبدنام کو لو کوشش
 شروع کرو۔ یوہ ورخ پہ داسے وخت کنب چہ حضرت شیخ جلال الدین تبریزی
 دسحر دتمانی نہ فارغ شے دے۔ پچیلہ بالا خانہ کنب ملاست دے۔ او یو

مرید و رلہ چابی کوی۔ یہ دغہ منجکس نجم الدین صغریٰ اولگیدہ۔ سلطان
شمس الدین التمش تہیے اووٹیل۔ حضور تاسوورتہ اوکوری۔ شیخ جلال الدین
دجمع نماختہ لہ رانغ۔ اوپہ یو بنایستہ غلام باندے چابی کوی۔ سلطان
شمس الدین التمش دے خبرے پہ آورید لو باندے شیخ الاسلام تہ پہ قہر
شو۔ زور نہیے مورلہ ورکپا۔ چہ تہ خان لہ صدر الصدور (شیخ الاسلام) وایے۔
اوسرہ دے نہ داسے ذمہ دارانہ خبرے کوے۔ اوپہ نیکا نو خلقو بدگمانی کوے۔

چہ پہ دغہ اونہ شو۔ نو شیخ الاسلام داسے کار اوکروچہ دحضرت شاہ
جلال الدین تبریزی پہ خلافیے یو گندہ سازش جو پرکرو۔ اوہغہ داچلہوے
دے اوفاحشہ نیٹلہ ایے ہلے اورشوت ورکرو۔ اوہغہ ہیے دیتہ تیار کپا
چہ پہ حضرت شاہ صاحب باندے دزنا او بدکاری الزام اوکوی۔ چنانچہ
چمہ راغلہ دباد شاہ پہ دربار کتب ہیے فریاد اورخواست پیش کر واد شیخ
الاسلام دبنودے۔ مشورے اوسازش مطابق ہیے پہ حضرت شاہ جلال الدین
باندے دغہ الزام اوکولو۔ معاملے ہیرنازک اوسنگین صورت اختیار کرلو۔ اگر
چہ دسلطان شمس الدین التمش دایقین ووچہ دحضرت شاہ جلال الدین
قدس سرہ ملن ددغہ داغ نہ پاکہ دلا۔ لیکن مشکل داوہ۔ چہ ہغہ فاحشہ
نیٹلہ کدعویٰ کولہ۔ پخیلہ ہیے اقرار کرلو۔ اوچغہ ہیے وھلے او دایوہ داسے خبر
ولہ چہ دے فیصلہ لازماد شریعت مطابق پکار وہ۔

آخر باد شاہ داسے کار اوکرو۔ چہ پہ ہغہ زمانہ دہغہ پہ سلطنت
کتن ہر خورہ مشہور عالمان او مشائخ موجود وو۔ دھغہ ٹولویوہ جرگہ
یے را اوغوستلہ۔ پہ دغہ سلسلہ کتب بیاشیخ الاسلام نجم الدین صغریٰ
دا تجویز پیش کرلو۔ چہ دملتان نہ حضرت شیخ بہاء الدین ذکر یا
دے ہم را اوغوستلے شو۔ اوہم ہغہ دے دعالمانو بزرگانو دے جرگہ
صدر مقرر کرلے شو۔ چہ دشریعت ہغہ فیصلہ کری۔ چنانچہ

خاص ہم دے غرض دیارہ حضرت شیخ بہاء الدین ذکر یا قدس سرہ
ملتان نہ دہلی تہ را او بلے شو او ہفہ راغے۔

دلہ دایا دلزل پکار دی چہ شیخ الاسلام نجم الدین صغریٰ چہ
داتجویز پیش کرے وو۔ چہ شیخ بہاء الدین ذکر یا دے دے مجلس
صدر وی۔ پہ دے کنیں دے دیو پت غرض وو۔ او ہفہ داو وچہ: دلہ تہ
معلومہ شوے و۔ چہ اگر چہ شیخ جلال الدین تبریزی او خواجہ
بہاء الدین ذکر یا ملتانی دوارہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی
خلیفہ کان دی۔ لیکن دے مودے راسے دے دوی دوار و پچیل منہ کنیں تعلقات
بنہ نہ دی۔ خفگان ہم دے خواجہ بہاء الدین ذکر یا پیدا شوے دے۔ او ہفہ
دے خواجہ جلال الدین نہ خفہ شوے دے۔ او تر دے حدہ رسید لے دے
پچہ دے دوار و تر منجہ خبرے اترے سوال جواب ہر خہ بند دی۔ پہ دے وچہ
نجم الدین صغریٰ پہ زہ کنیں داسودا جو پکارے و۔ چہ شیخ بہاء الدین
ذکر یا چہ راشی او دے شریعت دے مجلس صدر شی۔ نو چونکہ دے دے شیخ
جلال الدین تبریزی نہ خفہ دے۔ پہ دے وچہ خامنا بہ دے شیخ جلال
الدین پہ خلاف فیصلہ او کپری۔ او پہ دے طریقہ سرہ بہ دے سازش
کامیاب شی او پہ شاہ جلال الدین چہ دے کوم الزام لگو لے دے ہفہ بہ اثبات
حضرت شیخ المشائخ خواجہ بہاء الدین ذکر یا ملتانی او دے وخت
قول عالمان او مشائخ راغلل دے فیصلے عدالت او مجمع جو پکارے شو۔ فاحشہ دمہ
بنجہ حاضرہ شو۔ او پہ حضرت شاہ جلال الدین تبریزی قدس سرہ
پسے دے حاضرید لو حکم اولیہ لے شو۔ چہ تہ وخت حضرت شیخ جلال الدین
تبریزی مجلس تہ را بنکارا شو۔ او خپلو پھر و او بنکو تہ یے لاس کپرو۔
چہ مجلس تہ را نوٹی۔ چہ پہ دے کنیں دے حضرت خواجہ بہاء الدین ذکر یا
ورتہ فکر شو۔ سہدستی یاسیدہ۔ بے اختیار یے ورمندہ کپر لے۔ او دے حضرت

حضرت شاہ جلال الدین پیرے نے پہ دوا پر ولا سو نور اوچتے کرے۔ او پہ
 پیر ادب او تعظیم یہ حضرت شاہ جلال الدین تبریزی سے لکھ دشا گودانو
 او مرید انور و ستور اروان شو۔ حضرت موصوف نے مخارج منبرتہ او رسولو
 د مشرئ پہ حائی نے کسینولو۔ او حضرت شیخ ذکر یا پہ پیر ادب سرا دھوی
 پہ مخکس کسیناست۔

حضرت خواجہ بہاء الدین ذکر یا چہ دتول حاضرین مجلس واباشا
 پہ موجود گئی کتب پہ کومہ بے اختیار طریقہ د حضرت شیخ جلال الدین
 تبریزی ادب او احترام او کرویہ ہنے باندے دتول دایقین رائے۔ چہ ہر کلمہ
 حضرت خواجہ بہاء الدین ذکر یا یوجلیل القدر بزرگ دے۔ ولی اللہ دے۔
 د کشف او کرامت خاوند دے۔ او ددینی علمونو بے مثالہ عالم ہم دے۔ او دے
 شیخ شاہ جلال الدین تبریزی دومرہ ادب او احترام کوی۔ نو دے کلمہ ہم دے
 دے قسم فحش گناہ ارتکاب نہ شی کو وے۔ چنانچہ پہ دغہ مخکس سلطان
 شمس الدین التمش راپورتہ شو او خان نے دیتہ جو کپرو۔ چہ پہ غیر
 خہ اثبات ثبوت د حضرت شیخ جلال الدین تبریزی دے گناہی اعلان او کپی
 مگر حضرت خواجہ بہاء الدین ذکر یا چونکہ پہ دغہ د شریعت د دے
 مجلس صدر مقرر شوے وو۔ ہغہ بادشاہ تہ او وی۔ تاسو آرام او کپی تاد
 مہ کوئی۔ اوس چہ شریعت مقرر شوے دے۔ نو د ضروری دلا چہ ہر خہ
 فیصلہ د شریعت برابر او کرے شی۔ کومے فاحشہ زنانہ چاند عوی کرے
 دلا۔ ہغہ بہ خیل بیان او کپی او دھنے پہ موجب بہ د شریعت حکم واورا
 وے شی۔ چنانچہ بادشاہ پہ خیل حائی کسیناست او تہل مجلس مخود شو۔
 د دے نہ پس حضرت شیخ المشائخ بہاء الدین ذکر یا ملتانی حکم
 او فرمایلو چہ کومے نے پہ حضرت شاہ جلال الدین باندے الزام
 نکو وے دے۔ ہغہ دے راور باندے کرے شی۔ چہ ہغہ ہنچہ مجلس تہ

حاضرہ کرے شوق۔ او حضرت شیخ ذکریاتہ مخامخ شوق۔ نو پہ ہفتہ باند میر قس
لہ ہیبت رائے۔ لہ نران پرے اولکیدا۔ او پہ دک مجلس کبنس یے د شیخ الاسلام
نجم الدین صغریٰ د سازش پول حال بیان کرلو۔ چہ پہ دے جو پئے پنچہ
سولہ دینارہ د فلانکی بقال پہ مخکبنس رشوت را کرے دے۔ او ہم دے شیخ الاسلام
راتہ بنود نہ کہے دے۔ اور لایے دیتہ جو پہ کہے ہم چہ پہ حضرت شاہ جلال
الدین باندے پہ دروغہ سر لہ الزام اولکوؤم۔ چنانچہ ہفتہ بقال ہم را اونو بنلے
شو۔ تپوس ترے او شو۔ ہفتہ ہم تائید او کر وچہ دے بنٹھے لہ شیخ الاسلام
رشوت ور کرے دے۔

چہ خہ وخت د شیخ الاسلام نجم الدین صغریٰ د سازش دا قیصہ
شروع کرے۔ نو پہ ہفتہ باندے بد حال رائے۔ لہ نران پرے کپہ شو۔ او بے ہوشہ
پریووت۔ سلطان شمس الدین التمش پہ ہفتہ وخت حکم او کرلو۔ د شیخ
الاسلام د عہدے نا یے موقوف کرلو۔ او حضرت شیخ المشائخ بہاء الدین
ذکریاتہ یے در خواست او کر وچہ د شیخ الاسلام دا منصب اوس تا سو
قبول کرئی۔ او پہ دے شان سر لہ حضرت شیخ جلال الدین دبیر کئی او
کرامت آوازہ خور لہ شولہ۔

لیکن درے پورتنی واقعہ پہ پیسید لو حضرت شاہ جلال طبعیت
دیر نہ ہیر شولہ بے ورخے پس د دہلی نہ روان شو بدیوان تہ یے تشریف
یوہلو۔ او د تللو پہ وخت یے دا او فرمائیل "چہ خہ وخت زہ دہلی تہ رائے
ووم دلتہ ہرخہ سر لہ زروو۔ اوس ہرخہ سپین زردی۔ بدیوان پہ
ہفتہ زمانہ لکہ د پسنور ملتان۔ دہلی۔ اجیر پہ شان اہم بنہر وو۔ د
سہروردیہ طریقے گنہرگان ہم دلتہ د پخوانا موجود وو۔ پہ دغہ وجہ
حضرت شیخ جلال الدین دلتہ تشریف راوہے وو۔ د بدیوان د حاکم
قاضی کمال الدین نوم وو۔ ہفتہ د شیخ جلال الدین نہ لاس نیوہ او کرے۔

د قاضی صاحب خوئی شیخ برہان الدین یے ہم مرید شو۔ چہرہ روستو د
 اوچتے مرتبے بزرگ وو۔ حضرت مولانا عبدالحق دہلوی پچپل کتاب کنب
 لیکی:- پہ کومو ورحو کنب چہ دوی پہ بدیوان کنب وو۔ دغلہ یوہندو
 گوجر وو۔ چہ پہ اصل کنب دہاکے مارا نو سردار وو۔ ہفہ دحضرت شیخ
 جلال الدین تبریزی پہ لاس توبہ اوکنبلاہ او مسلمان شو۔ ہفہ درے
 لکھ روپی (چیتل) دلوٹ مار پہ ذریعہ جمع کرے وے۔ ہفہ یے راو پے د
 حضرت شیخ پہ خدمت کنب یے دھیرے کرے۔ حضرت شیخ ورتہ او فرمایا ایل چہ
 داتول رقم واخلہ او پہ غریبانو یے خیرات کرلا۔ دمسلمانید لونہ پس ددغلہ
 ہندو کو جو رنوم علی مولا کیسود لے شوے وو۔ چہرہ روستو دہیرے لو یے
 مرتبے خاوند شوے وو۔ او دحضرت شالاجلال الدین تبریزی پہ
 مشہور و خلیفہ گانو کنب شمیر لے شو۔

پہ خزینۃ الاصفیاء کنب ددوی دوفات کال ۶۳۸ھ بنودے
 شویدے۔ او پہ کتاب تاریخ اولیایے ہند کنب دحضرت شیخ شالاجلال
 الدین تبریزی دوفات کال ۶۳۸ھ بنودے شوے دے۔ لیکن دابن بطوطہ
 دروایت مطابق دوی دیوسل پنجوس کالہ (۱۵۰) پہ عمر پہ ۶۳۸ھ کنب وفات
 شوی دی۔ دحضینۃ الاصفیاء او تاریخ اولیاء ہند دواپور روایتوں صحیح
 دی۔ حکم چہ ددغلہ سن ۶۳۸ھ او ۶۳۸ھ نہ تر دہیرے مودے دشالاجلال
 ژوند یقینی دے۔

ابن بطوطہ پہ پچپلہ سفرنامہ کنب لیکی:- چہ دوی تہ خدای
 پاک دیر لوی عمر و کرے وو۔ حضرت شالاجلال ماتہ پچپلہ قیصہ
 کرے دہ۔ چہ دخلیفہ مستعصم اسی دقتل پہ وخت کنب دوی پہ بغداد
 کنب موجود وو۔ بیا ابن بطوطہ چہ دشرقی پاکستان نہروان شواو
 داناہونیشاد سیاحت نہر و ستو چین تہ اور سید لا۔ لردکات تہ ہلال زعفر

شیخ جلال تبریزی د وفات خبر رسیدے وو۔ لیکی چہ خہ زمانہ پس د
 هغوی پہ مرید انوکنب دیومرید سر لہم د غلتہ پہ چین کنبن خما ملاقات او شہ
 او هغه راتہ اووے۔ چہ د حضرت شاہ جلال وصال شوے دے۔ د هغوی عمر
 یونیم سل کالہ وو۔ د عمر پہ روستو خلو بیتو کالو کنبن بہ شام دام س ر و ژو۔
 او افطار بہ یے هرلس ورخے پس کولو۔ یوہ غوا یے سکتے وے۔ صرف د هغے پہ پیو بہ
 یے س ر و ژہ ماتولہ۔ او اکثر بہ یے هرلس ورخے پس افطار کولو۔ روعہ روعہ شپہ
 بہ پہ نما نچہ ولاہ وو۔ شو کیرہ بہ یے فرما نیلہ۔

ابن بطوطہ د حضرت شیخ جلال الدین تبریزی د بعض د اسے
 کرامتونو ذکر ہم کرے دے۔ چہ هغه کرامتونہ دہ پخپلو ستر گولیدی دی۔
 لیکن د ابن بطوطہ د ایان د یر عجیبہ دے۔ د دہ کنز سوالونہ پیدا
 کیری، او د هغے حل کول حکم ضروری دی۔ چہ د بعض نور و تاریخی
 تذکر و او د دہ بیان تر منجہ چہ کوم فرق دے چہ هغه واضحہ شی۔

خبرہ د اسے دے۔ چہ د عباسیہ خاندان ۳۷ حکمران خلیفہ مستعصم
 بالله پہ سن ۴۲۰ھ کنبن بادشاہ شوے او پہ سن ۴۵۶ھ کنبن شهید کرے شوے
 وو۔ کہ د ابن بطوطہ د روایت صحیح او منلے شی، نو د دے مطلب د اسوچہ شاہ
 جلال د سن ۴۵۶ھ نہ روستو هندوستان تہ راغله وو۔ حالانکہ پورہ چہ
 کومہ واقعہ بیان شولہ۔ د هغے لہ فحہ دے د سلطان شمس الدین پہ زمانہ
 کنبن راغله وو۔ او سلطان التمش پہ سن ۴۶۰ھ کنبن بادشاہ شوے او پہ
 سن ۴۶۳ھ کنبن وفات شوے دے۔ کہ شاہ جلال پہ سن ۴۵۶ھ کنبن راغله فرضہ
 کرے وو۔ نو بیا د التمش پہ زمانہ کنبن د دغہ پورتی واقعہ پلینید لو
 امکان نہ شی کیدلے چہ شاہ جلال د دہلی د راتلونہ روستو یوخل بیا
 بخدا تہ تلے وو۔ او د خلیفہ مستعصم بالله د شہادت پہ زمانہ کنبن بہ
 دے هلته موجود وو۔ لیکن د دے سر لہ د ابن بطوطہ د اوینا چہ دے

پہ ۷۳۳ھ کنیں وفات شوعے دے۔ او دوفات پہ وخت کنیں ددوئی عمر
 (۱۵۰) کالہ وو۔ دا خبر لہ واضحہ کیری۔ حکمہ چہ کہ مونبرہ پہ ۷۳۳ھ
 کنیں یعنے دوفات پہ وخت کنیں ددوئی عمر (۱۵۰) کالہ او کنرو۔ نو پہ
 دغہ اعتبار ددوئی د ولادت کال ۷۹۳ھ کیری۔ حال دادے چہ محکن
 دخواجہ بزرگ پہ تذکرہ کنیں پہ دے تفصیل سر لہ پدے بحث کرے دے۔
 چہ پہ ۷۸۲ھ کنیں خواجہ شاہ جلال تبریزی پہ بغداد کنیں موخو
 وو۔ او دخواجہ شہاب الدین سہروردی نہ یے بیعت کرے وو۔ او
 دا عقل نہ اخلی چہ پہ ۷۹۳ھ کنیں پیدا شوے د نہہ کالو ماشوم رہے
 پہ ۷۸۲ھ کنیں خلافت حاصل کرے وو۔ او بلکہ دا چہ پہ ۷۸۳ھ کنیں
 دقطب الدین بختیار کاکی او شیخ اوحد الدین کرمانی پہ ملگریا کنیں ملتا
 تہ ددوئی راتلل او بیا غزنی تہ تلل یے ہم یقینی دی۔ نو حکمہ مونبرہ پہ
 ۷۹۳ھ کنیں ددوئی پیدا کیدل نہ شومنے۔ پہ دے تو لو خبر وچہ غور
 او کرو نو داویلے شوچہ دابن بطوطہ پہ بیان کنیں د کتابت پہ غلطی سر
 د"وَكَانَ عُمُرُهُ إِذَا مَا نَأَتْ وَتَسْعَيْنَ" پہ حای "مَاءَةٌ وَخَمْسِينَ" لیکلے شوے وی۔
 یعنے ابن بطوطہ بہ ۱۴۰ کالہ لیکلے وی۔ او پہ کتابت کنیں بہ یوسل پتھوس
 کالہ شوے وی۔ کہ محمود د اتوجیہ او منے شی نو پہ دے اعتبار ددوئی
 دپیدا ائش کال ۷۵۳ھ جو ریری۔ او پور تہ چہ کو تاریخی مشکلات
 بیان شول ہغہ نہ پیدا کیری۔

د حضرت شاہ جلال تبریزی علیہ الرحمۃ مزار مبارک پہ
 سلہتی کنیں دے۔ روایت چہ بنگال حکمران سلطان شمس الدین
 فیرونر شاہ پہ ۷۹۹ھ مطابق ۱۳۰۳ھ کنیں ہم ددوئی دھدایا تو او
 ارشاد اتو پہ مطابق د سلہتی نوے ملک کنیں جہاد کرے وو۔ او دے
 سلہتی (موجودہ مشرقی پاکستان) پہ دے جہاد کنیں حضرت شاہ جلال

پچلہ ہم کہ فقیرانوا و مشائخو دیولوئی جماعت سولا شامل وو۔

سلطان علاؤ الدین علی شاہ لاہ پندہ و لاہ (مغربی بنگال) کبھی د
حضرت شاہ جلال تبریزی یو "درگاہ" جو پرکے دے۔ ددے پہ حقلہ
د کتاب "ریاض السلاطین" مؤلف لیکھی :- چہ لاہ کو مو و رکو کبھی سلطان
علاء الدین علی شاہ د بنگال فتح کو لو د پارا ران وو۔ نو حضرت شاہ
جلال تبریزی پہ ہفہ باندے پہ خوب کبھی حضور شو۔ پہ بنگال باند
د باد شاہ کید لو زیرے یے ورلہ ورکرو۔ او ورسرے یے ورتہ دا او فرما ئیل
چہ حما د پارا یو مکان "درگاہ" خانقاہ جو پرکے۔ مگر چہ خہ وخت سلطان
علاء الدین علی شاہ باد شاہ شو۔ نو پچیل عیش و عشرت کبھی مصروف
شو۔ او د حضرت شاہ جلال ہفہ ہدایات ورنہ ہیر شول۔ خہ ورخے
پس بیا پہ خوب کبھی ورتہ شاہ جلال علیہ الرحمة ددغہ "خانقاہ"
د تعمیر کو لو حکم او فرمایہ۔ او دھغے د پارا یے ورتہ حای پہ نخبہ کرو۔ چہ
پہ فلانکی حای کبھی جو پرکے۔ پہ صبا لہ چہ سحر سلطان علی شاہ د
خوب نہ پاسیدہ۔ نو دھغہ حای پہ تلاش کبھی روان شو۔ چہ حضرت
شاہ جلال ورتہ پہ خوب کبھی دھغے نخبہ ورکے و لاہ۔ دھغہ نہ روستو
یے پہ ہفہ حای باندے یو شاندار "خانقاہ او درگاہ جو پرکرو۔ چہ نن ورخے
ہم پہ پندہ و لاہ (مغربی بنگال) کبھی موجود دے۔ او "ہریدرگاہ" یعنی "لوکا دربار"
ورتنہ ویلے شی۔

دا پیر متبرک "درگاہ" دے۔ پہ ہر زمانہ کبھی د خدای مخلوق پرے
رامات وی۔ زیارت لہ یے راجی۔ د امیرانوسلطانانوا و حکمرانانود طرف نہ د
دے د غور او مرمت خیال ساتلے شی۔ او زیارت یے کوی۔ دامکان۔ عمارت
یادگار۔ خانقاہ۔ درگاہ پہ اصل کبھی پہ ہفہ حای باندے جو پرشوے دے۔
چہ پہ دغہ حای باندے حضرت شاہ جلال پہ روند کبھی عبادت او

ریاضت کرے وو۔ اوچلے یے اوکھلے وے۔ اولک کچھ محکبیں ذکر اوشود دوی
اصلی مزار پہ سلہتی مشرقی پاکستان کبیں دے۔

دبعض خلقود اخیال دے۔ چہ شاہ جلال تبریزی اوشاہ
جلال سلہتی دوا رہا جدا جدا اشخصیتونہ دی۔ اوخان لہ بیل بیل بزرگان
دی۔ او دابن بطوطہ ملاقات ہم ددغہ حضرت شاہ جلال سلہتی سر پہ
شوے وی۔ لیکن د اخیال صحیح ندے۔ حکمہ چہ ابن بطوطہ پہ کم تفصیل
او وضاحت سر پہ شاہ جلال سر پہ دخیل ملاقات حال لیکلے دے۔ دھغے
نہ ہم دغہ تاب تیری چہ پہ حقیقت کبیں شاہ جلال تبریزی ہم دغہ شاہ
جلال سلہتی دے اوداد وارہا نومونہ دیو بزرگ دی۔ بھر حال پہ بنگال
کبیں حضرت خواجہ شیخ شاہ جلال الدین تبریزی علیہ الرحمة تہ بے
پناہ مقبولیت حاصل شوے وو۔ او ترنن ورٹے پورے د آسام۔ مغربی بنگال
اومشرق پاکستان پہ مختلفو مقاماتو کبیں ددوی بے شمیر آتاراو تبرکات
موجود دی۔ علیہ الرحمة والغفران۔

د دوی پہ اقوالو ارشاد تو کبیں دادوہ خبرے دیاد لرلودی۔ فرمائی:
(الف) ہر ہغہ چہ صانع یعنی اللہ تعالیٰ پر بندہ اوپہ مصنوع بعض مخلوق
پورے یے نہ رہا او ترلو نو دھغہ انجام داسی چہ ریا کار بند ترینہ جو پریشی۔
(ب) حضرت شیخ بہاء الدین ذکر یا ملتانی علیہ الرحمة تہ یے پہ یو
خط کبیں لیکلے وو۔ ہر ہغہ چہ چہ دزنانہ وڈ کو نا تو سرہ مینہ
پیدا کرے۔ ہغہ کلہ ہم دنجات لارنہ شی موندے۔

د حضرت شیخ جلال الدین تبریزی دا ارشاد مبارک حضرت
عبد الرحمان بابا پہ یو شعر کبیں دا سے بیان کرے دے۔ ہ
پہ شپہ پروت یے د عورتے پہ سینہ
یادہ وے پہ خولہ مکہ اومدینہ

د اسلام درے ستوری

د ۵۲۰ھ نہ تر ۵۸۰ھ پہ زمانہ کنیں د بنگال متحدہ اسلامی سلطنت بیا پہ درے مختارہ اسلامی حکومتون کنیں تقسیم شوے وو۔ او پہ بیلہ بیلہ حصہ باندے جدا جدا مسلمان بادشاہ وو۔ چہ ہریو سلطان پہ نوم بیلے شو۔ او درے وار و تعلق د دہلی د مرکزی اسلامی حکومت نہ قطع شوے وو۔

(۱) پہ مشرقی بنگال (مشرقی پاکستان) باندے فخر الدین مبارک شاہ حکمران وو۔ او سونار گاؤں یے دار الحکومت وو۔

(۲) پہ مغربی بنگال باندے د علام الدین علی شاہ حکومت وو۔ او ست گاؤں (ہوگلی) یے دار الحکومت وو۔

(۳) او پہ شمالی بنگال باندے د حضرت حاجی سلطان الیاس شاہ حکومت وو۔

ہر کلہ چہ درے وار و سلطانان نو زمانہ یو لادے۔ او ہریو پخیل پخیل سلطنت کنیں د خیل خیل وخت د مشاہیر و عالمانوا و بزرگانو پہ ملکر تیا کنیں د اسلام شاندار خلد متونہ کړی دی۔ او روستو د اکثر و بزرگانو پہ تذکرہ کنیں د دوئی نومونہ پہ ہم یاد ولے شی۔ پہ دے وجہ مونہ د درے وار و سلطانان د اسلام د "درے ستور" پہ نامہ یاد کړل۔ او د فائدے د زیاتوالے پہ خاطر دلته مختصراً د ہریو سلطان او دہغہ د جانشینانو تذکرہ خان لہ جدا جدا درج کووے شی۔

(۱) حضرت سلطان فخر الدین مبارک شاہ

حضرت سلطان فخر الدین مبارک شاہ پہ ۳۳۲ھ نہ تر ۳۴۴ھ

کبن د بنگال پہ مشرقی حصہ (موجودہ مشرقی پاکستان) باند حکمران وو۔ دارالحکومت یے سونارگاؤں وو۔ دے دیر نیک دیندارہ۔ عادل او غازی سلطان وو۔ دے چاہ کام "علاقہ ددلا پہ زمانہ پہ دویم محل مسلمانان فتح کرے وے۔ دے د بنگال مشہور پیر طریقت حضرت شیخ بدر عالم زاہدی علیہ الرحمۃ مرید وو۔ (دیر بدر عالم تذکرہ روستو راشی) بنا غلے پاکتر انعام الحق پچیل تالیف "مسلم بنگلہ ساہتہ" کبن لیکي: چاہ ابن بطوطہ (مشہور مسلمان سیاح تہ د اہم معلومہ شوے وے۔ چاہ د درویش بدر الدین علامہ المعروف "بدر پیر" پہ ہدایت او حکم باند دے د سلطان فخر الدین مبارک شاہ یو جرنیل حضرت "قدل خان" علیہ الرحمۃ دے چاہ کام "غزالہ تلے وو۔ اود غلہ علاقہ یے فتح کرے وے۔

د سلطان فخر الدین مبارک شاہ پہ زمانہ کبن د گجرات او جنوبی ہند د نور و علاقہ کوئٹہ عالمان او مشائخ او بزرگان بنگال تہ راغلی وو۔ اود تہ یے د روحانیت او معرفت شمع یے جلے کرے وے۔ چاہ ہفے کبن د سلسلہ عالیہ قادریہ او سلسلہ عالیہ چشتیہ مشائخ خاص طور سرلا دیاد و لودی۔ او د سلسلہ عالیہ سہروردیہ پہ مشائخ کبن د حضرت خواجہ شاہ جلال الدین تبریزی علیہ الرحمۃ نوم دیر بنگارے دے۔ لکھ چاہ محکبن ذکر او شو حضرت شیخ جلال الدین تبریزی ہم دے د فخر الدین مبارک شاہ پہ زمانہ کبن بنگال تہ راغلی وو۔ او پہ سونارگاؤں۔ چاہ کام او نور و سنہر و نو کبن خہ زمانہ یے تیرا کرے وے۔ اود ابن بطوطہ او شیخ جلال الدین تبریزی تر منجہ ملاقات ہم پہ دغہ زمانہ کبن د "کام روپ" (آسام) پہ علاقہ کبن شو وے۔

(۲) حضرت سلطان علاء الدین علی شاہ

لکھ چاہ محکبن ذکر او شو۔ د مغزی بنگال پہ علاقہ باند دے د حضرت سلطان

علاء الدین علی شاہ علیہ الرحمۃ حکومت وو۔ دے دیر نیک دیندار
صلحہ طریقت او معرفت حکمران وو۔ دے حضرت شیخ جلال الدین
تبریزی سہروردی علیہ الرحمۃ معتقد او مرید وو۔ ہر کلا چہ حضرت
شیخ جلال پہ سکنہ کنیں وفات شولو۔ او تسلیت پہ پنہا ورنو مقام
کنیں دفن کرے شو۔ نو حضرت سلطان علاء الدین علی شاہ پرے پوخ
مزار جو پرکریو۔ دے تسلیت او آسام پہ علاقہ کنیں دے اسلام برپا دے دیندار
عادل او غازی بادشاہ یہ مجاہدانہ کوششیں خورے شوے دے۔

دے حضرت علاء الدین علی شاہ پہ اولاد کنیں حضرت سلطان
علاء الدین حسین شاہ دیر نامور مسلمان بادشاہ تیر شوے دے۔ چہ
روستو دے سلطان حسین دیر نامور مسلمان بادشاہ تیر شوے دے۔
چہ روستو دے سلطان حسین شاہ پہ مناسبت سرے دے مشرق پاکستان
اوبنگال پہ تاریخ کنیں دے سلطان اود کورنی دے "حسین شاہی خاندان" پہ
نوم سرے یادیری۔ بچلہ دے سلطان حسین شاہ اود دے نہ روستو
دے خاندان نور و سلطان اوجہ دے بنگال پہ خاور خور جماعتونہ
مدرسے او دیر کلاوز یاد تونہ جو پرکری دی۔ ہفہ دے نامور خاندان دے اسلام
کارنامو دے تاریخ یو زین باب دے۔

دے حضرت شیخ غوث مہدوی دے تالیف "تذکرہ گلزار ابرار" دے بیان
مطابق حضرت سلطان علاء الدین علی شاہ دے بہار شریف دے حضرت
شیخ غفر الدین محمد زاہدی علیہ الرحمۃ عقیدت مند او مرید وو۔ او
بیاد دے فرزند ارجمند محمود ثالث علیہ الرحمۃ چاند سکنہ نہ تر
سکنہ ہیرے پہ دے ملک حکمران وو۔ دے محمود ثالث دے حضرت
شیخ پیر بدر عالم زاہدی علیہ الرحمۃ معتقد او مرید وو۔ او دے
خیل نامور پیر سرے دے دومر زیات پر خلوصہ عقیدت وو۔ چہ

چہ خیل لقب یے عبد البدر اختیار کرے وہ۔ او پخیلہ خطبہ اوسیکہ
(ضرب) کیں بہ یے ہم دغہ لقب استعما لولو۔

(۳) حضرت سلطان حاجی الیاس شاہ

د مہلکت بنگال یہ شمالی علاقہ کیں د حضرت حاجی سلطان الیاس شاہ۔
خود مختار اسلامی حکومت قائم وو۔ حضرت الیاس شاہ د حضرت راجا
بیابانی او حضرت شیخ علاء الحق معتقد او مرید وو۔ (د دے دوار و بزرگانو
تذکرہ بہ روستوراشی) د بنگال یہ خاور د مسلمانانو بادشاہانو د کوم
خاندان مشر حکمران چہ حضرت سلطان حاجی الیاس شاہ وو۔ د دے
نہ روستو پہ دے خاندان کیں کنر نامور سلطانان تیرشوی دی۔ اود اکورنی
پہ الیاس شاہی خاندان مشہور دے۔ د حضرت الیاس شاہ نہ روستو
د دے حوئی حضرت سلطان سکندر شاہ بادشاہ شو۔ دے د دہلی نہ د
بادشاہ فیروز شاہ تغلق ہم۔ وو او پہ ۷۸۶ھ کیں وفات شو دے۔
حضرت سلطان سکندر شاہ د حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الدین
بہاری علیہ الرحمۃ معتقد او مرید وو۔ دھوئی سرکہ بہ یے خط او کتابت کولو۔
او پہ دینی کار و نو کیں بہ یے دھوئی صلاح او مشورہ اخیستلہ۔

د حضرت سلطان الیاس شاہ علیہ الرحمۃ پہ زمانہ کیں پہ
دیناج پور ضلع کیں یو بزرگ اوسیدہ۔ چہ دھوہ حضرت شیخ عطانوم
وو۔ او پہ ۷۸۶ھ کیں وفات شو وو۔ د دے بزرگ پہ مزار باندھ چکے ۷۸۶ھ
کیں سلطان سکندر شاہ پوخ زیارت جو رکے وو۔ چہ دھوہ پہ کتب و کیں دا
الفاظ درج دی۔ "قطب الاولیاء جیلہ المحققین سراج الحق والشرع والدين
مولانا عطاء علیہ الرحمۃ۔ (د دے مولانا عطاء تذکرہ بہ روستوراشی) د دے
نہ د اندازہ لکیدی لے شی چہ سلطان الیاس شاہ او دھوہ حوئی سلطان

سکندر شاہ پچیلہ زمانہ کنیں د دین اسلام د بزرگانو او عالمون سرک یوہ
روحانی رابطہ تعلق او تہون لرلو۔ او د دغاہ روحانی تہون پہ وجہ د دوی
د مشترکہ کوششونو پہ برکت د بنگال پہ خاورہ د اسلام زہرا ورخ پہ ورخ
خوری دلہ۔

حضرت سلطان غیاث اعظم شاہ

د حضرت سلطان سکندر شاہ د نامور خوئی نوم حضرت سلطان
غیاث الدین اعظم دے د حضرت مخدوم الملک شیخ شرف
الدین بہاری د مشہور خلیفہ حضرت مولانا مظفر بلخی علیہ الرحمۃ
معتقد او مرید وو۔ سلطان غیاث الدین د سلطنت کنہ ہنہ تر ستہ ہ
پورے د بنگال پہ شمالی علاقو باندے حکمران وو۔ حضرت غیاث الدین لوی
علم پرور بادشاہ تیر شوے دے۔ د عالمانو او مشائخو پہ یے پیر قدر کو لو جہ
یے داوہ۔ چہ دے پچیلہ فاضل عالم وو۔ د طریقت او معرفت خاوند ہم وو۔ دے
تہ یے اندازہ لکید لے شئی چہ د بنگال د وہ مشہور بزرگان حضرت قاضی
سراج الدین صدیقی او حضرت شیخ نور قطب عالم پندوی۔ او پچیلہ سلطان غیاث
الدین واکر د یو استاد شاگردان او دیو پیر طریقت مریدان وو۔ د تکریمہ روبراشی
او ہم داہنہ نامور بادشاہ تیر شوے دے۔ چہ حضرت حافظ شیرازی
تہ یے بنگال تہ د راتلو دعوت ور کرے وو۔ د دے واقعاتو نہ دا اندازہ
لکید لے شئی۔ چہ جمون پہ مشاہیر و حکمرانانو۔ سلطانانو او بادشاہانو
باندے د عالمانو او بزرگانو پیرنریات اثر وو۔ او د ہن پہ وجہ دے مقتدر
حکمرانانو نریات وحت بہ د اسلامی علمونو پہ اشاعت او د اسلام پہ تبلیغ کیے
تیریدہ۔ او ہم دا وجہ وہ۔ چہ دے "روحانی تہون" پہ برکت د اسلام زہرا پہ پیر
کامیابی سرک پہ دغاہ ملک کنیں خورہ شوی دلہ۔

دیناج پور، مشرقی پاکستان

یہ کومہ زمانہ چہ حضرت شیخ ابراہیم دانشمند بنگال تہ تشریف
ورہے وہ دہے نہ تہ زمانہ روستو حضرت شیخ سراج الدین ہم دغہ مملکت
تہ ورغلے وہ او پہ سہاکنہ ہکنیں وفات شوے دے۔ د مشرقی پاکستان یہ
دیناج پور نو مضلع کس یو کدے۔ چہ دہے گنگارام پور نوم دے۔ د حضرت
مولانا شیخ سراج الدین عطا جو پکڑے دے۔ او ددوئی مزار مبارک ہم یہ
دغہ کلی کس دے۔ دہے دیارہ د الاندیشہ تفصیل د روستو دے۔

واقعات داسے دی چہ کہ حضرت مولانا سراج الدین عطا دوفات پہ
دغلہ زمانہ پہ بنگال باندے د سلطان بلبن د حوی سلطان ناصر الدین
بغراخان حکومت وو۔ چہ دارالحکومت یمے لکھنؤئی نویم مقام وو۔ سلطان
ناصر الدین بغراخان د سلطان محمد تغلق پہ زمانہ کنیں پہ ۷۲۹ھ

کین چہ وفات شو۔ نو دھہ پہ خائی ملک بیدار غلری لہ د قدر خان
 خطاب ور کپے شو او دھہ پہ لکھنؤئی حکمران شو۔ بیا چہ ۳۹۹ء کینے
 چہ د فخر الدین لودھی د لاسہ نہ "ملک بیدار" الملقب پہ قدر خان قتل
 شو۔ او ور پے لہے ورے پس د سلطان قدر خان یوسپہ سالار علی
 مبارک غلری اولگیدہ فخر الدین لہے شکست ور کپو۔ پہ لکھنؤئی یے
 قبضہ او کپا او د سلطان علاء الدین علی شاہ پہ نوم یے حکومت شروع
 کپو۔ نو پہ دغہ پے لہے ورے پس د ملک بیدار الملقب پہ قدر خان دیو
 بل جرنیل حاجی الیاس د لاسہ نہ سلطان علاء الدین قتل شو۔ او پہ
 لکھنؤئی دھہ قبضہ او کپا۔ بیا پہ ۴۲۳ء کین چہ سلطان محمد تغلق پہ
 بنگال لشکر کشی او کپا او فخر الدین لودھی یے قتل کپو۔ او د بنگال د لکھنؤئی
 او سنار گاؤں د واپہ حکومت پہ حاجی الیاس پئی تہ ور حوالہ کپا۔ او دھہ
 نہ روستو پہ ۴۲۵ء کین دغہ سلطان حاجی الیاس شاہ وفات شو او
 دھہ پہ خائی دھہ خوی سلطان سکندر شاہ باد شاہ شو۔ نو ہم دغہ
 سلطان سکندر شاہ د خیل حکومت پہ خلورم کال پہ ۴۲۳ء کین د حضرت
 شیخ مولانا سراج الدین عطار مہر مزار مبارک پوخ تعمیر کپے و۔ او دغہ
 مزار پہ کتبہ یے د حضرت مولانا عطاء پہ شان کین د القاب درج کپیدی:-
 "قطب الاولیاء و جید المحققین سراج الحق والشرع والین مولانا عطاء"
 دھہ نہ روستو د جلال الدین فتح شاہ لودھی پہ زمانہ کین د دوی پہ
 مزار مبارک کینے نورہ ہم توسیع او شو۔ د دے دوئم تعمیر پہ کتبہ کینے
 ۸۸۶ء ہ درج دلا۔ پہ دوئم محل د سلطان شمس الدین مظفر شاہ
 پہ زمانہ کین پہ دے مزار مبارک کین نور تعمیر کار شوے و۔ چہ
 د دغہ تعمیر پہ کتبہ کین ۸۹۶ء ہ درج دلا۔ او دا الفاظ پکین لیکلی سو دی:-
 "مخدوم المشہور قطب الاولیاء مولانا عطاء قدس سرہ"

داسے معلوم پوری چہ پہ دے مزار کین دسلطان سید علاء الدین
حسین پہ زمانہ کین ہم تعمیری کار شوے دے۔ حکم چہ دے بادشاہ
د زمانہ ۹۱۸ھ ہیکہ کتبہ ہم پہ مزار مبارک کین موجود کا دے۔ او پہ
ہفے کین دالفاظ لیکلی دی۔

"حضرت شیخ المشایخ شیخ عطاء قدس سرہ"

د مشرقی پاکستان پہ مختلف تہذیبی و کینی د دوئی حالات نہ پیدا کیویں۔
البتہ پہ یو یا داشت کین داسے لیکلی شوی دی۔ چہ دے پہ ۷۵۰ھ کین
د حاجی الیاس ستا د حکومت پہ زمانہ کین وفات شوے دے۔ لیکن دغہ
روایت صحیح نہ دے۔

د حضرت شیخ سراج الدین الملقب پہ شیخ عطاء د خوی نوم شیخ محمود
علیہ الرحمة وو۔ د دغہ شیخ محمود درے حامن وو۔ بازید اول۔ محمد امین
زید آقا۔ پہ دوئی کین د بازید اول درے حامن وو۔ محمد شیخ۔ شیخ ابراہیم
عبد الرحیم۔ روستو بھلول لودھی سرکہ چہ کوم پستانہ ہندوستان لہ
غزاتہ تالی وو۔ پہ ہفے کین دارمر قوم خصوصاً برکی د قبیلے خلق د جالند
پہ علاقہ آباد شوی وو۔ د غازیانوا و مجاہدینو پہ دغہ لسنکر کین د حضرت
شیخ سراج الدین انصاری سہروردی پہ اولاد کین حضرت محمد شیخ
علیہ الرحمة ہم شامل وو۔ چہ د جالند ہر پہ علاقہ کین آباد شوے
رو۔ اود خیل قوم اود دغہ علاقہ د خلقور و جانی پیشوا وو۔ روستو دے
محمد شیخ خوی شیخ عبد اللہ سہروردی (د پیر روہان والد ماجد ہم پہ
دغہ علاقہ کین د علوم شریعت او طریقت رہنما اود سلطان ابراہیم
لودھی د طرف نہ د قاضی القضاۃ پہ عہدہ باندے مقرر وو۔ او چہ ہر
کلہ پہ ۹۳۲ھ کین د سلطان ابراہیم لودھی حکومت وادریدہ نوبیا ہم
پہ دغہ وجہ حضرت مولانا شیخ عبد اللہ د جالند ہر نہ واپس خیل وطن

گانی کرم (وزیرستان) تہ پہ کلا لالہ لو۔ دتاریج مخزن پنجاب (جلد دوم ص ۱۹۴)
 دروایت مطابق پہ جالندھری و آب کنیں ارمر نو میوہ لویہ مشہورہ او
 آبادہ قبضہ اوس ہم موجودہ دلا۔ اکثر مکانونہ یے پاخہ دی۔ زمکہ یے
 آبادہ او نہری دلا۔ دغلے پیداوار یے زیات دے۔ او دہنہری دے آبادی نہ باہر
 یو پوخ گنبد جو رہ دے۔ پہ ہغے کنیں یو کانہ پر و ت دے۔ وٹیلے شے چہ پہ
 دے کانہی باندہ چہ د بنیاد د پیسے کوم منہ دے۔ دغہ د حضرت علی
 کرم اللہ وجہہ د قدم مبارک نقش دے۔ عام او خاص خلق یے زیارت
 لہورجی۔ پہ دے علاقہ کنیں د ارمر قبیلے نور ہم دیر آثار موجود دی۔ او د
 خاندان دیو مشہور بزرگ حضرت شیخ صدر دیوان انصاری علیہ الرحمہ
 مزار مبارک پہ قصور نو مے بنہر کنیں موجود دے۔

د جالندھری پہ علاقہ کنیں چہ د ارمر قوم خصوصاً قبیلہ
 برکی کوم خلق آباد و۔ لکہ چہ مخکنیں ورتہ اشارہ اوشوہ۔ ددوی سرکہ
 د حضرت شیخ الاسلام سراج الدین انصاری الملقب پہ مولانا عطاء ارمر
 سہروردی د ستانے بزرگان ہم دغلہ آباد شوی و۔ ترن ورچے پور عجمہ
 د انصاری شیخ پہ نوم پہ جالندھری کنیں کوم قوم آباد و۔ ہغہ ہم دغلہ حضرت
 مولانا عطاء د ستانے ستانہ دار و۔ چہ د تیرو سو و اتہ و سرو کلونورا
 یے پہ دغہ علاقہ کنیں د اسلام تبلیغ کولو۔ داسے معلومیری چہ ہلتہ
 پہ مشرقی پاکستان کنیں د حضرت مولانا عطاء د وفات نہر و ستوجہ پہ
 ۳۹ھ کنیں د پستونو ترمنگہ کوم اپے گہرے پلینن شوے و۔ اوہ سٹکٹہ
 کنیں د سنار کاوٹن (دھا کہ) مشرقی پاکستان د بادشاہ فخر الدین لودھی
 موگ نہ پس چہ د ہغہ خور یے خضر لودھی او نور پستنانہ وطن تہ راویں
 کیدل۔ نو پہ دغلہ کنیں د حضرت مولانا عطاء د خاندان افراد خصوصاً
 شیخ محمود لودھی راستون شوے و۔ نو شیخ محمود او د دے خاندان خٹکے سان

ہم و سرکارِ عالی وو۔ بھر حال دایو مبارک خاندان دے۔ چہ دد ے یہ
برکت د وزیرستان پنجاب او مسترقی پاکستان ترممخہ داسے روحانی
تہون قائم شوے وو چہ دھغے یہ وجہ دد غہ روحانی فیوضاتو
او برکتونہ بے دغہ امتیاز او فرق نہ ہر چا برخہ مونلکہ ۴۰
علیہم الرحمة والغفران۔



حضرت شیخ راجا بیابانیؒ

داتہ صدی ہجری دینمائی (سنہ ۷۵۰ھ) دزمانے کوم مشاہیر اولیاء اللہ چہ
مشرقی پاکستان اومغربی بنگال پہ خاورہ استوکن وو۔ پہ ہغوی کبن د
حضرت مولانا شیخ راجا بیابانی علیہ الرحمہ اوحضرت شیخ انجی سراج
نوموناہ زیات مشہور دی۔ چہ دلتہ ددواہ وبرزکا نو تڈ کر لہ پہ اختصار
سرہ درج کو وے شی۔

حضرت شیخ راجا بیابانی ددے دور با عظمت اوبآثرہ شخصیت و
چہ پہ ۷۵۵ھ کبن وفات شرمے دے۔ ددوئی مختصر لکھ کر لہ پہ کتاب
”ریاض السلاطین“ کبن داسے لیکلے شویڈ۔ چہ پہ کومو ورحو کبن ددھلی
شہنشاہ فیروز تغلق بنگال پہ اکد اللہ نومے قلعہ کبن سلطان حاجی
شمس الدین الیاس شاہ محاصرہ کرے وو۔ نو پہ دغہ دوران کبن بوہ
ورخ خبر رائے چہ حضرت شیخ راجا بیابان ددنیانہ سفر اوکر۔ حاجی الیاس
شاہ ددے حضرت شیخ سرہ دپیر زیات عقیدت لرلو۔ دفقیر انوجامے یے
وانوسلے۔ دقلعہ نہ ایکے یواٹے پہ بدلہ جامہ کبن ووت ہکوہ۔ نومے مقام
تہ ورے۔ اوہلتہ دحضرت شیخ راجا بیابانی پاء تجھیز او تکمین او د
جنارے نماٹھہ کبن شریک شو۔ اوبیا واپس م دغہ شان پتہ پہ پتہ
خپلے دار الخلافہ اکد اللہ تہ رائے۔ بیاٹھہ نیتہ پس سلطان فیروز شاہ
تعلق چہ دحاجی الیاس شاہ ددے حال نہ خبر شو۔ نو دھغہ پہ
زہ کبن ہم دحضرت راجا بیابانی سرہ عقیدت او دحاجی الیاس د
اسلام دوستی قدر پیدا شو۔ اودافصلہ یے اوکر لہ چہ دقلعہ اکد اللہ
دفتح کولونہ لاس واخلی۔ محاصرہ او قلعہ بندی اہتہ کپری۔ او واپس

شی۔ دے پہ تائید کنبہ د ضیاء برنی دالاندینی الفاظ دوستلو
دی :- (د فارسی نہ ترجمہ)

”دایمان او اسلام د تقاضولہ مخہ د سلطان فیروز شاہ تغلق پہ خاطر
مبارک کنبہ دا خیال راغے۔ چہ کہ حما لسنکر د خندق د او بونہ و پرورے
شی۔ د شاہی لسنکر ہاتھیان د ”اکدالہ“ قلعہ تاراج کبری۔ نولازم گناہکار
او بے گناہ مخلوق پہ یوشان پکنبہ د تیغ نہ تیرشی۔ جنگ د حاجی الیاس سرہ
دے۔ لیکن نور پیر بے گناہ مسلمانان بہ پکنبہ قتل شی۔ او د سنی
مذہبہ مسلمانانو پر دہ دارے زباناہ او بال بچ پہ بے پردے او در پہ در
شی۔ دکھار او مشرکانو پہ لاس بہ پیریوزی۔ خونریزی بہ اوشی۔ د
خاندان رسالت او نبوت اولاد۔ عالمان۔ مشائخ طالب علمان۔ درویشا۔
گوشہ نشینان۔ غریبان او مسافران بہ پکنبہ ضائع شی۔“

د اپور تہ بیان خونبرہ دوراندے دے۔ یو خواتہ د سلطان حاجی
الیاس شاہ دومرا لویے خطرے تہ غاپہ کیسبول۔ چہ باد شاہ دے۔
او د عین قلعہ بندی د تود جنگ پہ دوزان کنبہ د فقیرانو پہ جامہ کنبہ
د اکدالہ نہ بھرتہ ووخی۔ ”گورہ“ تہ خی۔ او د خیل پیر طریقت شیخ
راجا بیابانی علیہ الرحمة جنازہ گذاری۔ او بیا واپس راخی، نو د دے
واقعہ نہ خرنگ چہ د سلطان حاجی الیاس شاہ د اسلام دوستی او د
خیل پیر سرہ د انتہائی عقیدت پتہ لگیبری۔ د غہ شان ورسوہ ورسوہ
د حضرت شیخ راجا بیابانی علیہ الرحمة د روحانی مرتبے او مقام عظمت
پتہ ہم لگیبری۔ چہ د غہ زمانے د عوامو تہ چہ د خواصو ہم ورسوہ
دومرہ بے دریغہ عقیدت او ارادت وو۔ او کہ فکر او کبر و نو خونبرہ دے
مشاہیر و بزرگانو د دے روحانی اثر۔ اور سوخ لہ برکتہ د غہ زمانے
عام او خاص خلق پہ اسلام مٹین وو۔ د اسلام تبلیغیے کولو۔ او جہاد د یے کول۔

حضرت شیخ انخی سراج

(وفات ۱۰۵۸ھ)

دے نامور بزرگ پورا نوم قطب الولايت شیخ سراج الدین عثمان دے۔
چہ عام طور پہ "انخی سراج" نامہ مشہور دے۔ دکمالا تو ظاہری او
باطنی جامع وو۔ او پہ عشق او محبت کین یے خیل نظیر نہ لرلو۔ حضرت
شیخ عبدالحق دھلوی لیکی چہ ددہ اصلی وطن بنگال وو۔ دکھنوتی
نوم مقام اوسید ونکے وو۔ چہ نن ورٹے دغہ مقام د'کوپ' پہ نامہ
مشہور دہ۔ د'مرآة الاسرار' نوم کتاب د'مؤلف' دا خیال دے چہ ددہ
مشران اول پہ اودھ کین اوسیدل (اودھ نہ مراد ہغہ علاقہ دہ
چہ نن ورٹے پہ اجودھیا اوفیض آباد نوم نو یادیری۔ اوباد دے خائ
نہ د'بنگال' لکھنوتی تہ تلے وو۔ غالباً ہم پہ دغہ مناسبت د'لطائف اشرفی'
نوم کتاب مؤلف د'دوئی' نوم سرہ "اودھی" لیکے دے۔

حضرت شیخ سراج الدین عثمان پہ حلمی توب کین د'حضرت
شیخ نظام الدین اولیاء' پہ مرید انوکین شامل شوے وو۔ د'ہغوی' پہ
خدمت کین بہ اوسیدلہ اوکلہ ناکلہ بہ خدمت د'موراو پلار' د'پارہ
وطن' تہ تلو۔ اوبیا بہ واپس راتلو۔ حضرت سلطان الاولیاء
پہ ورسرہ دیرہ مہربانی کولہ۔ مگر چونکہ حضرت انخی سراج ظاہری
علمونہ نہ وو حاصل کپری۔ پہ دے وجہ خلافت یے ورتہ نہ ورکولو ورتہ
یے اوفرما یل چاہ د'علم باطنی' د'پارہ' د'مخکین' نہ د'علم ظاہری' حاصل
کول دیر ضروری دی۔ چنانچہ ہم د'حضرت شیخ نظام اولیاء' پہ
ہدایت یے د'حضرت مولانا محمد الدین رازی' نہ سبق لوستل شروع
کریل۔ ورپے د'مولانا رکن الدین' نہ یے کافیہ۔ مفصل پہ علم نحو کین۔

او قدوری اومجمع البحرین یہ علم فقہ کین اولوستل۔ دظاہری علمونو
 نہچہ فارغ شونو حضرت نظام الدین اولیاء ورلہ دخلافت لیکلے شو
 سندچہ یہ ہفتے خیل مہرم برولے وو۔ ورکریلو۔ اوخیل وطن بنگال
 (مشرقی پاکستان) تہ دتلوا اجازت یمے ورکریلو۔ لیکن دے دخیل پیرتر
 ژوندہ بلکہ دہغوی دوفات (۱۲۵ھ) نہ روستو تر ۲۸ھ پورے
 درے کالہ نورہم یہ مقام دغیاث پور دہلی کین پاتے شو۔ اوبیائے د
 حضرت شیخ دوقف کرے شوے کتب خانے نہ یو خو کتبائونہ تبرکات اوجا
 مبارکے دخان سرہ واخیستلے اوخیل وطن تہ روان شو۔

یہ اخبار الاخیار کین ذکر دے۔ چہ ہرکله دحضرت نظام
 المشایخ بہ ژوند کین دتہ خیل وطن تہ دتلوا اجازت ورکریے شو۔
 نوپہ دغہ موقع دداعرض پیش کرے وو۔ چہ ہلتہ بہ بنگال کین
 یو دیر لوی متجرب عالم حضرت شیخ علاء الحق موجود دے۔ جمّا او دھذہ
 گذارہ بہ خرنکہ کیری۔ ددے یہ جواب کین حضرت نظام الدین اولیاء
 ورتہ اوفرما بیل۔ فکر مہ کوہذہ بہ ہم ستامرید کیری۔ چنانچہ ہم دغہ
 شان کاراوشو۔ خہ وخت چہ حضرت اخی سراج علیہ الرحمۃ بنگال تہ
 اورسیدہ۔ نو حضرت شیخ علاء الحق بی مرید شو۔ اوپہ دے طریقہ سرہ
 سلسلہ عالیہ چشتیہ یہ بنگال کین خورہ شوہ۔

لکہ چہ مخکین ورتہ اشارہ شوے دہ۔ دمملکت بنگال یہ
 خاورہ دحضرت شیخ راجا بیا بانی یہ معاصرینو بزرگانو کین دتولونہ
 زیات شہرت اواثر اور سوخ عثمان اخی سراج تہ حاصل شوے ووہم
 یہ بنگال کین چشتیہ سلسلے تہ چہ فروغ حاصل شوے وو۔ ہذہ ہم
 ددوئی یہ وجہ وو۔ دسلطان المشایخ نظام الدین اولیاء یہ پولو خلیفہ
 گانوکین درے خلور بزرگان داسے تیر شوی دی۔ چہ ہم دہغوی یہ

یہ وجہ سلسلہ نظامیہ تہ عروج حاصل شوے وو۔

(الف) یوحضر محمدوم نصیر الدین محمود چراغ دہلوی وو۔ چہ ددوئی
تہ سلسلہ صابریہ نظامیہ پہ خصوصیت سرلا دسرحد۔ پنجاب۔ گجرات
راجپوتانہ اود دکن پہ علاقہ کنیں خورہ شوے دے۔

(ب) دوئم حضرت محمدوم اخی سراج وو۔ چہ ددوئی تہ سلسلہ
سراجیہ نظامیہ پہ خصوصیت سرلا پہ صوبہ بہار۔ بنگال۔ آسام
کنیں خورہ شوے دے۔

(ج) درئیم سالار ہنّیں وو۔ چہ ددوئی پہ ذریعہ سلسلہ نظامیہ
د مملکت چین پہ علاقہ کنیں خورہ شوے دے۔

حضرت اخی سراج فطرتاً پیر ذہین اودانشمند وو۔ حضرت شیخ
نصیر الدین چراغ دہلوی تہ روستو ددوئی نوم زیات مشہور دے۔
د خپل پیر نظام الدین اولیاء د ہدایت مطابق چہ خپل وطن تہ
راغ۔ نویہ کوپر (لکھنوی) کنیں یم قیام اوفر مائیو۔ اود دین اسلام د
اشاعت دیارہ یم خیلہ قولہ زندگی وقف کرلہ۔ او پیر مراد حقیقت او
معرفت د طالبانومرکز اوگر خیدہ۔ د بنگال پہ زمکہ تردد زمانے پورے
د سلسلہ سہروردیہ اثر وو۔ اولکہ چہ مخکنیں ذکر او شو۔ ددوئی
پہ وجہ سلسلہ عالیہ چشتیہ طرفتہ خلق رامات شول۔ پہ بنگال
کنیں ددوئی د مریدانوا او خلیفہ کانوشمیرہ پیرا زیاتہ دے۔ چاہ پہ
ہفوی کنیں حضرت شیخ علاء الحق د پند و زیات مشہور دے حضرت
اخی سراج علیہ الرحمة پہ شہسہ ہکنیں وفات شو۔ مزار
مبارک یم دگوپ پہ علاقہ کنیں پہ سعد اللہ پور نوم مقام کنیں دے۔
علیہ الرحمتہ والعفوان۔

حضرت شیخ علامہ الحق علیہ الرحمة

میں نے نامور بزرگ پورے نوم شیخ علامہ الحق والدین بن اسد خاں لاہوری
 اہل دے۔ مشران یے دغیات الدین تغلق یہ حکومت کبیں د وزارت پہ
 عہدہ باندے ممتاز وو۔ اوہم ددغہ غیات الدین تغلق پہ زمانہ کبیں دوی
 اندان دبنگال کو پر نوے مرکزی مقام تہ راغلے وو۔ او تر پریرے زمانے پہ
 حکومت کبیں یے لاس وھلو۔ ددہ خوئی د لکھنوی د بادشاہ سکندر شاہ پہ
 حکومت کبیں پہ یولہ لویہ عہدہ باندے سرفراز وو۔ د حضرت شیخ علا الحق
 سلسلہ د نسب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تہ رسیدلہ۔ یعنی پہ
 قام پبنتون وو۔ دے پہ سلسلہ عالیہ سہروردیہ کبیں د حضرت شیخ سلیمان
 مہوی مرید وو۔ چہ حضرت سلیمان د حضرت شیخ تقی الدین احمد دمشقی
 مرید وو۔ اوھغہ د حضرت شیخ المشائخ شہاب الدین سہروردی ممتاز مرید
 او خلیفہ وو۔ پہ ابتداء کبیں حضرت شیخ علامہ الحق د سلسلہ عالیہ سہروردیہ
 پیر طریقت وو۔ مگر چہ ہر کلمہ پہ ۷۲۸ھ کبیں حضرت عثمان انی سراج
 بنگال تہ راغلے۔ نو دھوئی سرکائیے تعلق پیدا شو۔ او پہ سلسلہ چشتیہ
 کبیں یے چہ دھوئی نہ ہم خلافت حاصل کر لو۔ نویائیے خیلو مریدانو
 تہ د سلسلہ چشتیہ نظامہ بیعت ہم ور کو لو۔

حضرت شیخ علامہ الحق د بنگال دیوبل مشہور پیر طریقت حضرت

شیخ بدر عالم زاہدی خوریے وو۔ او د خواجہ فخر الدین بلر زاہدی
 مشرکی لورنی بی پہ دلا وادکلا۔ او کشری لورنی بی یے د شیخ نظام الدین
 اولیاء درویش جمال الدین بدایونی پہ خوئی شیخ اسماعیل یدایونی
 وادکلا۔ پہ دغہ اعتبار د حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیاء سرکائیے

دے رشتہ دارٹی قرابت ہم لرلو۔

دے حضرت شیخ علاء الحق ہفہ مریدان چہ پہ سلسلہ سہروردیہ کنے
یے خلافت حاصل کرے وو۔ پہ ہغوی کنیں مخدوم سید احمد چرم پوش
تبع برہنہ (چہ مزاریے پہ محلہ انبیر بہار شریف کنیں دے) او مخدوم
شاہ حسین دے ہکر پوش (چہ مزاریے پہ موضع یے پورینہ کنیں دے)
نومونہ دیاد ولودے۔ او کو مو مرید انوتہ چاہیے پہ سلسلہ چشتیہ
کنیں خلافت ور کرے وو۔ پہ ہغوی کنیں دے حضرت نور قطب عالم۔ او مخدوم
سید اشرف جہانگیر سمنانی نومونہ دیاد ولودی۔

پہ دار الحکومت گور کنیں دے ہرے طبقے پہ خلقوباندے دے حضرت
شیخ علاء الحق اثر وو۔ او دیر لا لویہ لنگر خانہ یے وے۔ چہ دے ہفہ بے حد
او حساب اخراجاتو تہ پچیلہ باد شاہ او امیران حیرانیدل۔ دے شک او
حسد بہ یے پرے کولو۔ 'باد شاہ بہ اکثر دا خبرہ کولہ۔ چہ حُما خزانہ دے
شیخ دوالد ماجد سرے دے۔ ہفہ یے ورلہ ورکوی۔ او حضرت شیخ علاء الحق
یے خرچ کوی۔ چنانچہ یوخل دے باد شاہ امیرانو او وزیرانو باد شاہ لہسون
او کپچہ دے شیخ علاء الحق حوئیچہ پہ حکومت کنیں پہ لویہ عہد قاباندے
دے۔ ہفہ دے شاہی خزانے نہ پہ پتہ دار و پی و باسی او خپل پلارلہ یے
ورکوی کنہ دے شیخ علاء الحق سرے داد و مرے بے شمیرے دولت آخرد کومے نہ
راخی۔ باد شاہ دے لہسون او منلو او حضرت شیخ یے دے گور نہ جلاوطن
کرلو۔ حضرت شیخ دے لکھنوتی نہ سونار کاوٹ (دے ہاکے) تہ راغے او دے کالہ
یے دلتہ تیر کرل۔ چہ سونار کاوٹ تہ راغے نو خپل خادم تہ یے حکم او کر دے
چہ پہ لکھنوتی کنیں دے لنگر کوم اخراجات وو۔ دلتہ دے ہفہ نہ یو پہ دے
زیات خرچ کولہ۔ چنانچہ یوخل بیا تبول خلق حیران وو۔ چہ داد و مرے
بے دریغہ اخراجات چہ پہ دے مرے عظیم الشان لنگر باندے دے روٹی کوی

ادکوم حائی نہ راجی۔ یہ سونا رکاوٹ کبیں ددوہ کالہ تیرولونہ روستو
 واپس کو پرتہ یے تشریف یورلو۔ اویا یہ آخر عمر کبیں ”پنلوہ“ تہ
 لاپلو۔ اویا یہ سنہ ۱۷۸۷ھ کبیں یاد اخبار الاخیار یہ روایت یہ
 سنہ ۱۷۸۷ھ کبیں یے انتقال او فرمایا :-

مزار مبارک یے یہ ”پنلوہ“ کبیں دے۔

علیہ الرحمة والغفران

حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت

ولادت: _____ اوج بھاولپور سنہ ۱۰۷۰ھ

وفات: _____ سنہ ۱۱۵۰ھ

حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت پورا نوم داسے دے۔ حضرت سید، میر جلال الدین حسین مخدوم جہانیان، جہان گشت بخاری علیہ الرحمۃ دے پہ ۲۵، تاریخ دشوال المکرم سنہ ۱۰۷۰ھ یہ مقام دا اوج ریاست بھاولپور کیں دے حضرت شیخ احمد کبیر ابن سید جلال الدین حسن الملقب پہ میر سرخ بخاری علیہ الرحمۃ پہ کور کیں پیدا شوے دے۔ دور کوٹی والی نہ دے بزرگی اوکرامت نجیبے اوعلامے دے دوئی پہ تندی کیں ٹھیلے۔ چہ ہر کلہ دے اولہ کالو پہ عمر شو۔ نو خیل والد ماجد روان کبر حضرت شیخ جمال خندان رولہ یے بوتلو چہ دے علم دین درس ترینہ حاصل کری۔ دلتہ دے ابتدائی کتابوں لو ستونہ روستوفلتان تہ لارو۔ اوپاہ ہفتہ وخت چہ پہ ملتان کیں کوم مشاہیر عالمان وو۔ دے ہفتوی نہ او دے حضرت شیخ رکن الدین رکن عالم نہ یے دے علوم ظاہری تکمیل اوکریو۔ او بیایے دے خیل والد ماجد نہ او دے خیل ترے حضرت شیخ صدر الدین محمد غوث کبیر نہ پہ سلسلہ سہروردیہ کیں بیعت کرے وو۔ او ورپے روستوی دے حضرت شیخ رکن الدین نہ خرقہ دے خلافت حاصلہ کرے ولے۔ دے دوئی دے نوم سرے "مخدوم جہانیان جہان گشت دے لقبو نہ غبرگ لیکے شی۔ پہ دے کیں مخدوم جہانیان لقب ورلہ خیل پیر رکن الدین ملتانی ورکرے دے۔ او دوئم لقب "جہان گشت" دے دوئی دے نوم سرے پہ دے مناسبت لیکے شی۔ چہ دے کتاب اخبار الاخبار دے روایت مطابق دے قولے دنیا سفر اوسیاحت یے کرے دے۔ او دے شمیرا اولیاء وناہ یے نعمت او

اوبرکت موند لے دے۔

پہ تاریخ فرشتہ جلد ۷ صفحہ ۴۱۵ کنیں د حضرت مخدوم جہانیا
د پیر طریقت شیخ ابو الفتح رکن الدین نہ دار ولایت نقل شوے دے۔ چہ خہ
وخت سید جلال الدین بخاری حما سراً د علوم ظاہری د تعلیم نہ فارغہ
شو۔ او پہ علوم طریقت کنیں یے ہم ابتدائی دسترس حاصل کرو۔ نو د دنیا
پہ سیاحت روان شو۔ د تاریخ فرشتہ یو بیان دا ہم دے چہ حضرت مخدوم
دولہ خٹہ د تو لے دنیا سیاحت کرے دے او پہ ۸۷۲ھ کنیں واپس راولپنڈی او
پہ اوچ کنیں مقیم شوے وو۔

ھر کلہ چہ د حضرت مخدوم د سیاحت پہ حقلہ د مختلفونڈ کرو
بیانوںو کنیں دیر زیات اضطراب دے۔ او پہ عام نظر دا تیر نہ معلوم پیری
چہ دوی شو خٹہ پہ سفر تلی وو۔ او پہ کومہ زمانہ کنیں تلی وو۔ پہ کومہ
زمانہ پہ سفر کنیں وو۔ پہ کومہ زمانہ پہ ملتان کنیں وو۔ پہ دے وجہ
پہ اختصار سراً خہ لہز دیر بحث پرے دلتہ کوو لے شی۔

د حضرت شیخ ابو الفتح رکن الدین د پورتنی بیان نہ د الاندینی
نتیجے موند نہ پہ لاس راخی۔

۱ | یولہ دا چہ حضرت شیخ رکن الدین عالم پہ ۸۳۵ھ کنیں
وفات شوے دے۔ او ہر کلہ چہ مخدوم جہانیاں دھغوی
پہ زندگی کنیں د دنیا پہ سیاحت روان شوے وو۔ نو مطلب یے
دا کیری چہ دے بہ ۸۳۳ھ پہ شاوخوا کنیں دھغوی نہ
رخصت شوے وو۔

۲ | بلہ دا چہ ہر کلہ مخدوم جہانیاں پہ ۸۴۰ھ کنیں پیدا
شوے وو۔ نو کہ پہ ۸۳۳ھ د دنیا پہ سیاحت د دوی
روانیدل او گنرو۔ نو وایہ چہ د ۸۲۶ یا ۸۲۷ کالو پہ عمر د

دملتان نہ پہ سفر روان شوے وو۔

۱۳۰۰ھ چہ مخکنیں ورتہ اشارہ شوے دکا۔ کتاب سیرالعارفین
تاریخ فرشتہ۔ او الدرامنظوم درے وار و درایت مطابق

حضرت سید احمد کبیر دا خپل نامور حوئی داوا کالوپہ عمر پہ
۱۳۰۰ھ کنیں د شیخ جمال خندان رور سرکہ سبق تہ کنینو لے
وو۔ ہر کلہ چہ دھتے زمانے د طریقہ درس مطابق داتلسرکالو

تر عمر پورے سرے دہو لو علمونو د تحصیل نہ فارغ کیدہ۔ نو
واہ چہ حضرت مخدوم بہ پہ ۱۳۰۵ھ کنیں د دینی علمونو د تحصیل
نہ فارغہ شوے وو۔ ورپے نور اتہ کالہ بہ یے د خپل پلار سید احمد

کبیر۔ خپل ترہ سید صدر الدین محمد غوث کبیر۔ او حضرت ابوالفتح
رکن الدین رکن عالم نہ پہ سلسلہ سہروردیہ کنیں سبقونہ اخیستی
وو۔ خرقلہ د خلافت بہ یے حاصلہ کرے وہ۔ او پہ ۱۳۳۳ھ کنیں بہ

د علوم ظاہری او باطنی دنور و فیوضاتو حاصلو د پارہ پہ سفر
روان شوے وو۔

د پورتہ بیان نہ د معلومہ شوہ چہ بہر حال د دوئی اولے
سفر د ۱۳۵۰ھ نہ مخکنیں او د ۱۳۳۳ھ پہ زمانہ کنیں وو۔ پہ دے
سفر کنیں د مفتی غلام سرور لاہوری د قول مطابق (خزینۃ

الاصفیاء جلد ۱ ص ۱۵) د مصر شام۔ عراق عرب، عراق عجم،
بلخ او خراسان سفر ونہ یے او کرل۔ دکنر ولویو مشایخونہ یے
فیوضات حاصل کرل۔ دیر حج ونہ یے او گزارل۔ چہ پہ ہتے کنیں شہر

حج اکبرہ وو۔ پورہ اوہ کالہ یے پہ مکہ مکرمہ کنیں او دوہ کالہ یے
پہ مدینہ منورہ کنیں تیر کرل۔ او د حضرت مخدوم جہانگیر اشرف
سمانی د قول مطابق (لطائف اشرفی جلد ۱ ص ۳۹)

”پہ دنیا کبیں نور پیر داسے اولیاء ہم تیر شوی دی چہ ہفوی دمعارف
او حقائقویہ تالاش کبیں سیاحتونہ کپری دی۔ لیکن د مخدوم جہانیاں
ہمبرہ سیاحت ہیچا ہم نہ دے کرے۔ دوئی دتول ربع مسکون سیاحت
کرے وو۔ او شاید داسے کوم یو فقیر بہ پہ کبیں پاتے شوی وی۔ چہ
دوئی ترینہ پورہ فائدہ نہ ولا حاصلہ کرے۔

ظاہرہ دہ چاہ د خربینہ الاصفیاء اولطائف اشرفی دایانوزہ
د حضرت مخدوم دھنہ ہولو سیاحتونہ پہ حقلہ دی چہ حضرت
مخدوم پہ ہول ژوند کبیں کپری دی۔ دلتہ سوال دادے چہ حضرت
مخدوم چہ پہ ۳۳ھ کبیں پہ اول ہل پہ سفر کبیں یے اول کالہ پہ
مکہ مکرمہ اودوہ کالہ پہ مدینہ کبیں تیر کپری وو۔ نوچہ نورخومرا
کلونہ یے دنور واسلاہی ملکونو سفر کرے وو۔ اود دے اولی سفر نہ
واپس بھاو لپورا وچ تہ راغلے وو۔ پہ دے خبر و د پوہید لو دپارا لا لاندی
یوختہ تاریخی حوالے پہ نظر کبیں اوساتو۔

(۱) د خزانہ جلالی ”نومے کتاب“ روایت مطابق پہ ۴۸ھ کبیں حضرت
مخدوم جہانیاں د مملکت فارس (ایران) پہ شوکارا نومے بھر کبیں حضرت
شیخ شرف الدین محمود پہ خدمت کبیں حاضر شوے وو۔
(۲) د پستنو مورخان و روایت مطابق پہ ۴۹ھ کبیں دگوہ سلیمان
پہ ”شہر علی“ نومے مقام کبیں وو۔ اود غلتہ حضرت محمد بختیار
المعروف پہ خواجہ یحیی کبیر غور غشتی ترینہ بیعت کرے وو۔

پہ دے پور تنور وایتونو د غور کولونہ معلومیری چہ حضرت
مخدوم جہانیاں چاہ پہ اول ہل پہ ۳۳ھ کبیں پہ سفر تے وو۔ نو
پہ ۵۵ھ کبیں واپس اوچ بھاو لپور تہ رارسیدلے وو۔ او پہ ۴۸ھ
کبیں شوکارا او پہ ۴۹ھ کبیں د شہر علی قیام یے د سفر د واپسی پہ دورا

دوران کین وو۔

دویم سفر

د محمد و جہانیاں د دریم وار سفر او سیاحت پہ سلسلہ کین روایتون
کین فرق دے۔ اوڈھ پھہ وجہ دامعلول بہ غواہی چہ دے پہ دویم وار
پہ کوم سن کین روان شوے وو۔ اوہیا کلہ راوایس شوے وو۔ دغہ
مختلف روایتونہ دادی۔

(۱۱) کتاب الدر المنظوم (ص ۲۵۵) دروایت مطابق حضرت محمد و جہانیا
فرمائی:۔ سلطان محمد تغلق مالہ د شیخ الاسلام عہدہ راکرہ۔ اوخلوینیت
خانقاہونہ یے حمایہ تحویل کین راکرل۔ شیخ رکن الدین ابو الفتح راتہ پہ
خوب کین حضور شو۔ اوئے فرمائیل چہ تہ حج لہ لار شہ غرق بہ شی۔
چہ سحر شود حضرت شیخ د درگاہ امام راتہ او فرمائیل چہ فوراً رانبرہ
مقہ تیارئی کوخ۔ شیخ تاتہ اشارہ کرے دے۔ چنانچہ ماڈخپل والدنہ رخصت
واخیست روان شو۔ پہ اخبارالاخیار ص ۱۲۲ کین ہم د الیکسی چہ محمد
تغلق ورلہ د خاتقاہونوسندہ ورکرے وو۔

د دے روایت نہ مونز دے نتیجہ تہ رسیبر وو۔ چہ ہر کلہ پہ سن ۷۸۷ھ کین
محمد و جہانیاں واپس اوچ بہاولپور تہ رارسید لے وو۔ نوڈ ۷۸۸ھ
پہ نیتپہ بہ سلطان محمد تغلق ورلہ د شیخ الاسلام عہدہ ورکرے وے۔ او
پہ دغہ ۷۸۹ھ کین بہ سہلستی بیاد و بارہ د حج پہ سفر روان شو
وو۔ د پورتی روایت تسلیم کولوپہ صورت کین پہ ۷۹۰ھ کین د محمد و
جہانیاں پہ دویم سفر وانیدل بہ خامخامنو حکہ چہ بیاد ۷۹۲ھ
پہ ابتدا کین یعنی پہ ۸۱۲ھ محرم ۷۹۲ھ کین خوش سلطان محمد تغلق د وادی
سندھ پہ ہمتہ نوے مقام کین پہ حق رسید لے وو۔

۲ | د محمد و جہانیاں پہ حقلہ د " الدر المنظوم " د پورتی حوالے

پہ مقابلہ کین داکبر شاہ خان سلار زی نجیب آبادی د کتاب "آئینہ
حقیقت نما" بیان خہ بل خہ دے۔ ہفہ لیکي چہ :-

ہرکلہ د سلطان محمد تغلق د وفات (۲۱ محرم ۷۵۳ھ) نہ روستو

پہ ۲۲ محرم ۷۵۳ھ فیروز شاہ تغلق باد شاہ شو۔ نومخدوم جہانیان

لہ یے د شیخ الاسلام عہلہ ورکریہ۔ ددے روایت نہ موبز تہ دانیتجہ پہ

لاس راخی چہ حضرت مخدوم لہ د شیخ الاسلام عہلہ محمد تغلق نہ وہ

ورکریہ بلکہ فیروز تغلق ورکریہ وہ۔ اودے خبرے تہ تقویت ددے نہ ہم

رسیری۔ چہ د آئینہ حقیقت نما (جلد ۱ ص ۵۲) د بیان مطابق فیروز

شاہ تغلق پہ حقیقت کین د شیخ نصیر الدین چراغ دهلوی پہ مرستہ

اوامد اباد شاہ شوے وو۔ اوبل طرف تہ حضرت مخدوم جہانیان چہ

د حج بیت اللہ نہ واپس راغے وو۔ نو د حضرت امام عبد اللہ یافعی شیخ

مکہ مکرمہ د ہدایت مطابق د حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دهلوی

مرید شوے وو۔ ہرکلہ چہ سلطان فیروز تغلق د سلطان محمد

تغلق د زمانے تہول حکومتی افسران مشائخ او علماء بدلول۔ اونورے

د نوی سر نہ مقررے ول۔ نوں یاتہ ممکنہ دہ۔ چہ پہ دغہ سلسلہ کین

د شیخ نصیر الدین چراغ دهلوی د مریدی او خلیفہ والی پہ وجہ ہے

حضرت مخدوم جہانیان نہ د سبوستان د خانقاہ مجددی اونورو

خلوینتو خانقاہونو انتظام حوالہ ہے وو۔ مگر د خیل پیر

طریقہ حضرت شیخ ابو الفتح رکن الدین لہ طرفہ چہ پہ خوب کین

ورتہ کوم حکم شوے وو نو دہ ہے پہ بناء پہ ۷۵۳ھ کین بہ حضرت

مخدوم د حج پہ سفر روان شوی وو کہ دار وایت او توجیہ او منہ شی

نوبیایہ دویم سفر کین د حضرت مخدوم د روانید لو کال ۷۵۳ھ نہ شی

کیدے۔ بلکہ ۷۵۳ھ نہ ہے کین لو۔

د مختلفوت ذکر وہ پہ بیان نو چہ غور او کړ و نو داسے معلومیری چہ حضرت
 مخدوم د دے دویم سیاحت نہ د س ۵۷۷ هـ نہ روس تو او د س ۷۰ هـ
 نہ وړاندے راغلے دے۔ پہ س ۵۷۷ هـ کښ د دے پیر طریقت حضرت نصیر اللہ
 چراغ وفات شوے دے۔ او د س ۷۷۷ هـ نہ مخکښ بهاولپور ته راتللے مخکے
 یقینی دی چہ د "مناقب الولايت" نومے کتاب د روایت مطابق پہ ۲۰ شعبان
 س ۷۷۷ هـ د حضرت مخدوم جہانیاں کشرے رور حضرت سید صمد
 الدین محمد راجو قتال پیدا شوے دے۔ او د کتاب "سبع سنابل" (قلمی نسخہ
 ص ۱۸۱ او مطبوعہ مطبع کانپور ص ۷۷) د بیان مطابق پہ کوم کال (س ۷۷۷ هـ)
 چہ سید راجو قتال پیدا شوے دے۔ ہم پہ دغه کال د هغه والد ماجد
 سید احمد کبیر وفات شوے دے۔ او بله دا چہ پہ دغه موقعه حضرت
 مخدوم جہانیاں پہ اوچ کښ موجود وو۔ او بیا په کتاب سبع سنابل
 کښ چہ کوم نور تفصیل بیان شوی دے د هغه نہ ہم معلومیری چہ
 حضرت مخدوم جہانیاں پہ س ۷۷۷ هـ کښ واپس بهاولپور ته راغلے و۔
 کہ موټر دار وایتونه او د دے داپور تنی توجیہ او منونو
 وٹیلے شو چہ د مخدوم جہانیاں د دے دویم سفر زمانه زیات
 نہ زیات خاور یا پنځه کاله وه۔

دریتم سفر

پہ س ۷۷۷ هـ کښ د مخدوم جہانیاں پہ اوچ کښ موجودگی د
 پورته بیانونو نه ثابتہ شوه۔ په دے سلسله کښ پہ آئینه حقیقت
 نما (ص ۵۶۲) کښ د شمس سراج عقیف یو تفصیلی بیان درج
 شوی دے۔ چہ هر کله په س ۷۷۷ هـ کښ د همتہ او سند هپه دوه حکمرانا
 جام او بابشیمه باندے ملک فیروز شاه تغلق لښکر کشی او کړه۔ نو همتہ
 د حکمران "جام" په درخواست باندے حضرت مخدوم جہانیاں

د" اوچ نہ تہمتہ تارغ۔ پہنچہ د بادشاہ لسنکرتہ ورغ۔ ہلتہ پیر پہ
قدرا و عزہ یے استقبال اوشو۔ د تہمتہ خلق چہ د دوئی د تشریف راورلو
نہ خبر شول هغوی ہم پیر خوشحال شول چہ اوس بہ خدا یی خیر کری۔
چنانچہ حضرت مخدوم جہانیاں د مسلمانانو د دے دواپ و لسنکرتہ و ترمچہ
شوصالح یے راواستلہ د پارلا د دے چہ دواپ لا طرف تہ مسلمانان دی چہ
د مسلمانانو د لاس نہ د مسلمان وینے اونہ بہیری۔

د دے پورتنور وایتونولہ مخہ د سن ۷۶۰ھ نہ تر سن ۷۶۲ھ پورے
پہ اوچ کین د دوئی موجود والے معلومیری اوٹمونر۔ سرلاخہ داسے
روایت نشتلہ دے چہ پہ دغہ منخ کین دوئی د حج بیت اللہ د پارلا تشریف
ورے وو۔ کہ نہ۔ د دے نہ علاوہ یو دوا نور وایتونہ داسے دی۔ چہ
دھغ نہ د دوئی د دریم سفر اوسیاحت پتہ معلومیری۔

الف | پہ دے کین یوس روایت د تاریخ فرشتہ (جلد ۵ صفحہ ۲۱۷) دے چہ
حضرت مخدوم جہانیاں پہ سن ۷۶۰ھ کین د حج د سفر نہ اوسیاحت
نہ راواپس شوے دے۔

ب | او دویم روایت د تاریخ صولت افغانی دے چہ حضرت خواجہ
کبیر غورغشتی د خیل پیر طریقت حضرت مخدوم جہانیاں
علیہ الرحمة تہ ملگرتیا کین پہ سن ۷۶۰ھ کین حج گزارے وو۔ او دے حج
گزارلونہ ممکن دوئی د خراسان بخارا۔ عراق سیاحت کرے وو۔ او دھنہ
زمانے د مشاہیر و اولیاء اللہ و سرلائے صحبتونہ شوی وو۔

د دے پورتنو دواپ و رایتونونہ مونر د نتیجہ اخلاسلے شو۔ چہ
حضرت مخدوم بہ د دریم سفر د سن ۷۶۰ھ پہ شاوخوا کین کرے وی۔
او د پنچہ کالہ سیاحت نہ پس بہ پہ سن ۷۶۲ھ کین واپس بھاو پور تہ
راغملے وی۔

دس ۲۷۸ نہ نہ ترس نہ نہ پورے پہ دے منہ زمانہ کبیں دحضرت محمدؐ
 دبل سفر او سیاحت مخہ ذکر حماد نظر نہ نہ دے تیر شوے . نور تحقیق
 بہ غواہی البتہ دست نہ نہ ترس نہ نہ پورے پہ اوچ کبیں ددوئی
 موجود والے دیوے بلے واقع نہ نہ ضمنًا معلومیری . اوہ نہ دادا . چہ ہر کلہ
 پہ اختلاف د روایا تو سر پہ ست نہ نہ ہیا س ۱۳۸ نہ نہ ہیا س ۱۳۸ نہ نہ کبیں حضرت
 شیخ علاء الحق قطب بنگال علیہ الرحمۃ وفات کید لا نوہ نہ دا وصیت کرے وو .
 چہ حماد جنازے دامامتی مونہ دے د محمد وم جہانیاں نہ پہ غیر بل شوک
 نہ گذاری . دحضرت شیخ مریدان ددے خبرے پہ آورید لوحیران شول .
 چہ مخہ وخت شیخ علاء الحق وفات شو . جنازہ یے دمانجہ دپارہ پھیلان
 کبیں کبیں بنودل شوی . نوچہ خا کوری حضرت محمد وم جہانیاں دصفوف
 پہ بکین ولاہ وو . او دجنازے دامامتی یے ادا کرے . بیا حضرت محمدؐ ددے
 نہ روس تو خہ ورے نور ہم پہ بنلا وہ نوے مقام کبیں پاتے شو بکین خلق
 یے مریدان شول . دحضرت "نور قطب عالم تربیت یے افرمائیلو
 اوہ نہ یے دحضرت شیخ علاء الحق پہ کدی کبیں یولو . نو بیا واپس اوچ رانے .
 بہر حال ہر کلہ چہ حضرت محمد وم جہانیاں پہ اول حل د
 دنیا پہ سیاحت روان شو . او حج پہ موقع بیت اللہ تہ اور سید لا
 نوہلتہ پہ مکہ مکرمہ کبیں یے دحضرت شیخ عصفی الدین عبد اللہ
 عطروی نہ بیعت او کرو . ورپے اوہ کالہ نور پہ مکہ مکرمہ کبیں
 ہغوی پہ خدمت کبیں تیر کرل . دسلسلہ سہروردیہ د مشر
 بزرگ حضرت شہاب الدین سہروردی مشہور کتاب عوارف
 المعارف یے دہغوی نہ پہ درس اولو ستلو . دہغوی نہ یے ہم خرقہ
 د خلافت حاصلہ کرے . او بیا ہم ددے شیخ علیہ الرحمۃ د ارشاد
 مطابق کا ذرون تہ لاہ . اوہلتہ یے دحضرت شیخ امین اللہ

کا ذرونی نہ فیض اوموندہ اوخرقہ د خلافت اوتبرکات یم حاصل
 کربل۔ دھغوی پہ خدمت کنب خہ مودہ تیرولونہ پس بیاروان شول۔
 اود مصر۔ شام۔ عراق عرب۔ عراق عجم۔ بحرین۔ قطیف۔ یمن اوعدن
 بصرہ اوکوفہ دمشق اولبنان ہدائین۔ بلخ۔ بخارا۔ سمرقند۔ ایران
 شیراز۔ تبریز۔ نیشاپور۔ غزنی۔ کابل۔ کولہ سلیمان۔ خراسان۔ دہلی
 پلینوراوینگال وغیرہ ملکونو سفریمے اوکر۔ اوپہ دغلہ منخ کنب شیر
 محلہ حج یم ہم اوکڈازہ۔ اوہم دا اولنہ سفر وو۔ چہ دے نہ پہ سہ
 کنب ملتان تہ راغلے وو۔ لکہ چہ مخکنب ورتہ ضمنا اشارہ شویڈ۔ رقا
 دہ چہ پہ دے سفر کنب پہ آخری محل د حج د گذار لوپہ موقع بیت اللہ
 نہ واپس کیدہ۔ نوہلتہ پہ مکہ مکرمہ کنب د حضرت شیخ عبد اللہ
 یافعی نہ ہم فیض حاصل کرے وو۔ او بیا ہم دے حضرت امام یافعی
 د ارشاد مطابق مخدوم جہانیاں چہ ملتان تہ واپس راورسیلہ نوینغ
 دہلی تہ لار اوہلتہ یم د حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی
 نہ پہ سلسلہ چشتیہ کنب بیعت کرے وو۔ اوخرقہ د خلافت ورنہ صلہ
 کرے وہ۔ شاید ہم دے تعلق پہ بناء چہ کلہ خواجہ نصیر الدین چراغ
 پہ کوشش سرے پہ ۲۲ محرم ۱۵۵۲ھ کنب فیروز تغلق بادشاہ شو۔
 نوہذہ د مولانا رکن الدین پہ حائی حضرت مخدوم جہانیاں نہ د
 شیخ الاسلام اوصدرا الصدور عہدہ اور کرے وہ۔

گرامتو نہ

حضرت سید اشرف جہانگیر سمائی پہ خیلو مکتویا تو کنب لیکي
 چہ خرمرہ خوارق اوگرامتو نہ د حضرت مخدوم جہانیاں نہ صادر
 شوی دی۔ پہ متأخریو بزرگا تو کنب د بل یو بزرگ ہم نہ دی نصیب
 شوی د تبرک دیارہ د دوی د گرامتو تو خواقعات دلہہ درج کو و۔

۱ | دَدوئی دَکرامت یوہ مشہورہ واقعہ دادا۔ چہ وہراندے دَحضر
 شیخ علاء الحق الملقب بہ "قطب بنگالی" او "شیخ علالی" دَجنارے پہ
 وخت کبیں پنہولہ تہ دَدوئی رسیدل وو۔ دَسلوک او تصوف پہ اصطلاح
 کبیں دایوہ مرتبہ دلا۔ چہ دیتہ "طے مکان" او "طے زمان" وٹیلے شی۔ کوم
 بزرگ چہ دَابدالواو ورپسے دَقطب پہ مرتبہ وی۔ ہفہ تہ دغہ
 دَ"طے مکان" مرتبہ حاصلہ وی۔ او دَسترگو پہ رپ کبیں دَدنیا دیوسرنہ
 بل مرتبہ رسیدلے شی۔ دَمخدوم جہانیاں دَکرامت دا واقعہ چہ دَحضر
 علاء الحق دَوفات نہ پس عین دَہفہ جنارے دَمنوخ گذارلویہ موقع
 مخدوم جہانیاں دَاوج بہاولپور نہ پہ یوہ لحظہ ساعت کبیں پنہولہ
 تہ رسیدلے وو۔ داد "طے مکان" مرتبہ دلا۔ چہ ہریو قطب او ہریو
 ابدال تہ حاصلہ وی۔ ددے مرتبہ مطلب دا وی چہ دَزمکے تابونہ
 او فاصلہ رالنہا شی۔ دَحضر شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ دَاسبوع
 شریف" پہ دے جملہ کبیں "هُوَ الْقَرِيبُ الَّذِي يَمْحُو جَهَنَّمَ الْقُرْآنُ الْبَعْدُ عَنْ
 عِوْنِ الْعَارِفِينَ" کبیں ہم دے تہ اشارہ دے۔ پہ دے پسے چہ دَ"طے زمان"
 کومہ مرتبہ دلا۔ دَہفہ یومثال بہر و ستود حُضر شیخ عبدالغفور نقشبند
 پشاور ی پہ تذکرہ کبیں راشی۔

۲ | حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی لیکي: چہ حضرت
 مخدوم جہانیاں دَحضر شیخ عبدالقادر جیلانی سرکہ بے دریغہ
 عقیدت لرلو۔ پہ دے سلسلہ کبیں روایت دے۔ چہ یوہ ورخ حُضر مخدوم
 جہانیاں پخیل خانقاہ کبیں ناست وو۔ چہ ناسا پہ دَاونبو پاپو توب
 باندے اورا وکیدا۔ لمے یے وھلے۔ حضرت مخدوم جہانیاں یوہ چوٹا
 خاورا رپورتہ کرلہ پہ اوچت اواز یے دا الفاظ ولومتل۔ یا شیخ محی
 الدین عبدالقادر جیلانی! او ہفہ چوٹا خاورا یے دا ورطریہ گذار

کر لے۔ دکنار لوسرہ سم ہم پہ ہفتہ ساعت فوراً ہفتہ اور داسے مرثو۔
لکہ چہ نوم نشان یے نہ وو۔

۳ روایت دے۔ چہ یوحل حضرت مخدوم جہانیاں دا وچ پہ جامع
مسجد کین دکنر و عالما نو اور ویشا نو یہ ملکر تیا گنیں معتکف وو۔
چہ پہ دے منع کین ہفتہ وخت د اوچ حاکم دروئی زیارت لہ راغے۔ حاکم چہ
د مخدوم جہانیاں نہ گیر چا پیرہ د دوشا نو دومرہ کنڑہ ولید لہ۔ نو پہ
ہیر و درویشا نو یے دیکہ دھر کہ او کر لہ۔ او د جماعت نہ یے او کینل۔ د
حضرت مخدوم جہانیاں چہ ورتہ فکر شو۔ نو حاکم تہ یے او ویل اے بد
چہ تہ لیونے شوے یے چہ درویشا نو تہ تکلیف ور کوے۔ چنا چہ د مخدوم
ہانیاں د خولے نہ دا الفاظ و تے وو۔ چہ سمدستی حاکم لیونے شو۔ جام
اوشلوی۔ او پہ لار و کو شو کین زغلیدہ۔ چہ پہ مشککہ خلق و راقا بو
کر لو۔ او پہ پینو کین یے ورتہ زنجیر و نہ واچول۔ د دغہ حاکم بوہ اپلار
حضرت مخدوم پہ خدمت کین حاضر شو۔ معافی یے او غوینبتلہ۔ حضرت
مخدوم پرے رحم او فرمایہ۔ ورتہ یے او ویل چہ لار شہ۔ حوی لہ دے غسل
ور کرہ۔ نو جماعے ورتہ واغوندا۔ بیایے د حضرت شیخ جمال خندان روزیا
لہ بوخہ۔ چہ زیارت او کذار ی۔ بیایے دلہ را ولہ۔ د حاکم پلار لار۔ چہ
خرنگ ورتہ ہدایت شوے وو۔ د ہفتہ تعمیل یے او کر۔ او چہ ہفتہ لیونے
یے د حضرت مخدوم جہانیاں مخے لہ را ووست۔ پہ ہفتہ دم روغ شو۔
بیاد حضرت مخدوم مرید شو۔ او د کمال درجے تہ اور سیدہ۔

مبارک اخلاق

حضرت مخدوم جہانیاں بہ د غیر شرعی رسمو نو خنے چہ پر ہیز
کولہ۔ تردے حلاچہ پہ غیر شرعی تسلیم لکہ پنے بنکول یا پینوتہ را
بنکتہ کید لو بہ خفہ کید لو او د اخبارے بہ یے قطعانہ خوشبولے۔ کہ شوک

مرید بہ رائے۔ اود عزت بہ خاطر بہیئے ددوئی دپنبو بنکولو کوکوشش
کولو نو ہفہ بہیئے پنبوتہ را بنکتہ کید لوتہ نہ پربینودلو۔ اونہ بہیئے کوم
مرید تہ داجازت و رکولو چہ ہفہ راشی۔ اود ددوئی پہ پنبو کی سرکیر دی۔
یومرید ددوئی پہ تعریف کنبیون نظم لیکلے وو۔ پہ ہفہ کنبی
حضرت مخدوم دنامے سرہ "سید السادات" مہ وائیے بلکہ "گدائی عالم"
راتہ وائیے کہ فکر اوکرو ددوئی داقول پہ پیرہ تواضع دلالت کوی۔

ددوئی پہ طبیعت کنبی پیرہ زیاتہ خاکساری اوکسر نفسی وہ۔
درے خبرے مثال دادے چہ یوکل خواجہ شیخ شرف الدین احمد منیری
بہاری سہروردی خیلے پنے ددوئی تہ را ولیر لے۔ غرضیئے داوو چہ نہ
ستاسو دپنبو مبارکو دپنر وہ مثال یم۔ دہفہ پہ جواب کنبی حضرت مخدوم
ورتہ خیل پتکے اولیرلو۔ مطلبیئے داوو۔ چہ تہ حماد پارہ د"سرتاج"یئے۔

حضرت مخدوم بہ دسماع (قوالی) آوریڈ لونہ پیرزینک پربہر کولو
فرمائیڈ بہیئے پلسماع کنبی اختلاف دے۔ لیکن دادہفہ سرہی دپارہ مباح
کید لے شی۔ چہ دقوالی آوریڈ لو اہلیت لری۔ (دلہ دایا دلزل پکار دی چہ
دلفظ سماع لغوی معنی دہ آوریڈل۔ اوپہ اصطلاح کنبی صرف ہفہ قوالی
تہ سماع وائی۔ چہ خوش آوازی سرہ حمد اونعت اولوستے شی۔ دزمانے
پہ تیرید لو عارفانہ اوصوفیانو کلام چہ ہفہ فحش نہ وی۔ دہفہ
آوریڈل ہم پہ دے تعریف کنبی شامل کرے شول۔ لیکن ددرے شرطو
دپاندی سرہ چہ قوالی کونکے بہ بنجہ نہ وی۔ پی فحہ ہلک بہ نہ وی۔
او پنگ ونگ یعنی ساز اوسرود بہ ورسر نہ وی۔ کہ داختیزونہ
ورسر نہ وی۔ نوبیا پہ اتفاق دتولو علما فوسرہ دغہ سماع او قوالی نا
جائزہ دہ۔ دحضرت شیخ نظام الدین اولیاء یہ کتاب کنبی راوری دی۔

چہ یوہ و رُخ د حضرت شیخ نظام الدین اولیاء نہ چاہیوس اوکرو چہ
 یا شیخ! فلانکے بزرگ خود قوالی پہ وخت کبں سازاوسرودھم ورسرہ
 آوری۔ نو حضرت سلطان المشائخ او فرمایئل۔ چہ د احرام کار دے او
 کہ بالفرض یو بزرگ حرام کار کوی نوڈ بزرگ پہ فعل ہفہ حرام کار نہ
 حلالیری۔ بلکہ داسے وایہ چہ یوسرے خان تہ بزرگ ہموائی اوخلان
 شریعت کار ہم کوی۔)

د حضرت مخدوم جہانیاں لوی کار د دین اسلام تبلیغ اونشر و
 اشاعت وو۔ بے شمیرہ کفار او مشرکین د دوی پہ مبارکولا سو نو مسلمانا
 شوی او پہ ایمان مشرف شوی وو۔

(وفات)

د عاموتد کرو د روایت مطابق پہ و رُخ د چار شنبے چہ دغہ د لوی اختر
 و رُخ ہم وہ۔ یعنی د ذالحجہ لسم تاریخ وو۔ پہ سہ^{کنہ} ہکبں وفات مشور۔
 لیکن مفتی غلام سرور لاہوری پخپلو کتبو کبں یے تاریخ وفات سہ^{کنہ}
 بیان کرے دے۔ او د وفات مادہ د تاریخ یے د اجملہ لیکے دے۔ (مخدوم زمان)
 مزار مبارک یے پہ اوچ بھاو لیور کبں دے۔ او مرجع د عام او خاص دے۔ اوچ د
 یو مشہور تاریخی مقام نوم دے۔ چہ پہ سابق ریاست بھاو لیور کبں واقع
 دے۔ او د ملتان نومے بھرتہ جنوب مغرب طرف تہ (۷۰) میلونویہ فاصلہ کبے دے۔

(ملفوظات)

د دوی ملفوظات چہ د دوی مرید انو د کتاب پہ شکل کبں راجع کریدی
 د ہنود کتابونو نمونہ دادی۔ خزانہ جلالی۔ سراج العالیہ جامع العلوم۔
 پہرے کتابونو کبں د تصوف ہول حقائق او د علم اخلاق مسائل پہ دہیرہ
 منکے طریقہ سرے بیان شوی دی۔ چہ د عامو مسلمانانو د روحانی
 مذہبی او اخلاقی اصلاح د پارہ دیر زیات فائدہ مند کتابونہ دی۔

خلیفہ کان

روایت دہ چہ د حضرت مخدوم جہانیاں دمريد انو ہول تعدادیو کہ
دولا اویاز را شپن اتیاوو۔ چہ دلتہ د دوئی دیو خونامور و خلیفہ کانو
نومونہ لیکلے شی۔

(۱) حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی، عراقی، متوفی ۲۷ محرم
سنہ ۸۰۸ھ

(۲) حضرت سید صدر الدین محمد الملقب بہ راجو قتال چہ د حضرت
مخدوم جہانیاں خیل سرور وو۔ اومزار مبارک یے پہ دہلی کین دہ۔
لیکن پہ بل روایت د دوئی مزار ہم پہ اوچ کین دہ۔ پہ ۱۶ جمادی الآخر
سنہ ۸۲۷ھ کین وفات شوے وو۔

(۳) حضرت سید علم الدین د ترمذی ساداتو د خاندان نہ وو۔ اصلی
وطن یے قنوج وو۔ د مخدوم جہانیاں مرید شو۔ جونپور تہ لاپہ۔ او
ہم ہلتہ پاتے شو۔

(۴) حضرت شیخ سراج الدین متوفی سنہ ۸۲۰ھ د قرآن مجید حافظ وو۔
مخدوم جہانیاں دیر کلونہ ورپے ہونٹونہ گذاری وو۔ مزار مبارک یے پہ
کاپٹی کین دے۔ د دے نہ علاوہ حضرت سید اشرف الدین مشہدی،
سید علاء الدین حسینی سید محمود شیرازی، شیخ تاج الدین بھکری،
مولانا عطاء اللہ، حضرت نور قطب عالم زاہدی او حضرت خواجہ یحییٰ
کبیر غورغشتی یے ہم مشہور خلیفہ کان وو۔ (دیحی کبیر تذکرہ بہ راشی)

روحانی اشار

لکہ چہ مخکین ذکر او شو حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت
دولا خلہ د تمامی دنیا سیاحت کرے وو۔ او پہ دویم محل سفر کین
ورسہ خیل مشہور مرید خواجہ یحییٰ کبیر غورغشتی مملکے

وو۔ حضرت مخدوم چہ دے دویم حل سیاحت پہ دوران کین د پستو
 بخوا پہ کوم کوم کھائے کین کر حید لے وو۔ اوچرتہ چرتہ یے چھلے اوکینو
 عبادتو نہ اور یا ضتو نہ یے کپی وو۔ بیمار و ستو دھخہ کھای مسلمانانو
 حضرت سید جلال الدین حسین مخدوم جہانیاں بخاری د عبادت
 اور یا ضت پہ دغہ کھایو نو بانڈے یا خو۔۔

(الف) خانقاہونہ جو پکری دی۔

(ب) یا یے پرے تسلی جو پکری دی۔

چہ نن ورخے دعوامو پستنو د بے عالمی، ناواقفیا۔ او بے خبری
 پہ وجہ د سید جلال الدین حسین بخاری د عبادت اور یا ضت د غہ
 بول کھایونہ د "دوئی د زیارتونو" پہ نامہ مشہور دی۔ بلکہ د دیر
 سادہ توب پہ وجہ تردے حد لاقیتصہ کو وے شی۔ چہ حضرت
 سید جلال بخاری علیہ الرحمۃ او کھایہ بنمخ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔
 چنانچہ ہم دے بے خبری پہ وجہ پہ سابق سرحد اوقبا یلی
 علاقو کین دے نمونے او کھایونہ د اسے موجود دی۔ چہ ہفے ہو یو
 تہ د سید جلال بخاری زیارت ویلے شی۔ د مثال پہ طور:-

(الف) د ریاست سوات پہ ابوہا "نوے مقام کین د سید جلال بخاری
 زیارت۔ (ب) پہ ضلع مردان کین د مرکزی مقام مردان او ہوتی ترمنجہ
 د آثار قدیمہ و د پخوانی دھیری د پاسہ ہدیہ کین د سید جلال بخاری زیارت
 (ج) د ضلع پلینور پہ اتھانڑی کین د تنگی چارسدہ سرک پہ غار د کلی
 جنوب طرفتہ د سید جلال بخاری زیارت۔

(د) پہ کرم ایجنسی کین د پورتنی کرم پہ علاقہ کین د سید جلال
 بخاری زیارت۔ شول دے نہ علاوہ پہ پستو بخوا کین چہ نورھر
 خومرہ زیارتونہ د سید جلال بخاری زیارتونہ نہ دی۔ بلکہ پہ

ہے کینں اکثر دے حضرت مخدوم جہانی جہان گشت آستانے دی۔ دعبادت
 زہد اور ریاضت چیلہ خانے اونگیہ کائے دی۔ او بعض داسے دی چہ ہفہ
 دے مخدوم جہانیان پہ اولاد کینں دے نور و سید انومزاس و نہ دی چہ
 لفظ "جلال الدین" دے ہغوی دے نومونوسر لہ پہ طور دے لقب ذکر شوے
 دے۔ او خبر دے دا غلطہ دے۔ چہ سید جلال الدین بخاری او کا حایہ
 بنیخ شوے دے۔

خبر دے دا دے چہ لکھ و ستوبہ دے مخدوم جہانیان دے نامور خلیفہ
 حضرت خواجہ یحییٰ کبیر غور غشتی پہ تذکرہ کینں ہم پرے بحث راشی۔
 ہر کھ چہ پہ ہفہ زمانہ دے پستونخوا دے تولو قبائلو لوئی روحانی پیشوا
 ہم دے سید جلال الدین حسین مخدوم جہانیان جہان گشت و و۔ پہ
 دے وجہ ہغوی دے خیل نامور خلیفہ خواجہ یحییٰ کبیر غور غشتی خواہش
 مطابق دے پستون دے ہر یوتمن۔ پست او قبیلے سر لہ چہ پہ کومہ کومہ علاقہ
 کینں ورے او شے تیرے کرے وے۔ پہ دے غرض چہ دے خدا ای دے مخلوق
 تہ امر معروف او دے اسلام دے نیلے لارے تبلیغ او ہدایت او کری۔ او دے شریعت
 او طریقت پہ فیوضاتو باندے عام او خاص سرفراز لہ کری۔ نو پہ دے
 وجہ پہ ہفہ زمانہ عام او خاصو تولو خاقو بہ خانقاہونہ خیلے آستانے
 گنلے۔ چہ روستو دے زمانے پہ تیرید لو۔ او نا واقفتیا او کم علمی پہ سبب
 دے دفع نہ زیارتونہ جو ریشول۔ او خبر دے تردے حلا را ورسید لہ چہ نن
 ویلے شی حضرت سید جلال بخاری او کا حایہ دفن دے۔

کہ فکر او کرے شی۔ نو نن ہم پہ تولہ پستونخوا کینں ہر ہفہ
 حائے متبرک گنلے شی چہ چرتہ کوم یوبینہ سپری ناستہ کرے وی۔
 مکرا فوسناک شکلے دے دادے۔ چہ دیو بزرگ دے ناستے دے حائی نہ
 زیارت جو رکھے شی۔ جہنم پرے او لکولے شی۔ او دیوے پرے شی۔

اوبیازیاتہ دافسوس خبرہ دادہ۔ چہ ہخہ بزرگ چہ کوم تعلیم موبن
تہ پریشینی وی۔ یعنی دخدای اورسول لارہ راہی گول۔ دشریعت پہ
احکامو پورہ پورہ عمل کوئل۔ او دنیکی دینداری۔ دیانتداری پاکیزہ
ژوند تیرول۔ دغہ ہرخہ ہیر کرے شی۔ اوفقط دیو بزرگ نوم یاد
اوساتے شی۔ موبن لہ دخیلو مشا ہیر و بزرگانو دژوند نہ داسبق
آخیستل پکار دی۔ چہ د دنیا پہ دے خورخ ژوند کن د آخرت دیارہ
دنیکی تو بنے گنہلو کوشتش اوکرو۔

تاریخی فائیدہ

دلہ دتاریخی فائیدہ پہ خاطر دیو خو خبر و درج کوئل مناسب گنہلے شی۔
۱ یوہ داچہ حضرت سید جلال الدین بخاری کنج علم (شہید)
۳۸۶ھ او حضرت سید جلال الدین میر سرخ بخاری متوفی
۵۹۶ھ پہ خاندانو نو کنبی لفظ د "جلال الدین" او "جلال" دھرو
بزرگ دنوم سرہ پہ طور د خاندانی لقب استعمالیبری۔ یعنی خرنکہ
چہ ددوی دنوم سرہ دویم نسبتی نوم بخاری لیکلے شی۔ ددے خبرے
د بنود لو دیارہ چہ د ساد او د خاندان د بخارا استوکن وو۔ دغہ شا
ددوی دنوم سرہ لفظ د جلال ہم لیکلے شی۔ د حضرت محمدوم جہانیا
پہ یوولسم پشت کنبی بڑہ نیکہ نوم احمد وو۔ چہ قتال یے عرفو و ابو
یوسف او ابو محمد دے کینت وو۔ او جلال الدین یے لقب وو۔ پہ سنہ
کنبی پیدا شوے وو۔ او پہ سنہ کنبی وفات شوے وو۔ د عراق نہ
بخارا تہ ہم دے راغلے وو۔ چونکہ جلال الدین ددہ لقب وو۔ نو
روستو ددہ پہ خاندان کنبی دا لقب پہ موروثی شکل کنبی پاتے
شو۔ د مثال پہ طور ددے سید احمد قتال دیو جوئی نوم علی وو۔
ہخہ پہ جلال الدین اکبر نامہ مشہور وو۔ ددویم خوی نوم یے

محمود و و۔ ہفہ پہ جلال الدین اصغر نامہ باندے مشہور و و۔ او
دے نہر و ستود دے خاندان دھر یو فرد نوم سرکہ دغہ لقب مشہور
جلال الدین استعمال شوے دلا۔

داجہ پور تہ ذکر شود ایوہ داسے تاریخی نکتہ دلا۔ چہ دگو مو خلاقو
فکر دیتہ نہ دے رسید لے۔ هغوی دَحَان نہ عجیبہ عجیبہ فیصہ جو رہے
کرے دی۔ حکہ موبن او وئیل چہ دحضرت مخدوم جہانیان اسم محضہ
حسین دے۔ ابوالمحمود یے کینت دلا۔ جلال الدین یے لقب دلا۔ او بخاری
یے نسبتی نوم دلا۔ لکہ ددوی د نیکہ نوم چہ حسن دے۔ جلال الدین
او جلال اعظم یے لقب تہ دی۔ او میر سرخ بخاری یے نسبتی نوم دلا وود دے
تاریخی نکتے نہ راہم واضعہ کیدے شی۔ چہ ہر کلا د سابق صوبہ سرحد
او قبائلی علاقہ بخاری ساد او اکثر خاندان تہ ہفہ دی چہ دافچ
بہا و لپور نہ راخوڑہ شوی دی۔ لکہ د علاقہ اور کزی تیرا۔ کوہاٹ
پیشور ہنہر۔ ہشتنغر۔ سوات او باجوہ بخاری سیدان شول او پدے
کبن اکثر د مخدوم جہانیان د خاندان بخاری سادات دی۔ پہ دے وجہ
دے خاندان د اکثر و مشاہیر و بزرگان د نومونوسہ لفظ د سید
جلال الدین بخاری پہ طور د خاندانی لقب سرکہ استعمال شوی دے۔
او پیرہ ممکنہ دلا چہ د پسن توخوا پہ علاقہ کبن خنے زیارتونہ چہ د سید
جلال الدین بخاری پہ نوم مشہور دی۔ ہفہ د مخدوم جہانیان پہ
خاندان کبن د پیر و روستو پیری د بزرگانوسیدان و زیارتونہ
دی۔ بہر حال د ایو داسے سوال دے۔ چاہ زیاتی نور تحقیق بہ غواری۔
دویمہ نکتہ دلا۔ چہ د پیشور ہنہر د بخاری سادات پہ قلمی
شجرہ کبن د مخدوم جہانیان د نوم سرکہ پہ طور د لقب کج عالم
لیکے شوے دے۔ د لقب پہ نور و تذکر و کبن وجود نہ لری۔ البتہ

د محمدوم جہانیاں پہ منسو کین د یونمسی نوم داسے را علی دے۔ سید
عبدالرحمان گنج عالم ولد سید سراج الدین ولد سید ناصر الدین
محمد ولد سید جلال الدین حسین محمدوم جہانیاں۔ کہ موبز د
پلیسورد شجرے پہ سندس رک د محمدوم جہانیاں د نوم سرکہ گنج عالم یولقی
نوم شمار کرو۔ نوداہ او وایوچہ داہم دھلہ نمونے لقب دے۔ لکہ حضرت
شیخ بہاء الدین ذکر یا قدس سرکہ د نوم سرکہ چہ غوث العالم لقب دے۔ یا
دھلہ د منسی شیخ رکن الدین د نوم سرکہ چہ رکن عالم لقب دے۔ مگر
دلہ ورسرکہ داہم یاد لرل پکار دی۔ چہ د محمدوم جہانیاں د نوم سرکہ
لقب بہ گنج عالم لوستل پکاروی۔ حکہ چہ دست گشت زمانے دیوبل
سید جلال الدین بخاری تذکرہ چہ مخکنس پہ تفصیل سرکہ درج شو
دلاچہ مزار مبارکی پہ ملاکنڈ ایجنسی ریاست دیر کین دے۔ دھلہ
لقب گنج عالم دے۔ باید چہ دے فرق لحاظ اوساتے شی۔

بخاری سادات

مخکنس دے خبرے تہ اشارہ ستوے دلا۔ چہ پہ مغربی پاکستان کین
بخاری ساداتو اکثر خاندانوںہ داؤچ نہ خوارا شوی دی۔ اوپہ دوئی کین
زیات تعداد د محمدوم جہانیاں د کورنی دے۔ معلوما تو ذریعہ توالی پہ
خاطر دے مبارک خاندان پہ اختصار سرکہ بیان مناسب معلوم ہری۔
د حضرت سید جلال الدین حسین بخاری محمدوم جہانیاں
پنچہ حامن وو۔ نومونہ میے دادی:-

(۱) سید حاجی ناصر الدین (۲) سید بہاؤ الدین (۳) سید مکرم الدین
(۴) سید حسن الدین (۵) سید نور الدین۔

پہ دوئی کین د حضرت محمدوم د مشرحوئی سید ناصر الدین لٹ
حامن ووجہ نومونہ میے دادی:-

سید حامد کبیر۔ سید علم الدین۔ سید شہاب الدین۔ سید اسماعیل۔
 سید سراج الدین۔ سید فضل اللہ۔ سید برہان الدین (دلا اولاد پہ
 گجرات دے)۔ سید منور الدین المعروف بندگی شیخ الاسلام (دلا اولاد دے)
 بھارت پہ قنوج نوے بنھو کیں دے)۔ سید نظام الدین (دلا پہ قبائلی
 علاقہ اور کرائے تیرا کیں دے)۔

لکہ چہ مخکس ورتہ اشارہ شوے دلا۔ دحضرت مخدوم مٹھی
 حوی ناصر الدین محمود دینچم حوی سید سراج الدین دحوی نوم سید
 عبد الرحمن کبج عالم وو۔ ددے حضرت سید عبد الرحمن دحوی نوم
 سید رکن الدین وو۔ بیاد دلا دحوی نوم سید بدھا شاؤ وو۔ بیاد ہذا
 دحوی نوم وو۔

حضرت سید شاہ رحمت اللہ جہانگلا موج دریا
 چہ پہ موضع منگورا علاقہ خوشحال کپڑھ ضلع کیمبل پور کیں بزارت
 دے۔ ددلا درے حامن وو۔

(۱) سید کجکوارا (۲) سید امام علی (۳) امام حاجی شاہ۔ ددے درے واپلا
 حامنو قبر ونہ ہم دخیل پلار حضرت موج دریا سرلا پہ موضع منگورا
 کیں دی۔ بیاپہ دوئی کیں دحضرت سید امام حاجی شاہ درے حامن
 وو۔ دیو حوی نوم وو۔

سید نبی شاہ علیہ الرحمة

چہ دضلع پینور د علاقہ مہمند خصوصاً آگزی، متنی او کوہاٹ
 بنہر د بخاری ساداتو خاندان ونہ ددلا اولاد دے۔ ددے سید نبی
 شاہ پہ پنچم پست کیں بینکتہ دیونسی نوم وو۔

سید حسن شاہ علیہ الرحمة

داسید حسن شاہ دسنہ ۱۰ھ پہ شاؤ خوا کیں موضع آدی زی۔

متنی نہ کوہاٹ بنہرتہ قلم وو۔ اوہلتہ دکوہاٹ بنہرہ محلہ جنگل
 خیل کین آباد شوے وو۔ اولاد ۱۲ تراوسہ دغلہ آباد دے۔ پیر
 عزتمند روحانی، علمی اوابی کورنی دلا۔ دے خاندان نامور
 افراد وہ تیرودرے سولہ کلونو کین یہ دے ملک داسلام پیر خدمت
 کریدے۔ دپستور بے نامور ادیب پیر مطیع اللہ ہم یہ دے خاندان
 کین تیر شوے۔ ددلا دیو مشہور مناجات ابتدائی دوشعرونہ داسے کا۔
 خبر دہ کچہ آگاہو۔:۔ معبود نشتہ بے یاھو

تل یاھو کچہ، پہ زپہو:۔ پہ دنیا مکرا ہاھو
 دحضرت سید حسن شاہ دنسب شجرہ داسے دے۔ سید حسن شاہ
 بن سید گوہر شاہ بن سید رنگ شاہ بن سید شیر شاہ بن سید
 نجیب شاہ بن سید نبی شاہ بن سید حاجی شاہ بن سید رحمت
 اللہ موج دریا علیہم الرحمة والغفران۔

حضرت سید محمود پیر علیہ الرحمة

دحضرت سید امام حاجی شاہ ددویم حوی نوم ووحضرت سید محمود
 پیر علیہ الرحمة چہ دپیسور بنہر۔ تحصیل پیسور خصوصاً موضع
 دلازاک اوکانکولہ وغیرہ دبخاری ساد اتو خاندان ونہ ددپہ اولاد
 کین دی۔ دضلع کیمبل پور د علاقہ نہ پہ اول سرکین ہم دغلہ حضرت
 سید محمود پیر پیسور بنہرتہ تشریف راوے وو۔ بیاد دے حائے نہ
 موضع دلازاک تہ لالہ۔ اوہلتہ آباد شول۔ روستو ترنچہ ووستونو
 پورے داخاندان ہم ہلتہ پہ دلازا کو کین آباد وو۔ اوبیا دغلہ حائی
 نہ دوبارہ دے خاندان سادات پیسور بنہرتہ راغلی دی۔ پدے
 نزد مے زمانہ کینے سید آغا لعل باد شاہ پہ دے خاندان کین مشہور تاریخی
 اوسیا سی شخصیت تیر شویدے۔ یہ پیسور بنہر کینے دبخاری سادات

یوہ بلہ کورنی ہم دہ چہ پاہ کریم شاہی بخاری ساد اتو مشہور دہ۔
 دوئی دَنسب شجرہ حضرت سید محمد غوث لکہ چہ مخکن اشارہ
 شوے وہ۔ د حضرت مخدوم جہانیاں مشرتوہ استاذ او پیر
 طریقت ہم وو۔

حضرت میران محمد شاہ موج دریا بخاری

د حضرت مخدوم جہانیاں پاہ اولاد کین پاہ سلسلہ کین یونز کی نمے
 تیر شوے۔ چہ دھذہ نوم محمد وو او پہ حضرت میران محمد شاہ بخاری
 مشہور وو۔ داوچ نہ لاہورتہ راغلے وو۔ شہنشاہ جلال الدین
 اکبر ورہرہ خصوصی عقیدت لرلو۔ د دوئی د خانقاہ داخرا جاتو دیارہ
 یے پاہ لاہور او بتالہ کین دیولا کھرو پوجا کیر مجنبلے دہ۔ دوئی د وٹاخن
 وو۔ سید صفی الدین او سید بہاء الدین چاہ دے دوار و اولاد پاہ
 لاہور او بتالہ کینے آباد دے۔ اولکہ چہ مخکن اشارہ او شوہ حضرت میران
 محمد شاہ پاہ سلسلہ کینے وفات شوے دے۔ علیہ الرحمہ والغفران۔

سید احمد بخاری

د حضرت سید محمود ناصی الدین اول ابن مخدوم جہانیاں دیوی خو کونم
 سید فضل الدین وو۔ دھذہ دحوی نوم سید علامہ الدین وو۔ چہ مزار
 یے پاہ کشمیر کینے دے۔ بیاد دہ دحوی نوم سید ضیاء الدین وو۔ او بیاد دہ
 دحوی نوم سید احمد وچہ د کشمیر نہ دضلع کیمبل پور علاقہ پیچ پرہلی نوم کلی
 تہ راغلی وو۔ دضلع مردان موضع لاہورتہ راغلے د وبارہ بیا پرہلی تہ تے وو۔
 مزار یے پاہ پرہلی کین دے۔ د دے حضرت سید احمد دحوی نوم و سید
 جمال الدین چہ مزار یے پہ قصبہ لاہور میدان کین دے۔

حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند

ولادت: _____ بخارا ۸۱۸ھ

وفات: _____ بخارا ۹۱۸ھ

ہرکے چہ د پاکستان پہ مشرقی او مغربی دوار و حصہ کو کچہ د سلسلہ عالیہ نقشبندیہ بے شمیر مشاہیر بزرگان تیر شری دی . پہ دوجہ د دے مبارکے سلسلے د بانی حضرت خواجہ محمد بہاء الدین نقشبند علیہ الرحمۃ د ثروند مختصر حالات بیانول مناسب معلومیری .

د دوی اصلی نوم محمد ابن محمد بخاری و . پہ نسب حسینی سید و . سلسلہ د نسب یے داسے د . خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند بن میر سید جلال الدین محمد بن سید برہان الدین بن سید عبد اللہ بن میر سید زین العابدین بن سید ، میر قاسم بن سید برہان الدین بن سید محمود بن سید ایلان بن سید امیر نقیب بن سید امیر خلوی بن سید امیر محی الدین بن سید علی اکبر بن امام حسن عسکری رضی اللہ عنہما

دے پہ محرم ۸۱۸ھ کن پہ قصر عارفان نومے کلی کن پیدا شوے و . د مقام د بخارا نہ یو فرسنگ پہ فاصلہ دے . ابتدائی تعلیم یے تار کنس حاصل کر . چہ داتلسو کالو پہ عمر شو نو خیل والد ماجد و رتہ او فرمائیک چہ د روحانی تربیت د پار حضرت خواجہ محمد بابا سہاسی لہ لاپشہ چہ ہلتہ ورغے نو حضرت بابا صبا او نگید دے یے د حضرت سید امیر کلال خدمت کنس پیش کر و . او ہفوی تہ یے او وے نقشبہاء الدین لہ بر بند یعنی د بہاء الدین د نقشبندی او کپہ . د دلا زیا پہ روحانی نقشب او نگار بنائستہ کر و یے شہی چہ روستو د خواجہ بہاء الدین لقب چہ "نقشبند" مشہور شری دے

د دے ابتداء د غم نہ شویدے۔ بعض خلق دا والی۔ چہ د دے لقب وجہ
 دادا چہ کوم طالب د خدای بہ د دوی خدمت کین حاضر شو۔ نو د دوی
 روحانی تعلیم بہ د دوی پہ زہد اسے نقش شوی چہ ہفتہ سرے بہ دیر
 زرخیل مقصد بہ ورسیدہ۔ بعض دا وجہ بیانوی چہ دوی بہ خپلو
 مرید اولہ د الله نوم نقش کرے یعنی لیکے و رکولو او دا بہ یے ورتہ ہدایت
 کولو۔ چہ پہ خپل مرید د لفظ الله تصور کوی۔ چہ زہد د الله ذکر شروع
 کر و کویانہ شی۔ او د خدای د دغہ اسم ذات او د صفات انوار پر پیروی
 رو بنانہ او زونہ دے شی۔ حکمہ ورتہ نقش بند والی۔

پہ طریقہ کین د دوی تربیت حضرت سید امیر کلال کرے
 دہ۔ مگر پہ حقیقت کین د دہ طریقہ اویسی دہ۔ او پہ روحانی طریقہ
 سر حضرت عبد الخالق عجد والی یے تربیت فرمایلے و۔ و یلے شی چہ د دوی
 د پید اکید لونہ لایچا حضرت خواجہ محمد بابا اسماسی د دوی د پید اکید
 زیرے و کرے و۔ او چہ پید اشون پخیل خوی یے نیولے و۔ او حضرت سید
 امیر کلال تہ د دوی د تربیت پورے تاکید کرے و۔ او د یے ورتہ فرمایلے و۔
 چہ محمد دے فرزند دلبند پہ حق کین پہ تربیت او شفقت کین کوتاہی
 و نکرے۔ چنانچہ ہغوی دا حکم پاء سر سترگو منلے و۔ ہر کلمہ چہ حضرت
 سید امیر کلال د دوی پورے پورے تربیت او فرمایلو نو ورتہ یے او ویل
 چہ ماد خپل مرشد د حکم مطابق ستا کار او کرلو۔ لیکن ستا استعداد او
 حوصلہ دیرے لویہ دہ۔ بہ دے وجہ حماط رفتہ تانہ اجارے دے۔ چہ کہ نور
 مشائخ و بزرگانہ فیض حاصل و غوار پے نولارشی۔ چنانچہ د دہ اجازت
 موند لونہ روستو حضرت بھاء الدین مروان شو۔ د حضرت شیخ فتح اوشیخ
 خلیل آقا پل خدمت کین حاضر شو۔ او د ہغوی نہ یے باطنی فیوضات
 حاصل کرلے۔ د حضرت شیخ خلیل آقا پہ خدمت کین یے دوس کالہ تیر

کریں۔ اوسوئی سورۃ دوحہ حلالہ دمج بیت اللہ سفر اوکرو دخیل آقا
نہ چہ رخصت شو۔ نو بخاراتہ راغے اولتہ پہ موضع زیور تون کین استو
کن شر۔ دے نہ شاہ زمانہ روستو سمرقند تہ لاپل۔ اودہ فہہ حائی
دبزرگانہ یے فیض حاصل کرو۔ بیا واپس بخاراتہ راغے۔ پہ دغہ
دوران کین حضرت بابا سہاسی وفات شوے وو۔ خہ ورخے پس یے
وادا اوکریو۔ اوپہ "قصر عارفان" کین یے استو گنہ اختیار کیرہ۔ چاہ ہم
دلہ پہ ۱۵ ربیع الاول ۱۹۷۱ء ہکین وفات شو۔

د حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند روحانی و عرفانی
مقام دیر اوچت وو۔ ددہ پیر طریقت حضرت شیخ فتح علیہ الرحمۃ
بہ فرماییل۔ د بہاء الدین پہ سینہ کین چہ داللہ د طلب او معرفت کو
اور بیلیری۔ دغہ د بخاراتہ زککہ شاید کہ دبل چانصیب شوے وی۔

پہ نقشبند طریقہ کین یواہم خصوصیت دادہ۔ چہ دمریہ
پہ زپہ کین د پیر سورہ بے دریغہ مینہ پیدا کیہری۔ د دے ابتدا ہم د
حضرت بہاء الدین نقشبند نہ شوے دہ۔ د بیعت نہ روستو دوی خیل
شیخ سید امیر کلال سورہ والیمانہ محبت لرو۔ اودا محبت تردے حدہ
رسید لے وو۔ چہ روایت دے یو کہ ورخ دے دخیل پیر ملاقات تہ تلو۔
پہ لارہ کین پہ آس سور یوسرے مخ لہ ورغے۔ ہغہ ورسر کہ خبرے
کوئل غومبتل۔ لیکن دوی ورتہ توجہ اونہ کپلہ۔ پہ مخہ ترینہ لاپ۔
چاہ دشیخ پہ خدمت کین حاضر شو۔ ہغوی ورتہ اووٹے پہ لارہ کین یو
سور پہ مخہ درغلے وو۔ ہغہ خضر علیہ السلام وو مستاسر یے خبرے
کوئل غومبتل۔ توجہ د ورتہ ولے اونہ کپلہ۔ عرضے اوکرو نہ استاسو
طرف تہ متوجہ ووم۔ دبل چا طرف تہ توجہ خرنک کپلے وے۔ د
خیل شیخ او پیر طریقت سورہ دے محبت تہ د نقشبندیہ طریقیہ پہ

اصطلاح کین "تصور شیخ" وائی۔ ددے فائدہ داوی چہ مرید بالکل
 "فنا فی الشیخ" شی۔ اوڈ شریعت دمکملے تا بعد اری سعادت اوستقامت
 ورتہ حاصل شی۔ اوڈ ہغے پہ برکت د "فنا فی الرسول" او "فنا فی اللہ"
 مقامانوتہ ترقی و رکول ورتہ آسان شی۔ د فنا فی الشیخ مقام ابتدائی مقام
 د کا۔ چہ د لطیفہ قلبی نہ روستو حاصلیری۔ اوڈ لطیفہ روح لطیفہ خفی
 لطیفہ اخفی اولطیفہ ستر پہ دوران کین کمال نہ رسیری۔

حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند د پیر و اوچتو اخلاقو
 خاوند وو۔ ہر خوک چہ بہ د دوستی ملاقات لہرائے نو دیر پہ تواضع سڑا بہ
 یئے د ہغہ خدمت کولو۔ فرمائیل بہ یئے۔ میا بہ پہ حقیقت کین پچنلو راتلو پہ
 موبز احسان کرے دے۔ د فایدے پہ خاطر دلہ د دوستی یو خوار شاد آدج کوؤ۔
 ارشادات

(۱) فرمائی:۔ د رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم د سنت پہ تابعداری کین خوب
 کوئل د ہغے نہ بہتر دی۔ چہ د شریعت پہ خلاف ورزی کین یو سہیلار پاشی۔
 (۲) دوستی بہ خپلو مریدانوتہ دیر پہ تاکید سر د سنت نبوی د پیر وی حکم
 ورکولو۔ او فرمائیل بہ یئے د خدای پہ رضا راضی او سیری۔ خپلہ رضا
 او خپل اختیار پیریدی۔ اوڈ مخلصانہ عمل پہ ذریعہ معرفت حاصل کری۔
 (۳) یوہ ورخ بہ یئے او فرمائیل۔ ہر چاتہ چہ خہ بخزہ رسیدے دہ خہ یئے
 موندلی دی۔ نو د ادب پہ برکت یئے موندلی دی۔ بے ادبہ انسان محروم پائے کیری۔
 (۴) فرمائی:۔ پہ نقشبندیہ طریقہ کین ریاضت او مجاہدہ کشتہ دے۔
 صرف دومر کا رکول لازمی دی۔ چہ سرے د نفس پہ خواہ شا تو
 پسے تلل پریں دی۔ بیابا بہ برحمت سر د پیرہ فائدہ ورتہ حاصلیدے
 شی۔ ضرورت ددے خبرے دے۔ چہ زہ د کوم خیز سرہ تعلق نہوی۔
 ہغہ دنیاوی خواہشات پریں بود لے شی۔ چہ دہ د خیر و بر مادی

اودنیاوی خواہشات پہ زپہ اونظر کین موجود وی . نو د اللہ تعالیٰ د
حق ذات مینہ پکین نہ شی حائی کیدلے . کہ یو کور خالی نہ وی . نویلمہ
کہ راستی . ہنہ بہ کوم حائی قیام کوی .

(۵) دوئی بہ کراماتو او احوالہ چندان اہمیت نہ ورکولہ . فرمائیل بہ یے
داخہ د اعتماد قابیلہ خبرے نہ دی . د کار خبرہ خود ادہ چہ سرے پہ کار کینے
مشغول پاتے شی . یعنی د خدای د یار نہ غافلہ پاتے نہ شی او د ذات حقیقتہ
پہ بے پایا نہ سمندر کین لامبو او وہی .

(۶) دوئی بہ فرمائیل . ہر انسان لہ پکار دی . چہ د خپل نفس محاسبہ
او کپری . چہ خومرہ ساعت یے د خدای پہ یاد و کین او پہ حضور کین تیر
کپری . او خومرہ ساعت یے د غیر پہ خیال کین تیر کپری . کہ د حضور نہ پہ غیر
یے وخت تیر کپری وی . نو د غہ لویہ د نقصان خبرہ دہ . (یعنی داسے ژوند
تیر ول پکار دی چہ "دست برکار و دل بایار") دیتہ پہ اصطلاح "خلوت
در خلوت" والی .

(۷) د حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند تعلیمات دومرہ واضعہ او
دلنشین دی چہ واقعی پہ زپہ نقش کپری . او د ہرے طبقے خلق ترینہ
فائدہ حاصلوی . د دوئی د انصیحت خومرہ دلنشین دے . فرمائی . خلای
پاک مونیہ د خپل فضل پہ دروازہ دے دنیا تہ راتہ ایستلی یو .
او خمونہن طریقہ فرض واجب او سنت مؤکدہ ادا کول دی . د پاک
رسول د سنت او د صحابہ کرام د آثار و پیروی کو ول دی . خو کہ چہ
خونہ پہ ملکر و کین خان شماری ہنہ لہ خمونہن پیروی پکار دہ .
کہ داسے اونہ کپری . نو د ہنہ سرہ خمونہن ہیخ تعلق نشتہ دے .

(۸) پہ بخارا کین یو عالم ترینہ پیوس او کپرو . چہ پہ نہایت کین د
زپہ حضور پہ کوم خیر حاصل پیری دوئی ورتہ او فرمائیل . چہ پہ

حلال رزق خوہو سر۔ چہ بنہ پہ پوہہ سرہ او تسلیٰ کو لو سر او خوہو
شی۔ چہ آیا د احلال دے۔ کہ حرام۔

(۹) فرمائی: ولایت یونعت دے۔ ولی لہ پکار دی چہ دخیلے بزرگی د
مرتبہ نہ خبردار دے وی۔ د پارہ دے چہ پہ دے نعمت د خدای شکر
ادا کری۔ ولی د خدای پہ مہربانی سرہ محفوظ وی۔ د تلو آفتونو
نہ یے خدای بچ کوی۔ کہ دیوسری نہ خرق عادت کارونہ او احوال او
کرامتونہ خرگند پیری۔ نودغہ خہ قابل اعتماد خیز نہ دے۔ د کار خبرہ
دادہ چہ آیا داسرے چہ خان تہ بزرگ والی چہ د خدای اورسول
پہ وینا باندے قولاً وفعلاً تینگ ولار دے کہ نہ۔ د دلا کارونہ او وینا
پہ شریعت برابر دی کہ نہ۔ د دے لار تلو نکی چہ د الله تعالیٰ د احکامو
پورہ پورا تابعداری اوپہ ہفے عمل شروع کری۔ نوہغہ لہ د ولایت خاصہ
درجہ ورکرے شی۔ د دے دے خلق درے قسمہ دی۔ مقلد۔ کامل۔
کامل مکمل۔ مقلد چہ خہ آوری پہ ہفے عمل کوی۔ او کامل دخیل خان
تجاوز نہ کوی۔ اونہ یے کوؤ لے شی۔ دیومرید د پارہ دے صفتونہ ضرور کدی۔
اوپہ خان کین د دے پیدا کول دیرہ لویہ خبرہ دلا۔ د ارادے نہ مراد دخیل
ارادے ترک کول دی۔ مرید لہ پکار دی چہ د شیخ پہ مرضی خیلہ مری پیری۔
(۱۰) فرمائی: مرشد پہ منزلہ د حاذق حکیم وی۔ د ضرورت مطابق
د مرید علاج کوی۔ د مرید د پارہ پہ خیل علاج کین د اختیار نہ کار
اخیستل پکار نہ دی بلکہ زہر دی۔ او د یاد لرل پکار دی چہ ذکر۔ تلفیق
بیعت اولاس نیوہ د کامل پیر نہ وکری۔ چہ د ہفے اثر پہ نظر کین
راشی۔ او نتیجہ یے ظاہرہ شی۔ د ذکر نہ مراد دادے چہ ذکر د کلمہ
توحید حقیقت تہ اورسیری۔ (یعنی چہ یوسرے مرید شی۔ پیر و تہ کلمہ
توحید ذکر او بنائی۔ نوکہ پیر کامل مکمل وو۔ حالہ بہ د ہفے اثر د اکیری

چہ مرید د کلمہ توحید ذکر شروع کبریٰ نو دے کلمہ توحید حقیقت بہ
 ورنہ خرکند شی کہ پیر کامل مکمل نہ وو۔ نو د مرید پہ احوال و کبر
 بہ ہیخ فرق نہ راجی۔) پہ داسے حال کین د اضوری نہ دلا۔ چہ مرید
 کلمہ توحید پہ زرگونو حلقہ او وائی۔ د کلمہ توحید حقیقت دارے چہ
 دے پہ تکرار سر لا د ماسوی اللہ نفی راسی۔ او د مرید پہ زرا کبر
 د خدائی نہ پہ غیر د نور و خیزو نو مینہ کمہ شی۔

(۱۱) فرمائی: د مغز پہ پوست کی کین حفاظت کیری۔ کہ دیوے دے
 پوست کی خراب شی۔ مغزے لازمًا خرابیری۔ شریعت پوست کے دے۔ او
 طریقت یے مغز دے۔ کہ یسرے د شریعت د احکامو پورا پورا پابندی نہ
 کوی۔ نو دھغنا کارا اثر بہ دھنہ د طریقت پہ احوال لازمًا پریوزی۔
 سلامت نہ شی پاتے کید لے۔

خليفة کان

د حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند مجلس نہ بہ دیر لوی لوی
 عالمان راتل او د دوی نہ بہ یے فیوضات حاصلول۔ لکہ پہ بخار
 کین مولانا حسام الدین اصبیلی او مولانا حمید اللہ شامی علیہم الرحما
 شول۔ د برصغیر ہندو پاکستان مشہور بزرگ حضرت سید اشرف جہانگیر
 سمنانی علیہ الرحمة چہ پہ اول سر کین د حضرت مخدوم جہانیاں
 جہان گشت د اویچ بہاوپور او د شیخ علاء الحق قطب ہنگالی مرید وو۔
 پہ آخر عمر کین بخارا تہ تے وو۔ او د حضرت خواجہ بہاؤ الدین نہ یے
 بیعتی کرے وو۔

د حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند پہ مرید انوکسہ دینامور
 خلیفہ نوم مولانا یعقوب چرخئی وو۔ (چرخ د کابل او غزنی ترمنجہ د
 یوے علاقے نوم دے) بیاد دلا د نامور خلیفہ نوم عبید اللہ احرار وو

بیاد ہفہ د خلیفہ نوم خواجہ زاہد محمد وو۔ د ہفہ د خلیفہ نوم خواجہ درویش محمد وو۔ د ہفہ د خلیفہ نوم خواجہ امکنگی وو۔ اود دوی د خلیفہ نوم حضرت خواجہ باقی باللہ وو۔ چہ مزار مبارک یے پہلی کین دے۔ اوپہ ہند و پاکستان کین د سلسلہ نقشبندیہ بنیاد کینو کین دے۔ د حضرت خواجہ باقی باللہ پہ نامور و خلیفہ کالو کینے حضرت خواجہ شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ (ولادت ۹۷۱ھ وفات ۱۰۳۵ھ) د لوی شان او مرتبے خاوند تیر شوے دے۔ د دوی نہر و ستو سلسلہ نقشبندیہ پہ مجددیہ طریقے سزا یادیری۔ حکہ چہ د دوی د نقشبندیہ سلسلے د سیراوسلوک پہ طریقو کین د تجدید نہ کارا خستے دلا۔ اود نور و درے وارہ طریقو قادرہ چشتیہ۔ سہروردیہ فیوضات یے ہم پکین شامل کیری دی۔

د مغربی پاکستان خصوصاً پٹنور د ویرن۔ دیرہ د ویرن۔ کوئٹہ د ویرن او قبائلی علاقو اکثر مشاہیر بزرگان ہم دے سلسلے عالیہ نقشبندیہ بزرگان دی۔ لکہ حضرت اخون الیاس د لاجپوک ریاست دیر۔ حضرت میاں نور محمد صاحب د سلاپور۔ ریاست سوات۔ حضرت شیخ حبیب صاحب د پٹنور بنہر۔ حضرت شیخ عبد اللہ حاجی بہادر د کوہاٹ شول۔

د نقشبندیہ طریقے لوی تعریف دادے۔ چہ شوک پدے طریقہ کین بیعت او کیری۔ نو بیا ہفہ سیے پہ ہول ژوند کینے د شریعت د احکامو پیروی کوی۔ د پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم د سنت تابعدار وی۔ پہ نمونچ ہر ژبہ۔ زکوۃ۔ حج ادا کولو کین قصور نہ کوی۔ عمل نیک شی۔ مخ۔ سترگے اوز پڑیے روینا نہ شی۔ اوپہ تندی کینے دایمان نور خلیبری۔ پہ داسے زمانہ کین چہ ہر خواتہ د فسق و فجور او بدعت دور دورہ وی۔ د نقشبندیہ طریقے کین چہ سیے داخل شی۔ د

هغه ٻه زيرِ کين مينه. سوز او درد پيداشي. د خداي سرک مينه
 د خداي درِ رسول سرک مينه. د دين اسلام سرک مينه. او د خداي
 مخلوق سرک مينه ټي پيداشي. او ظاهراً خبره داده چته راټوله
 دنيا بختي خبره دي. او داټول د حضرت خواجه بهاء الدين
 نقشبندي د مبارکو انفسو بزرگات دي.

عليهم الرحمة والغفران

حضرت پیر بدر عالم زاہدیؒ

(مشرقی پاکستان)

ولادت: _____ میرتھ سنہ ۷۰۴ھ

وفات: _____ بہار سنہ ۷۹۲ھ

دمشرقی پاکستان۔ مغربی بنگال اور بہار پہ مشائخ و بزرگ انوکھ
حضرت شیخ الاصفیاء قطب بنگالہ۔ سید۔ شاہ۔ مخدوم۔ پیر بدر الدین
بدر عالم زاہدی علیہ الرحمۃ دیر جلیل القدر اور عظیم المرتبت بزرگ
تیر شویدے۔ دے خاندانی شیخ الطریقہ وو۔ ممتاز عالم وو۔ داسلام
سرگرم مبلغ وو۔ او دیو لوی درجے او وقار خاوند وو۔

د پیر عالم بدر پلڑنیکہ تہ پاہ اصل دروم اوسید ونکی وو۔
د دلہ پہ مشرانو نیکو نوکین دیو مشرنیکہ تے سلطان سید احمد صوفی
نوم وو۔ چہ دیو ریاست حکمران وو۔ دیو فقیر د نصیحت اثر پرے
اوشو۔ بادشاہی تے پرینودہ اوفقیری تے اختیار کرے۔ د سلطان
سید احمد صوفی د حوی نوم خواجہ شہاب الدین کبیر امام کعبہ وکے۔
او دیرہ مودہ تے پہ کعبہ مکرمہ کین امامتی کرے وکے۔ دے د سلطان
شمس الدین التمش متوفی سنہ ۶۳۳ھ پہ زمانہ کینے میرتھ نومے سنہرتہ
راغے۔ دلہ استوگن شاہ اوبیا پہ سنہ ۷۵۸ھ کین پہ حق اور سیدہ۔
د دہ د حوی "خواجہ فخر الدین خداداد بزرگ" نوم وو۔ او داسلام پہ
اشاعت او تبلیغ کین تے دیرہ لویہ حصہ اخیستے دہ۔ د خواجہ فخر الدین
د حوی نوم خواجہ شہاب الدین وو۔ چہ روستوپہ "حق گو شہید"
لقب باندے مشہور شویدے۔ خہ وقت چہ د دہلی پہ تخت باندے
د سلطان علاء الدین خلجی حوی سلطان قطب الدین مبارک خلجی

بادشاہ لاہنو۔ نو چونکہ دے سلطان دے حضرت خواجہ شہاب الدین
سولہ دیر عقیدت لرلو۔ نو دے ہفت پہ وجہ ہے حضرت خواجہ شہاب الدین
حق گو شہید دے میر تیمنہ دہلی تہ را او بلو او دلہ تے دے ہویا دے استو گنے
دے پارہ خانقاہ وغیرہ جو رکپل۔ دے خلیجی خاندان نہ روستو دے تعلق خاندان
حکومت چہ شروع شو۔ نو دے خاندان اولیے بادشاہ غیاث الدین
تعلق ہم دے شہاب الدین پیر معتقد وو۔ چنانچہ دے خواجہ شہاب الدین
خوئی چہ فخر الدین ثانی نوم ہے وو۔ ہفت لہ سلطان غیاث الدین تعلق
خپلہ لور ہم ور کرے وہ۔ لیکن چہ یہ غیاث الدین تعلق پسر روستو محمد
تعلق بادشاہ نو دے ہفتہ او خواجہ شہاب الدین تعلقات خراب شول۔ دے
تعلق تو خرابید لو وجہ دا وہ۔ چہ محمد تعلق دا غوسبتل چہ خواجہ
شہاب الدین دے ہم لکہ دے نور و عالم نو دستخط او کپی چہ سلطان
محمد تعلق یو عادل سلطان دے۔ دے یہ جواب کین دے حضرت خواجہ
شہاب الدین جواب دا وو۔ چہ زہ دا دستخط نہ شم کو وے۔ حکمہ چہ زہ
ظالم تہ عادل شم وئیے۔ چنانچہ ہم پد غے باندے محمد تعلق اول گیدہ او
خواجہ شہاب الدین تے دے تعلق آباد دے قلعہ دے دیوال نہ سیکتہ گزار کر۔
شہید تے کر۔ او دے غے پہ وجہ "حق گو شہید" دے وی لقب او کر چیدا۔ دے
واقعہ ذکر دے ابن بطوطہ پہ سفرنامہ "معجائب الاسفار" کین تاریخ فرشتہ
منتخب التواریخ۔ اخبار الامخار او گلزار ابرار کین راغلی دی۔ دے نہ دہم
معلومیری چہ دے ہفتہ زمانے پہ اولیاء کرام کین خواجہ شہاب الدین
حق گو شہید تہ ہم اہم مقام حاصل وو۔

دے اخبار الامخار دے روایت مطابق دے حضرت خواجہ شہاب الدین حق گو
لہ خواجہ فخر الدین ثانی دویم زادہ ہم کہے وو۔ او دے حضرت شاہ صلاح الدین
(چہ مزاری پہ محلہ چو کہندی بہار شریف کین دے) لور بی بی پہ نکاح کرے وہ۔ اثر

شہید دھوی حضرت خواجہ فخر الدین ثانی مزار مبارک ہم یہ دہلی کین
 د حضرت شالامبد العزیز دھلوی د قبر سرے نزد و د حوض شمسی خوا
 کین دے۔ د خواجہ فخر الدین گنر حامن و و۔ چہ یہ دھوی کین دا مخلور
 حامن تے زیات مشہور شوی دی۔ (۱) شیخ حاجی چراغ ہند (مزار مظفر آباد)
 (۲) شیخ صدر عالم (مزار جونپور) (۳) شیخ بہاء الدین گنج د وامی (مزار
 کالپی) (۴) شیخ بدر الدین بدر عالم زاہدی۔

یہ دوی کین حضرت شیخ بدر عالم زاہدی پہ بہار او بنگال کین
 د دین اسلام تبلیغ او کر۔ او پیر لوی نوم یے پیدا کر۔ اولکہ چہ مخکن ذکر
 او شودے پہ گنر و القا بوسہ یاد پیری لکہ شیخ الاصفیاء۔ قطب بنگالہ
 محمد دوم۔ شاہ۔ پیر بدر الدین بدر عالم زاہدی پہ مشرقی پاکستان مغربی بنگال
 اراکان۔ برما کین پہ پیر بدر او بدر شاہ نوموئی یاد پیری۔ او د شمالی بہار
 پہ علاقہ کینے د جلوپیر پہ نامہ یاد پیری۔

حضرت پیر بدر عالم زاہدی پہ مسلمان کین پہ میر تقی میر کین پیدا
 شوے و۔ پہ ہفتہ زمانہ د دوی مشران دلتہ اوسیدل۔ بیاجہ حضرت
 خواجہ شہاب الدین حق گو شہید دہلی تہ لار۔ او ہلتہ اسٹوکن شو۔
 نو دے ہم ورسو و۔ او ہلتہ یے تعلیم او تربیت حاصل کر۔ د خپل والد
 ماجد خواجہ فخر الدین زاہدی نہ تے پہ سلسلہ زاہدیہ کین لاس نیوہ
 وکرا۔ پیر بدر عالم دہلی نہ روان شو۔ جون پور تہ لار۔ ہلتہ د دہ مشر
 ر و حضرت شیخ صدر عالم زاہدی اوسیدلو۔ خہ ور تے دھوی سرو
 تیرے کرے۔ او د ہفتہ حای نہ د مشرق پہ طرف روان شو۔ بہار شریف تہ
 لار۔ او ہلتہ د حضرت محمد الملک شیخ شرف الدین بہاری پہ خدمت
 کین حاضر شو۔ او دھوی پہ صحبت کین تے خہ مودہ تیرا کر۔ حضرت
 محمد الملک ورتہ او فرمائیل۔ چہ بنگال تہ لار شہ ہلتہ د دین

اسلام د تبلیغ ضرورت لایا تے دے۔ دے نہ روستو حضرت پیر بدر
عالم زاہدی د مختلفو مقاماتو د سیاحت نہ پس یہ سکنہ کسبن
مشرقی پاکستان تہ راور سیدہ اول سورنار کاؤن (پھلکے) تہ راغے۔
بیا چاہ کام تہ ئے تشریف راور لو۔

چاہ کام

حضرت پیر بدر عالم زاہدی چہ چاہ کام تہ تشریف راور لو۔ نو دغہ
ئے خپل مرکزی مقام اوگر خو نو اوپہ چار چا پیرہ علاقو کسبن د اسلام
تبلیغ شروع کر۔ پہ دغہ زمانہ پہ سونار کاؤن باند سلطان فخر الدین مبارک
شاہ حکمران وو۔ او ہغہ د دے معقدا او مرید وو۔ د ابن بطوطہ بیان
نہ معلومیری چہ د حضرت پیر بدر عالم زاہدی پہ سلطان مبارک شاہ
او د ہغہ پہ وزیرانو باندے دیر زیات اثر وو۔ او دغہ نامور سلطان ہم
دے پیر بدر عالم پہ ہدایت خپل جرنیل غازی قتل خان د چاہ کام
غزالہ لیو لے وو۔ او د علاقہ ئے فتح کرے وے۔ او د ہغے نہ روستو دوی خپلہ
پہ چاہ کام کسبن استو گنہ اختیار کرے وے۔ د واقعہ پہ سکنہ کسبن پیسہ
شوے دے۔ ابن بطوطہ دے نہ یو کال پس پہ سکنہ کسبن چہ چاہ
کام تہ راغے وو۔ نو حضرت پیر بدر عالم زاہدی دلتہ پہ چاہ کام کسبن وو۔
دے بندر کاہ ترقی کرے وے۔ چین۔ جاوا۔ سماٹرا تہ بہ دے حای نہ
جہان ونہ تلل۔ د حضرت پیر بدر عالم زاہدی سرچاہ پہ تبلیغی کم کسبن
کو موٹگر و حصہ اخیستے وے۔ پہ ہغوی کسبن د حضرت محسن المعروف پہ
حاجی خلیل نوم د یاد ولودے۔

پہ کومہ زمانہ کسبن چہ حضرت پیر بدر عالم زاہدی چاہ کام
تہ تشریف راورے وو۔ پہ ہغہ نیہ د علاقہ قبولہ حنک۔ ورانے ویاہ
کندے او شاہ وے۔ ہر طرف تہ وحشت او بربریت وو۔ د اسلام د تعلیمہ

خلق بے خبر ہو۔ دمقامی خلق دروایت مطابق داعلاقہ دَ پیر یانو۔ دیوانو
 اوبلا گانونہ دکہ ولا۔ یہ داسے حال کہنے دلتہ قیام کول او حنکلی حنارو
 تہ تعلیم اوتبلیغ کول خہ آسان کارندہ۔ لیکن خدای پاک چاہ پیر بدر عالم
 تہ کوم روحانی طاقت ور کرے۔ ہفتہ تہ داهر قہ آسان شول دَ چاہ
 گام پہ خلقو کبسن دَ پیر بدر عالم پاہ حقلہ دلچسپے قیصے مشہور دی۔
 ویلے شی چہ درے زمکے خلق باہ دَ پیر بدر عالم تشریف راوہ لونہ
 ورا ندے دَ پیر یانو۔ دیوانو۔ بنا پیر و او مکھ نوے قبا یلی خلقو دَ لاس نہ
 دیر تنگ وو۔ چاہ گام تہ چہ حضرت پیر بدر عالم راو رسیدہ۔ نو دیونغر
 پہ لمنہ باندے تہ چراغ رو بنانہ کر۔ دَ خان نہ تہ گیر چار پیرہ او کر بنے (حصہ)
 تاؤ کر۔ کسینا ستلو۔ دَ چراغ بلید لوسی سمدستی پیر یان دیوان تہول
 اوتبندیل۔ چہ کوم کوم حای تہ دَ چراغ رنہ رسیدلہ ہفتہ تولہ علاقہ
 محفوظہ شولہ۔ چونکہ ددے علاقے پہ مقامی زبہ باند چراغ تہ چہتی
 والی۔ پہ دغلہ مناسبت سرہ ددے حای نوم، چہتی گرام شو۔ او پہ کثرت
 استعمال سرہ چاہ گام او چہٹکاؤں شو۔ نن ورخے پہ چاہ گام کبسن قدم
 مبارک مسجد موسیٰ نزدے چہ کوم غردے۔ ہفتہ تہ چہتیر بھار والی۔ یعنی دَ
 چراغ غرور تہ والی۔ او کوم حای چہ دس کاری عدالتو آبادی ولہ۔ ہفتہ تہ
 پکاگی پھار والی۔ یعنی دَ پیر یانو غرور تہ والی۔ ویلے شی چہ ہم پہ دے حای کہنے
 حضرت بدر پیر چراغ رو بنانہ کرے وو۔

حضرت پیر بدر عالم پہ مشرقی پاکستان، چاہ گام کبسن خہ دَ پاسہ
 خلویسبت کالہ تیرو لونہ پس پہ ۸۲ سنہ کبسن دَ حضرت مخدوم الملک
 شیخ شرف الدین بھاری پہ بلنہ سرہ بھار شریف تہ راروان شو۔ ددوی
 در رسید لونہ مخکبسن دَ حضرت شیخ شرف الدین انتقال شوے وو۔ ددوی
 راغلہ او دَ ہفتی مزار مبارک لہ تہ غیر ورکے بخت ورسہ کسینا ست۔ دہفتہ

نہ پس د بہار شریف پہ قلعہ کبں ۛ ۛ ۛ ور ۛ قیام او فرما بلو۔ اوبیا
 سولا د پھہ "نومے مقام تہ لار۔ ہلتہ استوکن شو۔ د حضرت مخدوم
 الملک نہ روستو د بہار د علاقے د "شاہ ولایت" مرتبہ دوئی تہ ور کپے
 شوہ۔ پہ سنہ ۹۴۷ھ کبں تقریباً د خور نیے شلوکالو پہ عمر وفات شو۔
 د وفات مارہ تاریخ ۛ د دے جھلنہ راختری "بدر حق پیوست" ہم پہ
 دغہ "سولا د پھہ" نومے کلی کبں وفات شوے وو۔ آستانہ ۛ ہم د غلہ د۔
 د الویہ محلہ دہ۔ د شہنشاہ فیروز نر تغلق پہ حکم سرہ دلتا یوجماعت ہم
 جوہ شوے وو۔ د پیر بدر عالم زاہدی درگاہ او مزار پہ چھوٹی درگاہ
 یاد پیری۔ او د حضرت مخدوم الملک زیارت پہ "پری درگاہ" یاد پیری۔
 د دوار و ترمنیجہ تقریباً نیم میل فاصلہ دہ۔ پہ "چاہ کام" کبں پہ کوم
 حائی کبں چہ دوئی چلہ او کبیلے وہ۔ ہلتہ ۛ ہم یوم مصنوعی زیارت او قبر
 جوہ دے۔ خلق زیارت لہ ور ۛ۔ پہ مغزی بنگال کبں پہ مقام د کالنا (بروٹا)
 کبں ہم د دوئی چلہ خانہ موجودہ دہ۔

پہ بہار شریف کبں پہ "چھوٹی درگاہ" کبں چہ د پیر بدر
 کومہ آستانہ دہ۔ دھے احاطہ د پیرہ لویہ دہ۔ پہ ہھے کبں د وہ حلقے دی۔
 پہ اولیٰ حلقہ کبں د دوئی د حوی شاہ سلطان زاہدی مزار دے۔ پہ
 دویمہ حلقہ کبں پھیلہ د پیر بدر او د دوئی د دویمے بی بی حضرت بی بی
 نسیمی علیہا الرحمۃ زیارتونہ دی۔ د فیروز شاہ تغلق پہ زمانہ کبں چہ
 دلتہ کوم جماعت جوہ شوے وو۔ ہھے لہ اویس د عید گاہ شکل ور کپے شو
 دے۔ د حضرت پیر بدر عالم پہ آثار و کبں د چاہ کام چلہ خانہ لوی اہمیت
 لری ۛ ۛ خلق د ناوقفتیا پہ وجہ دغہ د دوئی اصلی مزار کتیری حالانکہ دغہ
 خیال غلط دے۔ دا چلہ خانہ د چاہ کام پہ بخشی بازار کبں دہ۔ عمارت
 ۛ شاندار او وسیع دہ۔ دتہ یکبں گنرے حلقے دی۔ پہ منیج کبں یوہ حلقہ

دہچہ دپاسہ پرے کنبہ جو رہے۔ یہ ہنخ کین یو اوجت مصنوعی قبو دے۔
 یہ ہنخ باند غلاف اوسپین خادر پر و تہ دے۔ لو بان۔ اگر بتیٰ اونورے
 خوشبوئے پکین لکید لے وی۔ دچات کام خلق ددے در کاہ سرہ دیزیات
 عقیدت لری۔ دلتہ دھرے طبقے اوہر مذہب خلق حاضریری۔ نذر
 او دخیر او برکت یہ خیال اگر بتیٰ چہ دلتہ بلے کری نو ہمدغہ شان بلہ
 کرے یے کورو نو او د وکانو تہ وری۔ اوکہ یہ لارہ کین مرہ شی۔ نو بدالی
 ٹم گنری۔ یہ چات کام۔ غریزہ علاقہ۔ اراکان۔ اکیاب او دبر ما یہ ساحلی
 علاقو کین کنڑ خایونہ۔ قدیم عمارتوہ۔ جماعتونہ پیر بدر تہ منسوب دی۔
 اوہنخ تہ بدر مکان۔ بدر کنواں۔ بدر کھالی وغیرہ وٹیلے شی۔ اوپہ کوم ^۴
 حای کین چہ ددوی چلہ خانہ دہ ہنخ تہ بدر پیتی روپ وٹیلے شی۔
واقعات دادی چہ حضرت پیر بدر عالم زاہدی د پاکستان مختلفو
 علاقو علاوہ یہ تری پورہ۔ اراکان۔ اکیاب او دبر مانہ پور تی علاقہ او دخلیج
 بنکال پہ مختلفو جزیر و کین د اسلام تبلیغ کرے وو۔ اوخہ دپاسہ
 خلویست کالہ زمانہ ٹم دلتہ تیرہ کرے وہ۔ ددوی کوم مبارک آثار چہ
 پہ دے علاقو کین ترین ورٹے پورے موجودی۔ دادغہ زمانے سوہ تعلق لری۔
 د مشرقی پاکستان او مغربی بنکال دعوامو پہ زپہ او دماغ باندے
 د پیر بدر زبردستہ غلبہ دہ۔ خصوصاً د ملاخانہ (مانڑکیانو) لکہ دغضر
 علیہ السلام پہ شان محافظ او دستگیر کزلے شی۔ د مشرقی پاکستان مانڑکیان
 چہ یہ طوفان کین گیرشی نو داسے چغے او باسی۔ اللہ نبی۔ پنج پیر بدر بدر
 دچات کام پہ علاقہ کین چہ مانڑکیان د خیلے کشتی یا جہاز لنگر پرانیزی
 نو د اللہ نبی د نوم اخیستلو نہر و ستوداسے نعرہ وھی۔ مدد بدر دچات
 کام دویژن پہ کو کین د کشتی کانو جنکو لو دیر رواج دے۔ پھاوانان چہ
 کشتی جنگوی یا بہ پر زولو ورتی نو ہم د پیر بدر نو یادوی۔ خدائی

بنہ پوہیری۔ دے پیر بدر پہ نوم کسب خومر لا تاثیر دے۔ چہ خومر لا صا
تیرے شے۔ او دھے باوجود تمام مخلوق پہ زہر نوکسب دے دوئی سر پہ
دریغہ عقیدت ہم ہخہ شان موجود دے۔ او پہ ہخہ کسب خہ کہ نہ راخی۔ دے
چاٹ کام نہ پہ ورا ندے دارا کان۔ اکیاب۔ برما او ملا یا پورے دے پیر بدر
نوم اچستے شی۔ دے چاٹ کام نہ علاوہ پہ سور ناگاؤں کسب ہم یو در کا
دے پانچ بدر پیر۔ پہ نوم یا دیری۔ چہ پہ ہخہ کسب دے دوئی دے مریدانوزارتونہ
دی۔ پہ بنگال کسب دے حضرت شاہ جلال تبریزی او حضرت پیر بدر عالم
زاہدی پہ شان مقبولیت نور و بزرگاتونہ نہ دے حاصل شے۔ پہ بہار کسب
ہم پیر بدر پہ لویو مشاٹھو کسب شمیر لے شی۔ او دے حضرت مخدوم الملک
شرف الدین نہ روے تو دے دوئی نوم راخی۔ او ہم پہ دغہ وجہ دے مخدوم ستانے نہ
لوی در کا والی۔ او دے ستانے تہ ور کوئے در کا والی۔ حضرت پیر بدر
پہ سینہ باندے چہ کوم وینتہ وو۔ ہخہ دے تہ اور تاؤ شوی وو۔ چہ دے
کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نقش بہ معلومید لا۔ دے دوئی بے
شمیر خلیفہ کان وو۔ پہ بہار او بنگال کسب زاہدیہ سلسلہ دے دوئی نہ
خورہ شے دے۔ دے سلسلہ دے مشہور پیر طریقت حضرت خواجہ ابو
اسحاق شہر یار کا ذرونی پہ واسطہ سر سید الطائفہ خواجہ جنید
بغدادی تہ رسیری۔ پہ برصغیر پاک او ہند کسب دے سلسلہ دے پیر بدر عالم
زاہدی مشرنیکہ حضرت خواجہ شہاب الدین کبیر امام
زاہدی راٹجہ کرے ولے۔ او لکھ چہ مخکسب ذکر او شو۔ پہ بنگال او
بہار کسب ورلہ دوئی فروغ ور کرے وو۔

لکھ چہ مخکسب ذکر شوی دے سلطان مبارک شاہ او
دے وزیران امیران دے مریدان وو۔ دغہ شان پہ حسین شاہی
بادشاہان کسب سلطان محمود ثالث یے دے مورہ خلوصہ عقیدہ مند وو۔

چہ ددوئی د نوم سرہ خپل نوم اولقب ئے عبد البدر ایسے وو۔ اوپہ
خپلہ خطبہ اوسکھ کنبں بہ ئے ہم دغہ "عبد البدر" نوم استعما لولو۔
د حضرت پیر بدر عالم زاہدی "دوہ بیسیا ئے وے۔ یولاد
سلطان فیروز شاہ تغلق لور وے۔ دھنے نہ ئے مخلور حامن وو۔
مخدوم شہاب الدین پیر قتال"۔ مخدوم پیر شاہ ابوسعید"۔ حضرت
شیخ جنید"۔ مخدوم تیز طبع۔ دویمہ بی بی ئے دمہاراجہ پرتھوی راج
د خاندان خٹے وے۔ ددے نہ ئے یوحوئی مخدوم شاہ سلطان اویوہ لور
بی بی ابدال پیدا شوی وو۔ نسلی اور روحانی سلسلہ ئے د پیر قتال۔
مخدوم شاہ سلطان"۔ شاہ ابوسعید" او مخدوم بی بی ابدال نہ قائمہ
شوے وے۔ د بنگال او بھارپہ مختلفو مقاماتو کنبں ئے تراوسہ پورے
فیض جاری دے۔ ددہ نہ روستو شاہ سلطان ددہ گدی نشین
وو۔ ہفہ ہم پہ خپلہ زمانہ کنبں مشہور شیخ وو۔ او د بھارپہ لویو
بزرگانو کنبں شمیر لے شی۔ د خپل والد ماجد سرہ نزد دے پہ یوحان
لہ چار دیواری کنبں ئے مزار دے۔ د شاہ ابوسعید مزار پہ چھوٹی
درگاہ کنبں د جماعت خواسر دے۔ د حضرت تیز طبع قبر د خپل والد
ماجد "پیر بدر عالم" د مزار سرہ دے۔ او د حضرت مخدوم شہاب الدین
قتال زیارت پہ سارن کنبں د قتال پورخو کئی سرہ دے۔ د حضرت شیخ
جنید مزار د بھار شریف د قلعہ سرہ دے۔ او د حضرت مخدومہ
بی بی ابدال زیارت پہ محلہ "دیوی سرا ئی" کنبں دے۔ حضرت مخدومہ
بی بی ابدال د بھارپہ خاورہ مشہورہ بزرگہ تیرہ شوے دے۔ رحمۃ اللہ علیہم

د پیر بدر زاہدی ہمعصر بزرگان

پہ کومہ نیتہ چہ حضرت پیر بدر عالم زاہدی پہ مشرقی پاکستان
کنبں اوسیدہ۔ پہ ہفہ زمانہ ددوئی چہ کوم ہمعصر اولیاء اللہ وو۔

پہ ہفوی کبن ددے خوبزرگانو نو مونہ د یاد و لودی۔ حضرت عثمان
 اخی سراج۔ حضرت راجا بیابان۔ حضرت مولانا سراج الدین عطا۔
 حضرت شاہ جلال الدین تبریزی۔ خواجہ نصیر الدین چراغ
 (دہلی) خواجہ احمد سیستانی (بہار) مخدوم الملک شیخ شرف الدین۔
 مخدوم احمد چرم پوش (بہار) مخدوم شاہ شعیب (شیخ پورامونگیر)
 شیخ علاء الحق (مغربی بنگال پنڈوہ) مخدوم سید جلال الدین
 حسین مخدوم جہانیاں جہان گشت (اوج بہاولپور) حاجی چراغ
 ہند (ظفر آباد) شیخ صدر عالم زاہدی (جوینور) شیخ بہاء الدین
 گنج دوا می (کالی) سید محمود کیسودراز (گلبرگہ۔ دکن) حضرت
 خواجہ بہاء الدین تمسبند (بخارا) خواجہ سید اشرف جہانگیر
 (سمنانی) خواجہ حافظ شیرازی۔ (شیراز) حضرت جلال الدین
 کبیر اولیاء پائی پتی۔ اولکہ چہ مخکبن ذکر او شو مشہور سیاح ابن
 بطوطہ ہم پہ دغہ زمانہ ددے ملک سیاحت کولو۔

مختصر داچہ پیر بدر عالم زاہدی یو باکمالہ عالم۔ باکمالہ
 مبلغ۔ پر جوش مصلح۔ باشیعتہ صاحب طریقت۔ برگزیدہ صوفی
 وو۔ او بول عمری پہ رشد او ہدایت کبن تیر کرے وو۔ حضرت
 سیدنا غوث الاعظم شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ نہ
 روحانی فیض ورتہ حاصل وو۔ او د مشرقی پاکستان او خواو
 شاہولو علاقو زمکہ تراوسہ ددوئی پہ انوار ورو بنانہ دہ۔

— علیہ الرحمة والغفران —

حضرت شیخ قاضی سراج الدین صدیقی حملة عليه السلام

سنہ ۸۰۰ھ

(مشرقی پاکستان)

د مشرقی پاکستان د الیاس شاہی خاندان دریم نامور حکمران حضرت سلطان غیاث الدین اعظم شاہ ابن سلطان سکندر شاہ ابن سلطان حاجی الیاس شاہ وو۔

حضرت سلطان غیاث الدین اعظم شاہ په ۸۰۳ سنه مطابق ۳۹۰ لکه کښ باد شاہ شوے او په ۸۲۳ سنه مطابق ۴۱۱ لکه کښ وفات شوے وو۔ د دلا په زمانه کښه چه د سابق بنگال په وطن کښ کوم نامور بزرگان او عالمان موجود دی، په هغوی کښ حضرت شیخ قاضی سراج الدین صدیقی او حضرت نور قطب عالم علیه السلام د نومونه زیات مشهور دی، لکه چه مخکښ د شاه جلال الدین تبریزی په بحث کښ ورته اشاره شوے ده. حضرت سلطان غیاث الدین اعظم شاه د باد شاهي نه علاوه دخپل وخت یو دینی عالم، زاهد، عابد او بزرگ انسان هم وو. (حضرت شیخ نور قطب عالم تذکره به راشی)

حضرت قاضی شیخ سراج الدین په قام قریش وو. او حضرت خلیفه اول سیدنا ابوبکر رضی الله عنه په اول د کښ وو. د دوی د خاندان مشرد سلطان اختیار الدین بختیار خلجی سره په ۸۰۴ لکه کښ بنگال ته راغلی وو. او د دلا د زمانه پور په تیر و شو و دوه سو و کلونو کښه د بنگال په زمکه د اسلام دخوړه ولو په سلسله کښ یه ډیر لوک خدمات کړی وو۔

حضرت شیخ المشائخ قاضی حمید الدین ناگوارکھان صاحب دینی

دے حضرت قاضی سراج الدین صدیقی پہ خاندان کبیر ددہ
نصیبہ مخکبیر زمانہ کبیر اود ددہ نہ پہر وستو زمانہ کبیر پہر لوی
مشاہیر بزرگان تیر شوی دی۔ چنانچہ ددہ خاندان پہ مشاہیر
کبیر حضرت مولانا شیخ المشائخ خواجہ قاضی حمید الدین ناگوری مدنی
الملقب پہ خواجہ گنج نشین علیہ الرحمة (متوفی ۱۰۷۷ھ) نوم د یادولو
دے۔ چہ د حضرت خواجہ خواجگان حضرت محین الدین حسن
چشتی اجمیری علیہ الرحمة مشہور اونا مورخینفہ وو۔ اود دوی پہ
برکت د سلسلہ عالیہ چشتیہ فیوضات پہ جنوبی ہند اوسابق
بنکال کبیر خوارہ شوی دی۔ او بے شمیر کافران اومشکان ددوی
پہ تبلیغ اورشد اوہدایت پہ برکت پہ اسلام مشرق شوکی علیہم الرحمۃ
دغہ شان پلے کورنی کبیر چہ وستو کوم مشاہیر بزرگان
تیر شوی دی۔ پہ ہغوی کبیر د حضرت مولانا حمید الدین دانشمند منگل
کوٹی نوم د یادولو دے۔ چہ وستو بہ د ہغوی حالات خان لہ جدا
پہ تفصیل سر بیان کر لے مٹی۔

حضرت شیخ سراج الدین صلیقی د حضرت سلطان غیاث
الدین اعظم شاہ د سلطنت (گورہ لکھنوی) قاضی القضاۃ و د دغ
نہ علاوہ دوی د واپا یعنی شیخ سراج الدین اوس سلطان غیاث الدین
دیو استاذ شاگردان ہم و و اور سربراہ دیوبند طریقت حضرت
مولانا شیخ مظفر بخاری مریدان ہم و و دلتہ د سلطان غیاث الدین
اودہ د قاضی حضرت سراج الدین صلیقی تو کہ واقعہ درج کو کوشی
چہ دہق نہ د د واپا و ہم عصر و ہمدرس او ہم مشرب مشاہیر و

پاکیزہ اسلامی ژوند باندے دیرہ بنکے رنر پریوٹی۔ اوور سرہ خمونہ
 دپارہ د اوچت اسلامی کرداریو بہترین مثال کر حید لے شی۔ ددے
 دوار و مشاہیر و ددے واقعہ نہ کہ یو خوانہ د دوئی اوچت اسلامی
 کردار واضحہ کیبری۔ نوور سرہ مونہ تہ د نتیجہ ہم پہ لاس رٹی
 چہ پہ حقیقت کبن ہم دا ہغہ عظیم الشان اسلامی
 ”روحانی تہرون“

دے۔ چہ دیو ملک حکمران بادشاہ اوقاضی دوارہ پہ یوصف کبن اودے
 ولے شی۔ اودے عدالت او بے نظیر شریعت پروری او ایمان داری تو زین
 مثال دنیا تہ و پراندے کوٹ لے شی۔

خبرہ داسے وچہ یوہ و رُح سلطان غیاث الدین پہ ”غشی
 لینا“ باندے نسبہ ویشتلہ۔ چہ پہ ہغے کبن د سلطان دیو غشی پہ
 گذارد یوے گنہ زانہ خوئی او لکید۔ او مر شو۔ ہغہ بودی فریاد کا لہ۔
 حضرت قاضی سراج الدین پہ عدالت کبن تے پہ سلطان خلاف دعوہ
 او کر لہ۔ قاضی خیل چا پر اسی اولیہ۔ اود وخت بادشاہ سلطان غیاث
 الدین تے پہ طور د ملزم خیل عدالت تہ راوغو بنبت۔ بادشاہ چہ قاضی
 مخ تہ راغے۔ نو قاضی ورتہ حکم او کر۔ چہ لکہ د نور و ملزما نو پستار
 سم پہ قطار کبن اودریہ۔ خیر مقدمہ پیش شوہ۔ اوفیصلہ ہم
 اوشوہ۔ چونکہ ہغہ ہلک د بادشاہ نہ پہ غلطی کر لکید لے و۔ او پہ
 قتل عمد کبن نہ راتہ۔ نو بودی پہ خیلہ خوبنہ اور ضا باند معاف کر۔
 اود دوار و ترمجہ صلحہ اوشوہ۔ لیکن چہ خہ وخت بادشاہ د قاضی
 صاحب عدالت نہ وتلو۔ نو قاضی صاحب تہ تے او وئے۔ چہ قاضی
 صاحب رُستانہ دیر زیات خوشحالیم۔ چہ تا د اسلام د وئی
 پیڑی د قاضیا نو د عدالت یاد راتازہ کر۔ او بیائے حکم او کر چہ

یہ دے باندے قاضی صاحب تہ پیرانعام او اکرام ورکھے شی۔ دے
 نہ پس یے بیا قاضی صاحب تہ مخ را و کر خولو۔ او ورتے او وے چہ
 بالفرض کہ تاپدے موقع باندے عمالحاظ کرے وے۔ او حما د باد شاہی
 خاطر دے کرے وے۔ او دے عاجزے بوچی سرادے خہ زیائے کرے
 وے۔ نو قسم یہ خدائی چہ پدے تورا باندے م ستاسی پڑیکولو۔

مگر تاسو خبری چہ حضرت قاضی سراج الدین خہ جواب

ورکے۔ ؟

حضرت قاضی سراج الدین سلطان دد غہ خبرے پے اورید لو باندے
 دخیل فریش یو کوپ را و پلا ولو۔ دھنے نہ یے یو کہ مضبوطہ دُرہ را او کبلہ
 او ورتے وے وے۔ چہ اے غیاث الدین واورے۔ (ماستار اتونہ بکنے
 دا انتظام کرے وے۔ چہ کہ تہ دلتہ د حاضرید لو نہ پس دد غہ عاجزے
 بوچی سرایو خای اونہ درید لے۔ یادے نورخہ معتبری او د باد شاہی
 رعب داب سبکارا کرے وے۔ نو دا دُرہ لے درلہ ایسے وے۔ چہ پدے بہ
 م پدے وھلو وھلو ستا پو تکے بل مخ آرو لے وے۔

حضرت سلطان غیاث الدین اعظم شالہ او حضرت قاضی

سراج الدین صدیقی دوار و د طریق سلسلہ پدے یو خو واسطو سرے
 حضرت قاضی حمید الدین کبج نشین صوفی ناگوری علیہ الرحمة
 تہ رسیری۔ اولکہ چہ بکنیں ذکر او شو۔ مشہور روحانی رہنما حضرت
 نور قطب عالم د پندوہ ہم ددوئی ہمعصر۔ ہم مشرب او ہمدرس وے۔ دے
 بہ علاوہ ددوئی پدے ہمعصر وے بزرگالو کین د حضرت شیخ احمد عبد الحق
 نوشہرہ رودلوی علیہ الرحمة او د حضرت شیخ احمد مجد شیبانی نومونہ
 دیاد ولودی۔

حضرت سلطان غیاث الدین اعظم شالہ پدے خصوصیت سرے د حضرت

شیخ احمد مجد شیبائیؒ دے پیر طریقت حضرت خواجہ حسین ناگوریؒ سے
زیات عقیدت لرلو۔ سلطان بہ داکو شش کو لوچہ حضرت خواجہ حسین
دے دوی د لاس نہ خہ نذر قبول کری۔ لیکن ہنوی کہ ہمیشہ انکار کو لو۔ لیکن
آخری دے سلطان غیاث الدین اعظم شاہ در خواست قبول کر۔ او سلطان
چاہ پہ نذر کئے ہر خومرہ روپی پیش کرے حضرت خواجہ حسینؒ ہذہ
رقم باندے د حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غریب نواز علیہ الرحمة
او حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری علیہ الرحمة مزار ونہ مبارک جو رہ
کرل۔ او ہذہ رقم ہے پہ دے مبارک کار کیں صرف کر۔ حضرت عبدالحق محدث
دہلوی پچیل کتاب اخبار الاخبار کیں لیکھی:-

پہ ہفہ زمانہ کیں چاہ اجیر شریف واران شوے وو۔ او خواشا
علاقہ ہے داسے خنکل شوے وہ سچہ زمیری بہ پکیں کر حیدل پہ دغہ زمانہ
کیں د حضرت خواجہ غریب نواز پہ قبر شریف باندے خہ آبادی نہ وہ۔
اولنے سرے چلچہ دغہ روضہ مبارکہ باندے ہے آبادی جو رہ کرہ
عمارے ساز کر و۔ ہفہ حضرت خواجہ حسین ناگوریؒ وو۔ اولکہ
چہ مخکیں ذکر او شود دے مبارک تعمیر تول اخراجات د سلطان
غیاث الدین اعظم شاہ پر خلوصہ نیاز وو۔ او داخومرہ لوئی سعادت
دے چہ ددے مسلمان بادشاہ نصیب شوے دے۔ علیہ الرحمة والفقرا۔
د مشرقی پاکستان پہ مشاہیر و اوچوانو بزرگان کیں ددے عادل
سلطان او انصاف پر و رقاضی دوار و نومونہ دیر ممتاز دی۔ او چو نرہ
د مشاہیر و حکمرانا نو ہم دغہ بے نظیر عادل دے۔ او چو نرہ د دینی عالمانو
دغہ بے مثلہ انصاف دے۔ او ہم دا ہفہ مضبوط اسلامی روحانی
تپرون دے۔ چہ نن ورے ددے پہ برکت اوقوت اوطاقت د
مغربی او مشرقی پاکستان مسلمانانے نور ونرہ یوتن جو رہ کرل۔

حضرت نور قطب عالم علیہ الرحمۃ

(س۸۱۸ھ)

حضرت شیخ، نور قطب عالم د حضرت شیخ علاء الحق فرزند انجمن و و۔ او د حضرت پیر بدر عالم زاہدی خوریٹے و و۔ یہ سترہ کنبہ د خیل والد ماجد د وفات نہر و ستود حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت پہ واسطہ د خیل پلار پہ کدئی باندے ناست و و۔ اور وستوبہ عوامو کنبہ د مقبولیت او شہرت پہ لحاظ سر لا د خیل والد ماجد نہ نے ہم لویہ مرتبہ موندلے و لا۔ حقیقت دا چہ پہ مشرقی پاکستان کنبہ حضرت مخدوم شاہ جلال الدین تبریزی او پیر بدر عالم زاہدی نہر وستو عظیم ترین شہرت او مقبولیت ہم دوی تہ حاصل شوے و و۔

حضرت نور قطب عالم پہ سلسلہ چشتیہ کنبہ د خیل والد ماجد شیخ علاء الحق مرید و و۔ او پہ سلسلہ سہروردیہ کنبہ د حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت مرید و و۔ د سابق صوبہ سرحد د نامور بزرگ حضرت شہنشاہ خراسان پیر بابا سہروردیہ سلسلہ ہم د دہا پہ واسطہ سر لا حضرت مخدوم جہانیاں تہر سیری۔ لکہ چہ مخکن د قاضی سراج الدین صہبانی پہ تذکرہ کنبہ ورتہ اشارہ شوے دہا۔ حضرت نور قطب عالم او حضرت قاضی سراج الدین صہبانی د واپار د حضرت مولانا مظفر بلخی شاگردان و و۔ او د دینی علوم و درس نے دھنوی حاصل کرے و و۔ د حضرت نور قطب عالم د ہولونہ لویہ کارنامہ ہذا کچلے شی چہ دوی دراجہ کنس پہ زمانہ کنبہ پہ سیاسی معاملہ لاق کنبہ دخل ور کرے۔ او د بنگال مسلمانان نے د ظلم نہ خلاص کرلے۔ دا واقعہ دا سے بیانولے شی چہ ہر کلا د مملکت بنگالہ د سلطان

شہاب الدین بایزید خان افغان نہ روستو د مسلمانانوپہ قوت اوطاقت کینے
ضعف راغے۔ او د بتهوریا راجہ کنس زبردست طاقت او اثر پیدا کر۔ نو د
ہندو راجہ دومرا جبر او تشدد شروع کر۔ چہ مسلمانان عالمان او
مشائخ بہ تہ پہ زور دربار تہ غوینتل۔ او هغوی تہ بہ تہ حکم کو لمحہ
راجہ تہ سجدہ او کری۔ چہ هغوی بہ انکار کو لونو سختہ سختہ سزا گانے بہ
تہ ورکولے۔ او د هغوی مال او جائیداد بہ تہ ضبط کوئل۔ بے شہیرا ممتاز
عالمان او مشائخ بہ تہ ہم قتل کرل۔ چہ پہ هغے کین د حضرت نور قطب
عالم کشران حامن شیخ انور او شیخ بدرالاسلام او د حضرت مخدوم
حسین دھکر پوش دودہ حامن ہم شامل وو۔ د راجہ کنس د جبر او
تشدد نہ خلقولہ د نجات ورکولود پارہ حضرت نور قطب عالم د جون
پور سلطان ابراہیم شاہ شرقی تہ بلنہ ورکریہ بل خواتہ حضرت مخدوم
سید اشرف جہانگیر سمنانی چہ د حضرت نور قطب عالم د والد ماجد
مرید وو۔ ہذا ہم ابراہیم شاہ شرقی تہ یومکتوب ولیرہ۔ چہ دغہ مکتوب
لوئی تاریخی اہمیت لری۔ او محکمن د هغے موبن۔ مختصر شان اقتباس درج
کرے ہم دے۔ چنانچہ د دے دواہو بزرگانوپہ یاداشت حضرت ابراہیم
شاہ شرقی لسنکر کشی او کچہ راور سیدہ۔ بیا د راجہ کنس دومرہ زور چڑ
وو۔ چہ د مجاہدین اسلام مقابلہ تہ کرے وے۔ ورغے د حضرت نور قطب
عالم پہ پسو کین تہ سرکینود چہ ہج م کری۔ آخر پدے صلح او شولہ چہ راجہ
کنس بادشاہی خیل حوی جیتو تہ پرلینودلہ۔ دستبرد اراشو۔ او جیتو
اولکیدہ چہ پہ تخت کینیناستہ نو د حضرت نور قطب عالم پہ لاسونو مبارکو
تہ ایمان قبول کر۔ مسلمان شو۔ دا واقعہ پہ ساک ۸۱۰ھ کینے پینہ متوے دہ۔
ہرکلہ چہ ابراہیم شاہ شرقی سرہ د لسنکر نہ واپس شو۔ نوراجہ
کنس اولکیدہ د خیل حوی جیتو نہ تہ بیا حکومت قبضہ کر۔ او د پخوانہ

یہ ہم زیات ظلمونہ شروع کرل۔ پدمے دوران کبیں پہ ستمہ مطابق ستمہ
کبیں حضرت نور قطب عالم پہ حق ورسیدہ اوراجہ کبیں تہ دظلم کولود
پارہ نورہ ہم لارخوشے شولہ۔ (نورجست بہ روستوراشی)۔

دحضرت نور قطب عالم علائی مریدان او خلیفہ کان ہندوستان
پہ مختلف مقاماتو کبیں خوارہ وو۔ چاہیہ ہغوی کبیں دحضرت حسام الدین
مانک پوری او مخدوم فرید طویلہ بخشش نومونہ دیاد ولودی۔ داداوارہ
ددلا دترو رٹامن ہم وو۔ زیارتونہ دے دبہار شریفہ دچاند پور نومہ مقام
پہ مقبرہ کبیں دی۔ دحضرت شیخ سعادت مزار ہم پدمہ محلہ کبیں دے۔

دحضرت شیخ نور قطب عالم ددولا ٹامنو نومونہ پہ تذکر وکبیں راغلی
دی۔ یوشیخ رفقہ الدین اودویم شیخ انور علیہم الرحمة دحضرت شیخ رفقہ الدین
دحوی نوم شیخ زاہد ووچہ مخکبیں پچیلہ زمانہ کبیں لوی ولی دحدای تیرشوع
دمے۔ دحضرت شیخ نور قطب عالم مزار مبارک دخیل والدماجد شیخ علاء
الحق خواسورہ پہ پنہولا (مغزی بنگال) کبیں دے۔ اوپہ چھوٹی درکامشہور
دمے۔ وجہ دے دادلا چہ دبنگال پہ خاورہ دحضرت شاہ جلال تبریزی کچلہ
خانہ پہ "بڑی درگاہ" نامہ یادبری۔ علیہم الرحمة والعزیز۔

حضرت پیر قتال زاہدی۔

دحضرت پیر قتال اصالی نوم شیخ شہاب الدین زاہدی دے۔ او دحضرت
پیر بدر عالم زاہدی مشرحوئی وو۔ دراجہ کبیں پہ خلاف دجہاد کولو
پہ وجہ دپیر قتال پہ لقب سرہ مشہور شوع وو۔ دراجہ کبیں ظلمونو
نہ خلقولہ پہ نجات ورکولو کبیں دحضرت نور قطب عالم نہ روستو دوی
نوم دیاد ولودے۔ ویلی شہیچہ ہرکلہ دراجہ کبیں دظلم اوستہ دسلسلہ
دحدنہ واوختہ۔ نو مجبوراً مسلمانانو دحضرت پیر قتال پہ فتویٰ باندے
ددغہ ظالم او مشرک راجہ پہ خلاف دجہاد اعلان او کپرو پہ مرآۃ الکونین

نومے کتاب کیں روایت دے چہ حضرت پیر قتال ہم سرہ د خیلو مریدانو
 اومعتقدانو د راجہ کنس د مظالمو سنکار شروع وو۔ دا واقعہ داسے ولا چہ
 د راجہ کنس سرہ یو خود بنہ نسل اوزیرے چیلی وو۔ یوہ ورخ دھنہ پہ
 خیلو درباریانو کیں کوم یو درباری یو چیلے حلال کرے وو۔ اودھنے الزام ئے د
 حضرت پیر قتال پہ مریدانو او لگاؤ۔ پہ ہنے باندے راجہ کنس او لگیدہ
 پیر قتال ئے دبارتہ راوغوبستہ۔ دباؤنہ ئے پرے اوکرلے اودوئی دمریدانو
 سرہ ئے ہم سپورے ستغے اوکرلے۔ پیر قتال د چیلی حلالونکی تہ بد د عا
 اوکرلے۔ ہم پہ دغہ شپہ دھنہ پہ لگیلا کیں سخت درد ولا پرشو اوداسے ویر
 چہ رائے د خیل جرم اقرار ئے اوکر۔ اود پیر قتال نہ ئے معافی اوغوبستہ۔ د
 دے یو واقعہ نہ اندازہ لگید لے شی۔ چہ د راجہ کنس سلوک د عامو
 مسلمانو سرہ خاصچہ د یو یو یو یو بز رکا نو سرہ ہم داسے دے عزتی وو۔

ہرکله چہ د راجہ کنس ظلمونہ استماتہ اورسیدل او حضرت
 پیر قتال دھنہ پہ خلاف د جہاد اعلان اوکر۔ نو د راجہ یو دولا خیلوان
 چہ ہنہ د پیر قتال پہ لاس مسلمانان شوی وو۔ د راجہ پہ محل ورنوئل
 راجہ کنس ئے قتل کر۔ اودوبارے ئے د راجہ کنس ہنہ خوئی چہ جیتونوم
 نوم ئے وو۔ اود حضرت نور قطب عالم پہ لاس مسلمان شروع وو۔ او یو
 حل پہ تخت ہم ناست وو۔ دوبارہ د بنگال بادشاہ شو۔ سلطان جلال
 الدین لقب ئے خان لہ کیسبندہ اود ۸۱۸ھ نہ ترسہ ۸۳۳ھ پورے پہ دغہ
 ملک حکمران وو۔ لکھ چہ مخکین ذکر شروع دے۔ د حضرت پیر قتال
 مزار پہ صویہ بہار ضلع سارن موضع قتال پور کیں دے۔ د دوئی پہ
 مریدانو او خلیفہ کافو کینہ د دوئی د خیل خوئی سید رکن الدین زاہد
 او خوریئ سید محمود زاہدکی نومونہ دیاد ولودی۔

— علیہم الرحمۃ والصغفران —

حضرت سید محمد کیسودراز علیہ الرحمہ

حضرت سید محمد کیسودراز پہ نوم سرے دوا مشہور بزرگان تیر
شوییدی۔ چہ یوپہ مغربی پاکستان اوبل پہ بہارت کین دے۔ ددوار و نوم
محمد دے۔ اودوارہ حسینی سیدان دی۔ اوددوار و یولقب دے کیسودراز
پہلے وجہ ددوی دوار و حالات سرے کپوہ شوییدی۔ اودیوہ حالاً توسبت
بل تہ کوئلے شی۔ حالانکہ ددوار و دزمانے ترمیخہ خاور سوکالہ فرق دے۔

۱۔ اپہ دوی کین یوسید محمد کیسودراز ہخہ دے چہ پہلے بخجی لحاظ سرے
دسینہ دزمانے بزرگ دے۔ اوسلسلہ د نسب ٹے پہ دیار نسہ پیری
کین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تہر سیری۔ اود دوی ذکر پہ تولو تارخی
کتا بون کین موجود دے۔ لیکن دبر صغیر پاک اوهند پہ بزرگان کین ذکر ندے
راغے۔ مزار مبارک ٹے پہ کویہ سلیمان کین دے۔ اوددہ پہ اولاد کین پہ حضرت
سرے ددہ دیو خوی مشوانی اولاد سادات مشوانی د لکھونوپہ تعالٰی د کین د مغربی
پاکستان پہ کویہ اوقات د ویرن۔ سندھ۔ پنجاب۔ پینور او پیرے د ویرنوں۔
قبائلی علاقوا و افغانستان اوبہارت خوارا دی۔

۲۔ دویم سید محمد کیسودراز ہخہ دے۔ چہ دس ۸۲۵ھ دزمانے دے۔
اوسلسلہ د نسب ٹے پہ پنچویشتم پشت کین حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم تہر سیری۔ اود دوی ذکر دبر صغیر پاک اوهند د بزرگانوپہ تولو
تہ ذکر و کین موجود دے۔ مزار مبارک ٹے پہ کلبرگہ دکن کین دے۔ ددہ فقط
دوہ حامن وو۔ سید محمد اکبر حسینی اوسید محمد اصغر حسینی چہ اولاد ٹے
پہ دکن۔ بہار او بنگال کین دے۔

ہر کلہ چہ ددے دوار و بزرگانولومونہ۔ القاب۔ قومیت ہر چہ یو
شان دی۔ پہ دے وجہ بعض خلق پہ اشتباہ کین پریوتلی دی۔ داولنی سید

سید محمد کیسودراز د اولاد خصوصاً سادات مشوائی شجرہ د نسب د دے درختہ
دویم سید محمد کیسودراز سرلا ترے دے۔ پہ دے وجہ د مناسب معلومیری
چہ دلتہ اول د سید محمد کیسودراز ثانی متوفی ۱۳۵۸ھ تذکرہ پہ اختصار
سرلا او بیاد سید محمد کیسودراز اول متوفی سن ۳۸۸ھ لبرہ پہ تفصیل سرلا
درج کرے شی۔ د بارہ دے چہ فائدہ لایے علامہ شی۔

سید محمد کیسودراز ثانی

د حضرت سید کیسودراز ثانی اصلی نوم محمد دے۔ ابو الفتح لے کیت دے۔
او عام طور پہ خواجہ بندہ نوار کیسودراز سرلا مشہور دے۔ پہ لازمی کو کتابوں
کبن د دوئی حالات پہ تفصیل سرلا بیان شوی دی۔

(۱) د سلسلہ عالیہ چشتیہ د بزرگانہ اولے تذکرے (۲) تذکرہ اولیائے
دکن تالیف د عبدالجبار (۳) بزم صوفیہ (۴) انوار صوفیہ (۵) اخبار الاحیاء
(۶) مکتوبات د سید اشرف جہانگیر سمنانی (۷) بیاض د ابو القاسم نصیر الدین۔
(۸) خزینۃ الاصفیاء (۹) سیر محمدی (د کتاب د دوئی خصوصاً سوانح عمری د)
(۱۰) معراج العاشقین (د کتاب د دے خپل تالیف دے) پہ دے کتاب کبن د سیر
محمدی د بیان مطابق د دوئی شجرہ د نسب د اسے دے۔

محمد بن یوسف بن علی بن محمد بن محمد بن یوسف بن حسن
بن محمد بن علی بن حمزہ بن داؤد بن زید بن ابوالحسن جیندہ
بن حسین بن ابی عبد اللہ بن محمد بن عمر بن یحییٰ بن حسین
بن زید المظلوم بن علی اصغر بن امام زین العابدین علی بن امام
حسین بن علی ابن ابی طالب وفاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم۔

د سید محمد کیسودراز مورث اعلیٰ دھرات نہ دہلی تہ تشریف راوے
وہ۔ او د دے د والد ماجد سید یوسف پہ سید راجا باندے مشہور و۔ د

دسلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء سرکے عقیقات لرلو۔ دمور
 د طرف نہ نیکہ تے ہم د خواجہ صاحب مرید و و۔ سید محمد کیسود راز پہ
 ۷۲۱ھ کبے پہ دھلی کبے پیدا شو۔ بیا د سلطان محمد تغلق پہ زمانہ
 کبے چہ د دہلا ر د دھلی نہ دیو کیر تہ پہ کلا لار۔ نو پہ ہفتہ نیٹہ
 سید محمد کیسود راز د درے خلور کالوپہ عمرو و۔ پہ دیو کیر کبے شیخ بابو
 نو پہ یو بزرگ و و۔ د حضرت کیسود راز والد ماجد بہ د دوی پہ صحبت
 کبے کینا ستہ۔ پدے وجہ بہ ہم د خپل پلار سرکے دھغوی مجلس حاضر پہ
 چنانچہ د دغہ دینی صحبت پہ دوی باندے ہم نیک اثر او شو او پہ ور کو تی
 والی کبے د دین سرکے شوق پیدا شو۔ بیا چہ د دہلا عمر لٹ کالہ تہ
 اور سیدہ۔ والد ماجد پہ دولت آباد کبے وفات شو۔ او ہم ہلتہ تے مزار
 جو پ شوجہ نن ور تے ہم مرجع د خاص او عام دے۔ دھغ نہر وستود دمور
 د طرف نہ نیکہ بہ تے تربیت کو لو۔ او پہ دغہ منع کبے د مختلفوا ستا د انونہ
 تے تعلیم حاصل کرو۔ د تعلیم پہ دوران کبے د خواجگان جشت سرکے محبت
 پیدا شو۔ اودائے آرزو لا چہ د حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دھلوی
 سرکے ملاقات او شولے۔ خہ مودہ پس چہ د دوی ماجدہ والدہ دھلی تہ
 اودا آباد نہ را غللہ نو دے ہم د خپل والد سرکے دھلی تہ رائے۔ پہ
 دھلی کبے بہ تے د جمعہ نو نچ د سلطان قطب الدین ایبک پہ جامع مسجد
 کبے ادا کو لو۔ د غلتہ تے د حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دھلوی
 سرکے لیدل او شول۔ او د پنچلسو کالوپہ عمر کبے پہ ۱۶ رجب ۷۳۶ھ کبے تے
 دھغوی تہ پہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کبے لاس نیوے او کرے۔ او پورے یو وشت
 کالہ تے د خپل پیر پہ خدمت کبے تیر کرل۔ او بیا چہ پہ ۷۳۸ھ کبے حضرت
 نصیر الدین چراغ دھلوی وفات شو۔ نو دے دھغوی پہ حائی کبے گدی
 نشین شو۔ او پہ دھلی کبے تے قیام او فرمایہ۔

د تذکرہ اولیاء دکن دروایت مطابق سلطان فیروز شاہ جھنی بہ زمانہ
کین پہ ۸۱۵ھ مکنی ۷ دہلی نہ کلبر کہ دکن تہ تشریف یو پلو۔ او پہ
۸۲۵ھ مکنی ۷ ہلتہ انتقال او فرمایہ۔ علیہ الرحمہ والعفران۔

حضرت سید محمد کیسودراز دیرلوی فاضل عالم ہم و و۔ ددوی بی شمیر
تصنیفات او تالیفات یادگار پاتے دی۔ دیو خوکتابونو نومونہ ۷ دادی۔
ملنقط۔ تفسیر کلام پاک۔ حواشی تفسیر کشاف۔ شرح مشارق ترجمہ
مشارق۔ معارف۔ ترجمہ معارف شرح عوارف المعارف۔ شرح تعارف۔ شرح
آداب المریدین۔ شرح فصوص الحکم۔ شرح تمہیدات۔ ترجمہ رسالہ
قتیریہ۔ خطائر القلص۔ رسالہ استقامت بطریقہ الحقیقہ۔ ددے نہ
علاوہ ۱۱ نور کتابونہ او ۱۱ مکتوبات ۷ ددی۔ او پہ دکنی ژبہ کین اشعار
۷ ہم شدہ دی۔ پہ اشعار و کین بہ ۷ شہباز تخلص کوٹو۔ تالیفات
او اشعار ۷ پہ عربی، فارسی، اردو کینی دی۔

۔ سید محمد کیسودراز اول۔

د حضرت سید محمد کیسودراز حسینی اول علیہ الرحمہ تذکرہ دبستان وغیرہ
مورخانو پہ دے لاندینو کتابونو کین لاغله دے۔

تاریخ فرشتہ۔ آئین اکبری۔ مخزن افغانی۔ تاریخ الافغان۔ صولت افغانی
تاریخ خورشید جهان۔ حیات افغانی۔ تاریخ آفغانہ۔ بیاض سادات قلعه عبد اللہ
کوٹہ بلوچستان۔ شجرہ اکملیہ و بیاض سادات شرارود۔ بیاض سادات
پلوسی۔ خزینۃ الاسرار۔ المعالی شرح امالی۔ حالات مشوانی گزیتہ آف
دی ہزارہ د سترکت بابت سک ۹۰ تالیف ایچ۔ دی۔ والٹن۔ نارتمہ و لیب
فرنیئر پراونس د سترکت گزیتہ جلد ۷ الف بابت پشاور و ہزارہ
بلوچستان د سترکت گزیتہ۔ کوٹہ پشین د سترکت تالیف آر۔ ہیوز
بتلر۔ و دیوان جمعیت راجہ باب علی ملک و ص ۱۹ پر و موشن آف لرننگ

ان محمد بن پریدہ لوکل کو رمننت بحوالہ دفعہ ۵۱ ایکٹ ۳۳ سال ۱۸۷۳ء
شجرہ نسب مشوانی، گزیتہ روی باجوہ تیرا یس تالیف دھنتر۔

دے پور تنو تانجی یاد استونو مطابق دے اولی سید محمد کیسو
دراز حسینی شجرہ نسب داسے دے ۴۰ میر سید محمد کیسو دراز بن سید غفار
بن سید عمر بن سید جعفر الحروف پہ سید قاف بن سید قاسم (قائم)
بن سید الرجال محمد بن سید اسماعیل بن امام جعفر صادق بن امام
محمد باقر بن علی زین العابدین بن سید الشہداء امام حسین بن
بتول الجنة بنت رسول الثقلین و بن اسد اللہ الغالب علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ
دے ۴۰ پہ حقلہ حضرت میان محمد عمر نقشبندی مجددی ملوثی
سنہ ۱۸۷۳ پچیل کتاب المعالی شرح آمالی کنس فرمائی۔ حضرت سید محمد
کیسو دراز صحیح نسب حسینی سید دے ۴۰ د بلوچستان د سترکت گزیتہ
کوٹہ پشین د سترکت بابت سنہ ۱۸۷۳ پہ صفحہ ۴۴ کنس چہ کوم تفصیل
درج دے۔ دھن نہ ہم د حضرت میان صاحب د پورتنی بیان تصدیق کیری
لیکی د سید محمد کیسو دراز سلسلہ نسب پہ دیار لسم پشت کنس حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم تہ رسیدی۔ دے د بخدا شریف پہ مضافاتو کنس د
اوش نوے کلی نہ د کوه سلیمان علاقے تہ راغلے وو۔ او د و فرمل (برمل)
پہ غار استوکن شوے وو۔ د د یو بی بی د کا کر قبیلے و۔ دھن نہ یے
مشوانی نوے حوی پیدا شو۔ بلہ بی بی یے د شیرانی قبیلے و چہ دھن
ے اشتراکی نوے حوی پیدا شو (چہ نن ورے دے اشتراکی اولاد د بلو
چستان د لورالائی پہ علاقہ کنز) آباد دی۔ بلہ بی بی یے د کرلانی قبیلے و
دھن نہ یے د و حاتم پیدا شو۔ وردگ۔ ہنی (چہ دے دوار
نسل پہ تول بلوچستان۔ افغانستان او سابق صوبہ سرحد قبلی
علاقو او سرحدی ریاستو کنس خور دے۔

د علم اصول تاریخ پہ بناء د سل کالہ زمانے د پارا حد درجہ درے کسان
اندازہ کوٹے شی۔ ہرکلہ چہ سید محمد کیسود راز د پاک نبی علیہ السلام
نہ پہ دیار لسمہ پیر پڑی کین دے۔ نویدے اعتبار موبزہ او ویل چہ دے سنہ ۲۳
د زمانے سرے تعلق لری۔ او ہرکلہ چہ سید محمد کیسود راز ثانی پہ پنوریشتمہ
پیر پڑی کین دے نو د اصول تاریخ پہ بناء د ہفتہ زمانہ سنہ ۸۳ کیبری۔ او وقتاً
ہم دادی چہ ہفتہ پہ سنہ ۸۲ کین و فات شوید دے۔

د اخیرہ چہ سید محمد کیسود راز اول پہ سنہ ۲۳ دے۔
د دے تائید د ہفتہ شجرہ نسب تہ ہم کیبری چہ مرحوم سید یوسف شاہ مشرقی
د سری کوٹ ضلع ہزارہ پمپیل کتاب "حالات مشرقی" کین درج کرے دے۔ لیک:
سید یوسف شاہ بن حاجی سید محمد نور بن سید ناصر بن سید روتا بن
سید شایستہ بن سید عظمت شاہ بن سید نعت شاہ بن سید ولی
داد بن سید سلطان شاہ بن سید رحیم داد شاہ بن حاجی سید عمر
شاہ بن حاجی سید سلیمان شاہ المعروف پہ لنہ بابا علیہ الرحمۃ بن
سید حسین بن سید یوسف بن سید شاہ مراد بن سید تفاعص
بن سید غفور بن سید عبد اللہ بن سید کریم بن عبد الرؤف بن
عبد الجلال بن عبد الغفور بن عبد الرحیم بن سید محمود بن سید
یوسف بن سید صدور بن سید انحض بن مشولے بن سید محمد کیسود راز
علیہم الرحمۃ الخفران دے۔

د دے پورتنی شجرے د درج کو لونہ دا غرض و وچہ ہرکلہ چہ سید یوسف
شاہ د سا ۱۹۲۱ سنہ د زمانے سرے دے۔ او د سید محمد کیسود راز نہ پہ ۲۹ پیر پڑی
کین دے۔ نو ظاہرہ دہ چہ سید محمد کیسود راز پہ دے حساب سرے دہ
نہ ۱۶۳ کالہ مخکین زمانے یعنی د سا ۱۰۲۸ مطابق سنہ ۲۳۹ د زمانے دے۔ او
پہ دے حساب د سلطان محمود غزنوی معصود دے۔ حکم چہ سلطان

محمود علیہ الرحمۃ پہ سنہ ۱۰۳۰ مطابق سنہ ۱۲۲۱ھ کو کین وفات ستویدے۔
 پہ دے سلسلہ کین دے سید محمد کیسود راز پہ محفلہ دے پولو
 پستنو مؤرخانو بیان داسے دے۔ (دے تاریخ خورشید جہان فارسی بیان
 لفظی پستنو ترجمہ دادا) اما بعد کیفیت دے حال تو دے سید الساد امیر
 سید محمد کیسود راز دے وو۔ چہ پہ زمانہ دے روند دے مورث اعلیٰ
 شیرانی کین یوسرے صالح۔ دیندار دے متشرع۔ پرہیزگار دے صاحب دے
 کراماتو چہ سید محمد نوم دے وو۔ پہ منع دے آبادی دے درے تمّن (قبائیل) کین
 رائے۔ قرارے او سکونت دے اختیار کر۔ او دے بارے دے استو کینے خیلے مینہ جو پکڑے۔
 چہ یو خواتہ ترینہ دے کا کرد تو مے زمکہ وہ۔ بل خواتہ دے دکرانی تمّن وو۔
 او بل طرف تہ دے شیرانی تمّن وو۔ دیرے مودے دے پد غہ مکان کین اقامت
 وکر۔ او دے واپرے تمّن خلق دے اللہ دے دغہ برکزیدہ انسان دے ذات عالی
 صفات نہ مستفید وو۔ اتفاقاً بلا گائے۔ و بالگائے۔ لو دے بیماری او سنجہ ویرے۔
 آفات پہ درے واپرے تمّن راد و خارا شوے۔ دیرے نزد دے وہ۔ چہ دوئی دے
 حادثات تو دے لاسہ پایمال شی۔ رئیسان دے درے واپرے تمّن پہ یو اتفاق (پہ
 اتفاق دے التجاء خواست) پہ جانب دے میر سید محمد و رغزل۔ او ہمت او املہ
 دے دعائے لہ ہفہ ولی اللہ نہ او غوسبت نذر ہدایا او فتوحات پیرے اوئل
 منے دے او کرے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ پہ برکت دے دما او توجہ او ہمت دے بزرگوارا نو
 بلا گائے او و بالگائے دے دغہ پلے نہ بر طرف کرے۔ او دے دغہ پس اعتقاد او یقین
 دے درے واپرے پتو پہ احوال خیر مال دے میر سید محمد زیات شو۔ او تمّہ دے خیلو
 منلو شو و منبتو دے راغونہ او پہ نظر فیض منظر کیما اثر دے سید میر محمد
 کین تیرے کرلے۔ حضرت سید ہیتم یو خنز تہ لہ ہفہ خیز و نوالفات او نہ
 فرمایہ۔ قبول دے نہ کرل۔ دغہ توئے دے مشرانو دے درے واپرے تمّن مایوسہ
 شو۔ و دے غوسبتل چہ کوم یو خدمت غورے چہ منظور پہ نظر شریف

دَد وئی کبڻ اُوکسور حیري۔ وڻاندے کول پکاردی۔ یولہ بلہ ۾ مصلحت
 اوکڙ۔ اوڌ پسہ رٹیس دھریو ڏمڻ بچل ڇپل ڀہ طور دندرا و نیاز د
 حضرت سید ڀہ خدمت کبڻ پیش کڙے۔ میر سید محمد (ددرے واپلا
 ڏمڻ د مشرانو) درے واپلا بچل دپارہ دے ڇہ نکاح کڙی منظور کڙے۔
 اوڀہ عقل صبح شرعی محمدی سرہ ۾ وادہ کڙے۔ لہ سرے یوے مائیں ۾ اولہ
 نازینہ پیدا شو۔ سید محمد پچل هغه ڄوڻی ڇہ لہ کا کڙے بی بی خجہ پیدا
 شوے وو۔ مشرانے نوم کیسودہ۔ اولہ شیرانی تہرہ پیدا شو یو ڄوڻی بلہ
 ۾ شیرانی نوم۔ اولہ کورانی تہرہ پیدا شو ۾ غیر کو نو ڄامنو نومونہ ۾
 وردگ اوھنی کیسودل۔ لہ دے ڄلور واپلا ڄامنو ۾ کوم نمسی پیدا شول
 ڀہ ترتیب سرہ نومونہ ۾ دادی۔

مشوانی | **د مشوانی ڀہ ڄامن پیدا شول نومونہ ۾ دادی۔ تفض۔ لوڀڻ۔**
متکائی۔ یالکائی۔ سلمانی یا سہاری۔ روغائی۔ کزبونی یا کزبوتہ
 غریب۔ خواب ۾ یازربازے ریاض یا غن ڀہ دوی کبڻ د مشری ڄوڻی تفض
 ڄلور ڄامن وو **ترک کیسور (خیسور) مجمند۔ بدور او بیاد بدو**
 ڄلور ڄامن وو۔ **سنجر۔ موسیٰ۔ آدم۔ یوسف بیاد یوسف نہ عثمان او محمود۔**
استرانی | **داسترانی پنڄہ ڄامن وو۔ سخی۔ تری۔ مری۔ امر اخیل۔ سید عمر**
 (عمر)

وردگ | **د وردگ ڄلور ڄامن وو۔ سید نور۔ سید دانی۔ سید میر**
 سید گدا

هني | **د هني پنڄہ ڄامن وو۔ دولت۔ برغرے۔ مردون۔ بچک۔**
 زوشت (یا دوست محمد)

روستو د سید محمد کیسودرا ز دھریو ڄوڻی د نسل نہ لوڻی لوڻی قومونہ
 اوقیلہ جوڙے شوے دی۔ ڀہ برصغیر پاک اوھند او افغانستان کبڻ خواڻ

خوارہ پراتہ دی۔ اور تعداد دے دے لکھو نونہ زیات دے۔ دے پستنو موثر خانو دے روایت مطابق حضرت سید مشوان۔ اشتران۔ وردگ اوہنی پچیلہ زمانہ کین مشہور اولیاء اللہ و و۔ او دے دوئی زیارتونہ دے کوہ سلیمان پہ مختلفو کین دی۔ اور مرجع دے خاص او عام دی۔ دے شلور واپہ بزگن اولاد پہ افغان قبائلو کین سید زادگان گنلے شی۔ سیدان ہم ورتہ والی۔ او چونکہ دے دوئی میندے پستنے وے۔ پہ دغہ وجہ افغانان ہم ورتہ وٹیلے شی۔ لیکن پہ خصوصیت سرکہ دے "سادات افغنہ" پہ امتیازی نوم سرکہ یادی ری۔ یعنی دے ہم سیدان دی۔ (دے پلار دے طرف نہ) او ہم افغانان دی (دے مور دے طرف نہ) اٹکلہ دے "سادات الافغان" پہ خصوصیت نامہ یاد شول او "ستانہ دار" گنلے شی۔ پہ تہولہ پستنو مخوا او بر صغیر پاک و ہند کین دے "سادات افغنہ" قبائیل لکے دے نور و پستنو قبائلو پہ شان دے تعداد او آبادی پہ لحاظ سرکہ ہیر زیات شوی دی۔ او ہر کھلہ چہ ستانہ دار گنلے شی۔ پہ دے وجہ دے ساد او مختلف خاندانونہ دے مختلفو پستنو قبائلو سرکہ ملک پہ مختلفو حصو کینے خوارہ واکہ پراتہ دی۔ او ذر و خانی پیشوایانو پہ طور دے قوم رهنمائی کوی۔

اشترانی سادات

پہ دے دوئی کین اشترانی سادات پہ بلوچستان کین دے اکبر اور ترین غزنی قبائلو سرکہ او پہ دیرہ دوترن کین دے وزیر محسود۔ بیتنی۔ دے ویر قبائلو سرکہ یو خای او سیری۔ پہ مغزلی او مشرقی پنجاب کین ہم آباد و۔ حضرت شیخ ملہی قتال او شیخ صد جھان پہ دے کورنی کین لوی بزرگان تیرشی۔

وردگ اور وغانی سادات

وردگ اور وغانی سادات پہ بلوچستان سابق صوبہ سرحد۔ قبائلی علاقو او افغانستان کین خوارہ دی۔ پہ خصوصیت سرکہ وغانی

سادات په ضلع مردان کښي. او د رياست دير په دره در وکښ دره
 تور منگ. دره چوگ. دره ملاکنډ کښي زيات آبادي. او ورگ سادات
 په بلوچستان ضلع پيښور. رياست دير سوات او د برصغير پاک و هند
 په نوموړي مختلفو علا قو کښي او په خصوصيت په سمت جنوبي افغانستان
 کښي دير زيات آباد دي.

هني سادات

د اسادات هم د پښتنو د مختلفو قبيلو سره شريک او خواره واره
 پراته دي. يو خاندان هم په قبايلي علاقه باجوړ کښي موجود ده. پده
 خاندان کښي د ير لوي اولياء الله تير شوي دي.

سادات مشواني

د سيد محمد کيسود راز په اولاد کښي زيات شهرت د ده د مشري حوټي مشوان
 اولاد ته حاصل شوي دي. اولکه چه مخکښ ورته اشاره وشوه. په برصغير
 و هند او افغانستان کښي خواره دي. د مشواني قبيله سادات دخپل نوم سره
 لفظ د مير يا ميران استعمالوي. لکه چه نور سادات دخپل نوم سره لفظ د
 شاه ليکي. په بلوچستان کښي پير کښي ليکي چه مشواني سيدان دي. سيد
 محمد کيسود راز د نسل نه دي. چه سلسله د نسب په ديار لسم پښت کښي
 پاک رسول ته رسيږي. او د بغداد شريف د اوج نوم کلي نه راغلي وو.
 د مشواني ساداتو خلق چه په مختلفو علا قو کښي آباد دي. دلته په اختصار
 سره د فائده په خاطر يوه اجمالي تذکره په درج کوول مناسب گڼو.

د غزني خيل قبيله په علاقه کښي مشواني خلق زيات دي.

۱ | پنجپه. محمد خيل. چي زاء پکښي مشهوره قبيله دي.

د د د دره واره و قبيلو خلق د افغانستان د گرم سیر نوم

۲ | ملک په شرار و د نوم علاقه کښي هم آباد دي. شرار و د

د قندھار بشہرنہ جنوب طرفتہ واقع دے۔ پنجپائی۔ میخانی زائے سرکوری
 سعید خیل او محمد خیل دے دکلونو نومونہ دی۔ پہ ۱۹۲۶ لائے کین سید
 محمد اختر المعروف پہ اختر جان آغازوندے وو۔ او د قلمی یاد اشتونو
 یوہ لویہ ذخیرہ ورسرکہ موجودہ و۔ چہ خماگران دوست سید
 نصر اللہ جان مشوانی د اسماعیلہ ضلع مردان ورسرکہ ملاحظہ کرے و۔
 پہ ۱۹۰۰ لائے کین پہ شرار و د کین د سادات مشوانی مردم شماری
 ۵۰۰ کورہ و۔ پہ آئین اکبری کین د شرار و د مشوانی سادات و ذکر
 موجود دے۔ د دے "شرار و د" د مشوانی سادات تو مشینے مشران د اجم
 شاہ ابدالی پہ زمانہ کین د سابق صوبہ سندھ علاقے تہ راغلی وو۔ د
 لاپکانہ سٹیشن او جنکشن روک ترمختہ پہ موضع منڈیچی کین د دے
 سادات و د نسل خلق ترین ورخے پورے موجود دی۔

د بلوچستان پہ تاریخونو کین د سادات مشوانی ذکر د ایک زی
 کا کر۔ کاسی وغیرہ قبائلو د نومونو سرے یو حائے کو وے شی۔ او
 ستانہ دار گنرے شی۔

د ہرات او قندھار ترمختہ یو تاریخی مقام دے۔ چہ نوم دے "فراہ"
 دے۔ (د ا مقام د قندھار او ہرات پہ سرک د قندھار تہ ۲۳۳ میلہ پہ
 فاصلہ دے۔ چہ د دے نہ بیا تر سبز وار ۹۲ میلہ او د سبز وار نہ تہ ہرات ۸۰
 میلہ فاصلہ دے) پہ فراہ کین چہ کوم مشوانی سادات آباد دی۔ ہغوی حآن تہ
 فاطمہ خیل والی۔ د دوئی د مشہور کلی نوم جان محمد دے۔ خبرہ د ایسے دے۔ چہ
 پہ فاطمہ خیل سادات و کین درے مشاہیر بزرگان وو۔ جان محمد۔ خیر محمد۔
 ولی محمد۔ پہ دوئی کین د مورث اعلیٰ جان محمد د نسل سادات پہ فراہ کین او سپرک
 د ولی محمد د نسل سادات د شرار و د پہ پنجپائی۔ محمد خیل او سعید خیل
 نومے کلو کین آباد دی۔ (پہ پنجپائی کین سید محمد امیر چہ محمد خیل او سعید

محمد خیل کبن سید شیر محمد بابا. په چچی زای کبن سید رسول بخش اوبه موضع سرکوزی کبن سید فیض محمد یاد کسان وو (او د مورتا اعلیٰ خیر محمد نسل خلق د دکن حیدر آباد په بهر وچ نوم علاقه کبن آباد وو. ۶.

۵ | د افغانستان په هرات نوم ښهر کبن د مشوانی ساداتو شپيته اویا کورونه موجود دی دوی ته شاکور خیل والی. د نور و ساداتو په شان جاگیر داردی. سید عبد الرحمان اوسید مو من پکبن یاد سپرکی تیر شوی دی. د دغه نه علاوه د هرات په صوبه کبن د مشوانی ساداتو تقریباً یو زر خانده اونه آباد دی. په موضع خوشاب (د قلعو نو) ضلع باد غیس صوبه هرات کبن سید بهاء الدین ولد صوفی عبد الغفار نامور سړی وو. او د خپله علاقه نه د حکومت افغانستان د مجلس عالی اعیان رکن وو. په دغه علاقه کبن سید حاجی راز محمد خیل مشوانی اوسید عبد الرحمان مشوانی نامور سړی وو. په قندهار افغانستان کبن د مشوانی ساداتو تقریباً یو زر خانده اونه آباد دی. د شهر قندهار بازار هرات سید شرف الدین اخندزاده لوی عالم او د جامع مسجد امام وو. د قندهار د قلعو سره نزدې د خلفه و. د قندهار ښهر نه جنوب طرفته د خلو نیت میله په فاصله په موضع سنگ حصارک کبن د مشوانی ساداتو د قبیلې حسن خیل. چچی زامه پنجپای او میخانی زای قبیلو خلق تقریباً پنځه سوه کورونه آباد دی. دوی د سکه په خوا و شا کښه دلته راغلی دی. سید محمد اکبر اوسید جان محمد پکبن نیکان خلق تیر شوی دی.

۷ | د افغانستان په کوه دامن نوم علاقه کبن د کابل ښهر نه شمال طرفته د ۱۲ کوس په فاصله د مشوانی ساداتو تقریباً شپږ سوه کورونه آباد دی. د دوی د مشهور کلی نوم قریه باغ د دغه دلته د اکام خیل قبیلې خلق زیات آباد دی. دغه شان د کابل هم پدې

مشمالي کوهستان کښ د ۱۸ کوس په فاصله په قلعه سفید کښ او په مشهور تاریخي مقام «انجر» کښ هم د مشوالی ساد اتو تقریباً خلو بیت کورونه آباد دی.

۸ | د کوټه دویرن په مرکزی شهر کوټه او مضافاتو کښ د مشوالی ساداتو تقریباً اوټیا خاندانونه آباد دی. د دینی علمونو عالمان او نیک خلق پکښ موجود دی.

۹ | د ریاست سوات د مرکزی مقام منگورا سره مخامخ په موضع گناله کښ مشوالی سادات موجود دی.

۱۰ | د ضلع مردان په کومو کلو کښ چه مشوالی سیدان آباد دی. د هفکو نومونه دادي. شمولائی. بابولائی. کوتیک. اسماعیلا. یار حسین. سره چینه.

سید محمد کرم و سید محمد اکرم مشوالی

د ضلع مردان په پورتنو کلو کښ چه کوم مشوالی سادات آباد دی. دا ټول د یوسری اولاد دی. چله دهغه نوم حضرت سید محمد کرم علیه الرحمة وو. او په سلسله عالیه نقشبنديه کښ د حضرت شیخ محی المحروف په حضرت جی صاحب د اټک علیه الرحمة خلیفه او مرید وو. د حضرت سید کرم د مشرور و نوم محمد اکرم وو. دادوا په قوم حسن خیل المعروف سین خیل وو. د خیل پیر طریقت په حکم سره په سنده کښ د ضلع مردان اسماعیله ضلع ته راغلی وو. او دلته د اکو خیل نوم قام د ملک زی نوم قبیل د خلقو سره یوځای آباد شوی وو. او په احمد خیل قبيله کښ د واداکر وو. خه موده پس حضرت سید محمد اکرم علیه الرحمة د تحصیل پلیس نور ریکی نوم کلی ته په کله لار او هلته آباد شو. هر کله چه په سنده کښ حضرت جی

وفات شو۔ نو حضرت سید محمد اکرم بیا حضرت جی صاحب د اہل مشر
 خلیفہ حضرت میان صاحب محمد عمر د خملکنو نہ تجدید د بیعت کرے
 وو۔ او حضرت میان صاحب د نامور و خلیفہ کا فونہ شمار لے شو۔ د
 مسعود کل پاسنی درایت مطابق حضرت شیخ سید محمد اکرم لوی
 بزرگ وو۔ او پہ مرتبہ د اوتار و کین وو۔ د میان صاحب د مناقبو
 پہ تلو کو کتابونو او تذکر و ددلا ذکر راغلے دے۔ د اولاد پہ ریک کینے
 د افغانستان او مغربی پاکستان پہ سرحد باندے د افغانستان

۱۱

سمت مشرقی (صوبہ ننکڑھار) پہ انتہائی مشرق کین پر د الکام
 اسمار۔ نورگل۔ نورستان۔ پیچ۔ ساو۔ ناری کین او د مغربی پاکستان
 قبائلی علاقو باجوڑ پہ درہ باٹوار کین او د موجودہ ریاست دیر پہ
 درہ بروں بالا۔ درہ جندول۔ درہ کامبٹ۔ درہ مسکینی۔ درہ شاہی
 درہ جان بتی۔ درہ میدان کین آباد دی۔ د شمال مشرقی پاکستان
 او شمال مغربی پاکستان د پورتنی علاقے دیوبل سرے پیوستے پرتے دی۔ پہ
 تلو علاقو کین تقریباً د پنچوس زرے پہ تعداد کین مشوانی سادات آباد دی۔
 او پیر لوی لوی عالمان او بزرگان کین تیر شوی دی۔ چہ د هغو خاتواں
 او مزار و نہ ترن و رٹے پورے مرجع د خاص او عام دی۔ پہ د زمانہ
 کین د درہ مسکینی وادی جندول پہ بوستہ نومے کلی کین د مشوانی
 قوم پہ آکا خیل قبیلہ کین مولانا سید محمد کل زمان ولد سید محمد بصیر
 المعروف پہ بابا جی صاحب د بوستے علیہ الرحمة پکین عالم او بزرگ سر
 تیر شوی دے۔ د مغربی پاکستان پہ دے شمال مغربی علاقو کین او ورسر د
 افغانستان پہ متصلہ شمال مشرقی علاقو کین د مشوانی سادات او د کومو
 قبیلو خلق چا آباد دی۔ د هغو قبیلو نومونہ دادی۔

کاتی خیل۔ آتو خیل۔ شوخیل۔ کلزی۔ رستم خیل۔ علی خیل۔ عثمان خیل۔

میر و خیل۔ بابا خیل۔ مغلکی۔ آکا خیل۔ د آکا خیل قبیلے خلق پہ خصوصیت
سرکہ پہ مواضعات بوستہ۔ بنی۔ چل۔ ساہوکی۔ کوا کچ کبن آبادی۔
اود دے قبیلے مورث اعلیٰ د کوا د امان (افغانستان) نہ راغلی دی۔

۱۲ | اپہ پلینورنہراوشاؤخوا علاؤ کبنے مشوانی سادات موجودی۔
اوپر لوئی لوئی عالمان او بز رکان پکبن تیرشویلی۔ پدوی
کبن د پلوسی نوے کلی د ساداتو خاندان زیات مشہور دے۔

۱۳ | اپہ ضلع ہزارہ کبن چہ کوم مشاہیر سادات دی۔ ددوی
پہ حقلہ د لندن پہ اخبار ماہیچستر کارپین بابت ۲۲ ستمبر
۱۹۲۲ء کبن د مسٹر جے۔ کوٹ مین یومضمون چاپ شوی وو۔ یہ
ہفے کبن دے ددوی د پو لو یو ورو نارینہ وزانہ وو مجموعی تعداد
دیرش زرہ بنود لے وو۔ د ہفے نہ دوستو ترنن ورکے پہ تیر و شو دوا
خلو سینتو کلونو کبن ددوی تعداد بہ یقیناً چہ خلو سینت زرہ تہ رسید
وی۔ ددے ساداتو خلق د ضلع ہزارہ پہ دے لانیو کلونو کبن آباد دی۔۔۔

سری کوٹ۔ کنہی۔ امرخانہ۔ گد والیاں۔ پپیل پدے کبن سری کوٹ
ددوی مرکزی مقام دے۔ او پہ مجموعی لحاظ سرکہ د کوا کنگر نہ واخہ
د تربیلہ پورے او د میدان ہزارہ۔ میدان یوسفزای۔ میدان چھہ
علاؤ کبن خوارہ پراتہ دی۔ د سری کوٹ تحصیل ہری پور ضلع ہزارہ
پہ علاقہ کبن ددوی د کلو او بانڈ و شمیر پول یوشپیتہ دے۔ او د کنگر
او امرخانہ سرکہ متعلقہ او بانڈ دے دی۔ پہ دے حساب پہ ضلع ہزارہ
کبن مشوانی سادات تقریباً پہ او یا ورو او یو کلونو کبن آباد دی۔

د ضلع ہزارہ علاقے تہ د مشوانی ساداتو دراتلو پہ باب
چہ د حالات مشوانی نوے کتاب فاضل مؤلف سید یوسف شاہ مشوانی
خومرا روایتونہ راجع کربیدی۔ پہ ہفے کبن د تاریخ پہ رنا کبن صحیح نہ

تائیری۔ البتہ دومرہ صحیح دہچہ دسید محمد کیسودراز نہ راستہ
 اوڈھنہ پہ نمسور کتبہ پہ دولسمہ پیری کین نمسے حضرت سید عبدالغفور
 المعروف ”پور شاہ“ اولے مورث اعلیٰ دے چہ سری کوت تہ راغی
 وو۔ بیا د دلا دوک نمسی وو۔ یو ابوسفیان چہ دھنہ اولاد پہ مواضع
 کنہی او امرخانہ کین آباد شول۔ او دویم شاہ مراد وو چہ د دلا
 اولاد پہ سری کوت او خواؤشا علاقہ کین آباد شول۔

حضرت سید سلیمان علیہ الرحمة

د حضرت سید شاہ مراد پہ اولاد کین حضرت حاجی سید سلیمان
 علیہ الرحمة المعروف پہ لنہا بابا علیہ الرحمة مشہور روحانی
 پیشوا تیر شویدے۔ چہ د زمانے پہ لحاظ د لوہی خان دان د بادشاہی
 بزرگ دے۔ حمایہ ریان دوست سید نصیر من اللہ مشوالی پی۔ اے
 ”شمالی وزیرستان“ د دے نامور بزرگ پہ اولاد کین دے۔ چہ یو
 نیک دیندار او عالم فاضل انسان دے۔

پہ ضلع پیر اسماعیل خان۔ وزیرستان او علاقہ خوست افغا
 ۱۲ | نستان کین ہم د مشوالی ساد اتو کین خانو نہ موجود دی۔

حضرت سید الطائفة سیدنا آدم بنوریؒ

پہ مشوالی ساد اتو کین چہ کوم جلیل القدر بزرگ تیر شویدے۔ اوڈ
 ہنہ فیوضات پہ قول مغربی پاکستان خصوصاً د سابق صوبہ سرحد
 قبائلی علاقے سرحدی ریاستون او افغانستان پہ علاقہ کین خوارکی
 ہنہ د حضرت سید الطائفة سید السادات شیخنا و مولانا حضرت سید
 آدم بنوریؒ ذات بركات دی۔ جمون پدے ملک کین د دے نامور روحانی
 رہنما مریدان او خلیفہ کان د دین اسلام روینانہ مشعلونہ دی۔ خلاند
 ستوری دی چہ د اتول ملک پرے روینانہ دے۔ حضرت سیدنا شیخ

حبیب پشوری. حضرت سیدنا مولانا محمد فاضل پاپیتی قمتہ مغل
خیل. حضرت سیدنا حاجی عبداللہ بہادر کوہاٹی. حضرت سیدنا میان
نور محمد دے سلامپور سوات حضرت سیدنا اخون الیاس دریاست دیر
حضرت سیدنا محمد عمر دچینکی اتمان خیل باجوڑ. حضرت سیدنا
محمد امین صدیقی دپینور بنہر. حضرت سیدنا محمد صدیقی دآکو
قاسمی ضلع مردان. حضرت سیدنا محمد صدیقی دتھکال ضلع پینور.
حضرت شیخ محمد کل ولد شیخ رحکار کا صاحب دپینور دتوبنہر. حضرت
مولانا سعد اللہ خان صاحب دوزیر آباد پنجاب. حضرت مرزا شیخ سعدی
دلاہور و داسے بے شمر نور مشاہیر بزرگان اویا دتھوی مریدان
اود مریدان نوریدان یو عظیم الشان سلسلہ دلچہ ٹونز پتہ دے ملک
کبن ددریائے آمو نہ تو مشرقی پاکستان پورے خور دلا. اود اتول ملک د
حضرت سیدنا آدم بنوری دافغان قلاسی پہ خوشبوئے معطر دی. حقہ
خبر دادلک کہ پہ سادات مشوالی کبن بل یو بزرگ ہم نہ وے پیدا شوے نو
یو آئے دحضرت سیدنا آدم بنوری علیہ الرحۃ پہ وجود مبارک چہ دے
مبارک خاندان تہ کوام افتخار حاصل شوی دے. ہوا ورلہ پور لاو. پہ
وادی پینور کبن حضرت میان محمد عمر دخمکنو. حضرت سیدنا محمد سہو
میان مانون دشاہ منصور. میان محمد مؤمن دماشوگھگر. شیخ عبدالغفور
دپینور بنہر. شیخ جنید پشوری. دبشولی صاحب. دہمرز و صاحب.
دتور دھیری صاحب. دسوات صاحب. دکربوئے صاحب. دچارسدے
میان رام باز. میان محمد شیخ ست دتکی دشر و صاحب. دچارسدے دچر
حافظ محمد صادق صاحب دشر پاؤ. بابا گان. دؤمن خان دھیری شیخ محمد
مؤمن. دمیان گوجر و شیخ رحیم داد صاحب. دکبر پورے شیخ رضوان. د
ریگی شیخ محمد اکرم. دکوچر و کبری میان عبدالحکیم بخاری. میان عبدالحکیم

کا کہ د بلوچستان او بے شمیر نور مشاہیر د اتول د حضرت سیدنا آدم بنوری د سلسلے ہفہ بزرگان دی چہ د سلسلہ عالیہ نقشبندیہ پہ فیوضاتو ئے حمونہ پہ دے ملک کین د شریعت محمدی خدمت کپہ دے۔ اود دوی د تعلیماتولہ برکتہ پہ دے ملک کین اسلام تہ عزت۔ حرمت۔ شرافت او وقار حاصل دے۔ (روستوبہ د دے اکثر و مشاہیر و بزرگان تہ گوراشی)

د حضرت سیدنا آدم بنوری علیہ الرحمة د خاندان و بنسرت اکثر مزارونہ حمونہ پہ دے علاقہ کین دی اود دہ اولاد پہ بنورخیل ساداتو مشہور دی۔ پہ شرار و دافغانستان کین او پہ کوئٹہ کین چہ کوم بنورخیل سادات دی۔ دھوئی مورت اعلی سید داؤد پہ نهم پشت کین د حضرت سیدنا آدم بنوری علیہ الرحمة نمس دے۔ بنوری سادات پہ پشینور۔ کوہات۔ کابل۔ باجوہ۔ سوات۔ مردان۔ کوئٹہ۔ پنجاب۔ سندھ او هر وطن کین موجود دی۔ اود لوی عزت۔ قدر او منزلت اود علم او بزرگی بخاوندان دی۔

سادات تارن

د سمت مشرق افغانستان او شمال مغربی پاکستان ہفہ علاقے چہ پہ فقرہ علا کین یے ذکر اوشو۔ پہ ہفہ کین چہ کوم مشوانی سادات آباد دی۔ د دوی سولہ د سادات افغانہ دیوبل شاخ سادات ہم یو حای آباد دی۔ چہ ہفوی تہ تارن او تارن سادات ویشے شی۔ تارن سادات پہ قبائلی علاقہ باجوہ درٹ یا بوقرہ۔ وادی جندول۔ وادی میدان۔ وادی برول وغیرہ علاقو کین اوسیری۔ اود بلوچستان پہ مختلفو علاقو خصوصاً فورٹہ سندھ یمن او افغانستان پہ علاقہ کولہ د امان کین ہم آباد دی۔ اود ریاست کشمیر پہ زمکہ کین ہم دے ساداتو کورنی موجود دے دی۔

حضرت سید طاہر حسینی

د تاریخ صولت افغانی د روایت مطابق د پستون مورت اعلی کا کہ نیکہ پہ چلی

حکم نو کین د یو خوی نوم تارن وو۔ د د ا اصلی نوم سید طاهر وو۔ او
لقب تارن وو۔ او کا کړنیکه پخپل خوی نیول وو۔ په دغه وجه په ویش
کین د ا کړ قوم سره حساب یری۔ او هر کله چه د سید مشوان مور بی بی هم
د کا کړنیکه لور وه۔ په دغه وجه سادات مشوانی او سادات تارن په اکثر و
خا یو نو کین سره یو خا ئه آباد دی۔ د د ساداتو نوم په بلوچستان کین په
تارن او تارن زیاد یری۔ او په قبیلې علاقه باجوړ وغیر کین د تارن او
تارن په نامه یاد یری۔ د دوی د مورث اعلیٰ حضرت سید طاهر علیه الرحمة
شجره د نسب دا یس د ده۔

سید طاهر الملقب په تارن بن سید ناصر بن سید علاء الدین بن
سید قطب الدین بن سید داؤد بن سلطان کبیر بن سید شمس الدین بن
سید احمد بن سید علی رفایی بن سید حسن بن سید محمد بن سید
خواد بن سید امام علی رضا بن سید امام موسیٰ کاظم بن سید امام
جعفر صادق بن سید امام محمد باقر بن سید امام علی زین العابدین
بن سید الشهداء امام حسین رضی الله عنه بن سیده النساء بیول الحجة
بنت رسول الثقلین محمد مصطفیٰ صلی الله علیه وسلم۔

ک حضرت سید تارن علیه الرحمة د خوی نوم انجرو و۔ د هغه د خوی
نوم غیرتخواجه کبری وو۔ بیا د هغه پخه ذهن وو۔ مکالون۔ اذین۔
اسماعیل۔ نور۔ ابراهیم چه رو ستوهم د دوی نه د د تارن ساداتو
نسب سلسله خوره شوه ده۔ او هر کله چه سید تارن او سید مشوان د وار یو
زمانه ده۔ په دغه اعتبار سره د د د وار و زمانه سنگه انداز کول شي۔ د قلب
بکال حضرت شیخ علام الحق عمر ابن اسعد لاهوری الافغان نوم سره د اخوند روزه په کتاب
لفظ نوری لیکل شوی د خیال دا د ده۔ چه د هم د تارن ساداتو د یلي شاخ نور دوی
خو و۔ او په اعتبار د سادات افغانیو ممتاز فرد وو۔ علیهم الرحمة

حضرت شیخ خواجہ یحییٰ کبیرؒ

ولادت: _____ شہر علی سنہ ۷۰۰ھ

وفات: _____ شہر علی سنہ ۸۳۲ھ

دست ۱۲ھ پہ شاوخوا کبیر دغور غشتی. نیازی. لودھی پستون خلیفہ مغربی پاکستان د پیرا د ویرن او کوئٹہ د ویرن پہ قبائلی علاقو کبیر د وادی گومل او وادی ژوب دغریزہ علاقو تر منجہ دکوہ سلیمان او کوہ کسی پہ بناخونو کبیر آباد وو. او پہ خصوصیت سرہ دغور غشتی قبیلہ د درے واپرہ بناخونو کا کبر ناغر. دانی د نسل خلق د وادی ژوب پہ خواو شا کبیر او سیدل. او بیال روستو ہم دے جیالو نوٹھے دوئی پہ ٲول مغربی پاکستان او بھارت کبیر او سیدل او هلہ خوارہ شوی وو.

د تار یخ دیانو نو نہ معلوم پیری. چہ هے خو پہ پستون قام کبیر یو لوی لوی بزرگان تیو شوی دی. لیکن داسے هم شویدہ چہ د سربن. غرغشت بیت پہ یو نہ یو قبیله کبیر یو داسے عظیم الشان بزرگ شخصیت پیدا شوے دے. چہ هغه د دے درے واپرہ تھن یعنی سربن. غرغشت. بیت د ٲولو قبیلو او خیلونو روحانی رھنما او پیشتوا گریھید لے دے. بکہ شیخ مستی خلیل سربن علیہ الرحمة شو. چہ هغه د ٲول پستون قوم د تمامی تھن نورحانی رھنما وو. روایت دے چہ هم د دغه شان او چتر روحانی مرتبہ خاوند او د پستون د ٲولو تھن نورحانی پیشتوا یوبل بزرگ حضرت خواجہ یحییٰ کبیر علیہ الرحمة وو. چہ د سنہ ۸۰۰ھ پہ ابتداء ای زمانہ کبیر دکوہ سلیمان پہ غرغشتی قوم کبیر پیدا شوے وو. او د هغه فیوضات پہ ٲول برصغیر پاک او هلہ کبیر خوارہ شوی وو.

د تار یخ مہولت افغانی مؤلف زرداد خان ناغرد دوئی پہ تذکرہ

کبن لیکي۔ د حضرت برهان الواصلین۔ قطب السالکین، متعلیٰ بہ مجلیٰ
 ذات، متعلیٰ بہ حلیہ دمفات، معدن د الہامات ربانی، منبع د انواریزدانی،
 ہفتہ غریق د فناء د وحدت، ہفتہ لامبورن د دریاب د کثرت، گنجینہ د حقایق
 الہی، خازن د غزن لامتناہی، خواجہ محی کبیر غور غشتی، چشتی، سہروردی
 علیہ الرحمة دیکہ نوم محمد بختیار و و۔ د پلار نوم سید ابی سعید اسحاق
 و و۔ او پہ شیرانی قبیلہ کبن اوسیدہ۔ چہ د مغربی پاکستان د کوئٹہ پورٹ
 د کوہ سلیمان پہ سناخونو کبن د دوئی د قبیلہ استوکن و و۔ د غلہ پہ مقام
 شہر عالی کبن پہ سکے برہد انیک انسان پیدا شوے و و۔ د ازبایت دے
 چہ دے پہ ماشوم والے کبن ہم د بر خے خاوند و و۔ د ولایت او د بزرگی مخبے
 پکبن موجود وے و۔ د رمضان شریف رورے بہ یے نیولے، اولکہ د نور۔ ماشوم
 مانو خوشے لو بہ یے نہ کو لے۔ ہیلہ بہ حوالی تہ رسید لے و و چہ د دینی علمونو د
 تحصیل نہ فارغہ شوے و و۔ او بیاجہ د پوچھ حطی تو بہ عمر تہ رسید لو۔ نو د
 پاکیزہ اخلا قومعوی اور روحانی فضیلتونہ یے کمال تہ رسید لی و و۔ او د
 معرفت او حقیقت پہ تلاش کبن د ملک نہ د سفر کو لو آرزو مند و و۔ چہ د
 کوم یو مرشد کامل نہ بیعت او کری۔ او د طریقت او معرفت کمال حاصل کری۔
 پہ دے سلسلہ کبن یو روایت دا سے دے، چہ پہ کومو ور حو کبے
 د دوئی پہ زپہ کبن دا خیال کر حیدہ
 پہ خوب کبن د حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم د دیدار نصیب شو۔ دہ تہ
 یے او فرمائیل چہ ستاپیر دا وچ بہا و پور سید جلال الدین حسین بخدو
 جہانیان جہان گشت دے، چہ د خوب نہ را بید ارشو، نو پیر زیات خوشحال شو
 ارادہ یے او کرہ چہ د شہر علی نہ روان شی د بہا و پور اوچ تہ ورشی، اولہ تہ
 د حضرت بخدوم جہانیان نہ بیعت او کری، لیکن اتفاق تہ گورہ چہ ہم پہ
 دغہ منج کبن حضرت بخدوم جہانیان چہ د دنیا یے اسلام د سیاحت پارہ

پہ کوم اولیٰ سفر تھے وہ۔ دھننہ د ایران اوسستان پہ لارے واپس چہ
 بھاولپور تہ رار وان وو۔ د کوا سلیمان د غہ شہر عالی نوم مقام تہ را
 ورسیدہ۔ اود دے د پارہ د غلتہ پاتے شو۔ د دوی د راستلونہ چہ خواجہ یحیٰ
 خبر شونو بے اختیار رار وان شو۔ ویلے شی چہ پہ د غہ وقت کین مخدوم
 جہانیاں پہ جماعت کین ناست وو۔ ناگاہ یو ہاتف پرے غیبی آواز وکړد
 چہ د کوا سلیمان د غر غشتی قوم یوسید خلم چہ د نیکہ نوم یے محمد مختیار
 دے۔ اود دھنہ د یلار نوم ابی سعید اسحاق دے۔ ستا سلام لہ رار وان دے۔
 پاسیزہ دھنہ استقبال اوکړہ۔ حکمہ چہ خدائی پاک دھنہ لہ د بزرگی لوبہ
 رتبہ ورکړیدہ۔ ستا پہ ذمہ دھنہ تربیت کوئل دی۔ چہ د طریقہ او معرفت
 ہمیشہ ور وخوا راسو سلسلو کین اجازت او خرقدہ د خلافت ورلہ ورکړے۔ چنانچہ
 مخدوم جہانیاں پاسیدہ۔ خواجہ یحیٰ مخے لہ ورغے۔ پہ غیر کین یے اونیولہ۔
 او پیرہ مہر بالی یے ورسرہ اوکړلہ۔

پہ تاریخی اعتبار سرہ د ا د س ۱۲۹۰ ھ واقعہ دے۔ د غنہ روستو حضرت
 خواجہ یحیٰ کبیر د حضرت مخدوم جہانیاں سرہ اوچ بھاولپور تہ راغے۔ اود
 مخدوم جہانیاں د وفات ۱۲۸۰ ھ پورے خلوصیت کالہ زمانہ یے د دے خپل
 پیر سرہ پہ سفر او حضر کین پہ ملگریا کین تیرہ کړلہ۔ او حضرت مخدوم جہانیاں
 چلہ د غنہ روستو ہر خو وارا د دنیا ے اسلام سیاحتونہ کړیدی۔ دے پہ
 ورسرہ ورسرہ۔ پہ منہ ۱۲۸۰ ھ کین یے دھنوی سرہ یو حائی حج کڈارے وو۔ او خواجہ
 بلخ۔ بخارا۔ سمرقند۔ عراق عرب۔ عراق عجم۔ شام وغیرہ ملکونو سیاحتونہ
 یے کړی وو۔ او پہ ایران۔ خراسان برصغیر پاک و ہند خصوصاً د
 پسنوخوا پہ لولو علاقو کین د اسلام د تبلیغ د پارہ یے دورے کړے وے۔
 عام او خاص خلقتونہ یے د شریعت او معرفت تعلیم ورکولو۔ د پرنیکان
 خلق یے مریدان شول۔ اود بزرگی او ولایت لوہ۔ آہ یے اور رسول۔

بلکہ داسلام دَر نہا بے شمیرہ مثالونہ یے دَہول مغربی پاکستان پہ کوپ
 کوپ کبن خوار کپل۔ او بیاجہ پہ ستم ۷۸۸ کبن ددہ پیر طریقت حضرت
 مخدوم جہانیاں پہ حق اور سیدہ نو دہجاری ساد اتو د خاندان گنہ
 خاندانونہ ہم ددے حضرت خواجہ یحییٰ کبیر غور غشتی پہ صلاح باندہ
 د کوپہ ڈوین پشین نوم مقام نہ راغلل۔ او بیار وستود دے ٹائی نہ
 د مغربی پاکستان پہ پیرہ ڈوین پلینور ڈوین اونور بے شمیرہ علاقو
 کبن د ساد اتو دغہ خاندانونہ پہ تابین تابین خوارا شول۔ د پارہ ددے چہ
 داسلام د شریعت او معرفت کومہ رنہا چہ خواجہ مخدوم جہانیاں او
 یحییٰ کبیر ٹائی پہ ٹائی رو سنا نہ کرے دہ۔

حضرت خواجہ یحییٰ کبیر لہ غذا ئ پاک پیر او بدمرور کپے
 وو۔ شپہر خلو نیبت کالہ د خپل د وفات نہر وستو ہم ژوندے وو۔ او د
 یوسل اوہ و نیست کالو پہ عمر کبن پہ دوئم تاریخ د صفا المظفر سن ۸۲۲ھ
 کبن پہ حق اور سیدہ۔ پہ دے وستو شپہر خلو نیبتو کالو کبن یے ہم خپل
 پیر طریقت حضرت مخدوم جہانیاں ہفہ طریقہ (یعنے داسلام د دین
 د تبلیغ د پارہ دورے) جاری او ساتلہ۔ د مغربی پاکستان پہ بیلہ بیلہ
 علاقہ کبن یے د تبلیغ او ہدایت د پارہ دورے بہ کوٹے۔ او خپل عمر یے د
 خدا ئ پہ یاد او د خدا ئ مخلوق تک پہ فیض رسو لو کبن تیرہ ولو۔

د مغربی پاکستان پہ خوارہ چہ ہر خومرہ قومونہ او خلق پہ
 ہفہ زمانہ آباد وو۔ پہ ہغوی کبن چہ ہر خومرہ خلقو تک ددوی نہ
 روحانی فیض رسیدے دے۔ د ہفہ مثالونہ پیر کم موند لے شی۔ د چشتیہ
 اوسرور یہ بزرگانو پہ تذکرہ کبن لیکلی دی۔ چہ حضرت خواجہ
 یحییٰ کبیر غور غشتی د باقاعدہ مریدانو او خلیفہ کانو تعداد یو لکھ
 دے سوہ شپیتہ (۱۰۳۶۰) وو۔ پہ دومرہ لوئی تعداد کبن گنہ

مریدان یا خود دکہ دے پیر حضرت محمد و جہانیاں یا دیری۔ او یا دکہ
 نہ روستو حضرت سیدنا آدم بنوری علیہ الرحمۃ دو مرکہ پہ اکھو نو مریدان
 یاد شوی۔ خصوصاً پہ پستنو بزرگانو کین دبل چادو مرکہ زیات
 مریدان نہ دی یاد شوی۔

د حضرت خواجہ یحییٰ کبیر غور غشتی ہفتہ مشہور اولوی
 لوی بزرگان مریدان چہ ہفتہ پہ قام پستانہ دی۔ او بل دھغوی
 زیارتونہ دہول مغربی پاکستان پہ مختلفو علاقو کین خوارہ دی۔ او د
 دین اسلام رو بسانہ او نور مشعلونہ دی۔ چہ ترنن ورخ دھغوی
 پہ روحانی انوار و املک رو بسانہ دے۔ د تبرک پہ طور فقط دھغوی
 د نو مولویو فہرست دلتہ درج کو وے شی۔ رحمۃ اللہ علیہم۔
 (۱) حضرت شیخ داؤد بیہتی۔ چہ د حضرت خواجہ یحییٰ کبیر و حو مہرود
 مزار مبارک یے پہ وزیرستان کین دے۔

(۲) حضرت خواجہ عیسیٰ دوتانی کلان۔ علیہ الرحمۃ۔

(۳) حضرت خواجہ عیسیٰ دوتانی خور۔ علیہ الرحمۃ۔

(۴) حضرت خواجہ حسن سخی بیہتی۔ چہ د حضرت خواجہ یحییٰ کبیر سمرود۔

(۵) حضرت خواجہ ترک دوتانی۔ علیہ الرحمۃ۔

(۶) حضرت خواجہ مولانا ایوب سربہی علیہ الرحمۃ۔

(۷) حضرت خواجہ محمد ابراہیم اشترانی علیہ الرحمۃ۔

(۸) حضرت خواجہ حسین جلوانی علیہ الرحمۃ۔ چہ د خواجہ یحییٰ کبیر

خور یے و۔ او مزار مبارک یے د ضلع مردان پہ موضع شاکہ منصور

کین دے۔

(۹) حضرت خواجہ شمس الدین خضر خیل سروانی علیہ الرحمۃ۔ چہ مزار

مبارک یے د دریہ دیوین پہ موضع خضر خیل کین دے۔

(۱۰) حضرت خواجہ ملہی ہندی، سرمیرسروانی علیہ الرحمۃ چہ مزار مبارک یے پہ بلند شہر نومے بنہر (بھارت) کبیں دے۔

(۱۱) حضرت خواجہ جلال سروانی علیہ الرحمۃ چہ مزار مبارک یے پہ بنہر دلاہور کبیں دے۔

(۱۲) حضرت خواجہ ذکر یا سوری علیہ الرحمۃ چہ مزار مبارک یے پہ ملتان کبیں دے۔

(۱۳) حضرت خواجہ مکی کرلانی چہ مزار یے پہ کوہ سلیمان کبیں دے۔

(۱۴) حضرت خواجہ خلیل کرلانی چہ مزار یے پہ ارکڑی قبائلی علاقہ تیراہ کبیں دے۔

(۱۵) حضرت خواجہ رکن الدین میانی علیہ الرحمۃ چہ مزار مبارک یے دضلع بنوں پہ علاقہ مروت کبیں دے (میانی قبیلہ دشیرانی قبیلے یو سناخ دے)۔

(۱۶) حضرت مولانا علاء الدین غرغشتی چہ مزار مبارک یے دضلع کیمبل پور علاقہ چچ پہ موضع غرغشتی کبیں دے۔

(۱۷) حضرت خواجہ خیر الدین کاذر علیہ الرحمۃ

(۱۸) حضرت خواجہ بلال نسباح علیہ الرحمۃ

(۱۹) حضرت خواجہ بختیار غرغشتی چہ مزار مبارک یے پہ حیدر آباد دکن کبیں دے۔

(۲۰) حضرت خواجہ حسن بختیار غرغشتی چہ مزار مبارک یے دضلع مردان تحصیل موابی پہ کپون نومے علاقہ کبیں دے۔

(۲۱) حضرت خواجہ خان بختیار علیہ الرحمۃ

(۲۲) حضرت خواجہ شیخ سہیل بختیار غرغشتی علیہ الرحمۃ چہ مزار مبارک یے پہ ایران کبیں دے۔

(۲۳) حضرت خواجہ شیخ علی لاغری علیہ الرحمۃ چاہ دخواجہ یحییٰ
کبیر غرغشتی سکھ رور وو۔

(۲۴) حضرت خواجہ احمدک علیہ الرحمۃ

(۲۵) حضرت خواجہ شیخ گدا علیہ الرحمۃ

(۲۶) حضرت خواجہ شیخ الک علیہ الرحمۃ

دارر واپرا روسنی بزرگان سکھ رونپہ وو۔ پہ قام سروانی وو۔
دوئی زیارتونہ مبارک دپیرہ اسماعیل خان دویترن پہ علاقہ
سروانی کبندی۔ علیہم الرحمۃ۔

(۲۷) حضرت خواجہ ارغند موجازائی علیہ الرحمۃ

(۲۸) حضرت خواجہ شیخ اسماعیل علیہ الرحمۃ۔ دے پہ سلسلہ

عالیہ نقشبندیہ کبندی حضرت مولانا عبد الرحمان جامی ہروی

علیہ الرحمۃ ہم مرید وو۔ پہ قام فرملی پستون وو۔ ددہ اولاد دضلع

کیمپلور پہ علاقہ چچ موضع فرملی کبندی دے۔ اوچنپلہ ددوئی مزار

مبارک پہ بنہر لاهور (پنجاب) کبندی دے۔

(۲۹) حضرت خواجہ کالو نوحانی علیہ الرحمۃ

(۳۰) حضرت خواجہ حیدر ذرکئی علیہ الرحمۃ۔ ددوئی ولادت د

کوٹہ د ویرن پہ موضع ساوان کبندی شویڈے۔ مزار پہ پلینور کبندی دے۔

(۳۱) حضرت خواجہ معروف علیہ الرحمۃ۔ دے د حضرت یحییٰ

کبیر فرزند ارجمند وو۔ د خیل والد د وفات نہر وستو پہ مقام

پلینور بنہر اوبیار وستو پہ مقام د کابل بنہر کبندی شیخ الاسلام

اوصد رالہ دور وو۔ پہ پلینور بنہر کبندی دروازہ کبندی یوحنا مع

مسجد دے چہ ہفتہ پہ "مسجد جامع خواجہ معروف" نوم یادی

اوترن ورخے ددوئی یاد کار پاتے دے۔ داپر مبارک جماعت دے۔

دروستو زمانے مشہور و بزرگانوں کیس قیام اور اعتکافونہ کریدی
 لکھ اخون درویزہ بابا علیہ الرحمۃ۔ حضرت سید عبد اللطیف
 المعروف بری امام دنور پور شاہان۔ حضرت شیخ جنید پسنوری
 علیہ الرحمۃ اور میان صاحب محمد عمر دشمنکو علیہ الرحمۃ۔ دخواجہ
 معروف ددے مبارک جامع مسجد یولوی بختور والے دادے چہ د
 تیرو شیر۔ و سو و کلونو دینی علمونو درسگالا اور مدرسہ پاتے
 شویدے۔ ما عبد الحليم اثر د علم حدیث صحیح بخاری صحیح مسلم
 صحیح ابوداؤد اور صحیح نسائی دورا ہم پدے جامع مسجد کین کریدیہ
 حضرت میان محمد عمر دشمنکو بہ د خیل کلی شمنکو نہ د جمعہ نونہ گذارو
 لہ دلتہ راتلو۔ حضرت خواجہ معروف پامزار مبارک کین اختلاف
 دے۔ پہ یور وایت پہ کابل کین دے او پہ بل وایت پہ پینور سنہر کین دے۔
 (۳۲) حضرت خواجہ شیخ صدر الدین علیہ الرحمۃ۔ دے ہم د
 حضرت خواجہ یحییٰ کبیر فرزند ارجمند و و۔ دے او د دکار و رخواجہ
 معروف د کرامت او بزرگی د اوجت عرفانی مقام خاوندان و و۔
 داپورتہ چہ یاد شول۔ داتول جمنو بہ ہذا روحانی رہنمایان
 دی۔ چہ ترنن ورختے ددوی د کوششونو پہ برکت جمنو بہ زہرونہ
 اوسیتہ د اسلام پہ انوار ورو بنانہ دی۔ او دوی چہ جمنو بہ دپارہ
 کوم عظیم الشان "روحانی تہرون"
 قائم کپے دے۔ دہخ پامرشتہ مونہ تہرلی شوی او تول

(یور ویزہ یو۔ خدای)
 دے ورا لہ نیک
 احبر و کبری
 (کتبہ سعید کمال)

حضرت شیخ صدرالدین صدر جهان

س ۹۳۲ نرھ

دہ پورہ اسماعیل خان دویژن ددراین پہ علاقہ کبیر پستتود
سروانی نوم قبیلہ خالق اوسیری۔ پدے کبیر یولا و پکا قبیلہ دلا۔

چہ دھخ نوم دے ہری پال۔ اودھری پال د پلار نوم دے سروانی
دکد دلا رونہ و و۔ یوسینی۔ دویم بابی (مہول افغانی ۱۸۶۷ء و ۱۸۶۹ء)

د دے سری پال نیکہ نہ را پہ بنکتہ پہ دولسم پست کبیر یوپیر

لوئی روحانی پایشوا اوبزرک سرے تیرشویا دے۔ چہ دھخ دشیخ احمد
زندہ پیر سروانی پہ نوم سرکہ مشہور و و۔ چہ پہ تاریخی اعتبار سرکہ دشتہ
دزمانے بزرگ و و۔ د دے شیخ احمد شجرہ د نسب داسے دک۔

شیخ احمد زندہ پیر ولد شیخ علی شہباز ولد شیخ ماسی قتال۔

ولد شیخ سلیمان دانا ولد شیخ احمد جوانمرد ولد شیخ موسیٰ ولد شیخ محمود

زاد ولد ابراہیم ولد ملک یار ولد شہباز ولد جعفری ولد ہری پال

ولد سروانی

پدے شجرہ کبیر دشیخ احمد زندہ پیر نہ برے ترشپیرے پیرک یغے تر

شیخ موسیٰ پورے داتول نیکونہ لوئی لوئی بزرگان تیرشویا دے۔ چہ د

تاریخ کتابونہ ددوئی دجالا تونہ دک دی۔

حضرت شیخ ماسی قتال

پہ دوری کبیر پہ خصوصیت سرکہ حضرت شیخ ماسی قتال دھخ جلیل القدر

بزرگ دے چہ د حضرت غوث العالم بھاء الحق والملة والدین ذکر یا ملتانی

علیہ الرحمة تہ اود حضرت سید عثمان الملقب پہ لعل شہباز قلندر نہ یے

فیض حاصل کرے و و۔ اود سلسلہ عالیہ قادریہ اوسمہ وریہ مشہور

روحانی رھنما وو۔ او ددوئی کدر روحانی فیوضات نہ پہ وادی گو مل۔
 وادی ژوب او وادی کرم پہ میدانی او غرنیزہ دواپر و علاؤ کین اسلام
 رنہ اخورہ شوے دہ۔ او ہر کلمہ چہ غزاگانے یے کپے دی پدے وجہ
 دقتال پہ لقب یاد ولے شی۔ دشیخ احمد زندہ پیر پہ مشرانو کین ہم
 دغہ شیخ قتال اولے بزرگ دے چہ دقتابیالی علاقے سروانی نہ دپیرہ
 اسماعیل خان درابن نوم مقام تہ رانے وو۔ او مزائی ہم دغلثہ دے۔
 دحضرت شیخ احمد زندہ پیر ولد شیخ علی شہباز
 پنچلہ خامن وو۔ چہ پہ ہغوی کین دتولونہ دمرخوئی یے شیخ
 صدرالدین نوم وو۔ اور و ستوپہ حضرت شیخ صدر جہان نامہ
 باندے مشہور شوے وو۔ او پہ خیلہ زمانہ فاضل عالم۔ ولی کامل
 او خدائی تہ رسید لے بزرگ وو۔

حضرت شیخ صدر جہان دخیل اصلی وطن یعنی درابن
 ضلع دپیرہ اسماعیل خان نہ دتبلیغ پہ غرض ہندوستان تہ روان
 شو۔ او ہذا حائی تہ ورغے چرتہ چہ نن ورخے د"مالیر کوتلہ" نوم شہر
 آباد دے۔ دستاج دریاب پہ غارہ دیوے وپے چرے (ددریاب سناخ)
 پہ غارہ پہ کوم حائی کین چہ حضرت صدر جہان استوکنہ فرمائیے
 و۔ دہغے پنجسے تراوسہ پورے شتہ دے۔ پہ دغہ زمانہ لاجودہ
 مالیر کوتلہ نوم شہر نہ و آباد شوے۔ تہ نوم تبنانہ یے ہم نہ و۔
 صرفیو ورم کوپے شان کلے دلتہ موجود وو۔ چہ دہغے نامہ و"جہوم"
 ہر کلمہ چہ حضرت شیخ صدرالدین دغلثہ دیرہ شو۔ او د خدائی پاک
 عبادت یے شروع کر۔ نو ددوئی دعبادت خانے حواتہ یوہ عاجزہ نوچی
 اوسیدلہ۔ مسلمانہ وہ مالی نوم یے وو۔ دتولونہ اول ہم دغہ بویڈ
 شیخ صدرالدین مریدلہ شوے و۔

خہ زمانہ پس دہلی مشہور پستون بادشاہ سلطان بھلول لودھی
 او لکیدہ۔ خیلہ لورے شیخ صدر الدین لہ پہ نکاح ور کرلہ۔ خہ زمانہ
 پس دہرے خوانہ د خدائی مخلوق پرے رامات شو۔ د مریدانوسلہ
 ئے ورخ پہ ورخ زیاتیدلہ۔ ددوئی درو حانی فیوضاتوپہ برکت لاهو
 اوسر ہند ترمنجہ پدغہ لویہ علاقہ کببن اسلام خورشو۔ پہ لکھونو
 کفار اومشرکان مسلمانان شول۔ نوپہ رشتیا سرچہ پہ دغہ علاقہ
 کببن چاہ اسلام خورشو۔ چکہ پہ ددوئی لقیہم زندہ پیر وو۔

دلتہ دانیادلرل پکار دی۔ چہ سلطان بھلول لودھی پہ
 ۱۷ ربيع الاول ۸۵۵ھ پہ تخت ناست وو۔ اوپہ دویم تاریخ د شعبان
 ۸۹۲ھ وفات شویدے۔ ددے نہ د حضرت شیخ صدر الدین د زمانے
 اندازہ لکیدے شی۔ اوداویئے شوچہ پہ شیخ صدر الدین بانہ دسلطان
 بھلول لودھی لورچہ وادہ شوے و۔ نو دغہ د بادشاہ کیدو د زمانے
 ۸۵۵ھ نہ روستو و۔

د ہندوستان ددغہ دور پہ تاریخ کببن د صدر رجھان
 زندہ پیر "نوم لکہ د نمرپہ شان بنکارا دے۔ د" لودھی خاندان ددہلی
 بادشاہان لکہ پہ ظاہری شکل د ہند حکمرانان وو۔ نو" صدر رجھان
 زندہ پیر" دے ہیوادرو حانی بادشاہ وو۔ حضرت "زندہ پیر" علاوہ د
 روحانی بزرگئی نہ پیرلوئی عالم افاضل ہم وو۔ د علم فقہ اوشرعت پہ
 کتابونو کببن "فتاوی صدر رجھان" ددہ اہم تالیف اومشہور کتاب دے۔ اوہم
 ددوئی پہ برکت د موجودہ مشرقی پنجاب پہ علاقہ کببن "د علم رنپہ" خورہ
 شوے و۔ اودلتہ کببن اسلامی درسگاہونہ اوجماعتونہ جو پشوی وو۔
 ہرکلاہ چاہ د "شیخ صدر الدین" درو حانی
 کشش اواثر پہ وجہ د خلق کببن زیادہ شولہ نو حضرت

”زندہ پیر“ دیونوی لوی کلی جو پولو وارادہ اوکپلہ۔ اوپہ ہننے بانڈے ہم
 دھغہ مریدے او عاجزے بوڈی چہ مالی نوم یے وودھنے پہ مناسبت
 سولہ مالیر نوم کیسودلو۔ او بیاچہ پہ ۹۳۲ھ کینے حضرت شیخ صدرالدین
 صدر جہان وفات شو۔ او ہم پہ دغہ مالیر کلی کین دفن شو۔ نو دھنے نہ
 روستو داور کو پے مالیر نومے کلے ورخ پہ ورخ آبادیدہ۔ آبادی یے زیاتہ
 شو۔ ان تردے چہ بنہریہ ترینہ سازہ شو۔

د حضرت شیخ زندہ پیر دوفات تاریخ ددے دو کہ جملونہ خیریٰ، فاضل
ایزد، عارف المتی۔ د حضرت صدر جہان دولا بیسیانے وے۔ یوہ بی بی
 پہ قام بانڈے راجپوتہ وک۔ اودویمہ پسنندہ شہزادگی وک۔ د شہزادگی
 د نسل نہ یے چہ کوم اولاد پاتے وود۔ د دغہ کورنی خلق ترین ورخے پورے د
 حضرت شیخ د مزار منجور لاندی۔ اوددویمہ راجپوتے بی بی اولاد روستو دغہ
 علاقے حکمرانان شوی وود۔ مکر مقامی خلق ددے وار و خاندا نوہریو فردتہ خان
 صاحب والی۔ د حضرت شیخ دمنسور روستو مالیر خواتہ چہ کومہ حکومتی قلعہ
 کوتلہ پہ نوم جو پلا کپے وک۔ دے پہ وجہ دغہ بنہر د مالیر کوتلہ پہ نوم
 یادیدلو۔ پہ ۸۵۸ھ کین چاہ د مالیر کوتلہ پہ دے عزیمند خاندا کین کوم
 نواب وود۔ دھغہ نواب سکندر علی خان نوم وود۔ شجرہ د نسب یے داسے وک۔

نواب سکندر خان بن نواب محبوب علی خان بن امیر خان بن وزیر خان
 بن بہمن خان بن جمال خان بن شیر محمد خان بن فیروز خان بن
 بازید خان اول۔ اود سکندر ۱۹۴۸ھ نہ محکمن چاہ د ریاست مالیر کوتلہ کوم
 نواب وود دھغہ نوم وود۔ نواب ذوالفقار علی خان چہ یو علم دوست و علم
 پرور انسان وود۔ اودابہ دیر و کمو خلقوتہ معلومہ وک۔ چاہ د پاکستان نظریہ
 د بلنی علامہ محمد اقبال مرحوم پرورش ہم دغہ نواب ذوالفقار علی خان کپے
 وود۔ پہ لاہور کین چاہ د علامہ اقبال کوم محل دے۔ اوپہ ”جاوید منزل“

نامه یادیری. دغه مکان او کوټی د نواب ذوالفقار علی خان ملکیت و وجه د علم
نوازی او ادب پر ورځی په طور یی علامه مرحوم ته بخشش ورکړه. د علامه
اقبال په اشعار و کښل شاعر "زنده پیر" په عنوان سره موجودی. قطع نظر
د دغه نه چه په دغه اشعار و کښل مخاطبه د مجا سره ده. پس منظر یی د اده چه
په هغه کښل د حضرت شیخ صدر الدین خصوصی او خاندانی لقب "زنده پیر" ته
بلیغه اشاره ده. **عليهم الرحمة والفران**

یادگیری :- مخکنی د سید احمد زنده پیر په دواړو اړخو کښل د پیر نیکه نوم
هری پال درج شوې ده. د ده اصلي نوم سید عارف الله بن سید باقر الملقب
په عطاء الله المعروف په شیخ او شوریا بی خولشکی غر غشتی ابن سید محمد
الملقب په بختیار ابن سید ابی سعید اسحاق حسینی د ده.

د ده نوم عارف الله داسه لوستل شوید ده. عارف آل. عارف دال.
هری پال. سری پال (د حواله د پاره ملاحظه کړئ د مجله اولس کوټه په خصوصی
کتنه بابت ۱۹۳۳ ص ۳۱۳) د اشترانی ساد او خاندان د کوه سلیمان
په علاقه شیرانی کښل د قبیله شیرانی سره یوځای آباد ده. د شیرانی
قوم و صلی قبیله ده. وجه یی د اده چه د سید محمد بختیار والد ماجد حضرت
سنجری بی بی علیها الرحمة په قام شیرانی د ده پدې وجه د بختیاری خاندان
آوزی سادات خصوصاً عارف آل (هری پال) په شوریا بی نامه یادیری.
د تفصیل د پاره ملاحظه کړئ زمونږ.

دویم کتاب "سادات افغانه"

(عبد الحليم اثر)

حضرت سید علی ترمذی پیر بابا

ولادت: ————— خواجہ غلطان قندزستان ۹۰ھ

وفات: ————— کدائی ری بوتیر ۹۹۱ھ

حضرت شیخ الاسلام والمسلمین محی السنۃ و ماحی البدعت غواص دریاۃ اسرار و اورموز و الہی سید علی ترمذی بخاری المعروف بہ پیر بابا، شہنشاہ خراسان پچشتی نظامی، قادری، سہروردی، کبروی، شکاری قدس سرہ العزیز بہ خصوصی لقب دے پیر بابا سر زیات مہروردی۔
دَدوئی د والد ماجد نوم سید قنبر علی وو۔ اود نیکہ نوم یے سید احمد نور علیہ الرحمۃ وو۔ شجرۃ نسب یے داسے دے۔

سید علی غواص بن سید قنبر علی بن سید احمد نور
بن سید یوسف نور بن سید محمد (الملقب بہ نور بخش) بن سید
احمد بیغم بن سید براق بن سید احمد مشتاق بن سید شاہ
ایوب ابوالتراب بن سید حامد بن سید محمود بن سید اسحاق
بن سید عثمان بن سید جعفر بن سید عمر بن سید محمد
بن سید حسام بن سید شاہ ناصرخسرو بن سید جلال الدین ^{جعفر}
بن سید امیر علی بخاری بن سید محمود مکی بن سید محمد مہدی بن
سید امام حسن عسکری بن سید امام علی نقی بن سید امام
محمد تقی بن سید امام موسیٰ رضی بن سید امام موسیٰ کاظم بن
سید امام جعفر صادق بن سید امام محمد باقر بن سید
زین العابدین علی بن سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہم اجمعین
سید شاہ ناصرخسرو ۷

د حضرت پیر بابا بہ دے مبارکہ سلسلہ کین ددوئی درے نیکونہ داسے تیر

شوییدی چہ دہفوی مزارات مبارک پہ مغربی پاکستان کبیں دی۔

(۱) یوسید جلال الدین جعفر گنج علم شہید دے چہ مزارے پہ ریاست
دیر تالاش کبیں دے۔ او مخکبیں دے دوئی تذکرہ پہ لقصیل سرکہ بیان شویلا۔

(۲) حضرت سید شاہ ناصی خسر و شہید قلّاس سوادے۔ چہ مزار مبارک
ئے دے ریاست کشمیر دے تخت سلیمان نوے غرونو پہ سلسلہ کبیں دے چیللاس
او تانگیر پہ غرونو کبیں دے تانگیر پہ یو پیر اوچت سر بانڈ دے دے دغہ علا
نن ورخے دے پاکستان یو حصہ دے۔ او پہ گلگت ایجنسی کبیں شاملہ دے۔ دے

شاہ ناصی خسر و والد ماجد سید جلال الدین جعفر بخاری گنج علم چہ
دے تالاش پہ مقام شہید شو او ورپے روستو دے دریائے سوا پہ جنوبی
غار پہ دے بریکوٹ۔ غالبگی، ہوڈی کرام پہ غزا کبیں مشہور غازی ملک
عارف المعروف پہ ملک خوشحال شہید شو۔ او دے صفی اللہ خٹک دے کتاب

”نظم الدرر فی سلک السیر“ دے روایت مطابق دے دریائے سوا پہ شمالی
غار پہ دے کاغوبہ مقام پہ غزا کاغوبہ کبیں دے سلطان محمود غزنوی دے دواخان
شہیدان شول۔ چہ زیارتونہ ئے اوس ہم دے غلتہ دی۔ او بیا ورپے دے

غازیا نولویہ حصہ دے بونیر او مالکان پہ لار و بانڈ دے دے مردان دے
علاقے تہ راسکتہ شول۔ او دے سہ پہ ہرہ یو حصہ کبیں دے کفار و پہ مقابلہ

کبیں ئے غزا کاغے او کرے۔ نوید غہ دوران کبیں حضرت سید شاہ خسر و
علیہ الرحمة دے موجود دے ریاست سوات دے کوہستان دے رانولیا او مجبوشی

وغیرہ علاقہ دے کفار و سرہ دے غزا کاغے کوٹل او پہ دغہ زمکہ دے اسلام دے بیرغ
او درہ ولونہ روستو دے چیللاس او تانگیر علاقہ رستو دے رسیدے وو۔ او ہم

دلہ شہید شوے وو۔

دے حضرت شاہ ناصی خسر و مزار مبارک دے تخت سلیمان پہ اوچتو
سرو نو دے اسلام یو رو بنانہ مشعل دے۔ چہ چار چاپیرہ ملکونہ او

علاقے پر روبرو بنانہ دی۔ یہ مسلمانوں کو کینن تھم دجھاد روح تازہ
کوی اور تہ بنائی چہ د اسلام بیرغ چہ دوی ترچیل اس او تانکر
پورے رسولے دے۔ ہفہ دے د اسلام غازیان واخلی او د کشمیر د تحت
سلیمان د غرونو د سلسلے تر آخری سر پورے دے اور سوی۔ حضرت
شاہ ناصر خسرو د سنہ ۸۹۰ھ پہ خواؤ شا کینن شہید شویدے۔

سید شاہ ابوالیوب ابوتراب

د حضرت سید جلال الدین جعفر کبج علم پہ نہ سو کینن پہ یو ولسم
پشت کینن دیو منسی نوم سید شاہ ابوالیوب ابوتراب دے۔ چہ د سنہ
د زمانے بزرگ دے۔ او مزار مبارک یے د مالا کنڈ ایجنسی ریاست دیر
پہ سندھ نوم علاقہ کینن د دریائے پنجگورہ پہ شمالی غار کا بندہ د منجائی
او ہو پی کرام نوم کلو تر منجہ د شہیدان پہ مشہور ادیرہ کینن دے۔
چہ د بہاری، ہو پی کرام او منجائی، د کفار و سہ پہ غرا کینن شہید شویدے۔

سید قنبر علی

د حضرت پیر بابا علیہ الرحمۃ والد ماجد حضرت سید قنبر علی مزار مبارک
د افغانستان د سمت شمالی د ولایت مزار او میمنہ پہ شمال مشرق
طرف پہ علاقہ د قندوز نوم علاقے پہ چارد رکا نوم تپہ کینن دے۔ او پہ
کوم کلی کینن چہ د دوی مزار مبارک دے د ہفہ کلی نوم خواجہ غلطان
دے۔ د قندوز او چارد رکا دغہ علاقہ د تاریخ پہ پنجوانو کتا بون کینن پہ
ترمذ نامہ یاد پوری۔ حضرت سید قنبر علی پہ ژوند ہم پہ دغہ شا
کینن او سید او مزار مبارک یے ہم پہ دغہ مقام خواجہ غلطان
کینن دے۔ علیہ الرحمۃ والغفران

سید علی غواص پیر بابا

حضرت سید علی غواص المعروف پیر بابا علیہ الرحمۃ ورحمۃ قنبر
 علی پہ کو کنبن پہ مقام د خواجہ غلطان (پاردرہ قندوز) پہ سنہ ۹۰۸ھ
 کنبن پیدا شو۔ ابتدائی تعلیم د خپل نیکہ حضرت سید احمد نور
 علیہ الرحمۃ نہ اوکړ۔ د علم نحو مشهور کتاب شرح جامی پورے کتابونه
 یے د هغوئ نه اولوستل۔ او د ظاهری علمونو نه علاوه د طریقت او معرفت
 فیض یے هم د هغوئ نه بیامونده۔ پدے سلسلہ کنبن د حضرت اخون
 درويزه د روايت مطابق د پیر بابا خپل بیان دا حصہ دے۔ فرمائی:-
 ”حماد مشفق پلار نوم ”قنبر علی“ وو۔ د خپل زمانے د بادشاہانو
 یے تعلق وو۔ د خپل پلار نیکہ هغه زړه د زهد او ریاضت طریقہ یے پرېښه
 وه۔ او د نیاوی منصب یے حاصل کړے وو۔ د حکومتی دربار خلکو به ورته
 ”امیر نظر بهادر“ وکیلو۔ لیکن ځانیکه یعنہ ځا د پلار والد ماجد سید
 احمد نور علیہ الرحمۃ د علم او فضل خاوند وو۔ خپل قیمتی وخت به یے په
 درس او تدریس اوزهد او ریاضت کنبن صرف کوولو۔ د پلار نیکه په سجاد
 باندے ناست وو۔ د سلسلہ عالیہ کبرویه پیر طریقت وو۔ په قندوز کنبن
 اوسیده۔ د دنیا او دنیا داری نه بے پروا وه وو۔ مگر داچه نظر د مهر بالی یے حماد
 په حال لرلو۔ مور او پلار حماد نور ورونږ و خویند و سر له به مینه کووله۔
 زده د وار په نظر کنبن نه را تلیم۔ لیون سارے ورته ښکارا کیدم۔ نیکه به م
 فرمایل چه علی ځما موئی دے۔ تا سود که د قدر نه خبر نه یے۔ چه د ده نه
 نه څومره ښه سرے جوړ یری۔ چنا څه ځما تعلیم او تربیت یے په خپله
 ذمه واخیسته۔ سلسلہ عالیہ کبرویه څمونږ په خاندان کنبن نسلا بعد
 نسلا د شیخ جمال الدین کبری علیہ الرحمۃ نه تر دے وخته پورې جاری ده۔

کلا چہ حمانیکہ علیہ الرحمة وفات کیدارہ نے خیلے خواہ را او بللم راتہ
 نے او ویل قرآن مجید تلاوت کرہ۔ ماور تہ سورت تبرک الذی تلاوت کر۔
 دے او فرمائیل بیائے تلاوت کرہ۔ ماد و بار لا تلاوت کر۔ دے و فرمائیل بیائے
 تلاوت کرہ ما بیا تلاوت کر۔ بیائے راتہ او فرمائیل راتہ دے شہ۔ زہ ورتہ
 شوم راتہ نے او ویل اے حویہ اہریو برکت او نعمت چہ دخیلونی کو نو او
 پلرونونہ م نسباً او دسلسلہ شریفہ کبرویہ نہ اذ ناموند لے وو۔ اوماتہ
 حاصل و۔ ہخہ ہرخہ م تاتہ او مجنیل۔ چنا چہ یہ سلسلہ عالیہ کبرویہ
 کبن ماعجزہ تہ اذن او اجازہ دخیل نیکہ نہ حاصلہ شوم دے دخیل
 مہربان نیکہ دوفات نہ روستونہ پریشان پاتے شوم۔ د دنیا دخلقوسرہ
 م ترون ہم نہ راتلو۔ او دتیسنے لارم ہم نہ وہ۔ پدغہ حال کبن م گذران وو۔ تر
 ہخہ چہ کلہ سلطان ہایون دہندپہ لورے عزم او کر۔ حما والد ماجد
 ہم د تبرک پہ طورخان سرہ ہند تہ روان کر۔ اوزہ ہم ورسرہ روان شوم۔
 دحضرت پیر بابا ددے قول چہ ہرکلہ ہایون بادشاہ ہند تہ
 تلو نو حما پلار نے دھان سرہ پہ طور د تبرک بوتلو۔ تاریخی پس منظر داسے
 دے۔ چہ دہمایون پلار بابر بادشاہ پہ ۶ محرم ۸۸۸ھ کبن پیدا شو وو۔
 او پہ ۵ رمضان المبارک ۸۹۹ھ ددو لسو کو پہ عمر دماورا النہر پہ انداجان
 نو مقام حکمران کرے شو وو۔ روستا د ۹۳ھ پورے زمانہ نے دماورا
 النہر خراسان (د موجودہ افغانستان قدیم نوم خراسان دے) او د وادی
 پلینور پہ کشالو کبن تیرہ کرے ولا چہ د پلینور د ویرن د یوسفز و قبیلے
 سرہ جنگونہ اوبیار و ستود ملک شاہ منصور یوسفزی لون بی بی پہ نکاح
 کوئل۔ او ددغہ بی بی د پارہ د باجو پہ مرکزی مقام شہر باجو کبن محل
 جوہول د یاد ولودی۔ پہ ۹۳ھ کبن چہ د وادی پلینور نہ دہند پہ لور
 روان شو۔ نو ہم یہ دغہ کال لاہور تہ اور سیدہ۔ او یہ آخر کبن دہلی فتح کر۔

بیاد دغنه روستو چہ پہ س ۹۳۰ھ کین بابر وفات شو۔ او دغہ خوی ہمایون
د نولس کالو پہ عمر پہ اکبر آباد (آگرہ) کین پہ ۱۲ جمادی الاول س ۹۳۰ھ
کین بادشاہ شو۔ نو دغہ نہ پنچہ کالہ روستو پہ س ۹۴۲ھ کین افغانستان
تہ دخیل پلار قہر زیارت اونور وانتظاماتو دبارہ داخلے وو۔ او بیاد دغہ س ۹۴۲ھ
نہ روستو چہ ہمایون واپس ہند تہ تللو نو دحضرت پیر بابا علیہ الرحمۃ والد
ماجدی دغان سرہ ہند تہ بوتلے وو۔ او ہم پہ دغہ موقع کین حضرت پیر بابا
دخیل پلار سرہ دہند پہ سفر کین ملگرمے وو۔

د ترک بابری د بعض بیانونو نہ معلومیری چہ د بابر بادشاہ
کیدلو پہ ابتدائی ورخو کین چہ دغہ سرہ کوم مخصوص اتباری ملگری
اوسر کردہ فوخی مشران وو۔ یو پہ ہغوی کینے سید قنبر علی وو۔ لیکن روستو
بیادانہ معلومیری چہ ہر کالہ پہ س ۹۳۲ھ کینے بابر دہند پہ لور روانیدہ
یاد ہغہ نہ مخکین چہ پہ کابل، باجوہ، سوات، سمہ اوادی پینور کینے
جنگونہ کوئل چہ پہ دغہ نیہ حضرت سید قنبر علی د بابر سرہ یوحائی
موجود وو۔ کہ نہ وو۔ پہ دے سلسلہ کین د پیر بابا علیہ الرحمۃ چہ خیل
کوم بیان دے دغہ نہ خود معلومیری چہ سید قنبر علی د بابر سرہ دہند
پہ دغہ سفر کینے ملگرمے نہ وو۔ او ہمایون بادشاہ چہ پہ س ۹۴۲ھ کین دے
دغان سرہ بوتللو غائب و جمعے داوچہ دساداتو دیوے روحانی
خاندان ممتاز فرد وو۔ بلہ داچہ دے دہمایون دوالد شہنشاہ بابر
پرچونو فوخی سالارانو کین ممتاز سپاہ سالار وو۔ او بلہ داچہ دہمایون
اوسید قنبر علی ترمنجہ دقرابت داری یوہ رشتہ ہم موجودہ و۔ او دہمایون
دبارہ ددہ حیثیت دیو خاندانی مشراوسر پرست کیدے شو۔ (پہ س ۹۴۲ھ
کین ہمایون د ۱۹ کالونوے خلمے وو) پدے وجہ زیاتہ صحیح خبرہ دادہ چہ پہ
س ۹۴۲ھ کین پہ اول محل سید قنبر علی سرہ دخیل خوی پیر بابا

ہند تہ تلے وو۔

دہمایون بادشاہ اوسید قنبر علی تر منجہ چاہ کو مہر شدہ موجودہ۔
 دھغ پہ حقہ اخوندرویزہ لیکے :- (تذکرۃ الابراہیم مطبوعہ نسخہ علی) چہ حضرت
 پیر بابا د امیر تیمور کورگان د خور د اولاد دینے وو۔ د دے مطلب دا کید لے شی
 چہ د پیر بابا پہ نیکو نو کینے چہ کوم یونیکہ د امیر تیمور معاصر وو۔ پہ ہفہ د امیر
 تیمور خور وادلاولا۔ پہ دے سلسلہ کین کہ فکر او کر لے شی۔ نو حضرت پیر بابا
 اوشمایون د واپر معاصر دی بلکہ ہمزولی دی۔ (د پیر بابا اولاد سنہ ۹۰۰ھ اوشمایون
 ولادت سنہ ۹۱۳ھ دے) نو مونزلہ د دے د واپر پہ شجرہ نسب نو یونظر اچول
 پکاری دی۔ چہ د امیر تیمور اصلی خوری د پیر بابا پہ نیکو نو کین کوم یونیکہ کید لے
 شی۔ د د واپر و شجرہ دادی۔

(الف) ہمایون ولد بابر ولد ابوسعید مرزا ولد محمد میرزا ولد جلال الدین
 میران شاہ ولد امیر تیمور کورگانی۔
 (ب) سید علی ولد قنبر علی ولد سید احمد نور ولد سید یوسف نور ولد
 سید محمد نور بخش ولد سید احمد بیغم۔

د دے پور تہ نسب نامونہ د معلومیری چاہ پہ سید احمد بیغم پہ د امیر
 تیمور کورگانی خور وادلاولا۔ او پلے اعتبار د اخوندرویزہ ہفہ خبر صیح
 د کہ چہ پیر بابا د امیر تیمور د خور د اولاد نہ ولا۔

د دے پور تہ توضاحت نہ د معلول غرض وو۔ چہ پیر بابا د
 قندوز افغانستان بہ برصغیر پاک او ہند تہ اول حل پہ کومہ نیتہ راعی دے۔ او
 ہر کہ چہ پہ سنہ ۹۲۲ھ کینے د دوی را تگ معلوم شو۔ نو دے لہ مخہ د سبا علی
 شیخ محمد اکرم مؤلف رود کوثر (۳۴۳) ہفہ بیان صحیح نہ معلومیری چہ حضرت
 پیر بابا علیہ الرحمۃ د حضرت خواجہ نظام الدین عبدالشکور بلخی تہانیسر المعروف
 المعروف بہ نظام الدین تہانیسر پہ بلخ کین یکجستہ طریقہ سبقونہ حاصل

کری وو۔ حکم چہ پخبلہ موصوف ددغہ کتاب پہ ص ۳۲ کینہ دالیکلی
چہ دغہ شیخ نظام الدین تہا نیسری دجھا نیکرد لاس نہ دغہ سرود بغاوت
د فتنہ دفع کولو (سنہ ۱۰۱۶ھ) نہ روستو بلخ تہ جلاوطن شو وو۔ اوظاہرہ
د چہ ہرکلہ حضرت پیر بابا دغہ سنہ ۱۰۱۶ھ نہ ۲۸ کالہ و پزیدہ سنہ ۹۲۸ھ
کین ہند تہ رانغلہ وو۔ نوبیا پہ سنہ ۱۰۱۶ھ کین یثہ د حضرت خواجہ نظام الدین
تہا نیسری نہ پہ بلخ کین بیعت کوئل پہ فکر کین نہ راجی۔ او دہو لوند غتہ
مخبرہ داد چہ ددغہ سنہ ۱۰۱۶ھ نہ دیر محکین پہ سنہ ۹۹۱ھ کین حضرت
پیر بابا علیہ الرحمۃ وفات شو وو۔ او دیر بابا دمک نہ ۲۵ کالہ پس نظام
الدین تہا نیسری بلخ تہ تلے وو۔

حضرت پیر باباؒ ہند کین

پہ ہند کین د حضرت پیر بابا علیہ الرحمۃ د روحانی او عرفانی حالات پہ حقلہ
د دوئی دخیل بیان نہ معلومیری چہ اگرچہ دخیل والہ ماجد اسرار
پہ وجہ بہ یثہ شاہی درباری لباس اغوستلو۔ لیکن چہ د بادشاہ د دربار
نہ پہ راو وتلو۔ نو ہند لباس بہ یثہ سمدستی اوسکلو۔ او د نیکانو او عالمانو
خالقو د صحبت پہ تالاش کین بہ کر حید۔ پیر بابا فرمائی: ”ہرکلہ چہ
رب الجلیل حمایہ باب دامقر کرے ولا۔ چہ د دنیا او اہل دنیا نہ مکنارہ
اوساتی۔ پدغہ وجہ د درباری کاروبار سرہ تعلق لزل راتہ کراں شول۔
چنانچہ پہ داسے حالاً تو کین چہ خہ وخت داشاہی قافلہ منزل پہ
منزل د پانی پت مقام تہ اورسیدلہ۔ نو پیر بابا روان شو۔ او د حضرت
شیخ شرف الدین پانی پتی مزار مبارک تہ لار۔ فرمائی: ”د حضرت
شیخ مزار تہ چہ ورغلم نو دہقوی پہ توجہ مہما پہ زپہ کین تاثیر پیدا
شو۔ او توئل وجود پہ لہر زان شو۔ نتیجہ یثہ د اسوہ چاہد دنیا کاروبار
نہ یثہ ہم پسے زپہ تور شو۔ دے نہ پس دوعہ روایتونہ دی۔ یورایت

داد ۷۔ چہ دخیال ہے اوکے چہ کہ بیرتہ ہے او دخیل پلارنہ اجازت غوارے
نوشاید چہ ہغوی رضانہ شی۔ یہ دے وجہ چہ د مزارنہ راو تو آس
وسلہ ہرخہ ہے نوکراوتہ ورکپل۔ فح سرے اول غنبتل۔ او یہ یوگوشہ عائی
کبن د خدائی یہ عبادت مشغولہ شو۔ مگر خہ نیتہ پس ہے پلارنہ درک
ولکیدہ۔ بیٹے د خان سرہ بوتلو۔ او د پلار او حوی ترمنجہ د بحث او خبر واتو
نہ پس پلار ورتہ اجازت ورکے۔ چہ د علم او معرفت یہ طلب پس روان شی۔
پہرے سلسلہ کبن دویم روایت د پیر بابا د حوی میاں مصطفیٰ دے۔ ہفہ فرمائی
چہ پیر بابا د شیخ شرف الدین پانی پتی علیہ الرحمۃ د مزار مبارک نہ پہ بلہ
لارہ او وٹلو۔ مجہ ہے او وکپہ۔ لارہ چہ مٹکونو کبن پناہ شو۔ خہ ساعت پس
چہ خہ نوکران ورسرہ راغلی و وہفہ ورپسے زیارت تہ بنکارا شول۔ نوکہ
خہ گوری د حضرت پیر بابا ہیچ پتہ نشدہ دے۔ تالاش ہے ورپسے اوکے۔ لیکن پیدا
ہے نہ کر۔ چہ پلار ہے خبر شو۔ نوہفہ پوہہ مشو چہ د معرفت پہ طلب کبن بہ
ہے مجہ کپی دی۔ چنا مجہ د خدائی پہ کر وے صبر اوکے۔ میاں مصطفیٰ فرمائی
خہ مودا پس چہ پہ تجورات کبن د پلار او حوی ترمنج ملاقات شوے و۔ دغہ
د دوی د پانی پت پہ مقام دیو بل نہ تجد اکید لونہ پس اولے او آخرینے ملاقا و۔
بہر حال حضرت پیر بابا چہ د پانی پت نہ روان شو۔ نو مانک
پورنہ ورسیدہ۔ د غلہ دیو دینی عالم اور روحانی شیخ طریقت پہ درس
کبن شامل شو۔ چہ د ہفہ نوم و و۔ ”شیخ سیلونہ“ د علم نحو کتاب کا فیدہ
ہے دوبارہ د ہغوی نہ اولوستلہ۔ او د علم فقہ د مشہور درسی کتاب ہدایہ
پورے کتابوئے ترینہ اولوستل حضرت شیخ سیلونہ چہ د دوی روحانی
استعداد طلب او تندرے تہ او کتل نوہفہ ورنہ د حضرت شیخ سالار رومی
پہ نوم باندے خط ورکے۔ او ورتہ ہے او فرمائیل چہ ہفہ حما پیر بھائی دہ۔
مونہ دو اہک د شیخ بھاء الدین صہامت مریدان یو۔ لیکن چونکہ ماتہ

(۳۱) سلسلہ شطاریہ او (۴) سلسلہ ناجیہ جلالیہ اجازت ہم ورتہ دشیخ سالارامی نہ حاصل وو۔ لیکن دخپلودے دوار و سلسلوک طرفت دشیخ نوموئے اخوندرونیزہ نہ ووبیان کری۔ حکمہ دلہ ذکر نکرے شول۔

(۵) سلسلہ کبرویہ | اد سلسلہ کبرویہ اذن ورتہ دخپل نیکہ نہ حاصل وو۔
 شجرہ یے دادا۔ سید علی قومذی له سید احمد نور ہفہ له
 سید یوسف نور ہفہ له سید محمد نور بخش ہفہ له شیخ ابوالسحاق قتلائی
 ہفہ له شیخ سید علی محمد انی ہفہ له شیخ علی لالہ ہفہ له شیخ نور
 عبد الرحمان ہفہ له شیخ نجم الدین کبری ہفہ له شیخ عمار بن یاسر ہفہ
 له شیخ نجیب سمر وردی ہفہ له شیخ احمد غزالی ہفہ له آبا بکر نسیان
 ہفہ له ابوالقاسم جرجانی ہفہ له ابو عثمان مغزی ہفہ له ابو علی کاتب
 ہفہ له شیخ علی رودباری ہفہ له شیخ جنید بغدادی ہفہ له شیخ سبزی
 سقطی ہفہ له معروف کرخی ہفہ له امام علی رضا ہفہ له موسی کاظم
 ہفہ له جعفر صادق ہفہ له محمد باقر ہفہ له علی زین العابدین ہفہ له
 سید الشہداء ائمہ حسین ابن علی رضوان اللہ عنہم اجمعین۔

دخلافت ورکھے کید وناہ روستو حضرت سالارامی ورتہ
 اوفرمائیل چہ کوہستانی علاقوتہ لاپ شہ۔ اودا تخصیص ورتہ اونہ
 کہ چہ کوم کوہستان تہبہ ٹے۔ پیر بابا دغہ حکم مطابق کشمیر تہ دتلوپہ
 نیت رار وان شو۔ دجہلم دریاب نہ مغرب طرفتہ دخلور میلہ پہ فاصلہ پنہاؤد
 المعروف پنہا دادن نوئے کلی تہ چہ راور سیدہ نولوسرے پہ پختہ ورغے کیلاش
 نوئے وو۔ دہفہ چہ پہ پیر بابا نظر پریوت۔ نوتول کلی یے خبر کر وچہ
 ہفہ نیک ولی دغہ اے دادے (دخبرہ دا سے وچہ دغہ کیلاش خودے
 مخکنیں دپیر بابا حلیہ پر خوب کنیں لیدے و۔ چہ پنہا داؤت نہ رار وان اوہو
 کلہ دہفہ پہ انوار ور ونبانہ شو۔ اوپہ مہبالہ کیلاش دغہ خوب دکلی

خلقوتہ وٹیلہ وو۔ او ددوئی رنگ د مخ نقشہ کردہ۔ کپڑا ورتہ ہر چاہیے د
کلی خلقوتہ بیان کپڑی ورتہ۔ پیر بابا والی چہ شہ وخت دغہ کیداش شور
جو کپڑو۔ نو ماور تہ او وٹیل چہ ہسے نہ تابہ پہ خوب کین بل شوک لیدلے
وی۔ ہنہراتہ او وے چہ دانہ د کلی خلقوتہ تپوس او کپڑا چہ ماور تہ مخسے
ستارنگ نمونہ ہر چہ بیان کپڑی کنہ تر دے جلا چہ ستاپہ تندی چہ درخے
کوم خال دے دغہ مہم ورتہ بنودلے دے۔ پیر بابا دغل تہ حصار شو۔ دل تہ چہ ہر
خومرہ ورخ پاتے وو۔ خلقوتہ بہ یے وعظ نصیحت امر بالمعروف کو لو۔ او د معرفت او
طریقت لار بہ یے خلقوتہ بنودلہ۔

ددے روایت پہ بناء چہ اول دوئی پند داؤت تہ راغلی وو۔ دا بہ
او وایو چہ ددے ناہ شہ نیہہ پس کجرات تہ راغلی وو۔ شکہ چہ پیر بابا پھیل
بیان کین دا ہم فرمائی چہ داپورتی واقعہ د کجرات پہ مضافا تو کینے پیسہ شہ
دلا۔ او دھنہ نہ روستو کجرات تہ راغلم۔ دل تہ پہ کجرات کین پہ سنہ ۹۹۰ کین حضرت
پیر بابا سر ددوئی والد ماجد سید قنبر علی ملاقات شو۔ دا ہفتہ ورخ وے
چہ ہر کلہ ہمایون د شیر شاہ سوری د لاس نہ د ملتان۔ سندھ او بلوچستان
پہ لارہ ایران تہ تللو۔ نو دلاہور پہ شاؤ خوا کین ترینہ سید قنبر علی جد اشہ
وو۔ او د جہلم۔ اٹک او پینور پہ لارہ واپس خپل وطن تہ د تللو ارادہ شہ
کپڑے و۔ لکہ چہ مخکین ذکر شوے دے۔ پیر بابا د خوئی میان مصطفیٰ روات
دے۔ چہ پیر بابا پہ پانی پت کین د خپل پلار نہ جد اشہ وو۔ دھنہ نہ پس
د کجرات پہ مقام د خپل والد ماجد سر د لے اولے او آخریے ملاقات وو۔ حضرت
پیر بابا والی پلارم راتہ او فرمایل چہ مٹا سرہ وطن تہ لار شہ۔ لیکن ما
ورتہ عذر او کپڑو۔ چنا چہ پلار زہ پہ سرستر کو سبکل کپڑم۔ او پدے بانہ
رانہ خوشحالہ شو۔ چہ د خپل پلار نیکہ د زہد اور ریاضت او طریقت او
معرفت لار دے راتیں لکہ کپڑا۔ بیا پلارم د رخصت پہ وخت کین یوہ ہمایونی

د اشرفواوبلہ د سپینو زرد روپو د خرڅ د پارہ راتہ پر لښودلے حالانکہ
 څمارو پئی څه پکار وے. مگر د هغوی د خاطر کلام قبوله کړه. پلارم راته او
 فرمائیل چه د اماند ر کړیدی. په فقیرانو ټی خرڅ کړه. د پلار د رخصت کیدو
 نه روستو په تجارت کښ د څه ورځو تیره ولونه پس دوباره د خپل پیر سلام
 له اجمیر ته روان شوم. په لار کښ شیر شاه سوری سپاهیان په ځه راغلل.
 او هغه د واره همیانې راته هغوی واخیستل.

د دې پورته بیان نه معلومېږي. چه د دې دوباره اجمیر شریف
 ته د خپل پیر لیدلوله د شیر شاه سوری د حکومت په زمانه کښ تلې ووهر
 کله چه شیر شاه سوری په دولسم تاریخ درېج الاول ۹۵۲ هـ وفات شوه
 د. نو د دې مطلب د استوچه پیر بابا د دغه تاریخ نه مخکښ په سن ۹۵۰ هـ
 کښ اجمیر شریف ته تلې وو.

پیر بابا فرمائی: د خداي حکم وو. اجمیر شریف ته ټما د رسیدلولو نه
 وړاندې څما پیر سالار رومی وفات شوه وو. زه چه د هغوی د رکاز نه اوسیدم.
 د هغه مشر ځوی شیخ حسین په مراقبه کښ ناست وو. څه وخت چه د
 مراقبه نه سر را پورته کړ. اوزه ټی اولیدم. نوراته ټی او فرمائیل. چه پلارم
 هم د اوڅته په مراقبه کښ راته او فرمائیل. چه حماد د وچه ټی او قبا کانه
 چه پاته دی. یوه د خرقه خلافت په طور دغه سړی ته ور کړه چه کوم اوس
 به د لته را اوسیدږی. اوبله چغه ټوټه ټوټه کړه او څما په ټولو سر ښاړو ټی
 او ویشه. چنانچه سمدستی ټی هغه د واره قبا کانه را او غوښتل په هغه کښ په
 یوه خرقه څما نوم لیکه وو. هغه ټی ماته را کړه. سمدستی م په غاړه کړه. او څه
 ورځې م هلته تیر کړه.

مخکښ فرمائی: -

څه ورځې پس راته څما مخدوم زاده (شیخ حسین) او فرمائیل چه

ستاد پارا حماد پلار وصیت داد ۷۔ چہ پہ کوہستانو نو کبش استو گنہ اختیار
 کړه۔ اوس خربنه ستاده۔ چہ دهند په شمالی کوہستانو نو کبش په کومړ
 کوہستان کبش پاته کیری۔ او که خپل وطن قندوز ته ځي۔ ځکه چہ ستا
 خپل وطن خوهم کوہستانی ملک د ۷۔ زاده د ۷ حکم په اورید لو حیران
 شوم۔ ځکه چہ زه خواجہ میر شریف ته دخپل پیر لیدلوله د د ۷ پارا راغلو وای۔
 چہ د حقیقت او عرفان پد ۷ منز لو نو کبش چہ کوم بوجہ را بانډ پر یو ته وچه
 دهغه نه خلاص شوم۔ لیکن دا خود هغه نه هم زیات بوجہ را په حواله شو۔
 بهر حال دخپل مخدوم زاده نه ۷ پد ۷ نیت رخصت واخلستلو چہ خپل
 وطن قندوز ته به لاړ شوم۔

حضرت پیر بابا فرمائی۔

د طریقت او معرفت په لار کبش هر یو سالک اوصوفی ته در ۷ مقامات حاصلیری۔
 ۱۔ اول مقام دشهرت د ۷۔ چہ دخدا ۷ مخلوق عالم او خاص پر ۷ رامات شی۔
 ۲۔ دویم مقام دکشف او کرامت د ۷۔ چہ مختلف کرامتونه او خرق عادات
 کارونه ترینه څرکندیږی۔

۳۔ دریم مقام هغه د ۷۔ چہ دیو سالک ټول مطلب او مدعا محض د الله
 رضا حاصلوی۔ پد ۷ مقام کبش بیا د سالک نه ځان پکاروی نه جهان۔

چنانچه زه ځه وخت په اول حل اجہیر شریف ته تل ووم۔ او هله
 د حضرت شیخ سالار روغی په خدمت مشرف شوم ووم۔ او بیا روستو هغو ۷
 په خورو واپر و طریقو کبش خلیفه او ماذون کړم ووم۔ نو په هغه نیت په د تصوف
 دغه اولن ۷ مقام راته حاصل شوم و۔ او حماد نوم شهرت تر لر ۷ لر ۷ پور ۷
 خور شوم و۔ او دهغه په وجه حاجی سیف الله گگیانی او ملک گدانی
 گگیانی رانه په شریعت کبش لاس نیو کړم و۔ داد واپر ۷ گگیانی ملک
 دخپل قام مشران او قومی سرداران و۔ همایون بادشاہ چہ په ۹۲۲ هـ

کین هندوستان ته راتلو نوډ سرحد نه د خان سره راوستلی وو. د دغه
نه مخکې چه په شاهي دربار کې غماهم تگ راتگ وو. نوډ دوی سره م
پیژندگلور اخله وه. لنډه داچه زه پدغه نېټه د دغه شهرت او د خلقو
د کړنې نه تنگ شوم ووم. نو خپل پیر ته م شکایت کړم وو. چه دا خلق
خو ما عبادت ته نه پریږدی چنانچه هغوی راته د کوهستان طرفه د
تللو هدایت کړم وو. او چه د کشمیر علاقې ته د تللو په نیت روان شوم
ووم. نو په لاره کین د کجرات په مقام دغه واقعات چه مخکې بیان شول د
راپېښ شوی وو. او بیا چه په کجرات کین هم د خدای مخلوق را بنډرامات
شو. نو د هغه چه پیر تنگ شوم. نو دوباره اجمیر شریف ته د دغه د پاره دخپل
پیر سلام ته ورغلم ووم. چه د شهرت دا ځه رانه واوړی. بوجه او پیټه رانه
کم شی. او خپل ریاضت او عبادت له وخت او کبله شم. لیکن قسمت ته کوره
پیرم وفات شوم وو. او د وفات په وخت کین بیا په راوصیت پر سیه روحه
کوهستان ته لاړ شه. چنانچه هم د غاه وجه ده. چه خه وخت ما د مخدوم
زاده نه د پیر د وصیت دا حکم را ږیله. نو مخدوم زاده م عرض او کړ چه اوس
هر څه چه کیري خپل وطن تر منځه م د هغوی نه م رخصت واخیست.
په دغه اراده را روان شوم او پېښور ته را ورسیدم.

حضرت پیر بابا په پېښور کین

په پېښور ښهر کین د حاجی سیف الله گیلانی او ملک گدائی گیلانی سره م
ملاقات شو. د سلام او ملاقات نه روښتو د هغه پخوانی عقیدتمندی په
وجه چه هماغه سړک په اجمیر کین پیدا شوی وه. دوی د وار و لږه سوال
او کړ. چه څو ښ وطن پېښور ښهر سره نژدې ده. د یو څو درځو د پاره
څمونږ سره تشریف یوسه. چه څمونږ آل اولاد ماسومان او وطن داران
ستامود صحبت او وعظ نصیحت نه فائده واخلي. او د غلطو کارونو او

بدعتوں اور سہولتوں اور جو نونہ لاس و اخلی۔ ددوی دعوت او بلنہ مے
قبولہ کرے۔ او دھوئی سرے ددو آئے علاقے تہ لارم۔ ہنغہ ٹائی بے شمیرہ
مخلوق حمانہ بیعت او کر۔ او پہ طریقہ کبن داخل شول۔ پیر مخلوقات بہ راتل
وعظ اونصیحت بہ ئے آوریدہ۔ او دنا کارہ کارونو او خلاف شرع بدعتونونہ بہ
توبہ کار کیدل۔ او دسمے لارے تہ داو ریدلو تو فیک بہ ئے ملاؤ کیدہ۔ ترخہ زمانے
پورے خوبہ سمہ لار روان وو۔

پیر بابا فرمائی۔

ددے وجہ تہ دے۔ چہ داخل سے لارے تہ راوختل۔ او بیا کارہ شول۔
وجہ ئے دادہ چہ دپستتودا عادت دے۔ چہ دوی بے خبرے اونا کارہ خبرے دواپہ
آوری۔ لیکن دنیکی دخیبر و پابندی پیرہ کمہ کوی۔ او دہم حکہ چہ نن ورے
پدوئی کبنے بے علمی پیرہ ۷۲۔ او دہنہ بے عامی پہ وجہ اکثر پستتاناہ داسے ہمر
چہ ہل و دنیکی او خیر خبر و انصیحت تہ غور ہسے ہم نہ گیر دی۔ او دشر
او بدی خبرے بہ بے آوری۔ چکہ چہ علم نشدہ۔ او چہ سرے ورتہ ذکر او کپی۔ نو
موجبے دادے۔ چہ پدوئی کبنے پچل منج کبنے دیوبل سے بغض ار ساد پیر زیات
۷۴۔ او پدے آفت کبن ترے چلا راکیر وی۔ چہ کہ پچل منج کبنے دیوبل سرے دینے
محبت او صلح مہفایے خوب او پہ آرام د شریعت اسلام مطابق ژوند یترہ ولو
او اسلام د احکامو د پابندی کو لو د پار ورتہ نصیحت کیری۔ نہ ہنغہ تہ غور
کیستودل ہم ورتہ گران بنکاری۔

پیر فرمائی۔

چہ مرکہ بہ دو آہ کبن پدے شان سرہ روع کال را باندے تیر شونو چیل
وطن قندوز تہم دتلو ارادہ او کپلہ۔ مکر پہ کگیانی قبیلہ کبن چہ حما
کوم مخلص دوستان او عقیدتمندان وو۔ ہفوئی حما دپاتے کو لو د
پارہ بھانے شروع کرے۔ راتہ ئے او ویل چہ دیوسفز و بہ علاقہ کبن

دو ملحدان پیدا شویدی۔ چہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 دسے لارے نہ رغزیدلی دی۔ او پیر شہرت یے حاصل کرے دے۔ دیوکس
 پیر طیب نوم دے چہ پہ قام باندے غلجے پستون دے۔ او ددویم پیر ولی
 نوم دے۔ چہ پہ قام باندے برنج دے۔ دغہ دوار و دیوسفز وقام اکثر خاق
 داسلام دسے او برابرے لارے نہ کمراہ کریدی۔ او نور یے ہم پسے کمراہ کوی۔
 دغہ پیر ولی برنج او پیر طیب غلجی چہ پہ یوسفز و کبن کو مہ کمراہی شروع
 کریدی۔ ہفہ دار کچہ دوئی دنگ دوتنگ او سرود حلال برآمدے۔ ہر
 وخت ورتہ سرود نہ غزیدی۔ دوئی یے آوری نیٹے اوارینہ لوی واپہ
 گدو پے دھان نہ راتاؤ گری وی۔ او ہوئی تہ خوشے بے ہودا او خلاف
 شرع خبرے بنائی۔ او دشریعت ددائرے نہ دومرہ بھر وتلی دی۔ چہ
 پیر ولی برنج خود خدا یی دعوہ شروع کریدی (العیاذ باللہ)
 نوسنہ خبرہ دادہ چہ تاسود قندوز تلووار دپیریدی۔ دیوسفز و علاقے
 تہ لارشی۔ او ددغے علاقے عوام دے کفر او کمراہی نہ بچ کرکے ہرکلہ چہ
 ددوآبے مخلصو عقیدتمند و احوال راتہ بیان کرل۔ او ددین اسلام پہ
 منج کبے راغلہ۔ نوہل تہ تلل مپہ تان باندے واجب او کسرل۔ او دیوسفز
 علاقے تہ روان شوم۔

حضرت پیر بابا دیوسفز و پہ علاقہ کبن

حضرت پیر بابا فرمائی:-

چہ تہ وخت زہ دیوسفز و علاقے تہ اور سیدم نوپہ دوئی کبن یو شو عادت نہ
 اوخو یونہ م اولیدل چہ ہفہ دادی:-

- (۱) د اچہ سادہ خلق دی۔ چل، مکر، فریب یے نہ دے زدہ۔
- (۲) بلہ د اچہ دشوارونہ یے کشران پہ دیندار یی او دیانتداری کبن ریا پانہ دی۔
- (۳) بلہ د اچہ دنارینہ ونہ یے زانہ ددین اسلام زیات پابند دی۔ او مضبوط دی۔

(۴) بلکہ داجہ ددوٹی ماشومان پہ عین ماشوموالی کین ددین سرہ اوڈین
دزدہ کپے سرہ مینہ لری۔

(۵) بلکہ داجہ خد متکاران او مریونہ یعنی عاجزہ خلق یے دخیلوانا یکانو
نہ زیات دیندارا دی۔

لیکن سرکہ دے تلوو خبر و پتہ کمر اہی کینے حکمہ اختہ کیری۔ چہ
علمی مدرسہ نہ لری۔ اوور سرکہ پڑھیز کارا او عالمان پکین نشہ دے۔ پتہ
وجہ دا خلق تلو بے تعلیمہ او بے علمہ دی۔ او بل خواہ نا کارہ شیخان او کمرہ
پیران پدوئی کینے دیر زیات دی۔ ہنہ ددوئی دے علمی نہ فائدہ اخلی او شریعہ
اسلام نہ یے غلطہ لارہ باندے بیانی۔ او پیر کسان پد غہ شان غلطو پیرانو
پسے روان شوی ہم دی۔ او داسلام پانہ نامہ دھوئی پیر بدعتوہ یے
قبول کپری ہم دی۔

پیر بابا علیہ الرحمۃ فرمائی۔

دہستند اقا عدلہ داجہ کلہ ہم یو شوک نا اسنا عالم یا شیخ یا بزرگ زاہد
ددوئی وطن تہ راشی۔ نو دھنہ د نوم آوریو سرکہ سم دومرہ خلق پرے
رامات شی۔ چہ پلے پلے ورلہ راجی۔ چہ خہ بنے خبرے ترینہ واری۔ لیکن
عیب یے دارے چہ صرف وعظ او نصیحت آوری۔ یعنی تش د خبر و آوریو
شوقیان دی۔ او اکثریت یے داسے دی چہ تسلیم نہ غافلہ دی۔ نتیجہ
یے دادا چہ عام پستنانہ دخیلے بے علمی پانہ وجہ دا فرق نہ شی کوٹلے۔ چہ
پانہ رینبتیا بزرگ او عالم یا صحیح مسلم شیخ شوک دے۔ او مکرترن او فریب کو
شوک دے۔ دوئی د اہل حق او باطل جدا والے نہ شی کوٹلے۔ دومرہ علم
نہ لوی چہ پدے پوہ شی۔ چہ دانوے بزرگ یا عالم چہ زمونہ دے علاقے تہ
رانے۔ چہ یاد دہ عمل او ویناد وارہ داسلام پانہ صحیح او حقہ لارہ برابر دی او
کنہ کمر اہ دے۔ البتہ پوہ خلق پکین آشتہ۔ لیکن اسے خلق کینے پیر لری۔

پیر بابا علیہ الرحمۃ فرمائی:۔

لکہ چہ کبیں "اووٹیل" دیوسفز وعلا قے تہ چہ پہ اول سیکبیں راغیم۔
نود "سدوم" نوے علا قے پورے لاپم۔ (دلہ دایا دلزل پکاردی چہ پیر بابا
کلہ سدوم تہ راغیم نوہ رستم نوے کلی نہ شمال طرف تہ دیونیم میل پہ فافہلہ
پہ الی نوے کلی کبیں چہ داکلنن ورچہ "الی لنہی" مشہور ہے۔ دیرلا شو۔
پد غلہ موقع دہلا مشہور مرید اخوندرو نیزہ ہم ورسرہ وو۔ دالی نوے کلی
جنوب طرف تہ اورستم نوے کلی تہ مخامخ ہفتہ حائی چرتہ چہ پیر بابا دیکہ
شوے وو۔ اوس ہم موجود دے۔

پہ سدوم کبیں د اوسیدلو پہ ورخو کبیں د چار چاپدے علا قونہ دے
دے خلق بہ حما صحبت او مجلس تہ راتل۔ او غلط نصیحت باہمے آوریڈا۔
او دشریت اسلام ہر خومرہ مسئلے چہ ماتہ معلومے وے۔ ہفتہ بہ مورتہ
بیانویے۔ اودوی تہ بہم د انصیحت کوٹو چہ "دعلم او عرفان یعنے دشریت
اوطریقہ دو اہر وہ د خان خبر ولو د پارہ چہ خومرہ در نہ کید لے شی۔
کوشش کوئی علم حاصل کیری۔ او حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
پہ روینانہ شریعت باندے ہینگ شی۔ او د اہل ہوا او اہل بدعت خلق
نہ سائی چنا چہ ہم د غلہ شان وعظ او نصیحت ہم جاری اوسائل۔ پہ
موقع بہ پہ لاس را غلہ د خدائی احکام بہ مورتہ بیانول۔ ہر کلہ چہ داخل
ہم د خدائے دحقے لارے لتونکے او د حق طالبان وو۔ حما خبر وہ ددوی
پہ زہر و نواثر کوٹولو۔ حما نصیحتونہ بہمے آوریڈل۔ عمل بہمے پیر کوٹولو۔
او د اہل ہوا او اہل بدعت او کمرہ پیرانہ بہمے بیزاری سکارہ کوٹولہ۔
تردے حدہ لکہ چہ آیت شریف دے۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ
كَانَ زَهُوًّا ط یومتری خلق چہ د باطلو پیرانہ پہ دام کبیں گیر شوی وو۔
دھنہ نہ خلاص شول۔ بدعتونہ او کمرہ ہی محوہ شوہ۔ او اسلام غالب شوی۔

دے نہ روستو پیر بابا پہ تفصیل سرکہ ہفتہ واقعاً بیان کریدی۔ چہ د پیر
ولی بریخ او د پیر طیب علی سرکہ کوم محتونہ کریدی۔ ہفتہ ملا منہ
کریدی، او یوسفزی یے دھوئی گمراہی نہ خلاصہ کریدی او بیافرمائی:-
”پیر طیب غلزلے دے موطن تہ دھند وستان تہ راغلی و و۔ ہفتہ
دے نہ ہم خبر و و چاہن صبابہ خیل وطن قند ورتہ شم۔ نوہفتہ
پخیلہ خوحمادراتلو نہ روستو ہزارے تہ تسنیدے و و۔ لیکن پہ خلقو
کین یے دامشہورہ کچہ سید علی (پیر بابا) م دے ملک نہ او کینلو
قند ورتہ م گذار کرلو۔ دے خبر و پہ اورید لوسرکہ دوستانو او تعلقدارانو
اولکا و چہ پہ داسے حال تو کین کہ تاسو لارشی نو پیر طیب بہ لاف شروع
کرے۔ چہ دھند وینار بنیتا شو۔ پدے وجہ بہترہ بہ داوی۔ چہ تاسو
یو کال نور ہم دلتہ پلے شے چہ د پیر طیب دغہ دعوئی دروغ ثابت شے۔
اود دے قوم د کمزورے عقیدے خلق دھند پہ مکر او فریب بیرتہ کمرانہ
شے۔ چنانچہ د دوستانو عقیدہ عند اود امشورہ م قبولہ کچہ۔ د وطن
تلوارادہ م پرینودلہ او دیو کال نور تیرہ ولود پارہ پدے عملاقہ کین پاتے سوم۔
(د پیر بابا پہ یوسفز و کین وادہ کوئل)

پیر بابا فرمائی۔ د پستنو یو عامہ قاعدہ اصول اور واج دے۔ چہ
خوک عالم یا سبہ سرے چہ ہند پہ قام ددوئی رور عزیز نہ وی۔ او ہفتہ دوئی
تہ سبہ سرے تبارک شے۔ نو د پستنو مشران او قبائلی سرداران داسے کار
او کرے۔ چہ بغیر د ولور (مہر) نہ بالکل ویر یا پخیلہ لور، خور ہند سپی
تہ پہ نکاح ور کرے۔ د پارہ دے چہ دغہ سبہ سرے ددوئی سرکہ خیلوی اور شہ
داری پیدا شے۔ او د تلوارادہ پریریدی او ددوئی سرکہ یوحا ٹی ہم ددوئی پہ وطن
کین پاتے شے۔ او پد غہ طریقہ سرکہ دھند نیک سرے ترش وندہ ژوندہ
دھند دروحانی فیوضاتو نہ دبھر منکد لوموقع دوئی تہ پلاس ورشی

(دیر بآباد دے خبرے پہ تائید کنن حضرت سید محمد گیسو راز شاہ موجود رہے)
چنانچہ ہم ددے اصول مطابق دیوسفزی قام دملی زی قبیلے
دبار کشاہزی بناخ یو ملک چہ دولت خان نوم ۱۷ دے۔ ہفہ راتہ خیلہ
خوری بی چہ (بی بی مریمہ) نوم ۱۷ وو۔ پہ نکاح را کپلہ۔ پچبلہ ماکہ ہر
خومہ کوشش کو لوچہ دعیلاری او دوا دلا کو لو د پابندی نہ خان بیچ کریم۔
حککہ چہ بال بچہ داری یو داسے خیز دے۔ چہ در وحالی شغل پہ لارہ کنن
مخہ تہ پیرے کشالے راد و خاڑہ کوی۔ او بیاسرے پہ پورکہ توجہ او فراغت دزٹ
سرا خدا ئی چرتہ یاد دلے شی۔ لیکن ہر کلہ چہ وادلا کوئل د شریعت
یوضروری سنت وو۔ او بلہ دا چہ دیو مسلمان زمرہ ساتل ہم ضروری وو۔
اودا راتہ بے مروئی بنکارا شہوہ۔ چہ دملک دولت زمرہ آزار کریم۔ پدغہ
وجوہا تو دنا کامہ نہ م وادلا کوئلہ غافلہ کینودلہ۔ او ہفہ وخت راتہ دخیل
پیر حضرت شیخ سالار رومی علیہ الرحمۃ ہفہ خبرہ را یادہ شہوہ چہ کوہستان
تلاہر شاہ اوہلتہ استوگنہ اختیار کرے۔ چنانچہ وادلا م او کپ۔ دلہ پاتے
شوم۔ خامن لونہ م او شول۔ شہ مود کا پس م ارادہ او کپ چہ خیل وطن
(قندوز) بہ لاہ شہم۔ او دخیل مور او پلار سلام او ملاقات او کپ۔ چنانچہ بال
بیچ م پہ یوسفز وکتے پریسودل۔ یو اٹے قندوز تہ لاہ م۔ پلارم وفات شہ وو
موزی بی م روندے وک۔ دھوئی سلام م او کپ۔ چہ پہ قلا ر شوم۔ نوموزی بی
رانہ دتیر و شو و ور خوشبو د حال رانہ تپوسونہ کوئل۔ چہ داد و مرکہ عمر دے
پہ کوم کوم حائے کنن تیر کر۔ ماور تہ د حالانویا نولو پہ سلسلہ کنن دا عرض
ہم او کپ۔ چہ دیوسفز وہ علائکہ کنن م وادلا کرے دے۔ او بال بیچ م ہم پیدا
شہ دے۔ موزی بی ددے خبرے پہ آوری دوسرہ پہ دیر شفقت او مہربانی
راتہ او فرمائیل چہ ہر کلہ وادلا دے کرے دے نو سبہ د تہ او س نور د تہ زیات
مہ حصار یک۔ بیر تہ ز ر لاہ شہ۔ کہ کیدلے شی۔ نو بال بیچ د خان سیرا راز داں کرے

دلہ ۱۰ راولہ اوکھ بالفرض داسے نہ شوہ کید لے نو بیا خیل حق م در خیل
دے۔ ہم ہلتہ پاتے شہ۔ چہ دھوئی حق ز موہ۔ پہ غار کا پاتے نہ نشی۔ ددغہ
پس مورلی بی علیہا الرحمۃ رالہ د سفر تیاری اوکھ لہ۔ واپس راغلم۔
او د خیل مورلی بی پہ اجارہ سرہ دلہا پہ یوسفز و کین پاتے شوم تو لو خلقو
تہم امر بالمعروف شروع کر۔ د حق لارے تہ بہم رابلل۔ پدے مخلوق کین
حماد نصیحت اشرکید لو۔ او د دین اسلام پہ حقہ لار روان وو۔

تاریخی جائزہ

پور تہ چہ د حضرت پیر بابا د خیل بیان مطابق کوم حالات بیان شول۔ پہ
تاریخی اعتبار سرہ پہ پدے نو نظر واچو۔ حضرت پیر بابا پہ ۹۰۸ھ سنہ کین
پہ قندوز (ترمذ) کین پیدا شوے دے۔ د خور دیرش کالو پہ عمر پہ ۹۴۲ھ
کین ہندوستان تہ راغلے دے۔ پہ ۹۴۳ھ سنہ کین د شیخ شرف الدین پانی
پتی زیارت لہ د ورتلو نہ پس ۱۰ دینا او دنیا داری ہر خہ پرینبی دی۔ د
حق پہ طلب کین و تہ دے۔ کال دوا ۱۰ پہ مانک پور کین د شیخ سیلوانہ تہ
دینی کتابونہ لوستلی دی۔ بیلہ ۹۴۵ھ سنہ پہ نیتہ د شیخ سیلوانہ مشورے
مطابق اجیر شریف تہ راغلے دے۔ او د شیخ سالار مرومی تہ ۱۰ بیعت کرے
دے۔ بیلہ ۹۴۶ھ سنہ پہ شاوخوا کین د پنجاب گجرات تہ راغلے دے۔ کال دوا
۱۰ دلتہ تیر کریدی۔ او پہ ۹۵۵ھ سنہ کین دوبارہ اجیر شریف تہ تلے دے۔
پہ کال ۹۵۵ھ سنہ کین یو محل بیلہ د اجیر شریف تہ راروان شوے دے۔ پلینو
تہ راغلے دے۔ پلینو رہنہ تہ د دوئی د راتلو زمانہ ۹۵۲ھ سنہ اندازہ کو لے
شو۔ حکہ چہ د اپیر چہ د اجیر شریف تہ دوئی لائل نو پہ لارہ کین پہ
سیالکوٹ کین ۱۰ ہم خہ ورٹے تیرے کریدی۔ چہ پلینو رہنہ تہ د دوئی د
راتلو زمانہ دغہ ۹۵۲ھ سنہ حساب شی۔ نو ددے مطلب داسو چہ بیاورسے
دوا ۱۰ تہ ہم پہ دغہ نیتہ تلے وو۔ کال ۱۰ ہلتہ تیر کر۔ او پہ ۹۵۳ھ سنہ

کین دیوسفز وعلاقے سدھوم تہ لاپہ۔ اوڈ سنہ ۹۵۵ھ یوبل کال تیر و لونہ
 روستویہ دھغا مخلوق پہ خواست پہ سنہ ۹۵۶ھ کین یے وادہ اوکرلو۔ او
 هرکله چہ دبال بچ پیدا کید لونہ روستو قندوز تہ تے وو۔ نومکن دچہ د
 سنہ ۹۶۰ھ پہ شاوخوا کین تے وی۔ د واقعات او حال اتو دے پورتنی تفصیل
 تہ چہ او کتے شی نو دا یو خونتیجے پہ لاس راجی۔

الف د وادہ کولو پہ وخت کین د دوی عمر اتہ خلونینت کالہ وو۔
 اون ورے چہ پاه عوامو کین کوم روایت مشہور دے۔ چہ هرکله د پیر
 بابا عمر د سل کالہ نہ زیات وو۔ نو اخوند ریزہ بابا ورتہ او وٹیل پیر
 وادہ درلہ کوٹم۔ چنانچہ وادہ یے ورلہ وکر۔ نو داروایت پہ تاریخی اعتبار
 سرکہ مکہ غلط دے۔ چہ د پیر بابا د پیدائش کال سنہ ۹۸۰ھ سرکہ چہ
 سل کالہ جمع شی نو مطلب یے د اکبری۔ چہ پیر بابا پہ سنہ ۱۰۸۰ھ کین وادہ
 کرے وو۔ حالانکہ د پیر بابا خپل بول عمر سل کالہ نہ وو۔ او دیو اتیا
 کلویہ عمر کین پہ سنہ ۹۹۱ھ کین وفات شروع وو۔

ب ابلہ خبر ہذا الزام دے۔ چہ حضرت پیر بابا د ہمایون بادشاہ
 پہ اشارہ سرکہ دلہ راغلے وو۔ پدے سلسلہ کین دیوسفز وعلاقے تہ د پیر
 بابا د راتلو بول تفصیل مٹونہ دو راندے دے۔ او ہغہ د اچہ ہمایون ایران تہ
 رسید لے وو۔ چہ پیر بابا د اجیر شریف نہ پینور تہ راتلو۔ او بیاجہ پہ
 سنہ ۹۹۲ھ کین ہمایون دوبارہ د دہلی تخت اخیستلو د پارہ ہند تہ تلونو
 حضرت پیر بابا پد غہ ینتہ دیوسفز و د بونیر پہ علاقہ کین وو۔ نو آخر پہ
 د اے حال اتو کین چہ د پیر بابا او ہمایون ہلہ ملاقات نہ دے شو۔ او پیر
 بابا د ابد اتہ درباری ژوند نہ د امہ انو۔ بادشاہ نو د صحبت او دنیا داری
 نہ کنارہ کش وو۔ نو د ہمایون سرکہ د راجے اورا لور سم یے ہلہ امکان نہ شی
 کیدے۔ او بلہ د اچہ پیر بابا ہم کک د نور و روحانی پیشوایا نو غوندے خپل

پیر حضرت سالار روحیؒ پہ ہدایت سرکے دے کو ہستانی علاقہ راغلے
 وو۔ دے نہ معلومیدے شی۔ چہ دغہ پور تہ الزام خورے مار بخی غلط بیان
 دے۔ بیشکہ دے پیر بابا والد ماجد سید قنبر علی یو درباری انسان وو۔ امیر
 وو۔ لیکن دے دغہ خبر و دے پیر بابا دے روند سرکے خہ تعلق دے۔ ہر کھ چہ
 پیر بابا پچنلہ دے فقیر کڑ وندا اختیار کرے وو۔ اودا خولا دے پیر بابا والد
 ماجد یو سرداو و جھونر پاء و پراند دے حضرت ابراہیم بن ارمہ۔ سلطان
 جلال الدین تبریزی مثالونہ موجود دی۔ چہ باد شاہی پیر پیر پیر پیر
 فقرے اختیار کرے وو۔ نو بیٹے دے باد شاہانوسرے تعلق ناہ ساتو بدے
 وجہ پیر بابا دے اسے الزامونہ پاک دے۔ دے علاقے تہ خالص اسلام
 تبلیغ و اشاعت دے پارے راغلے وو۔ او پچیل روند دغہ حق پہ بندہ شاد اکرے وو۔

اخلاق عادات او طریقہ دکار

دے حضرت پیر باباؒ پہ طبیعت مبارک کبن دو مرے سخاوت وو۔ چہ ہیخ لیو
 سوال کرے دے دوک دے دروازے نہ تش لاس نہ ووتے۔ مسافرانولہ بہیے
 دلارے خرچ و رکولو۔ دے بیمار اونیما پرسی بہیے ہم کو لہ۔ مکر و رسرے
 ورسرے بہیے دے ہغوی مالی امداد ہم کو لو۔ دے دوک لے کر بہ ہر وقت جاری
 وو۔ بے شمیر خلق بہ راتل دے وہی او جامے باور کید کشول۔ لویا
 صبر ناکہ او دے عفو او دے رکن صفتونہ ہی لول۔ چہ داد یو کمال انسان پالا
 دے تعریف لایق دے پر لوی صفت دے۔ دے حضرت پیر باباؒ دے کشف کرامت او
 خرق عادت کا دونو واقعات دے پردی چہ پہ شمار کبن نہ راجی۔ اگر چہ
 دوک دے کشف او کرامت اظہار بہ خونبولو۔ لیکن خرنگ چہ دے وی پچیل
 بیان کبن فومائیلی دی چہ کشف او کرامت دے تصوف او سلوک پہ لارے
 کبن یو مقام دے۔ شوک چہ دے مقام تہ رسید لی وی۔ ہغوی نہ بیا

یہ خوبہ یا ناخوبہ ذکر امت اظہار کبریٰ او دھ مقصد ادوی چہ
 کو موخلفوتہ دے تبلیغ کوی ددین اسلام رموز او سرار ورتہ بیانی چہ
 ددے صفت پاعلیٰ بودھغوی عقیدہ پنچہ شی او ددے بزرگ خبرے پہ غور
 سرکے ووری۔ ہر کلمہ چہ حضرت پیر بابا روحانی مقام دغوثیت وو۔
 نو دے دوئی نہ ذکر امتونو اظہار لازمی وو۔

دے دوئی طریقہ ذکر ادا وکچہ دھر سہری حالات نہ بہیے کتل
 او ہفہ شان تعلیم بہیے ورتہ کو لو۔ عامو خلقوتہ بہیے چہ کوم بیعت کو لو۔
 پہ ہفہ باندے پیر بابا یو خاص نوم ایسے وو۔ ”بیعت شریعت“ ددے مطلب
 دا وو۔ چہ عامو مسلمانو تہ بہ دے شریعت د احکامو د مکمل تابعدار بیعت
 ور کو لو۔ اوچہ کوم بہ د علم عقل، پوہے خاوندان بہ وو۔ او دحق طالبان
 داسرار وادرموز و اہل بہ وو۔ ہغوی نہ بہ ہی چہ کومہ طریقہ کولہ۔ ہفہ
 تہ بہ ہی بیعت طریقہ ”وٹیو۔ دا قسم بیعت بہیے جاہلانوتہ نہ کولو۔
 فرمائیل بہ ہی چہ پادے لارہ کنن کہ بے علمہ او جاہل سرے روان شی
 نو دھفہ دگمراہی خطرہ دے۔ دے علمہ او عوامو د پارہ د بجات لو یہ ذریعہ
 دا دے چہ پہ حق دین اسلام باندے پورے پورے روان شی۔ ددین اسلام
 د اشاعت او تبلیغ پہ سلسلہ کنن چہ دے دوئی کوم تعلیمات دی۔ ہفہ
 بہ تفصیل سرکے د اخوندرویزہ پہ کتابو نو کنن ذکر شوی دی۔ دے پنچہ
 د اہل سنت و الجماعت پہ محنفی عقیدہ باندے وو۔ او د اہل سنت و الجماعت
 صحیح عقیدے تہ دے دوئی پہ سلب تقویت اور سیدہ۔ لکچہ پنچ کنن ورتہ
 سارا شوی دے دیو اتیا کاروبہ عمر کنن پہ حق اور سیدہ۔ او د بونیر پہ علا
 کدائی زی کنن دفن کرے شو۔ ورسرہ بخت د دے دوئی سید
 حبیب اللہ قبر دے۔ د مزار مبارک پہ چار دیواری کنن دے وکے غبرک قبر و دی
 رحارتہ طرفہ قبر دے پیر بابا دے۔ او مغز طرفہ قبر ہی دے دوئی سید حبیب اللہ دے۔

اولاد او خلیفہ کان

حضرت پیر بابا فقط دو کھٹا من وو۔ (۱) سید حبیب اللہ چہ دپلا
 پہ ژوند لا ولد وفات شو وو۔ (۲) سید مصطفیٰ چہ دپلا رہ
 ژوند افغانستان سمت مشرقی کنر نوم علاقے تہ تہ وو۔ ہلتہ
 آباد شو وو۔ او بیا ہم ہلتہ وفات شویدے۔ او مزارے علاقہ کنر
 پہ موضع دونائی پشت کنبدے۔ دد غمیاں مصطفیٰ درے حامن وو۔
 میان عبد الوہاب المعروف پہ میان عبد چہ زیارت ہے علاقہ بونیر
 پہ "تختہ بند" نوم مقام کنبدے۔ میان محمد قاسم چہ زیارت ہے سوات
 پہ موضع "پیرکلی" کنبدے۔ میان محمد حسن چہ مزار ہے سوات پہ
 موضع کوکری کنبدے۔ او بیار و ستو پیر بابا اولاد تولہ سلسلہ ددے
 درے واہ نمونہ شروع شویدے۔ او پیر لوی لوی عالمان، بزرگان او
 صالحان پکین تیر شویدی۔ مشہور تاریخی شخصیت سید جمال الدین
 افغانی ہم ددے کورنی نامور انسان وو۔ سید مبارک شاہ او سید اکبر شاہ
 ہم ددے اولاد کنبدے اسے نامور کسان تیر شویدی۔ چہ پخیلہ زمانہ
 علاقہ سوات بونیر باد شاہان وو۔ او حضرت سید اسماعیل شہید
 او سید احمد شہید کلک ملگری وو۔

دوئی پہ خلیفہ کاؤ کنبدے یو خوشہ مشہور و خلیفہ کاؤ نومونہ داری۔
 (۱) حضرت اخوند ریزہ تنگہ ہاری چہ ددو آبے قیام ۹۵۲ھ پہ
 زمانہ ہے مرید شو وو۔ او بیا تر آخر عمر پورے دخیل پیر سر
 ملگری وو۔ (۲) روستویہ ہے تذکرہ راشی

(۳) ملا صالح انکوزی چہ دخیل وخت پیر لوی فاضل عالم
 وو۔ پہ قندھار کنبدے قاضی وو۔ مزار ہے علاقہ یونیر ریسہ
 سوات کنبدے۔ پہ دیوانہ بابا مشہور دے۔

(۳) ملا یوسف بن الیاس کدائی زے۔ مزار مبارک ہے دملندری

کنہو پہ لارہ کبن دے چاہ پہ اخون یوسف یادیری۔

(۴) میاں عبدالکریم تولد اخوندرویزہ المعروف پہ میاں

کریمداد او بحر المعانی او محقق افغان او میاں شہید۔

مزار مبارک ہے پہ موضع کاتنجو۔ سوات کبن دے۔

پہ شہید بابا یادیری

د دے نہ علاوہ نور بے شمیرہ مریدان او خلیفہ کان

یہ دی۔ چہ لوی

بحث غواہی۔

علیہم

الرحمة

والغفران

حضرت شیخ احمد سون علیہ الرحمة

غرضشتی، قادری

(سنہ ۱۰۳۰ھ)

حضرت قطب الولايت والہدایت۔ محرم د پرد و د جلال۔ مکرم کپہ شو
پہ درجود کمال۔ واقف د اسرار د دوک کون۔ حضرت شیخ احمد سون
علیہ الرحمة پہ قام باندے غرضشتی پستون و و۔ لوی روشن ضمیر صوفی
د محبت د سوز او کد ار او پر داوند و و۔ د دوآبہ بست جالند ہر پہ بجوار پہ
نومے کلی کین اوسیدہ۔ ددغہ ولایت چہ ہر خومرہ خلق و و۔ تول پرے رامات
و و۔ ظاہری نصرفات او کرامات ی لہ حدہ دیر و و۔ اوہر وخت بہ ددوی پہ
دربار کین د خدای مخلوق دو مرگ کنر جو پہ و و۔ چہ خہ وخت حساب بہ ی
نہ و و۔ ددوی د حال تو پہ سلسلہ کین یو خو وضاحتونہ بیاول مناسب معلومیر

د حضرت شیخ احمد د نوم سرہ لفظ د "سون" یککشی۔ ددے
لفظ وضاحت د ایسے دے۔ چہ د پستون د مورث اعلیٰ غرضشت

نیکہ درے حامن و و۔ (۱۰) دانی (۲) مانی (۳) مندو۔ پدوی کین بیاد
مورث اعلیٰ دانی خلو حامن و و۔ ناعز۔ کاکر۔ داوی۔ ہنی۔ پدوی کین
بیاد مورث اعلیٰ ہنی (تبی) شپارس حامن و و۔ چہ نومونہ ی دادی متکا۔
اسون۔ مرغزالی۔ مندو۔ مرغنین۔ دھمال۔ یوانے۔ امرزی۔ جدون۔ سالی۔
سون۔ علی۔ (علی خیل) کرک۔ (قاسم کرک) تون۔ ختابق۔ رضی (موسی)
پدے اعتبار سرہ شیخ احمد د غرضشت قام دانی نیکہ پہ خاندان
کین دہنی کورنی دیو و لسم نباخ او قبیل (سون) د نسل پستون و و۔ حکہ
ورتہ شیخ احمد سون و و۔

لکہ چہ مخکین ذکر او شو۔ حضرت شیخ احمد سون پہ بجوار پہ نومے
کلی کین اوسیدہ۔ نو ددے وضاحت د ایسے دے۔ چہ پہ دوآبہ

بُست جالندھر کبسن د لاہور بھرنہ پنچہ نوی میلہ نمر خاتہ طرفہ
 "ہشیار پور" نو میلو مشہور بھرنہ دے۔ دے بھرنہ شپہر میلہ نور
 مخکسن نمر خاتہ طرفہ "بجوارہ" نو مے کلے دے۔ داکلہ پہ ہندوستان کبسن
 د اسلام درنہ اخورید لونہ مخکسن آباد شویڈے۔ علاقہ زر خیرہ او آبادہ
 د غرونو پہ لونو کبسن آبادی دکا۔ درے میلو نو پہ فاصلہ ورسو لہ نو غرونہ
 دی۔ باغونہ پکبسن پیردی۔ د پبنتو د غرنشتی قبیلہ خالق دلتہ پہ
 ۸۲۱ھ کبسن آباد شوے و و۔ چہ پہ ہفے کبسن د شیخ احمد سون نیکونہ ہم
 و و۔ او بیار و ستو د حضرت شیخ احمد سون پہ برکت پدے علاقہ کبسن چہ
 خوک مشرکان او کافران پاتے و و۔ ہغوی اسلام قبول کپے و و۔ و ستو د
 شیر شاہ سوری پہ زمانہ کبسن پدے علاقہ کبسن د پبنتو آبادی پیرک
 زیاتہ شوے و۔ د پبنتو بخوا پیر لوی لوی بزرگان او عالمان د بھول لوہی
 د زمانہ نہ واخلہ د اسلام شاہ سوری تر زمانے پورے چہ دلتہ راغلی و و۔
 ہغوی دے علاقے کوٹ کوٹ تہ د اسلام پیغام اور سولو پدے سلسلہ کبسن
 پہ موضع تانہ کبسن د حضرت یونس خان افغان علیہ الرحمۃ او پہ موضع
 علاول پور کبسن د حضرت دلاور خان پتھمان متوفی ۱۲۴۳ھ زیارتونہ د یاد لوی
 د حضرت شیخ احمد سون غرنشتی د پلار نوم شیخ محمد الیاس
 سون غرنشتی و وچہ د پنجاب پہ علاقہ کبسن پہ بجوا کبسن اوسیدہ پہ
 ۹۹۵ھ کبسن چہ حضرت شیخ محمد الیاس وفات شو۔ نو د بزرگئی او طریقہ
 گدی او سجادہ نشینی حضرت شیخ احمد سون تہ حوالہ شولہ۔ حضرت
 شیخ احمد سون د شریعت او طریقت علمونہ د خیل والد ماجد نہ او د
 حضرت شیخ اللہ داد لاہوری علیہ الرحمۃ تہ حاصل کپری و و۔
 حضرت شیخ احمد سون ہفہ قابل ذکر او بزرگ ترینہ ہستی
 دکا۔ چہ د دوی د ژوند حالات او د حضرت شیخ احمد سر ہندی

د ژوند حالات دواړه دومره ډیول سره مطابق دی. او داسې هو بهو لپاره
 شان دی. چه په سرسری نظر د سړي کمان پیدا شي. چه شاید د
 شیخ احمد سون مقتداؤ د حضرت شیخ احمد سرهندي مجدّد الف ثانی حالات
 او اوقات پدوی پورې تړلی وی. لیکن هرکله چه د "گلزار ابرار" او مخزن
 افغانی دواړه کتابونو مصنفان د حضرت شیخ احمد سون د زمانه هم عصر
 مورخان دی. او د دواړو مورخانو د حضرت شیخ سون سره سره د
 ملاقات شرف هم حاصل کړې دے. پدې وجه دهیچ قسم شک کینا نشته
 پیدا کیږي.

د حضرت شیخ احمد سون او حضرت شیخ احمد سېهندي دواړه د
 ژوند شریکه واقعه داده. چه خه وخت داد واپلا بزرگان په جدا
 جدا وخت کښ د مغولی بادشاه جهانگیر دربار ته راوغوښتل شول. او
 حاضر شول. نو دوی بادشاه ته د تعظیم سجد او نه کړله او پدغه جرم دغه
 بزرگان د کوالیار په قلعه کښ په بند کښ اچول شوی وو. صرف دوو فرق
 دے. چه د تاریخ اوزمانه په لحاظ د شیخ احمد سون د واقعه وړاندے پلینه
 شوه وه. او همدغه واقعه د شیخ احمد سېهندي سره خوکاله وروستو
 پلینه شوه وه.

د تاریخ مخزن افغان "مولفان نعمت الله خاھر وی او هیبت خان
 کاکړ لیکي:.

په سال ۱۰۱۶ هجری کښ د شهنشاه جهانگیر په حکم سره شیخ احمد سون آکرے
 ته راوغوښتل شو. لیکن چه خه وخت دے د بادشاه دربار ته حاضر
 شو. نو د ملاقات په وخت کښ د بادشاه ته سجد او نه کړله. پدغه زمانه
 د مغلیه بادشاهانو د شاهي دربار د اصول وو. چه هر خوک چه د
 بادشاه ملاقات له به راغی نو هغه به د بادشاه په مخ کښ د تعظیم تحریماً.

او تکریم پہ طور باندے سجدہ کو لہ۔ لیکن حضرت شیخ احمد سون ددغہ انکار اوکر۔ او ویل چہ بغیر دے اللہ نہ بل چانہ سجدہ کو لے ناوردی۔ چنانچہ پدغہ باندے حضرت شیخ احمد سون دے دگو الیار قلعه کنبہ بند کر۔ شیخ احمد سون دے کالہ دگو الیار پہ قلعه کنبہ ہندیوان وو مکر دیر پہ فراخہ تندی یے دغہ ورٹے د پاک خدا یی پہ عبادت کنب تیرے کرے او پیرے لویے روحانی مرتبے ورتہ حاصلہ شوی۔

پہ سال ۱۰۱۹ھ کنب خان جہان لودھی (پیر خان ابن دولت خان لودھی المعروف پہ خان جہان لودھی) تہ د صوبہ خان دیس او دکن حکومت حوالہ شو۔ چاہ خہ وخت خان جہان د کربتہ تلو۔ نو د کتاب مخزن افغان د وارہ مولفان یعنے نعمت اللہ خان ہروی او ہیت خان کاکرہم د خان جہان سرہ ملگری وو۔ چاہ خہ وخت دوی د دکن پدے سفر کنب دگو الیار قلعه تہ اور سیدل۔ او د شیخ احمد سون د حال اتونہ خبر شول۔ نو حصار شول۔ بادشاہ تہ یے خطر را اولیہ۔ چاہ شیخ احمد سون دے بند نہ آزاد کری۔ چہ ٹو بن سرہ دکن تہ لارہ شی۔ جہانگیر اول لکید۔ د خان جہان د زپٹسا تو د پارے دھو د اسول قبول کر۔ چنانچہ شیخ احمد سون د وکالہ یعنے د سال ۱۰۲۱ھ پورے پہ دکن کنب پاتے شو۔ او د کفار و خلاف پہ جہاد و نو کنب یے غزا کائے او کرے۔ پدے سلسلہ کنب پہ مخزن افغانی کنب لیکي چہ خہ وخت بہ د کفار و خلاف پہ جہاد و نو کنب د مجاہدینو فوٹونہ را او وتل۔ او صفونہ بہ تیار شول۔ نو حضرت شیخ احمد سون بہ د اکوشش کو لوچہ پہ قلام کنب د تو لو غازیانو نہ مخکبن لارہ شی۔ او د شہادت درجہ حاصلہ کری۔

بیا چاہ خہ وخت خان جہان لودھی نخان دیس نہ واپس گئے تہ راتہ۔ نو حضرت شیخ احمد سون ہم ورسرہ ملگرے وو۔ پہ واپس یی کنب

کین چہ دوئی ماند و نوے محاشے تہ را اور سیدل نوہ کتاب "کلزار ابرار"
 مؤلف حضرت غوثی منہوی شطاری د شیخ احمد سون سرک ملا قاسم و و۔
 اوہ دوئی دوار و بزگانو ترمنجہ پہ صوفیانہ اسرار و اور موز و بحثونہ
 ہم شوی و و۔ د حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی پشان شیخ
 احمد سون ہم پہ تصوف او طریقہ کین د شیخ علاء الدین سمنانی ہم
 خیال و و۔ او حضرت شیخ سمنانی چہ پہ شیخ محی الدین ابن عربی کوم
 اعتراضات کپیدی۔ او ہفہ د وحدۃ الوجود د نظریے مخالف و تردید
 کپیدی۔ داد واپر بزگان یعنی شیخ احمد سون او شیخ احمد سرہندی د
 دغہ شیخ علاء الدولہ سمنانی د نظریے سرک متفق و و۔ دوئی دوار و ہم
 د ابن عربی د وحدت الوجود د نظریے تصبیح او صحیح والے ناہ کا کہ او حضرت
 غوثی منہوی چونکہ د شطاریہ سلسلے شیخ و و۔ او ہفہ د ابن عربی
 د نظریے پہ حق کین و و۔ پدے وجہ د غوثی منہوی او حضرت شیخ احمد
 سون ترمنجہ دغہ صوفیانہ بحثونہ پلیسے شوکی و و۔

د "تاریخ صولت افغانی" مؤلف زرداد خان ناغر غرغشتی لیکي۔
 چاہ د حضرت شیخ احمد سون غرغشتی دولا لوی تعریفونہ و و۔

۱ | یودا چہ پہ شجاعت، سخاوت او ہمت کین یے پچیلہ زمانہ کین
 آخوک ہم سیال ناہ و و۔ بے مثلہ ننگیالے، غیرتی پسنتون و و۔

۲ | بلہ دا چہ د حقیقت او معرفت پہ علمونو کین ناپایابہ سمندر و و۔
 اوہ د بجا بٹو او غرابٹو اور موز و مظهر و و۔ اوہ یرلوی کشف او
 کرامات یے لرل۔ اوہ یرلویو فیوضات و خاوند و و۔

د حضرت شیخ محی الدین ابن عربی پہ کتاب فصوص الحکم کین چاہ د
 مسئلہ وحدت الوجود پہ حقلہ کوم بحثونہ دی۔ اوہ ہفہ سرک د حضرت
 شیخ احمد سون علیہ الرحمة کوم اختلافات و و۔ او د ابن عربی د نظریے

تردید ہے کہ کو مو د لاٹلو پہ کولو پہ دغے باندے حضرت شیخ احمد سون یوہ رسالہ لیکے وہ چاہے دھغے مسیح القلوب "نوم وود" اودغہ رسالہ کے بیامیاں شیخ عیسیٰ مشوانے سندھی برہان پوری علیہ الرحمة تہ لیرے وہ اوپہ دھغے کنبے دے شیخ میاں عیسیٰ پہ دے رباعی باندے سخت تنقید کرے وود میان عیسیٰ ہذا رباعی چاہے دھمدت الوجود د نظر کے ترجمانی کوئی او شیخ احمد سون پرے تنقید کرے دے دادا۔

پچنلہ کار کپری، پچنلہ انکار کپری : کلہ باد اریم کلہ م خوار کپری
تہ خوقادرے پہ صفتو نو : کلہ م نور کپری، کلہ م نار کپری
عیسیٰ حیران دے پدے شیونو : کلہ م یار کپری، کلہ م اعیار کپری
د تاریخ صولت افغانی مؤلف لیکے چاہے میاں شیخ عیسیٰ مشوانے ہم
د دغہ رسالے پہ جواب کنبے یوہ رسالہ لیکے وہ ہذا ہے شیخ احمد سون تہ
رالیہ لہوہ۔

(میاں عیسیٰ مشوانے)

دغہ میاں عیسیٰ د مخزن افغانی د روایت مطابق د شیر شاہ سوری
زمانہ ہم لید لے وہ اوپہ ہذا زمانہ پہ داملہ کنبے اوسید کہ لیکن د
"گلزار ابرار" د بیان نہ معلوم پیری چاہے دے بیار و ستود وادی سندھ پہ
برہانپور کنبے اوسید کہ پدے سلسلہ کنبے د گلزار ابرار د مؤلف دای ٹکھ
قوی دہ چاہے د گلزار ابرار مؤلف غوثی منہ وی پچنلہ د دے عیسیٰ مشوانے
مورید وود اوہر کلہ چاہے د حضرت شیخ عیسیٰ او حضرت احمد سون تر منٹہ
علاوہ د خط و کتابت نہ بحثونہ ہم شویدی نو پدے وجہ د تاریخ ادبیات
پسنو (ص ۳) د مؤلف ہذا قول صحیح ندے چاہے د شیخ عیسیٰ زمانہ تر
سنہ ۹۵۰ اندازہ کوٹے شی لکہ چاہے بحث کنبے ورتہ اشارہ او شولہ د غوثی
منہ وی پچنلہ پد غہ بحثونو کنبے موجود وود پدے وجہ د غہ تول

بجائے دے دو اور مشائخ و دلائل کو پہ پورے تفصیل سے پچیل کتاب "گلزار ابرار" کتب درج کړی دی.

د صولت افغانی مؤلف لیکي چاه، حضرت شیخ احمد سون په علم تصوف کښ کڼر کتابونه اور سارے نور هم لیکلے دی (چاه اوس نایاب دی). مخکښ لیکي چاه په سال ۱۰۲۰ څه کښه چاه کلاه خان جهان لودهی د خان دیس نه را واپس شو. نو حضرت شیخ احمد سون د هغه نه رخصت شو. خپل وطن بجور له لار. پدغه وخت کښ د دوی عمر مبارک د اتیا کاله وو.

د دے پورته روایت په اعتبار سره که د دوی عمر مبارک په ۱۰۲۱ څه کښ اتیا کاله وو. نو ویلے شو چاه د دوی ولادت به د کال ۹۳۰ څه په شاوخوا کښ شوه وو. البته د وفات په صحیح تاریخ معلوم نده. کیدلے شی چاه د سن ۱۰۳۰ څه په شاوخوا کښ په حق رسیدلوی. مزار مبارک په پاه بجور کښه.

نسبت رسول

عليه الرحمة والعز

د مخزن افغانی مؤلف لیکي، چاه حضرت شیخ احمد سون علیه الرحمة په قام باند مخ غشتی پښتون ده. لیکن سره دغه د دے نوم سره "سید" لیکلے شی. وجه په داده چاه یوه ورځ د ده والد ماجد حضرت شیخ محمد المیاس سون په خوب کښ حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم په زیارت او ملاقات مشرف شو. حضور نبی کریم علیه التحية والتسليم ورته او فرمایل، چاه شیخ محمد! ستا خوئی احمد خا په اولاد کښ داخل ده. سید ده. هغه ته بیا صرف شیخ احمد هرگز مه وایي. بلکه شیخ سید احمد به ورته وایي. پناه د هغه ورځ نه روستو لفظ "سید" په طوره "عطای رسول" لقب باند د دوی نوم احمد سره لیکل او ویلے شی. د صوفیانو او بزرگانو په اصطلاح کښ د خصوصي اعزاز په نسبت رسول "ویلے شی. علیه الرحمة والعز.

حضرت سید پیر ابراہیم بخاری علیہ السلام

ولادت _____ ملتان

وفات _____ قبائلی علاقہ باجوڑ

پہ قبائلی علاقہ باجوڑ کہیں د ساد او گنہ خاندان و نہ آباد دی۔ لکہ سادات بنور خیل، سادات مشواخی، سادات تارت، سادات ترمذی (د پیر بابا اولاد) سادات مکی (حاجی خیل سادات) سادات ابراہیم خیل، سادات کاکاخیل، پہ باجوڑ کہیں د ترکلانی قوم مختلف قبیلہ جہ پہ ہر قوم ملاق وادی کانونہ درو اور و بار کنس آباد دے۔ پہ ہجے کنس دے قوم د کل مقبوضہ جائیداد پنجمہ حصہ دے سادات سیری دے۔ پدے ساد او کنس دیر لوی لوئی عالمان او بزرگان تیرشودیدی۔ او ہر کلمہ جہ د ترکلانی قوم د تو لو قبیلہ لکہ ماموند، سلار زائے، اسماعیل زائے، عیسیٰ زائے خلق د عالمان او ساداتو مشائخ و مراد و احترام کوی۔ جہ پ خیل مجموعی جائیداد او ملکیت کہنے دد غہ پنجمہ حصہ یے د وئی تہ پہ طور سیری و رکے دے۔ نو ہفتہ جہ دے چاء دد عالمان او بزرگان د فیوضا تو لہ برکتہ پدے علاقہ کہیں د دین اسلام عزت او حرمت لہ حد از یات دے۔ او خلق یے پہ دین مین دی۔ دیندار او اہل سنت و الجماعت مسلمانان دی۔

د قبائلی علاقہ باجوڑ ابراہیم خیل و ساد او مورث اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ سید ابراہیم بخاری علیہ الرحمۃ دے۔ جہ مقامی طور پہ پیر ابراہیم بابا باندے مشہور دے۔ دے د خیل زمانے لوئی ولی اللہ تیرشودیدی۔ او دین اسلام د اشاعت او تبلیغ او د معرفت او طریقت د فیوضا تو غور و دیار یے دے علاقہ تہ تشریف راوپے وو۔ دد شجرہ د نسب حضرت سید جلال الدین حسن میر سرخ بخاری علیہ الرحمۃ تہ رسیری۔

مخکین مونیہ د حضرت سید جلال الدین میر سرخ پہ تذکرہ کنبس بحث
 کریدے۔ چہ ددوی د مشر خوی نوم سید محمد غوث کبیر وو۔ اود دوئم
 خوی نوم یم سید سلطان احمد کبیر وو۔ حضرت سید جلال الدین
 حسین مخدوم جہانیاں جہان کشت د غاء کشری خوی فرزند احمد د
 چہ مخکین یم تذکرہ بیان شوی۔ اود حضرت پیر ابراہیم بایاد شجر و ضلعت د
 دقبائلی علاقے باجوہا و قبائلی علاقے مہمند د بخاری ساداتو
 پہ شجر و کنبس د حضرت پیر سید جلال الدین میر سرخ د مشر خوی نوم
 سید محمد غوث کبیر درج دے او بیاد ہفہ د خوی نوم سید غوث بیان شوی
 چہ د حضرت سید ابراہیم بخاری باجوہی علیہ الرحمۃ سلسلہ دوی تلموسیری
 شجر د نسب یم داسے دے۔

سید ابراہیم بخاری ابن سید عزیز اللہ بن سید نور اللہ ثانی بن
 سید فتح اللہ بن سید نور اللہ اول بن سید نور محمد ابن سید نور الدین
 ابن سیلوشعید مبارک بن سید غوث بن سید محمد غوث ابن سید ابو
 البرکات جلال الدین حسن میر سرخ بخاری بن سید علی ابوالموید بن
 سید ابو علی جعفر بن سید صفی الدین محمد ابو الفتح بن سید محمد بن
 سید محمود اصغر بن سید احمد قتال ابو یوسف بن سید عبداللہ بن
 سید علی اشتر بن سید عبداللہ جعفر ثانی بن سید امام حسن
 عسکری بن سید امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام رضا بن امام موسی
 کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام علی زین العابدین
 ابن سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہم جمعین

مخکین مونیہ د بحث کریدے چہ دقبائلی علاقے باجوہا و مہمند پہ
 شجر و کنبس د سید عبداللہ جعفر ثانی د پلار نوم سید امام حسن عسکری
 شوی دے۔ لیکن د ذکر کریم د بخاری ساداتو بیان دادے چہ د حضرت سید امام علی نقی

درے حامن و و۔ (۱) امام حسن عسکری (۲) سید حسین (۳) جعفر ثانی
 پہ وی کنب سید ابراہیم بخاری دموثر اعلیٰ میر سرخ بخاری د نسب شجر حضرت
 سید جعفر ثانی تہ رسیبری لکہ چاہ حضرت سید علی ترمذی پیر بابا
 د نسب شجر چاہ حضرت امام حسن عسکری تہ رسیبری۔ او د قبائلی علاقے
 مہمند د سید شیخ ذکر یا شجر چاہ حضرت سید حسین تہ رسیبری۔

حضرت سید ابراہیم قدس سرہ پاہ شجر کنب د حضرت میر
 سرخ بخاری پہ یو ولسمہ پیری کنب نمسے دے۔ ہر کلمہ چاہ حضرت میر سرخ
 بخاری پہ سنہ ۶۹۰ کنب وفات شویدے۔ او د علم اصول تاریخ دیور وایت مطابق
 پہ یوسل کالہ کنب درے کسان راتیلے شی۔ نو پد غم حساب حضرت پیر ابراہیم
 د سنہ ۱۰۲۳ د زمانے بزرگ دے۔ او پہ تاریخی اعتبار سرکہ حضرت پیر سید
 علی ترمذی پیر بابا او حضرت شیخ ابراہیم بابا د واپد دیوے زمانے بزرگان دے۔
 اود واپد د شیخ سالار رومی مرید ان ہم دی۔

د حضرت سید پیر ابراہیم بابا متعلق د باجوڑ او مہمند سیدانو
 د شجر ویاو نہ مختلف دی۔ د مہمند د شیخانو سیدانو وایت دادے۔ چاہ دے
 باجوڑ قبائلی علاقے تہ د غزنی تہ راغلے دے۔ او د باجوڑ پیر ابراہیم خیلو
 سیدانو خیل صحیح وایت دادے۔ چاہ دے د ملتان تہ د موجود ضلع کیمبلو
 پیچ نوے علاقے تہ او بیاد ہفہ خائی تہ د باجوڑ ماموند علاقے تہ راغلے و۔
 آء آباد شوے و۔ او ہم دلتہ وفات شویدے۔ او مزار مبارک یے د ماموند پہ
 علاقہ کنب پہ وادی چار منگ کنب د کوٹکی نوے کلی خوانہ دے۔ د ولادت او
 وفات د واپد صحیح تاریخ یے تردے وختہ پور تہ معاوہ شری ندی۔ البتہ
 زمانہ یے ہم ہفہ سنہ شاو خوا دے۔ او پہ سنہ کنب باجوڑ تہ راغلے دے۔
 د باجوڑ پیر ابراہیم خیلو ساد اتور وایت دے چاہ د حضرت سید
 ابراہیم شری نام سید اسحاق روحہ د ہفہ د ویتیبیانوے۔ لکہ پیر بابا

دھننے نہیے دوہٹا من پیدا استوی و و۔

(۱) میان نور محمد چاہ مزار مبارک ہے پہ باجوہ وادی بابو قرا موضع چورک
کنیں دے۔ پہ چورک بابا یاد پیری۔

(۲) میان شالہ نور چاہ زیارت ہے دیا بوقرا پہ دانہ وکھی نوے کھی کنیں دے۔
سید اسماعیل دو نیمہ بی بی پہ قام مومند پستندہ وک۔ دھننے نہیے پوٹوئی
پیدا استوی و و۔ سید جلال علیہ الرحمۃ دے پے پھیل ژوند کنیں دے علاقہ چارنگ
نہ وادی جندول تہ راغلو و و۔ دلتہ آباد شہرے او دلتہ بیافان شہرے و و۔ پہ
تاریخی اعتبار سرے دس ۱۸۹۰ء کے زمانے بزرگ دے۔ دے دلا مزار مبارک د وادی جندول پہ
درہ شالنگہی موضع چنگنر کنیں دے۔ دے حضرت سید جلال درے حامن و و

(۱) دیوٹوئی زیارت د تہا کرے سرے نزد دے پہ موضع چوپ کنیں دے۔

(۲) د دوٹیم ٹوئی زیارت پہ درہ شالنگہی موضع "کودر" کنیں دے۔

(۳) د دریم ٹوئی سید مشہور نوم و و۔ دے زیارت د پلارے مزار سرے پوٹوئی دے۔

روستو د میان مشہور ٹوئی و و میان نستان دھغہ ٹوئی و و۔ میر

سید دھغہ ٹوئی و و سید شمال بیاد دھغہ ٹوئی و و سید غلام اتود د پنجم

پشت پورے د ساد اتود اخاندن د باجوہ پہ جندول نوے علاقہ کنیں اوسید۔

او د دوئی پنچو وار و زیارت پہ درہ شالنگہی کنیں دے۔ چاہ اولاد دے نن ورے

پدے لاندینو کلو کنیں آباد دے۔ کودر، شیخچی، چوپ، بازارک، شلاس

بغری، مولی، پکی، دینگی سار و غیرہ (دلتہ د یاد دل پکاری، چاہ

بغری، مولے نوے کھی د وادی میدان پہ درہ انگو پٹے کنیں دے۔ او د بغری

کھی نوم نن ورے پہ چنار کوٹ باندے بدل شہرے دے۔)

دس ۱۲۵۰ھ پہ شاوخوا کنیں دے حضرت سید غلام محمد علیہ الرحمۃ

ٹوئی سید جندر د وادی جندول ناء د وادی میان چنار کوٹ نوے حامن

تارنے۔ او دلتہ آباد سرے۔ دس ۱۳۸۰ھ پہ شاوخوا کنیں وفات شوی دے۔

اومزار مبارک یتے پہ چنار کوٹ کین دے۔ ددکا د خوی نوم سید ابوالحسن وو۔
اودھخہ نہ یتے داو لاد سلسلہ پاتے دے۔ چہ سید جعفر نوے ہوئے یتے
اوسے ژوندے دے۔

یہ مجموعی اعتبار د بخاری سادات ابراہیم خیل خاندان

سیدان د باجوہ یہ علاقہ ماموند۔ بابو قرہ۔ جندول۔ میلان۔ برول۔
روبارا و چار منگ کین آبادی۔ د شریعت و طریقت سجاد کشین
خاندان دے۔ اود دے علاقے د دینی اور حنفی رہنما یتے پہ سلسلہ کین
یوہ مبارک کورنی دے۔

د بابر، ہمایون اود اکبر د حکومت پہ ابتدائی ورھو کین چہ باجوہ
د مغلیہ حکمرانان پہ قبضہ کین وو۔ نو پہ باجوہ یو سالانہ خراج مقدر
وو۔ د حضرت سید ابراہیم بخاری پہ زمانہ کین چہ د شہنشاہ اکبر
امیر زین خان کو کہ باجوہ و بار رعیت کر۔ نو حضرت سید ابراہیم
لہ یتے پہ سترہ کین دیو فرمان پہ ذریعہ د علاقہ باجوہ خراج
پہ جاگیر کین ور کر۔ د شہنشاہ جلال الدین اکبر د غہ تاریخی فرمان
چہ د ابو الفضل علامی دستخط ہم پرے موجود وو۔ د سید ابراہیم
بخاری د خاندان سرے موجود دے۔ چہ د تانبے پہ یو کول پہ تختی
کنڈہ شوہ لیک وو۔ د دے ناہم معلوم پوری چہ د باجوہ قبائیلو
د پارہ د دے سادات مبارک خاندان وجود خومر د برکت باعث وو۔
- علیہم الرحمۃ والغفران -

۹۷۲ھ شہنشاہ عبدالاکبر
بسم اللہ الرحمن الرحیم
۹۷۲ھ شہنشاہ عبدالاکبر
درستہ باجوہ سید ابراہیم و ولید سید عزیز اللہ د بخشیدم وجہ ان بود کہ من بیمار بودم
در آن وقت اواز ملتان آمد دعا از برای من بخوانست و دعائے او خداوند کریم قبول کرد
از آن وقت مرا صحت شد۔ ازین سبب من باجوہ را د بخشیدم۔ از دریا کے کنارے پہ پھلور
واز بیابان بکھر تا غار کفور من اویا بخشیدم۔ سید ابراہیم ملتان د ولید عزیز اللہ
جلال الدین اکبر شاہ۔ ولید نصیر الدین قہار یون کہ
ولید ظہیر الدین بابر بادشاہ۔
ولید سید نور الدین۔ ابراہیم معنی ابوالفضل۔

حضرت شیخ مولانا عبدالوہاب

المعروف اخون پنجو بابا علیہ الرحمۃ

ولادت _____ ترقی کئی ضلع مزان سنہ ۹۳۷ھ

وفات _____ اکبر پور ضلع پشاور سنہ ۱۰۴۰ھ

حضرت مولانا شیخ قدوة العلماء والعارفین عبد الوہاب المعروف بہ اخون پنجو بابا علیہ الرحمۃ ڈاکٹر پورے ڈیپنر یو مشہور عالم اور وحالی شخصیت تیر شویڈے۔ چاہے شمال مغربی پاکستان پہ اولیائے کرام کین دیر و حیت مقام و مرتبہ حاصل دے۔ پہ سنہ ۹۳۷ھ کین پیداشوے او پہ سنہ ۱۰۴۰ھ کین ڈ ۱۰۳ کلویہ عمر وفات شویڈے۔ علیہ الرحمۃ والعفرات۔
حجۃ مطالعہ او معلوما تو مطابق ڈ دینی حالات پہ لاندیوں کتابونو کین ذکر شویڈی۔ تذکرۃ الابرار۔ آئین اکبری۔ مناقب شیخ عبد الوہاب۔ چہ پدے نوم کنز و کسانو کین کتاہونہ لیکلی دی۔ مثلاً (۱) مؤلف اخوند بسالاک (۲) تالیف ڈ شیخ عبد الغفور (۳) تالیف ڈ شیخ میان علی (۴) تالیف ڈ ملا خاکی (۵) او تالیف ڈ میان باد شاہ۔ سلوک الغزاة۔ آئینہ تصوف۔ بیاض ڈ میان غلام صہیق۔ بیاض ڈ میان ابو حامد۔ تحفۃ الاولیاء۔ ڈ پستود ادب تاربخ۔ پستانہ شاعران۔ تذکرۃ شیخ رحمہ کار تاربخ یوسفزایہ مشائخ و علماء سرحد۔

دلہ اول ڈ تحفۃ الاولیاء پہ روایت ڈ مولانا عبد الوہاب حالات پہ اختصار سے درج کوؤ و حکمہ چہ دے کتاب پہ بیان کین بعض داسے تاد بخئی نکتے دی چہ دھغوضاحت او دنور و تذکرہ دیانوسوے یے تطبیق ضروری دے۔ ور پس پدغہ پورتہ ذکر شوو تو لو کتابونو۔ او دھغے دیانونو پہ تاد بخئی پس منظر باندے یوے تاد بخئی او تحقیقی تبصرہ درج کوؤل مناسب کنرو۔ چہ دے مشہور اونا مور عالم اور وحالی پشوا

د قومیت زمانے اور روحانی کارناماؤں کے پس منظر پر حقلہ پہ
معلومات کو کنس زیاتوالے اوشی ۔

د تحفہ الاولیاء بیان داسے دے چہ :-

د حضرت مولانا عبد الوہاب د والد ماجد نوم سید غازی بابا نو سلجائی وو۔
اوپہ نسب حسینی سید وو۔ د دوئی مشران د عمر بو د مدکنہ راغلی وو۔
اودر وہیلکنڈا پہ سنہیل نوے علاقہ کنس آباد شوی وو۔ (سنہیل پہ
ہندوستان کنس در وہیل کنڈا پہ علاقہ مرآد آباد سنہر سرے نزد ے دیو
مشہور مقام نوم دے۔ چہ د تاریخ پہ ٹولو کتا بو نو کنس پہ سرکار
سنہیل سرے یاد شوے دے۔ یہ آئین اکبری کنس د "خدیو نشائین" پہ
عنوان سرے د دوئی ذکر پہ "شیخ پنجو سنہیلی نامہ سرے شوے دے) د
خدیو نشائین معنی دے سردار د تیر و شو و اور اتلو نکود وار و ٹولو کو د
عالمانو۔ عارفانو و صاحبان د دین اودنیا او خاوندان د ظاہر او باطن۔

پہ ۹۳۲ھ کنس چہ د بابر مغولی د لاس نہ د لودھی خاندان
حکومت زوال بیا موندک نو د دوئی والد محترم سید غازی بابا د چچ
د ہزارے پہ لارے یوسفز و علاقے تہ راغے۔ اوپہ موضع ترے کئی تحصیل
صوبائی ضلع مردان کنس استوکن شو۔ (د اکلے د موضع یار حسین نہ جنوب
مشرق طرفتہ واقع دے۔ اون ور خچہ کچو انو دھیری یا دیری۔ د
خان کچو قبر ہم د غلتہ دے) د ترے کئی د قیام پہ ور خوکنس سید غازی
بابا د مولانا محمد صالح علیہ الرحمۃ المعروف پہ دیوانہ بابا د ترور سرے
وادہ اوکر۔ اوہم پہ د غہ موضع کنس پہ ۹۴۵ھ کنس ے نارینہ فرزند
پیدا شو۔ عبد الوہاب نوم ے پرے کیسہ د چہ روستو پہ اخون پنجو
بابا مشہور شو۔

پہ ہفہ زمانہ د یوسفز پہ علاقہ د خان کچو خانی اوسداری وے۔

خان موصوف خوب اولیدہ چہ پیر سخت باران شویده۔ ملک سرسبز
 اوشاد اباہ شو۔ اودے رحمت نزول دیوماشوم لہ برکتہ اوشو۔ چہ
 نن شپہ پدے کلی کبن پیدا شوے دے۔ اودھغہ نوم عبد الوهاب دے۔
 خان چہ صبالہ خوبہ را بیدار شو۔ کہ خہ کوری چہ رشتیا باران شرو۔
 پیر نہایت خوشحالہ شو۔ حکمہ چہ ددغہ نہ ورا نہ چہ یکہ سختہ سوکڑوہ۔
 اودخلای مخلوق د خشک سالی نہ پہ ہلاکت کبن گیر و۔ چناچہ سحر
 وختی ے وینچہ اولیدہ۔ کورپہ کورپہ پتوسونہ اوکپہ۔ معلومہ شولہ۔
 چہ دسید غازی پاہ کور کبن نارینہ فرزند پیدا شویدے۔ خان سہدستی
 راروان شو۔ ددے بختور ماشوم لیدلولہ راغے۔

پہ ہغہ زمانہ د خلقتو دارسم و و۔ چہ دکلی اوکندی حلی بہ
 راغونہ شول۔ دچاکرہ چہ بہ نارینہ فرزند پیدا شوے و و۔ دھغہ پہ کوخہ
 کبن بہ دے کوٹے خوشحالی بہ ے کوٹہ۔ اودصحبت بہ طور نیچہ روپی بہ
 ے ترینہ غوبتہ ہر کلہ چہ دسید غازی بابا نامہم دکلی خلوت صحبت د پارہ د
 پنچوروپو مطالبہ اوکپہ۔ اودھغوی سرہ دغہ رقم موجود نہ و وینچہ شیا
 شول۔ لیکن ہم پدغہ حال کبن یو بجد و فقیر راغے۔ حضرت غازی بابا ے
 ددے بختور شوی بہ پیدا اکید و مبارکی ورکپہ۔ ددے ماشوم دیدار ے اوکپہ۔
 اوپہ اشرفی ے ددوی بہ خدمت کبن نذر کپہ۔ چہ سید غازی ہغہ دکلی خلوت
 لہ پہ صحبت کبن ورکپہ۔ بیا چہ خان بچو ددے تولے واقع نہ خبر شو۔ نو حکم ے
 اوکپہ۔ اودصحبت غوبتہ دارسم ے پہ تولہ علاقہ کبن بند کپہ۔ (پد ے خیال
 چہ دیوسری بہ نارینہ فرزند پیدا شوے وی)۔ دحجر ے حلی بہ ترینہ صحبت
 غواپی۔ دھغہ بہ وس نہ رسیبری۔ دوشی بہ ے تنگوی۔ اوپہ شان بہ دھغوی
 د پلار زبہ نہ دہد او تکلیف رسیبری) چناچہ ددغہ ۹۴۵ھ نہ راپہ
 روستو کن ورخچہ پورے دیوسفروپہ علاقہ کبن دغہ رسم ختم شویده۔

رضوانی محکب لیکي :-

سید غازی بابا پہ ترہ کٹی کنبں خو کلونہ تیرکولونہ پس
 ارادہ اوکپلہ۔ چہ دے حائی نہ کپہ کول پکار دی۔ وجہ یہ دادہ۔ چہ
 پدغہ زمانہ یوسفزے اولس تول باغیان وو۔ حکہ چہ تعلق یہ د مغل
 حکمرانانوسر کولولو۔ اودست پروردہ دبابراوہمایون وو۔ اوہم غور
 کنبں ہرکلہ چہ د شیر شاہ سوری دلاس نہ ہمایون دہندوستان نہ
 اوکنبے شوے وو۔ اودہغلہ پاہ حائی شیر شاہ سوری دہندوستان بادشا
 شو۔ اوکجو خان نوے سردار د اولس یوسفزی د شیر شاہ سوری نہ باغی
 وو۔ پدغہ وجہ مولانا سید غازی پہ ^{۹۵۸} کنبں پاہ زمانہ دسلطنت د
 اسلام شاہ کنبں دیوسفز و د علاقہ نہ د پینور علاقہ تہ پاہ کپہ راروان شو۔
 د خاندان پدے افراد و مشتمل وو۔ سید غازی، د دہخیل والد ماجد
 د سید غازی تہراودوہ ماشومان یو عبد الوہاب چہ پدغہ نیپہ کجوالس
 کلویہ عمر وو۔ اودو تیم د عبد الوہاب کشرور۔ د علی محمد پہ کدر (موجودہ
 د مؤمن خان چہ میری کدر) راپورے وتل۔ د مصری پورے پاہ مقام یہ کپہ
 واپاولہ۔ (کم حائی کنبں چہ نن ورخے د اخون پنچو بابا مزار مبارک دے۔ د دے
 زورینوم مصری پورے وو۔ د اکبر پورے موجودہ کل لاپہ دغہ نیپہ (۹۵۸)
 نہ ووجور شوے۔) شاروی او مال چہ ورسرے وو۔ ہغلہ بہ یہ د دے حائی
 پہ ورشو کنبں ساتل۔

پدغہ زمانہ چہ سید غازی مصر پورے تہ راغے۔ دہمایون
 زور مرزا کامران پاہ پیناورنہر قبضہ کپے و۔ اود قبیلہ داؤدزی
 خاقیہ کومکیان وو۔ ہرکلہ چہ د مصری پورے (حال اکبر پورے) علاقہ
 ہم د قبیلہ داؤدزی پاہ عملداری کنبں و۔ پدے وجہ مولانا سید
 غازی د دغہ حائی نہ ہم کپہ اوکپہ۔ د پینورنہر خوانہ نزد

چوہا کو جر نوے کلی تہ راغے۔ دلہہ یے دکلی خواتہ حآن لہ دہ دہ در سپر نہ
جو رکول۔ مال مویشی بہ یے ساتل او پہ ہنغے بہ یے مخپلہ کڈا را کو و لہ۔

رضوانی محکبن لیکي :- ہر کلہ چہ مولانا غازی بابا پہ موضع
چوہا کو جر کبن استوکن شو۔ نو دغلہ یو لوی عالم ور۔ چہ جامع د علوم واد
فنون و و۔ خپل خوئی عبد الوہاب یے ہذہ تہ د تعلیم او تربیت د پارہ حوالہ
کے۔ خہ مودہ یے د ہغوئی سرا علم حاصل کے۔ بیاد دے خائی تہ د علم پہ
طلب کبن ہندوستان تہ لا پ۔ او پہر وہیلکنہ کبن دیرہ شو۔ پدغلہ وجہ
پہ بعض پینتو اشعار و کبن د دہ نوم افغانی نو سلجای لیکے شویدے۔

لکھ پدے شعر کبن ے

پس لہ دہ ذہ ابو الفتح لا ثانی دے :- پس لہ دہ اخو پنچو نو سلجای دے۔
(نو سلجای دہند دیو پنچوانی مقام نوم دے)۔ پہ ہند کبن د خہ زمانے تیر و لونہ
پس بیا خپل کلی چوہا کو جر تہ راغے۔ د حضرت غازی بابا والد ماجد ہم
د چوہا کو جر د قیام پہ دوران کبن پہ حق اور سیدہ۔ اوہم دغلہ دفن
کریے شو۔ پدے کلی کبن تقریباً دیرش کالہ زمانے تیر و لونہ پس (د سئہ
نہ تر سئہ) پہ سئہ کبن د پینورینہر د قلعہ سرہ متصل شمال
مغرب طرف تہ شاہ دہند نوے مقام تہ راغے (د مقام د موجودہ بالا احصار
پینورنہ مغرب طرف تہ پہر ورا کبن دے۔ او نن ور خے د جے پہ نوم
یادیری)۔ غازی بابا او د ہذہ تہر د وارہ ہم پہ دغلہ کال (سئہ) دغلہ
وفات شول۔ اوہم دغلہ (د بالا احصار تہ مغرب طرف تہ پہر ورا کبن)
یے مزار ونہ جو پ شول۔

د والد د وفات تہ روستو (پہ سئہ) کبن مولانا عبد الوہاب
سوکہ د خپل کشر ور نہ اکبر پورے تہ راغے۔ او دلہہ یے د علمی دینو نو پہ
درس او تدریس تصنیف او تالیف او دین اسلام پہ تبلیغ کبن شول

تیرہ ول شروع کرل۔ د خدائی بے شمیرہ مخلوق تہ ترینہ فیض
اور سیدہ۔ او تقریباً درے سو۴ کسانو د دوئی نہ پہ دیخی علمونو کین
فیض حاصل کپیدے۔ او درجے د فضیلت تہ یے رسوولی وو۔

د تحفۃ الاولیاء مؤلف لیکلی :- (ص ۱۷)

چہ پہ کال ۹۹۳ھ کین د حضرت شیخ جلال الدین محمود الفاروق
تھانیسری مشہور مرید حضرت شیخ ابوالفتح کماچی علیہ الرحمۃ وادی
پیشور تہ تشریف راویے وو۔ پہ مقام د اکبر پورے د دوئی سولہ ازان
لو شو۔ او پہ سلسلہ صابریہ چشتیہ کین یے دوئی تہ خلافت عطا کر۔
د اہلغہ زمانہ ول۔ چہ ددے نہ خاور کالہ و پاندے پہ کال ۹۸۹ھ کین
حضرت شیخ جلال الدین محمود الفاروق تھانیسری وفات شوے وو۔
اودد غنہ دوہ کالہ و پاندے پہ ۹۹۱ھ کین پیر سید علی ترمذی پہ
حق رسیدے وو۔ او ہم پہ دے کال مرزا محمد حکیم والی کابل وفات شوے
وو۔ شہنشاہ اکبر پیشور تہ راغلے وو۔ اوزین خان کوکہ پہ علاقہ د
سوات او باجوہ لشکر کشی کرے ول۔

پہ واد ٹی پیشور بلکہ تول مغربی پاکستان کین حضرت
مولانا شیخ عبد الوہاب علیہ الرحمۃ د سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ
پہ مشاہیر و بزرگانو کین دے۔ سید علی ترمذی پیر بابا طریقہ ہم
چشتیہ ول۔ لیکن ہذا د نظامیہ سلسلے شاخ وو۔ پہ سلسلہ عالیہ
صابریہ کین د مولانا عبد الوہاب علیہ الرحمۃ تہ د وادی پیشور لویو
لویو عالمانو فیض موندے دے۔ (چہ روسو بہ یے ذکر راشی) صابریہ
طریقہ د پیر و سختو مجاہد واکرانو اعمالو او وظائفو طریقہ دے۔ او ہم
پدغہ وجہ یے فیوضات ہم د پیر زیات دی۔ او حقہ خبر د ادہ۔ چہ د
حضرت مولانا شیخ عبد الوہاب اخوند پنچو بابا علیہ الرحمۃ تہ چہ کوٹ

فیوضات خواہ شویدی۔ ہذہ مثل نری۔ علیہ الرحمة والغفران

تاریخی اوتحقیقی جائزہ

حضرت مولانا عبد الوہابؒ دژوندیہ حقہ دالمختصر تذکرہ چہ۔
 مخکین درج کرے شو۔ داد قاضی میراحمد شاہ صوالیؒ دکتب تحفۃ
 الاولیاء (زمانہ تالیف ۱۲۳۸ھ) دبیان خلاصہ رہ۔ مخکین موبز دے
 کتاب نہ علاوہ دشیپارس نور و کتابونو فہرستہ درج کرے دے۔ پہ کوہو
 کین چہ دروئی ذکر موجود دے۔ اوس موبز کہہ داکتیل پکاری دی۔ چہ د
 رضوانی مرحوم دبیان دچاہہ استناد احوالہ بنا دے۔ پدے کین کوہے داسے
 نکتے دی چہ ہفہ پہ تارخی طور سرکہ پیرے اہمے دی۔ لیکن چونکہ وضاحت
 یے نہ دے شو۔ نور و ستودہ ہفہ نہ غلط نتیجہ اخیستے شرے دی۔ اومشکلات یے
 پیدا کریدی۔ اوکوہے داسے نکتے دی چہ ہفہ پہ تاریخی لحاظ سرکہ غلط دی۔
 او بلہ داچہ درضوانی مرحوم نہ دھکین زمانے دنور و تارخی تذکرہ روایات
 خہ دی۔ اوصیحح حقیقت تہ دے۔ پدے خبر و دیوہید لو دپارہ داضوری دہ چہ
 موبز اول دہفہ ہولو کتابونو بیژند کلو اوکرو۔ پہ کوہو کین چہ د مولانا
 عبد الوہابؒ ذکر راخلے دے۔ اوبیا دہفہ پہ مندرجاتو بحث اوکرو۔ اودا بحث
 حکہ ضروری دے۔ چہ موبز اکثر مناقب لیکونکی اصحابؒ بنیادی طور مورخان
 نہ دی۔ روایات یے راجع کرپی دی۔ لیکن دہفہ تارخی ربط اوپس منظر
 پہ خیال کین نہ ووسائل۔ او بلہ داچہ د عقیدہ تہندی پہ وجہ زیات زوری
 دیو بزرگ د کشف اوکرامت د واقعاتو بیان لہ ور کرے وی۔ کوشش یے
 داوی چہ ہر خومرہ ممکن کیدلے شی چہ دزیات نہ زیات د بزرگی واقعات
 خیل ممدوح تہ منسوب کرلے شی۔ پدے طریقہ د واقعاتو اوحقائقو اصلی
 شکل مسخ شی۔ او پہ غلط رنگ کین پیش شی۔ درضوانی پدے ییا کین
 ہم بودہ داسے کایونہ موجود دی چہ روستوبہ ورتہ اشارہ اوکرو۔
 کتابونہ دادی:-

(۱) دحضرت مولانا عبد الوہابؒ دتذکرے پہ سلسلہ کبیر دپولونہ اولیٰ کتاب داخوند رویزہ کتاب تذکرۃ الابرار (زمانہ تالیف ۱۰۲۱ھ) دے۔
چہ پدغہ نیتہ مولانا عبد الوہاب اخون پنجویا با (متوفی ۱۰۴۲ھ) لارڈے
وو۔ اوپدے لحاظ دیوہ صوانہ شہادت دے۔

(۲) دویم کتاب آئین اکبری تالیف دابوالفضل دے۔ چہ ددے یوہ حوالہ پہ
تحفۃ الاولیاء کبیر نقل شوے دے۔

(۳) مناقب شیخ عبد الوہابؒ داخوند سالاک متوفی (۱۰۶۴ھ) دے۔ اخوند
ساراک دحضرت اخون پنجویا بامشہور مرید دے۔ داکتاب اوس نہ پیداکبری۔
(۴) "سلوک الغزاة" داخون سالاک دمشہور مرید ملا مست تالیف دے۔
دے یوہ نسخہ دافغانستان "پینتو پولنہ" پہ کتب خانہ کبیر دے۔
(۵) مناقب شیخ عبد الوہابؒ تالیف دشیخ عبد الغفور عباسی المعروف پہ
بوہا بابا دبیاری شقاری علاقہ داؤدزائی۔ چہ دے ۴م دمولانا عبد الوہاب
مرید وو۔ داکتاب ہم نہ پیداکبری۔

(۶) مناقب شیخ عبد الوہابؒ تالیف دمیان شیخ عی مامون زی دشریاؤ
ہشت نغز دے ۴م دحضرت اخون پنجویا بامرید وو۔ داکتاب ۴م اوس نہ پیداکبری
(۷) مناقب شیخ تالیف دملاخاکی (۱۱۹۸ھ) منظوم فارسی، دشیخ میاں علی
مناقب پہ فارسی نثر کبیر ووہذہ پہ فارسی نظم کہے دے۔
(۸) مناقب شیخ تالیف دمیان بادشاہ دملاخاکی منظوم فارسی کتاب
پہ پینتو ژبہ نظم کریدے۔

(۹) آئینہ تصوف تالیف دحضرت شاہ محمد حسن رامپوری (زمانہ تالیف
۱۲۳۲ھ)

(۱۰) بیاض دمیان غلام صدیق قلمی (۱۲۸۴ھ)

(۱۱) بیاض دمیان ابو حامد قلمی (۱۳۰۰ھ)

(۱۲) تحفۃ الاولیاء تالیف د قاضی میر احمد شاہ رضوانی د اکبر پورے
 زمانہ تالیف سال ۱۳۲۲ھ) دے کتاب لوی مأخذ ونہ د ملا خاکی او میان
 بادشاہ منظوم فارسی او پستو مناقب دی۔ اوہنے ذاتی روایات دی۔ رضوانی
 د اہم بیکی چہ د میان بادشاہ د منظوم مناقب اکثر واقعات غلط دی
 (۱۳) د پستو د ادب تاریخ۔ تالیف د صدیق اللہ رشتین۔ دے کتاب
 مأخذ ونہ "سلوک الغزات" تالیف د ملا مست او تذکرۃ الابرار د اخند
 درویش دی۔

(۱۴) "پشتانہ شاعران" او "پشتانہ مؤرخان" تالیف محمد عبدالحلیم اثر
 محمد مأخذ ونہ د میان غلام صدیق او میان ابو حامد قلمی بیاضونہ او تذکرۃ
 الابرار او نور مختلف تاریخی یادداشتونہ دی۔ چہ روسوبہ پر بحث راشی۔
 (۱۵) تذکرۃ شیخ رحیم کار۔ تالیف د میان سیاح الدین کا کاخیل۔
 (۱۶) تذکرۃ علماء و مشائخ سرحد۔ تالیف د سید امیر شاہ کیلائی
 دے دواہ و کتابون لوی مأخذ د رضوانی کتاب تحفۃ الاولیاء دے۔
 (۱۷) تاریخ یوسفزائی۔ تالیف د اللہ بخش یوسفی۔ دے لوی مأخذ بعض
 روایتونہ دی چہ ہفہ ہم پہ تاریخی لحاظ سرے غلط دی۔
 حقیقت خہ دے ؟

مناسب معلومی چہ دے اہم روحانی شخصیت پہ عقلہ بعض تاریخی
 واقعات او حقائق پہ تفصیل سرے پیش کرے شی۔ او د معلومہ کرے شی چہ
 حقیقت خہ دے ؟ پہ دے سلسلہ کتب د دوی د قومیت۔ د والد ماجد د نوم۔
 او وادی پسنورتہ د دوی د راتلو پہ باب کتب معلومان پہ ترتیب سرے بیان
 کرو۔ او در سرے و در سرے چہ پہ مختلف توذکر و کتب کوم بیان ونہ صحیح ندی
 ہفہ ہم پہ نخبہ کرو۔ چہ فائدے عامہ شی۔
 د تحفۃ الاولیاء د مؤلف رضوانی مرحوم کوم بیان چہ مخکس

تیر شوے دے۔ پہ ہنغ کین یو خو کیتے داسے دی چاہ فاضل مؤلفیے
وضاحت ندے کرے۔ مثلاً :-

الف لیکی : دے مولانا عبد الوہاب دے والد ماجد نوم سید غازی
سلجی وو۔ صاحبزادہ چاہ غازی بابا دے مولانا عبد الوہاب دے
پلار لقب کیدے شی۔ - محضہ یے نشی کیدے۔ اوسوال پید اکیر کچھ دے
دوئی اسم محضہ حہ وو۔ ؟

ب لیکی : سید غازی بابا پہ نسب حسینی سید وو۔ دے دو مشر
دے عربونہ راغلی وو۔ اودر وہیل کڈ پہ سنبھل کین آباد شوی وو۔
دادرے خبرے شوے اور ضوالی مرحوم دانہ دے بنود لے چاہ :-

(۱) چاہ حضرت سید غازی بابا پہ حسینی سلا او کیتے دے کوم خاندان وو۔ ؟

(۲) پہ خویم پشت کین مشر نیکہ یے دے عربونہ راغلی وو۔ ؟

(۳) پہ خویم پشت کین نیکہ یے دے وہیل کڈ کین آباد شوے وو۔ ؟

دادرے واپس سوالونہ حکہ حل کول پکار وو۔ چہ درے پہر نرا
کین دے معلومول اسانیدے شی۔ چہ سید غازی بابا ہر کلہ دھند نہ دے
یوسفز و علاقے تہ تشریف را ورنو آخر پہ کوم یو مناسبت دلہ راغلی
وو۔ بیاد یوسفز و پہ علاقہ کین چاہ یے قرار اونہ موندلو پہ کوم مناسبت
پلینورتہ یے تشریف ورے وو۔ ؟ اود سوالونہ حکہ پید اکیر کچھ بنیادی
طور دے پستو دے بیلے بیلے قبیلے سر دے ساد او بیلہ بیلہ کورنی تیر لے دے۔ چاہ
حضرت سید غازی بابا دے خاندان تعین اوشی بود دے ناہ دے یوسفز و علاقے
تہ دے دوی دے راتلو مسئلہ پہ اسانہ حل کیدے شی۔

ج لیکی : حضرت مولانا عبد الوہاب تہ اخون یجو حکہ والی چہ دوئی
بابہ پہ خپل تبلیغ کین زیات زور پہ بیج بناء دے اسلام باندے محکم پاتے
کیدلہ ور کوٹو۔ لیکن دا توجیہ عجیبہ حکہ دے۔ چہ آخر ہفہ کوم یو بزرگ

یہ ہنغ کبں دوہا خاندان ونہ شول چہ نوردرے خاندان ونہ کوم وو۔ پ
 تانخو نو کبں چہ وادی پلینور تہ دیوسفزو وغیرہ قبائلو د لاشریک
 کید لو ذکر راغلے دے۔ ورسردہ دایان نہم کیری چہا پہ ہنغ زمانہ پہ
 پلینور بشہر چار سدا۔ چکد رے۔ سوان کبں یو خوسا طانان وو۔ نگاہ
 سلطان ہندہ۔ سلطان اویس چہ دغہ پہ قام تاجک وو۔ درے ناہ
 د سلطانان پنج د خاندان دیوے پے کورنی پتہ لکیری۔

۳۰ | ابلوچستان پہ پخوانی تاریخ کبں د سلطان ارغون ذکر موجود ہے۔
 چہ دغہ سلطان ارغون ہم درے پنج خاندان پہ سلطانانو
 کبں وو۔ او د سن ۸۰۰ھ پہ شاؤخوا کبں قندھار تہ لاہ۔ او ہلندہ حکمران شو۔
 او د کوٹہہ د ویرن پہ سبئی باندے حملہ کرے و۔ درے سلطان ارغونہ قلیہ
 حقلہ د زبانی تحقیق پہ سلسلہ کبں د میان غلام صدیق مرحوم د بیاض
 مطالعہ چہ کوم معلومات پہ لاس راغلی دی۔ ہنغ دادی۔ چہ غلام صدیق
 یو فاضل عالم ادایب وو۔ د سن ۱۲۸۲ھ پہ شاؤخوا کبں پہ مالامالی د پلینور
 بشہر کبں اوسیدہ دیو عنری کتاب حصن حصین تالیف د محمد بن جزری
 الشافعی پہ آخر کبں یہ خیلہ شجرہ د نسب اسے درج کریدے۔

د سلطان ارغش (ارغوش) درے حامن وو۔ جان شاہ۔ طوغا شاہ۔
عبد اللہ (اودل شاہ) پدیوی کبں د اودل شاہ (عبد اللہ) دوہا حامن وو۔
 بوہا بابا۔ مصحف خان (صفیان خان) پدیوی کبں بیاد مصحف شاہ شہر
حامن وو۔ ایاز خان۔ خواص خان۔ احسن خان۔ بنی خان۔ اجا خان۔
 سلطان غازی بابا۔ پدیوی کبے د سلطان غازی بابا دوہا حامن وو۔ عبد اللہ
 عبد الوہاب (اخون پنجو بابا) پدے پے غلام صدیق خیلہ شجرہ د نسب
 د اسے درج کریدے۔ غلام صدیق ولد محمد جی ولد محمد عظیم ولد نشان بابا
 ولد عبد الوہاب بابا ولد تختی بابا ولد جان بیگ بابا ولد احسن خان بابا
 علیہم الرحمة

دَمیان غلام صدیق پدے شجرہ چاہ مونیرہ زیاتی غور اوکرو نو
 معلومیری چاہ ہندہ سلطان چاہ د سلطان ارغون پہ نامہ بلوچستان
 پہ تاریخ نو کتبہ یاد شودے۔ اودغہ سلطان چاہ د ارغش اوارغوش پہ نومو
 سر د میان غلام صدیق پہ بیاض کبن درج دے۔ دادرے وار پہ حقیقت
 کبن دیوسری نومونہ دی۔ چاہ پہ تاریخ الحاظ سر د سن ۸۰۰ د زمانے سر دے۔
 اوبلہ د اچہ ارغش۔ ارغوش اوارغون پہ حقیقت کبن دے سلطان نوم ندے۔
 بلکہ د ادیو کلی یو کوہستان یوے علاقے نوم دے۔ ارغش د قندہار پہ صوبہ
 کبن ۵۵ میتر پہ فاصلہ د قلات غلزلے پہ جنوب مغرب طرفتہ واقع دے۔
 اوہم د دغہ قندہار پہ علاقہ کبن د چهل خانہ نومے کلی تہ جنوب طرفتہ
 پہ دہلہ نومے علاقہ کبن یو غر نوم ہم ارغش دے۔ اوارغون اوارغوان
 ہم د خاشرود او بکوپا پہ علاقہ کبن د قندہار او فراتہ ترمنجہ دیو غریز
 مقام نوم دے۔ پدے اعتبار د سلطان ارغش معنے د کہ د ارغش نوم سلطان۔
 حمونہ دے بیان نہ دیو خوش نتیجہ پہ لاس راجی۔ یو د اچہ سلطان
 ارغش پہ حقیقت کبن نسبتی نوم دے۔ لکہ سلطان پیشور۔ سلطان سوات
 وغیرہ شول۔ او اسم محضہ ندے۔ اوبلہ د اچہ د سلطان ارغش د ا خاندان
 د "سلطان پنج" (پنج) سلطانانویہ کورنی کبن د سلطانانویہ کورنی د کچہ
 د سن ۸۰۰ پہ شاوخوا کبن د فراتہ۔ قندہار او بلوچستان پہ علاقہ کبن یے
 حکومت کولو۔ اوبلہ د اچہ حضرت مولانا عبد الوہاب ہر کلہ چہ د سلطانان
 پنج د خاندان حنے وو۔ حکمہ وریہ اخون پنجو بابا والی۔ اود دے لقب کومہ وجہ
 تسمیہ چہ رضوانی مرحوم بیان کریدہ صیح ندے۔

دَمیان غلام صدیق دے بیان نہ داخو معلومہ شوہ چہ د حضرت
 اخون پنجو بابا د والد ماجد نوم سلطان غازی بابا و۔ اوبہ پنجمہ پیری کبن دیکہ
 نوم یے سلطان ارغش وو۔ لیکن شرنک چہ مونیرہ کبن ہم وریہ اشارہ کریدہ

ظاہرہ دلائیہ داد دوشی القاب دی۔ اصلی نومونہ یے نشی کید لے سوال داپیدا
 کیا چہ صبی نومونہ یے شہ دی۔ او بلہ دچہ د سلطانی دا خانہ پلہ اصل
 باندہ یہ قام شوک دی۔ حکمہ چہ رضوانی مرحوم تصدیق کریدہ چہ حضرت
 اخون پنجو بابا پلہ قام باندہ حسینی سید دے۔ نوجہ ٹھونہ دے پورنہ ذکر شو
 معلوماتوسرہ در رضوانی مرحوم د بیان تطبیق خرنک راتیلے شی۔ کہ فکر او کرد
 دایواہم سوال دے۔ لیکن د میان ابو حامد مرحوم د قلمی بیاض نہ چہ کوم
 معلومات ماتہ پلہ لاس راغلی دی۔ دھغ پلہ ذریعہ حمل کیدلے شی۔ موصوفے د
 حضرت مولانا عبد الوہاب شجرہ د اسے بیان کریدہ۔

مولانا سید عبد الوہاب ابن مولانا سید برہان الدین ابن سید عبد
 الملک ابن سید شمس الدین عبد اللہ ابن سید ابراہیم ابن سید عبدال
 الدین ابن سید محمد حسن ابن اسحاق ابن احمد ابن محمود ابن اسعد ابن
 علی ابن ہر مرزا ابن مروان ابن قرا ابن سید محمد طاہر الملقب پلہ تار^{۱۲}
 ابن سید ناصر ابن علاء الدین ابن قطب الدین ابن داؤد ابن سلطان کبیر^{۱۳}
 ابن شمس الدین ابن احمد ابن سید علی رفاعی ابن حسن ابن محمد ابن سید^{۱۴}
 جواد ابن سید امام علی رضا ابن سید امام موسیٰ کاظم ابن الامام الجہام^{۱۵}
 شہد^{۱۶} ابن امام محمد باقر ابن امام زین العابدین علی ابن الامام
 سید الشہداء حسین رضی اللہ عنہم اجمعین۔

د میان ابو حامد مرحوم درے شجرے سرچہ د میان غلام صدیق
 مرحوم شجرہ مقابلہ کروندے نتیجے تھر سیر وچہ د مولانا عبد الوہاب د والد ماجد
 سید برہان الدین لقب سلطان غازی بابا و۔ او د ہفہ د والد ماجد سید عبد
 الملک لقب سلطان مصطفیٰ و۔ د ہفہ د والد ماجد سید شمس الدین عبد اللہ
 لقب سلطان اودل شاہ و۔ او د ہفہ د والد ماجد سید ابراہیم لقب سلطان
 ارغش و۔ او د ارغش اوارغون پلہ علاقو باندے ہم دے حکمران و۔ او بلہ چہ

دا کورنئ پاه قام باندے "تارن سادات" دی۔ اولکھچہ مخکنین مونبرہ د سید محمد
کیسو دراز اول پاه تذکرہ کین پرے پاه تفصیل سرہ بحث کریدے۔ چہ سید محمد طهر
الملقب پاه تارن صحیح النسب حسینی سید دے۔ مگر هر کله چہ کا کرنیکہ پنخیل
خوئی نیولے او پالے وو۔ پدغله وجہ د حسینی سادات د اکورنئ پاه ویش کین د
کا کر قوم یوہ قبیلہ یعنی افغانان شمار لے کیری۔ البتہ ورسره ورسره د سادات
افغانہ "پہ خصوصی نوم سرہ ہم یادیری۔ او د کا کر قوم د تولو قبیلوا و شاخو
خصوصاً گدون قبیلے پیرخانہ اوستانہ درخانلان کنرے شی۔ پدے سلسلہ
کین محمود دے خبرے تائید د اخوندرویزہ د کتاب "تذکرۃ الابرار" ص ۲۷۱ د هغه
بیان نہ ہم کیری چہ د مشهور بزرگ حضرت خواجہ خضر علیہ الرحمة پہ
حققلہ یے کریدے۔ لیکي بہ خواجہ خضر پاه قام باندے افغان دے۔ لے
افغانان تارن شے (د اخوندرویزہ نہ روستو د نور و تولو پستینو مؤرخانو هم
دغہ را ئی د لچہ د وئی تارن د افغانانو یوہ قبیلہ او د کا کر قام یو ذیلی شاخ کنری۔
لکہ پاه تاریخ پشاور ص ۳۲۲ و ص ۳۲۳ کین هم د اسے لیکي ی۔ (اخون پنچو قوم افغان
تارن) البتہ بنیادی طور حسینی سیلان دی۔ او هر کله چہ حضرت سلطان
معز الدین محمد ابن سام الملقب پہ سلطان شهاب الدین غوری د دہلی د
فتح نہ روستو د پستینو مختلف قبائل پاه وادی پلینور سوات۔ باجوہ کین
او د کوہ سلیمان او کوہ کسی۔ پاه متعلقہ میدانے علاقو کین آباد کرل او پاه هغه
کین د پنچو سلطانانو کوہ خاندانو نہ چاہ حکمران شوی وریہ هغه کین یو خاندان
د سلطان ارغش و د۔ او حضرت سید عبد الوهاب د دغہ سلاطین پنچ د
کورنئ یو ممتاز فرد و۔ او پاه ویش کین د کا کر قوم د گدون قبیلے سرہ یے
تعلق و۔

د گدون پہ حققلہ مولانا محمد اسرائیل گدون د موضع جھنڈا ضلع
مردان پنخبلہ مقالہ گدون کین لیکي ۱۔ د گدون قبیلے خالق پہ اصل کا کر دی۔

د نور و تباہی و پستان دوئی ہم د پینور غہ نیولے ولا۔ پد غہ زمانہ یوسف ز
 د علاقہ اغیستے و۔ دوئی اول خلیل مہمند ولہ راغلل۔ چہ کہ عیہ خای
 کرے۔ خوہوئی ورتاہ غاہہ ندہ ایسے محمد ز ولہ عیہ لیبری دی۔ ہغوئی ہم
 ترینہ خان خلاص کرے دے۔ یوسف ورتاہ عیہ لیبری دی۔ د غسے اتمانزو
 (مندہ) علاقے تہ چہ رسیدلی دی۔ نوہوئی ورتاہ د مہابن علاقہ و رکپہ اوڈ
 ملا تہ پاہ طور عیہ خای کرل۔

پاہ تاریخی اعتراف رسوہ د گدون قبیلہ دانقل و حمل دستہ پہ
 آفرینی حصہ کین معلومیری۔ او پد غہ خانہ کوچ کین د سلطانان پنج د
 خاندان ہغہ کورنی چہ د سلطان ارغش خاندان و۔ د ہغے بعض
 نامور سلطانان اول شاہ اوڈ ہغہ ٹامن بوچ ابابا او سلطان صفحان
 (سید عبد الملک) اوڈ ہغہ ٹامن سید ایا رخان۔ سید خواص خان۔

سید حسن خان۔ سید نبی خان۔ سید اجا خان او سید برہان الدین الملک
 پہ سلطان غازی بابا و رسوہ ملگری راغلی و۔ او پہ کو مو و رٹو کین چہ موہوہ
 خلیل مہمند پاہ علاقہ کین استوگن شوی و۔ د موجودہ پینور شہر جنوب
 طرفہ اوڈ کوتلہ حسن خان نہ مشرق طرفہ د موجودہ وزیر باغ پہ مغزلی
 حصہ کین چرتہ چاہ نن و رٹو د پیر سید حسن کیلا فی قادری علیہ
 الرحمتہ مزار مبارک دے۔ دلتہ عیہ د سلطان پورہ پہ نوم یوکلہ ہم آباد کرے
 و۔ (چہ دغہ کلے ترینستہ پورہ موجود و۔) او بیا چہ د گدون قبیلہ خلق
 د موجودہ ضلع مردان د مہابن علاقے تہ لارل نو پد غہ دوئم خانہ کوچ کین
 ہم د سلاطین پنج د خاندان د امشاہیر افراد و رسوہ ملگری و۔ او بیا دے
 خای نہ د سلطان بھول بودھی پاہ زمانہ کین روہیلکنڈ تہ تلی و۔

پاہ دوئی کین د حضرت سید عبد الملک دوئم خوی خواص
 خان ہغہ دے چہ د سلطان سکندر بودھی امیر الامراء و۔ او حضرت

شیخ عبد القدوس کنگوھی پخیلو مکتوباتو کبش یو مکتوب د د پاه نوم لیکل دی
 او هر کله چا خواص د حضرت شیخ عبد القدوس کنگوھی (متوفی ۹۴۵هـ)
 مرید وو۔ نو ظاهر د چا د د د پو لونه کشر رور سید برهان الدین
 الملقب پاه غازی بابا به هم د حضرت شیخ عبد القدوس مرید او خلیفه وو۔
 او هم پدغه مناسبت به حضرت مولانا عبد الوهاب اول د خپل والد المجد
 مولانا برهان الدین نه او ورپسې د هند په سفر کبش د حضرت شیخ جلال
 الدین محمود الفاروق تهانیسری نه بیعت کړې وو۔ او په هر حال په سلسله
 عالیہ چشتیه کبش د مولانا عبد الوهاب د مرید کیدلو او خلافت موندلو واقع
 د هندوستان نه چو هاکو جرت راوالپس راتلونکې ممکن زمانه واقع د ده او
 هم د د له مخه د رضوانی مرحوم هغه روایت صحیح نه دی۔ چا هر کله په
 ۹۹۳هـ کبش حضرت ابو الفتح کماچی اکبر پور ته راغی نو پدغه نیت
 یې مولانا عبد الوهاب مرید شو وو۔ هکله د رضوانی مرحوم داروایت
 یو خواته د پورته واقعاتو د تاریخی تفصیل له مخه صحیح ندی۔ او بله لویه
 وجه یې داده چا د "آینه تصوف" د روایت مطابق حضرت اخون سالک
 په ۹۸۹هـ کبش د حضرت اخون پنجوبابا نه بیعت کړې وو۔ نو که د رضوانی
 هغه روایت او منل شې چا پخپله حضرت اخون پنجوبابا په ۹۹۳هـ کبش بیعت
 کړې وو۔ نو بیا د آخر تک کیدل ممکن شې چا د د لا پخپله د چا مرید
 شو هم نه وو۔ او د هغه نه مخلور کاله اول یې پاه ۹۸۹هـ کبش اخوند
 سالک نه طریقہ کوډله د د وچه له کبله داوئیله شریعه حضرت
 ابو الفتح کماچی او حضرت مولانا عبد الوهاب بابا د واپاره حضرت شیخ
 جلال الدین تهانیسری مریدان وو۔ او هم پدغه رابطه حضرت
 ابو الفتح کماچی د دوئی ملاقات له تشریف راوړې وو۔ البته دا
 یو وجه ممکن کیدل شې چا چونکه په ۹۸۹هـ کبش مولانا عبد الوهاب

پير طريقت شيخ جلال الدين محمود الفاروق نيقانيسري وفات شوه وو.
 نوپه س ۹۹۳ ځنې چاه حضرت ابو الفتح کما چي (قنباچي) د دوي
 ملاقات له راغله وي. نو مولا ناعبد الوهاب به د تبرک په طور د
 هغوي نه تعجيد د بيعت کړې وي. چاه د بيعت د تعجيد کوډودا طريقه
 په هغه زمانه په ټولو مشايخو کښ را بجه وه. او د دې حيثيت د ادب
 احترام له قسم نه وو. څمونږ د دې پورته بيان نه دايو خو خبرې واضحه ليکلي شي.
 ۱ پوه د اجاه رضواني مرحوم ليکلي دي: "چاه د دوي مشران د عربو
 نه راغلي وو. نو د هغه نه به د امراد اخيستل پکار وي. چاه د حضرت
 مولا ناعبد الوهاب اولسمه پيړي کښ مشران بېکه سيد محمد طاهر الملک پاه
 تاري د عربونه د کوه سليمان علاقه ته د کا کړمن نه راغله وو.

۲ او هغه چاه رضواني مرحوم ليکلي دي چاه: د دوي مشران په
 دوهيلکنډ کښ آباد شوک وو. نو د دغه نه د امراد اخيستل پکار وي.
 چاه د حضرت مولا ناعبد الوهاب نيکه يعنې د پلار پلار سيد عبد الملک الملک پاه
 سلطان مصحف خان سره د خپلو ځامنو او د گدون د قبيله د ملاتړ نه د
 ۸۵۵ هـ په شاوخوا کښ د سلطان بهلول لودي په درخواست بانده
 هند ته تشریف ورپه وو. د فاضل مؤلف اکبر شاه خان نجيب آبادي د
 تاليف آئينه حقيقت نما (ص ۶۳۳) د بيان نه د دې تصديق کيږي. مرحوم
 ليکي: "بهرلول چاه په ۸۵۵ هـ کښ په مقام د سر هند خيله خطبه
 او سکه جاري کړه نو د هلي ته د تللو او د تخت نشيني د مراسمو د ادا کولو نه يې
 وړاندې د ملتان، پنجاب او د بيا پور د طرف نه د هر قسم خطر اتو ختم کولو
 او افغانستان نه هند ته د پښتنو راغونډ تلو وړت او کښه. چاه د اسلامي
 سلطنت د استحکام بند بڼه او کړلې شي. افغانستان ته يې استادې او پيرل او
 د ملک د قبائلي سردارانو ته يې خواست او کړ. چاه د ځان سره خپل

خپل ملاتړ راروان کړې او سمدستی راروان شئ. ماله دهندوستان
حکومت په لاس راغله دے. هندوستان یو ډیر فراخه ملک دے. ددے
ملک ټولے صوبے چاه فتح کړو. نو دیو مضبوط اسلامی سلطنت جوړو
مینه موقع دے..... د نیازی. لوهانی. سنهیل. شیروانی وغیره قبایلو
ټول خلق هندوستان ته راغلل؟

ددے پورته بیان نه دا هم معلومیری چاه حضرت اخون پنځو بابا د
نوم سره چاه لفظ سنهیلی لیکي نو دا درو هیلکنه د سنهیل نوم کلي اوسیدلو
په مناسب سره دے. بله دا چاه په پښتنو کښن دیو مخصوص خاندان نوم
سنهیل دے. او ددے قبیله استوگن په وجه درو هیلکنه د هغه کلی نوم
سنهیل مشهور شویدے.

۳ | بله دا چاه مولانا برهان الدین الملقب په غازی بابا چاه دهند
نه واپس دیوسفز وعلاقه ته راتللو. نو وجه یی وچه د
دوئی خاندان په خصوصیت سره د کاکړ قوم او کدون قبیلے ستانه دار وو.
او د کاکړ قوم د مختلفو شاخو نو خصوصاً کدون قبیلے خلق پدے علاقه
کښل باد وو. او ورپسې چاه د پلینور ښهر علاقه خصوصاً چوهار کوچه ته
راتللو نو د هغه وجه هم دا وچه د غرغشتی قوم د کڼر و قبیلو خلق په هغه
زمانه دلته آباد وو.

۴ | پدے سلسله کښن رضوانی مرحوم هغه بیان صحیح نه دے.
چاه حضرت مولانا عبد الوهاب سره د خپل کشرم و زان خپل
والد ماجد د وفات نه وروستو پلینور ښهر د شاه د هغه نوم یی حای نه په
منه ۹۹ کښن راروان شو او اکبر پور ته په کډه لاړ. بلکه ددے په حقه
د کتاب سلوک الغزات هغه روایت زیات صحیح دے چاه د پښتو ادب
تاریخ مؤلف په صفحه (۵۵) نقل کړیدے. لیکي:

”مولانا عبد الوہاب د لسم پیر کی کہ مشہور و عالمانہ و قائدین و تبحر دے
وائی چہ دے د سلطان محمود گد و ن ملگرے و و۔ سلطان محمود گد و ن
دست ۱۱۰۰ھ پہ حد و کتب د اباسیند پہ غار د پستقو یو ملی مشر و و۔
عبد الوہاب د ہشتنفر پہ د و ابہ کتب لوی شہ دے۔ د سلطان گد و ن
لہ خواہیلفہ او یو مشہور پیر او عالم و و۔

اخوند ر ویزہ ہم ضمنا دیتا اشارہ کوی۔ چہ: ملا عبد الوہاب
لہ مشاہیر و د دے مقام لہ دے۔ د گد و ن قوم سر د دے خصوصی تعلق
او د گد نو پہ علاقہ کتب د مولانا عبد الوہاب د استو گنے تائید د ہفہ بیان
نہ ہم کبری۔ چہ ر و ستور ضوانی مرحوم د تحفۃ الاولیاء پہ ص ۲۱ درج
کریدے۔ چہ د گد و ن او مہابن او کوہستان خلق ترن و ر خ د مولانا
اخون پنچودر بار تہ د دوی قلنگ او شکرانے حاضر لاوی۔

دے پورتنی بیان و ضاست د اسے دے۔ چہ مولانا عبد الوہاب
پہ ۹۹۰ھ کتب د پینور بنجر نہ د اباسیند پہ د و ابرہ (مشرقی او مغربی)
غار و اوسید و نکی گد و ن نوم قوم سالار نوم قبیلے علاقے تہ تہ و و۔ (اول
گد و ن قوم پہ د و لویو قبیلو تقسیم دے)۔ دیوے نوم سالار او د بے نوم منہو
دے)۔ اوہلہ پہ مانگر او لہ نوم کلی کتب استو گن شرے و و۔ د تذکرۃ
الابرار ص ۱۰ د بیان مطابق دغہ ”مانگ رایے“ نوم کل پہ ہزار لہ موجو
تحصیل ہر پور کتب دے۔ او ن و ر خ پہ ”مانگر او لہ او مانگر“ نوم و نو
یادیری۔ او دلتہ د سالار قبیلے خلق آباد دی۔

اخوند ر ویزہ چہ پہ ص ۲۱۰ کتب تذکرۃ الابرار نوم کتاب
تالیف کولو نو پد غہ نیہہ مولانا عبد الوہاب او دغہ ر و ر مولانا
عبد الرحیم د و ابرہ پد غہ کلی کتب او سیدل۔ د شریعت او طریقت د
علمو نو فیوضات یے خور و ل۔ او پہ تصنیف او تالیف کتب مصر و ف و و۔

اخوندرویزہ پہ تذکرۃ الابرار (مطبوعہ نسخہ ص ۲۲) کتب دے دواہ و
 بزرگانو نومونہ داسے لیکلی دی۔ ملا عبد الرحیم مانکراوی۔ او ملا عبد الوہاب
 مانکراوی یسے دحضرت اخون پنجو بابا د خیل نوم سرکے دھنہ د مقام
 سکونت نوم لیکلے دے۔ او چونکہ درضوانی مرحوم د نظر نہ دسوک انعام
 بیان نہ ووتیرشوے چاہ اخون پنجو بابا د سلطان محمود گدرون سرکے کوٹیدہ
 نوٹکے دے د اخوندرویزہ پہ دغہ پورتنی عبارت اوھنے پہ مطلب نہ دے
 پوھلے شوے۔ او د خیل کتاب تحفۃ الاولیاء پہ ص ۳۸ یے لکھلے کریڈہ فرمائی۔
 ”زہ تعجب کوم چاہ اخوندرویزہ پخیل تالیف تذکرۃ الابرار کتب چاہ
 پہ س ۱۲۱ کتب یے اختتام نہ رسو لے دے۔ ولے ذکر د اخون عبد الوہاب
 اکبر پورے یے نام دے کرے۔ او بیارضوانی مرحوم چاہ دے ذکر نہ کوٹو کو مہ
 وجہ د خیل طرف نہ بیان کرے دے۔ چاہ شاید اخوندرویزہ بہ یوم متشرع
 عالم ووداہ یے مخیاں کرے وی۔ چاہ ملا عبد الوہاب چشتیہ طریقہ
 لری۔ دو جہد اوسماع قایل بہ وی۔ نو د اخوندرویزہ دغہ حیاں صحیح ندے۔
 حکم چاہ اخوندرویزہ ہم دچشتیہ طریقہ بزرگ وو۔ او چاہ خرنک دے پخیلہ
 سماع نہ خوشنولہ۔ او جوش خیل یے پہ ضبط کتب ساتلو۔ او بہ استغراق
 کتب بہ اوسیدہ۔ دغہ حال د اخون پنجو بابا ہم وو۔ بیشکہ اخون پنجو بابا دچشتیہ
 صابریہ طریقہ مرید وو۔ او اخون درویزہ دچشتیہ نظامیہ سلسلے مرید
 وو۔ نو خدا یی بنہ پوھیری چاہ ولے یے ذکر نہ دے کرے۔“

رضوانی مرحوم تہ دا غلط فہمی دے نہ ولاہا شوے دے چہ
 دے پخیلہ دے آئین اکبری“ یہ روایت حضرت مولانا عبد الوہاب د اخون پنجو
 سنبھلی اوشیخ پنجو سنبھلی پہ نومونو پترند لے دے۔ او پہ تذکرۃ الابرار کتب
 د دوئی نوم د عبد الوہاب سنبھلی پہ حکائی عبد الوہاب مانکراوی یاد شویدہ۔
 اوھرکلہ چاہ رضوانی مرحوم پہ دغہ فرق ندے پوھلے شوے۔ نوٹکے یے پورنہ

ذکر شرع غلطہ رائی قائمہ کرے دلا۔ بلکہ داچہ رضوانی مرحوم پہ تحفہ
 الاولیاء صفحہ (علاوہ) کتب د مولانا عبد الوہاب دیو کشر و مرد کر کے
 دے۔ لیکن دھغہ نوم نے نہ دے یاد کرے چہ خہ نوم نے وو۔ کہ چہ رضوانی
 مرحوم داخوند ریزہ پدغہ عبارت پوہہ شوے وے۔ نو داہہ ورتہ معلومہ
 شوے وے۔ چہ د مولانا سید عبد الوہاب ددغہ رور نوم عبد الرحیم وو۔
 وبلہ داچہ ہغہ نے کشر ورتہ وو۔ بلکہ مشرر ورے وو۔ او دشریعت او
 صریقت د علمو نور ونگے لوی عالم فاضل مؤلف او مصنف او روئی پیشوا وو۔
 خوند ریزہ باباچہ ددے دواہ و مشاہیر و بزرگان پوہہ کو مولف و نو سہ
 کریدہ د فائدے د زیاتوالی پہ خاطر دلتہ درج کوٹے شی۔

ملا عبد الرحیم مانکراوی

ملا عبد الرحیم مانکراوی دانشمند مدقق دے۔ او یودا سے مزی پیر طریق
 دے۔ چہ مہربانی لرونکے دے۔ پہ اثبات مذہب د اہل السنۃ والجماعت او
 پہ ابطال د اہل ہوا او بدعت کتب علم منقول (فقہہ، تفسیر حدیث) د
 معتبر و کتابون او د تفاسیر و احادیث و امامان و عالی برکات د بول و کتابون و
 مسائل د جامع کوئی، او کتابونہ ترینہ تالیف کوئی۔ پدے کتابونوئے مضامین لیکے دی۔
 کہ ”رد البلیغ“ وغیرہ۔ لیکن پہ بعض تالیفات کتب نے خٹے کلمات نامناسب
 رخ کریدی۔ او پہ بعض امور و کتب نے بے فائدے زیار و نہ او بکلیفونہ تیر
 کریدی۔ د مثال پہ طور ہغہ چہ دوی فرمائیلی دی۔ مہتر ابراہیم علیہ السلام
د پلار نوم تاریخ وو۔ او آذر نے د ترہ نوم وو۔ ددغہ ددوی نہ سہو کہ شویلا۔
 خکہ چہ پہ تیسر الکلام وغیرہ کتب پراوری دی۔ چہ د حضرت ابراہیم علیہ السلام
د پلار نوم آذر وو۔ چہ تاریخ ہم ورتہ وٹیلے شی۔ ہم رنگہ بلہ ہغہ مسئلہ
 د چہ دوی فرمائیلی دی۔ چہ ہر خوک چہ دیوے ورے قوت لری۔ د اختر
سرسایہ کوں پرے واجب دی۔ نو دغہ مسئلہ د حنفی مذہب نہ دے۔ بلکہ

د امام شافعیؒ د مذهب د کلام

دلته د ایدلرل پکار د کچا حضرت اخوندرویزه د ملا عبد
الرحیم د قوم سره لفظ د مرنی یعنی پیر طریقت او مهربانی لرونکي
استعمالوی. او ورسره چه دهغوی قول ذکر کوی. نوالی دهغوی فرمایلی
دی. اوبله داچه سره د دے نه چه دهغوی په بعض تالیفاتو په تنقید
هم کړی دے. بیا هم په خپو کتابونو خصوصاً تذکرة الابرار کښی د ملا
عبد الرحیم د دغه مشهور کتاب "رد البدع" نه په شمیرا حواله هم نقل
کړی دی. او د دے کتاب پوره نوم یی داسه لیکل دے. "الردع علی اهل
الهلواء البدع" او دا ټول داسه خبری دی. چا د دے نه د مولانا سید
عبد الرحیم مانکراوی د اوچتے علمی او عرفانی درجے اندازه لگیدل شي.

ملا عبد الوهاب مانکراوی

ملا عبد الوهاب مانکراوی د انشمنه متقی او فقیه محقق دے. متع الله
المقتبسین بطول بقائه اخوانه دهم له فاضلانو د دے ایام او یوله مشاهیر
د دے مقام نه دے. په اثبات د طریقہ شریفه د شریعت محمدی او په اثبات د
دلائل نقلی او عقلی په صحت د سنت احمدی پیر تالیفات او په شمیرا تصنیفات لري.
او هم په ابطال د ټولو اقسامو د باطلو مذہبونو له قسم نه د قدریه. هریه او ملاحده
وغیره هم نه دلائل واضح زیات او پیر له هغه نه چه شمار کښ را شی قائم لري.
او هر کله چه د ابھاد را انسان په ټولو دینی علمونو کښ متبحر عالم دے. هم د
نثر په تالیفاتو یی لاس لري. او هم د شعر په تصنیفاتو اوچته مرتب لري. بناء
په بعض تالیفات یی په ژبه عربی کښ دے. او بعض په ژبه هندی کښ او
کتاب "کنز الدقائق" (د علم فقه) یی هم په نظم کړیدي. امید لرم چه په تحریر
بلند پایه د دے کښ به سهوا او خلل لار بیا نه موی. په فضل د الله تعالی او
توفیق دهغه سره.

حضرت اخوندرویزہ چہلہ کو مو درنو الفاظودے دواپرو رو نہ دے
 علمی فضیلت تعریف کریدے۔ دیو فاضل ہم عصر مورخ اور روحانی
 پیشوا دے شہادت نہ دے دواپرو رو نہ دے دواچتے دینی علمی
 اور عرفانی مرتبے اندازہ لکیدے شی۔ اود دے نہ داہم معلومیری
 چہلہ سال ۱۰۲۰ھ نہ روستو بیا مولانا عبد الوہاب اکبر پورے تہ راغے
 دے۔ اود دے رور عبد الرحیم ہم ہلتہ پہ کد ون لہزار (کنیں پاتے شو
 دے۔ محکمہ چہلہ روستو دے مولانا عبد الوہاب چہلہ اکبر پورے کنیں ہر خور
 تیرا شو دے۔ مولانا عبد الرحیم ذکر و سرکہ نہ دے راغے۔ دے پہ
 حقلہ بہ دے کد ون دے میان کاؤ دے خاندان دے عالماتونہ زیات تحقیق پکار وی۔

۵ | رضوانی مرحوم لیکلی شی۔ چہلہ مولانا سید غازی بابا پہ موضع دے
 ترکٹی کنیں دے مولانا محمد صالح المعروف پہ دیوانہ بابا دے ترور
 بی بی سرکہ نکاح اوکر۔ اودھے نہ تھے پہ ۹۳۵ھ کنیں نارینہ فرزند مولانا
 عبد الوہاب پیدا شو۔ لیکن دے رضوانی داروایت پدے شکل کنیں صحیح
 نہ دے۔ بلکہ پہ ۹۳۲ھ کنیں چہلہ مولانا سید برہان الدین الملقب پہ
 سلطان غازی دے ہند نہ دیوسفرو علاقے تہ راغے اولتہ تھے وادے اوکر۔ نو
 ددغہ بی بی صاحبہ نہ تھے پہ ۹۳۵ھ کنیں مشرحوئی مولانا عبد الرحیم
 پیدا شو دے۔ او دے کتاب آئینہ تصوف دے بیان مطابق پہ ورخ دے یکشنبہ
 (اتوار) ہنم تاریخ دے صفر المظفر ۹۳۵ھ کنیں مولانا عبد الوہاب پیدا شو دے۔
 ددغہ شان رضوانی مرحوم (تحفۃ الاولیاء ص ۱۲) داخون بنجو
 بابا تاریخ دے وفات ۲۴ رمضان المبارک ورخ دے شنبہ وخت دے چاشت سن ۱۰۲۰ھ
 بیان کرے دے۔ لیکن دے پہ مقابلہ کنیں دے آئینہ تصوف دے بیان مطابق
 دے وی دے وفات تاریخ ۱۳ رجب المرجب ورخ دے شنبہ وخت نماز چاشت
 سن ۱۰۲۰ھ دے۔ اوہما پہ خیال دے آئینہ تصوف بیان زیات صحیح دے۔

یہ دے سلسلہ کین دویمہ خبر د حضرت مولانا محمد صالح المعروف بہ دیوانہ
 بابا علیہ الرحمۃ پہ حقہ دے۔ دغہ محمد صالح د تحصیل صوابی د جلی نوے
 کلی اوسید ونگے وو۔ (دالکے نن پہ جلی، جلسی نوم یادیری) اوبیار و ستو
 د دے ٹاٹی نہ د بونیر علاقے تہ تے وو۔ د حضرت سید علی نر مذکی پیر
 بابا علیہ الرحمۃ نہ تے خرقہ د خلافت موند لے وے۔ ہر وقت بہ د جذب
 اواستغراق پہ حالت کین وو۔ یہ دغہ وجہ بہ دیوانہ بابا مشہور شویں۔
 مزار مبارک تے د بونیر پہ شل بانہی کین دے۔

یہ پستو مشاہیر و بزرگان کین دیو بزرگ شیخ محمد صالح ذکر
 موجود دے۔ چہ پہ قام باندے الکوزے وو۔ د قندھار پہ جلدک نوے
 مقام کین اوسیدے۔ او عمر تے پہ ارشاد اوتد ریس تیرے ولو۔ ملا اڈلہ
 یار الکوزی د دہ پہ سوانح حیات کین د "تحفہ صالح" پہ نوم پوے تذکرہ لیکے دہ چہ
 دھغے شہ حصہ پہ کتاب "پتہ خزانہ" کین نقل شوے دے۔ دے قندھار
 د صوبیدار ارشاد بیگ خان (سٹائش) معاصر وو۔ ارشاد بیگ د جلال الدین
 اکبر د طرف نہ ترسٹا۔ پورے د قندھار نائب الحکومت (صوبیدار گورنر) وو۔
 د دہ د حال اود پارے ملاحظہ کیری اکبر نامہ ترک جھا نکیری۔ اقبال نامہ
 منتخب اللباب بحث د وقائع قندھار۔

د دے تفصیل پہ رنیز کین ممکن دہ چہ پہ قام الکوزی تے شیخ محمد صالح
 اودغہ مولانا شیخ محمد صالح المعروف بہ دیوانہ بابا علیہ الرحمۃ د واپر د دیو بزرگ
 نوموہ دی۔ کہ د لخیال صحیح او کنہ لے شی۔ نو بیابیلے شوجہ د مولانا محمد صالح
 خاندان بہ دے ملک تہ پجور اگلے وی۔ او پچلہ بہ دے د علم حاصلونہ پس
 خپل اصلی وطن قندھار تہ تے وو۔ اوبیا چہ ارشاد بیگ خان د سٹائش نہ
 روستو د پینور بنہر نائب الحکومت مقرر شوے وو۔ نو دے بہ ہم دھوہ سہ
 د قندھار تہ وادی پلینور تہ بیا رگلے وو۔ اور وستو بہ بونیر علاقے تہ تے

تشریف ورہے وو۔ اوکھ بالفرض حقیقت داسے نہ وی۔ نو بیاد ابہ معلوم
 عوار کی چہ دغہ حضرت مولانا شیخ محمد صالح المعروف بہ دیوانہ بابا علیہ الرحمۃ
 پہ قام خشک وو۔ اود اہم ممکن کیدے شی چہ دے ہم پہ قام تارن وو۔

درضوائی مرحوم پہ تالیف تحفۃ الاولیاء کتب و حضرت مولانا

اخون پنجوبابا پہ حقلہ یو خولور وایتونہ داسے دی۔ چہ دے

تصحیح کوٹ ضروری معلومیری۔ یور وایت یے دادے رضوائی مرحوم لیک

(تحفہ ص ۸) ہرکھ چہ اخوند رورہ دخیل پیر سید علی برہائی پیر بابا د

وفات (۱۱۹۹ھ) نہر وستو پینور تہ راتو۔ نو اکبر پورہ تہ د اخون پنجوبابا

د ملاقات دیارہ رائے وو۔ لیکن پہ دغہ وخت کتب اخون پنجوبابا د مراقبہ

او استغراق پہ حالت کتب وو۔ نو د شاد طرف نہ یے اخون پنجوبابا اولیدہ

ہرکھ چہ دخیل ستغل نہ یے د دوئی رابید اول مناسب ونہ ککرل۔ نو توقف

یے ونہ کپڑ و ان شو۔ خہ ساعت پس چہ اخون پنجوبابا رابید ارشو۔ اودے

حال نہ خبر شو۔ نو پہ اخون در ویزہ بابا پسے روان شو۔ چہ ملاقات یے ورسو

اوشی۔ لیکن د لرے نہ یے چہ اولیدہ۔ نو ہم پہ دغہ لید لویے اکثفا اوکھ او واپس

را اوکھ خید۔ ددے روایت خلاصہ مطلب دادے چہ ددے دواہر و مشاہیر

بزرگان و ترمذیہ باقاعدہ ملاقات و علمی اور روحانی خبرے اترے نہ دی شوی۔

لیکن درضوائی مرحوم د اقصیٰ تصحیح نہ دے۔ یو خو پہ دے وجہ

چہ مولانا عبد الوہاب پہ دغہ بیتہ (۱۱۹۹ھ) لا اکبر پورہ تہ رائے نہ وو۔

اوبلہ وجہ دادہ چہ پہ دے سلسلہ کتب د آئینہ تصوف و اضمحیہ بیان موجود

دے۔ چہ :- مولانا عبد الوہاب پہ یو ولسم تاریخ د ذی القعدہ و ریح دوشنبہ

۱۱۹۹ھ پہ مقام د قلعاہ متن (پینور سہر) کہ اخون در ویزہ ننگر ہاری نہ

پہ طریقہ عالیہ سہر وردیہ کتب بیعت کرے وو۔ چہ روستو بیاد مولانا

عبد الوہاب نہ دغہ سلسلہ اخوند سالاگ تہ بیلہ ہونہ نہ شیخ اخوند د

چشتی سهروردی (مزارالہ دھندہ ہیری مالا کنڈ ایجنسی) تہ بیلالہ
 ہندو نہ شیخ اخون محمد صدیق پہلوا ری (مزارشہر رامپور ہندوستان)
 تہ بیلالہ ہندو نہ حافظ عبدالمقتدر المعروف بہ حافظ الپوری تہ رسیدلہ
 و ۷۔ (دباحت بہ روستو د حافظ محمد صدیق د بستو پی تہ تذکرہ راشی)۔

(۲) درضوائی دویم روایت ہندو نہ (تحفہ ص ۱۷) چہ د اخوند صاحب
 د سوات د پیر طریقت حافظ محمد شعیب د تور بہیری د کتاب مرآۃ اولیاء بہ
 حوالہ تہ بیان کریدے۔ چہ حضرت اخون پنخو بابا علیہ الرحمۃ بہ سلسلہ
 نقشبندیہ کینہ حضرت سیدنا آدم بنوری علیہ الرحمۃ مرید او خلیفہ وو۔

لیکن درضوائی مرحوم داروایت ہم صحیح نہ دے۔ ٹککہ چہ حضرت
 سیدنا آدم بنوری مشوائی علیہ الرحمۃ بہ تاریخی لحاظ سرہ د حضرت مولانا
 عبد الوہاب نہ روستو زمانے بزرگ دے۔ او مولانا عبد الوہاب (ولادت ۹۳۷ھ
 وفات سن ۱۰۱۷ھ) د وارہ معاصری۔ او کہ فکر او کپ وہ سلسلہ چشتیہ کینہ ہم
 د وارہ بہ یوہ یوہ واسطہ باندے د حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی مریدان دی۔
 یعنی شیخ عبد الوہاب د شیخ جلال الدین تہانیسری بہ واسطہ د حضرت شیخ عبد
 القدوس گنگوہی مرید دے۔ او حضرت مجدد الف ثانی د خیل والد ماجد شیخ
 عبد الاحد بہ واسطہ سرہ د شیخ عبد القدوس گنگوہی مرید دے چہ د دے نہ ۱

د وارہ زمانے یو وے او معاصری معلومی۔ لیکن ہر گاہ چاہ بہ ہند کین نقشبندیہ
 طریقہ مجدد حضرت شیخ احمد سرہندی وو۔ پد غہ وجہ حضرت مولانا عبد
 الوہاب دھوئی نہ بیعت کرے وو۔ د د غہ نہ علاوہ د حضرت مجدد الف ثانی د
 مشاہیر و مریدان وہ فہرست کین چہ کوم نومونہ درج دی۔ لکہ شیخ فرید۔
 مہابت خان۔ اسلام خان۔ سکندر خان۔ حکیم فتح اللہ خان۔ سید محمود اختر۔
 سید احمد۔ خضر خان لودھی۔ مرزا بلال الزمان، جباری خان، خان جہان۔
 قلم خان وغیرہ شول۔ بہ ہنہ کین د شیخ عبد الوہاب نوم۔

کین پیدا شوے وو۔ دھغہ پہ پیدا کید لو دھغہ پلار دے تیکس و رکولو پہ بھائی
 ہلو و د علاقہ پرینود لہ او دھغہ حاشی نہ او تبتید لا۔ دے جو خان سپاہیان
 وریسے ہبہ او کپہ۔ لیکن ہغہ دے ریہ کابل نہ پورے و تلو کین کامیاب شو۔
 او د تیکس ادا کولو نہ بچ شو۔

چہ فکر او کپے شی دے "تاریخ یوسفزائے" د بیان پہ دو وجہ صیح

نہ دے۔

۱۔ یو دا چہ د مولانا سید غازی بابا دیوسفز د علاقے نہ د کپہ
 کولو کو ماء و جاہ چہ تاریخ یوسفزائے بیان کریدہ کہ دھغہ صیح او منے شی۔
 نو بیابہ دا ہم منل پکار وی چہ حضرت موصوف د ترکی نہ ٹونر۔ د تحقیق مطابق
 پہ ۹۳۳ھ کین یا د رضوانی د بیان مطابق پہ ۱۲۵۹ھ کین کپہ کرے لا۔
 حالانکہ د رضوانی بیان (تحفہ صلا) دادے چہ مولانا غازی پہ ۸۵۸ھ کین
 ترکی نہ پہ کپہ راوتے وو۔ چہ پہ دھغہ وخت کین بیاد مولانا عبد الوہاب عمر
 ۳۱ کالہ یا ۷۱ کالہ وو۔ او یومشرو ورم ورسرہ وو نو پوہ نہ یو چہ د مولانا
 سلطان غازی د کپے کولو سرہ دھوئی د پیدا کید لو د تیکس خہ تعلق کید
 شی۔ ۹۱ بیشک رضوانی ہم د مولانا خون پنجو بابا د پیدا کید لو پہ موقع د پنچہ
 روپو د مطالبے ذکر کریدے۔ لیکن ہغہ بینی پہ بل رنگ کین دے۔ چہ ہغہ د
 کلی د حجرے د خلو د صحبت غوشتلو مطالبہ لا۔ چہ مخکین بیان پہ تفصیل تیر شوید

۲۔ دویمہ وجہ دا کہ چہ د تاریخ یوسفزائے مؤلف د مولانا سید عبد
 الوہاب د والد ماجد سید برہان الدین الملقب پہ سلطان غازی
 د سیاسی اور روحانی شخصیت اندازہ نہ د لا سکے۔ او غازی بابا چہ دھغہ نہ د
 یوسفز د علاقے نہ او بیاد یوسفز د علاقے نہ پلینورتہ پہ کومہ وجہ راغلے وو۔
 او ہغہ وجہ رضوانی مرحوم ہم بیان کرے لا۔ او دھغہ پہ تاریخی پس منظر پہ
 ہلو وغور نہ دے کرے۔ کہ نہ داد و مرہ غلط روایت بہ یث نہ وو بیان کرے۔

د آسانتیا د پاره در ضوانی د بیان هغه د ولا نیکه چه د دے موضوع سره
تعلق لری. دلته بیا رانقل کوو.

الف :- د مولانا غازی بابا مشران در وهیکندیه سمنهیل کښ آباد شوی وو.
هر کله چه په ۱۳۲۹ هـ کښ د بابر د لاس نه د لودهی خاندان حکومت زوال
بیامونده. نو دده والد محترم سید غازی بابا د بیچ هزاره په لار د یوسفز وعلی
ته راغی. او په ترکی کښ استوگن شو.

(ب) غازی بابا په ترکی کښ چه څه موده تیر کړه. پدغه زمانه کښ یوسفز و
اولس بالکن بغیان وو. ځکه چه تعلق یی د مغل حکمرانانو سره لرلو. او دست
پر ورده د بابر او همایون وو. او په دغو ورځو کښ چه هر کله د شیر شاه
سوری د لاس نه همایون په تیسنه باند د هند نه ایران ته لاړ او د هغه
په ځای باند د شیر شاه سوری د هند بادشاه شو. او کچو خان نو د
سر د ارد اولس یوسفز د شیر شاه سوری نه باغی وو. نو په دغه وجه
مولانا غازی بابا په ۱۳۵۸ هـ کښ په زمانه د سلطنت د اسلام شاه سوری
کښ د یوسفز و د علاقې نه په کپه مصر د پور د نه او بیابینو ته راغی.

که د تاریخ یوسفز ایی مؤلف په د د و اړ و جو هاتو غور کړه
و. نو وړ ته به معلومه شو و چه د مولانا غازی مشران د بهلول لودهی
په بلنه هند ته تلی وو. چه په هند کښ د اسلامي حکومت بنید و نه مضبوط
کړی او د حضرت مولانا عبد الوهاب والد ماجد سید برهان الدین د مولانا غازی
کړه و. چه د سلطان غازی خطاب یی کتل وو. او بیا که چه هند کښ لودهی
خاندان زوال راغی. او د مغلیه حکومت دوران شو. او بیا په هند کښ سابقه
حکومت حمایت کوو نکو مشاهیر و عالمانو او روحانی پیشوایانو او قبایلی
سر دارانو له ژوند تیرول گران شول او په دغه وجه یی واپس خپل وطن ته
نکړه کړه. د مولانا غازی د سلطان غازی لار د هند نه

یوسفز تہ راغلے وو۔ او دایوہ دایسے خبر لہ دے۔ چہ دے گنہ مٹاؤ نہ ہم موجودی۔
 لکھ:۔ الف:۔ یو مثال ہفہ د ملک سیف اللہ گکیانی او ملک گدانی گکیانی
 او دپیر بابا علیہ الرحمۃ د والد ماجد سید قنبر علی دے۔ چہ ہیون پہ سنہ ۹۳۲ھ
 کبن خان سر لہندہ تہ بوتلی وو۔ لیکن چہ پہ ہیون زوال راغے۔ او پہ تیسٹہ ایرا
 تہ لہار۔ نو سید قنبر علی خیل وطن قنڈرتہ اود واپرا گکیانی ملک ان خیل وطن
 د و آجے پینور تہ واپس راغلے وو۔

ب:۔ دوئم مثال دپیر و بنان بایزید انصاری د والد ماجد شیخ عبد اللہ
 انصاری دے۔ چہ پہ جائید ہر کبیر دودھی حکومت د طرف نہ قاضی القضاۃ وو۔
 او دودھی حکومت د زوال (سنہ ۹۳۲ھ) نہر وستو خیل وطن کانی کرم وزیرستان
 تہ تلے وو۔

ج:۔ دریم مثال د مشوانی ساد او د مشہور تاریخی شخصیت سید غفور شاہ
 المعروف کپور شاہ دے۔ چہ د سنہ ۹۳۲ھ د انقلاب نہر وستو د ہند نہ د ضلع ہزارے
 سری کوپ تہ راغلے وو۔ او دودھی خاندان سر دے تعلق اودے پس منظر پہ
 وجہ بیار وستو د شیخ عبد اللہ انصاری مشہور تاریخی شخصیت لرونکی
 فرزند پیر و بنان او د سید کپور شاہ نامور فرزند سید شاہ مراد

دواپر و پول ژوند مغلیہ حکمرانان پہ خلاف جد و جہد کبن تیر شہر و۔
 لیکن داپس منظر چہ رضوانی مرحوم بیان کریدے او د ہفہ نہ سلطان
 غازی بابا د مغل حکمرانان وٹے نفرت کول واضعہ کیری۔ دا پچیل حائی بانہ سیاسی
 نوعیت دے۔ ددے نہ علاوہ یوبل پس منظر ہم دے۔ چہ ہفہ سب علی شیخ
 محمد اکرم پچیل کتاب "رود کوثر" (ص ۱۷۷) اکبن بیان کریدے۔ موصوف لیکے:۔
 "لطائف قدوسی" گنہ و بیان نونہ معلومیری۔ چہ حضرت شیخ عبد القدوس
 مکنوہی علیہ الرحمۃ او د ہفہ اکثر مریدان د مغلو نہ خوشحال نہ وو۔ ہر
 کلہ چہ پہ سنہ ۹۳۲ھ کبنے د بابرا و ابراہیم لودھی تو متیاء د پانی بت پہ میلان

کین جٹک جوہر شو نو شیخ عبد القدوس گنگوہی د ابراہیم لودھی پہ لسنکر
کین موجود وو۔ حضرت شیخ عبد القدوس بچندلہ د افرامیٹل چاہ ابراہیم
فتح دیو پہ شک کیندے۔ لیکن بادشاہ (ابراہیم لودھی) امر اراکو لو چاہ
تاسو بہ خانہ د شاہی لسنکر منکر تیا فرمایے۔ چنانچہ ہر کلمہ بابر
فتح او موندلہ نو حضرت شیخ ہم گرفتار کر لے شو۔ د دوئی سرا خیل د وک
مریدان ہم وو۔ ہفہ ہم او نیو لے شول۔ د حضرت شیخ عبد القدوس پہ سو
باندے چاہ د خیل پیر طریقت د لاس نہ کوم د تور رنگ پتیک پہ سو وو۔ پہ
ہفہ باندے یے ور لہ غایا او تر لہ۔ او شیخ تہ یے حکم او کر۔ چاہ بھکین شاہ
بیادہ روان شد۔ چنانچہ ہم دغہ شان بیادہ د پانی پت نہ دھلی تہ راستے
شو۔ اور وستو بیاد لہ پیرینود لے شو۔ شیخ عبد القدوس گنگوہی د
لودھی پینستو سرہ تعلق د خاطر لر لو۔ حکم چاہ د وئی او کتل چاہ ٹوھیانو
خصوصاً سکندر لودھی د ہندوستان پہ زمکہ د نوی سر نہ شہانہ د اسلام
سر بلند کی کری دی۔ پدے وجہ حضرت شیخ بہ دے پینستو حکمرانا نو پیر
قدر کو لو۔ شیخ محمد اکرم روستو (ص ۹۲) لیکے:۔ د شیخ عبد القدوس گنگوہی
د وفات (۹۲۵ھ) نہر روستو ہم د افغانانو او مغلو کشمکش جاری وو۔ او پہ
ہفہ کین د حضرت شیخ مریدانو حصہ اخیستے وے۔ موصوف بھکین لیکے:۔ (۹۲۵ھ)
چنانچہ ہر کلمہ شیر شاہ سوری ہمیاون لہ شکست ور کر۔ او د ہندوستان نہ
یے او کنبو۔ نو پہ بعض مذہبی حلقو کین پہ ہفہ د خوشمالی اظہار او شو۔ او شیخ
عبد القدوس گنگوہی مریدان پہ ہفہ کین شامل وو۔

د ایں منظر چہ پور تہ بین شود ابہ پہ بھکین کیر:۔ و۔ او فکر بہ
او کر و چاہ پہ د اے حال تو کین چہ ہکلمہ سید برہان الدین سلطان غازی
بابا د حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی مرید وو۔ او د دغہ محبوب پیر
طریقت سرہ د مغل حکمرانا نو د لاس نہ د اے سوک شوے وو۔ او بیاد

یوسفز وہ علاقہ کبیں ددہ د قیام پہ دوران کبیں پہ سلسلہ کبیں شیر
شاہ سوری د لاس نہ ہمایون شکست اوخوہ۔ نوذا بالکل قدرتی خبر
وہ چہ سلطان غازی بابا پہ ہفے خوشحالیدلو کہ چاہے شیخ محمد اکرام
د تصریح مطابق پہ ہند کبیں شیخ عبد القدوس ہول مریدان خوشحالہ
شوی وو۔ اوبل خواتا پہ عین دغہ حال کبیں چہ کجوخان شیر شاہ
سوری نہ باغی وو۔ او د مغل حکمرانانو وفاداری ے کوئلہ۔ نو د خان کجود
کلی ترکئی نہ چہ غازی بابا کپہ او کپہ۔ نو د ہفے وجہ پنچا روپیہ تیکس
ورکول نہ وو۔ بلکہ دغہ تاریخی واقعات وو۔ چہ متاسفانہ د تاریخ یوسفز
مؤلف ورتہ فکر نہ دے کرے۔ او د سلطان غازی بابا علیہ الرحمۃ دیوسفز
د علاقے نہ د کپے کو لو واقعات ے پہ پیر و نامناسبہ الفاظ بیان کرے دے۔
پہ دے سلسلہ کبیں د رضوانی مرحوم صفحہ بیان ہم صحیح نہ
دے چہ ہر کلاہ سلطان غازی بابا دیوسفز و نہ پیدینورتہ پہ کپہ اٹلو۔ نو ہول
پنچا کسان وو۔ یوٹے پلار وو۔ یو د دہ خپل تپرو وو۔ او د وٹے خامن وو۔ بلکہ
خونگ چہ ما پخپل تالیف پستاناہ شاعران کبیں پرے بحث کرے دے۔ (د سلطان
غازی بابا د مشرور سلطان احسن د تذکرے پہ ضمن کبیں) د سلطان غازی
بابا سرک د خپل خانلان اور ونہ و او تو ربور انو اولاد او قبیلہ کدون
د نور و کدوے شمیرہ نور خلق ہم و وچہ د ہفوی د نسل خالق نن ورٹ
د پلینور پہ شاوخوا کبیں آباد دے۔ او کنر مشاہیر بزرگان پکبیں تیر شوبیک
دلہا یوے بلے خبر ے تاہ اشارہ کوئلہ ضروری معلومیری او ہفہ
دادہ چہ رضوانی مرحوم پخپل کتاب تحفۃ الاولیاء کبیں اخون پنہو بابا د مقام
ولادت د وٹہ حایہ ذکر کریدے۔

(۱) یو پہ صفحہ ۹۰ باندے او باہ ہفے کبیں ے پہ تفصیل سرک د اینو دے رہ۔
چہ د دوی ولادت پہ موضع ترہائی کبیں شوے وو۔ چہ دغہ مقام دیا حسین

نہ جنوب مشرق طرفہ واقع دے۔ اونن ورخے پہ کجوانو پھیری یادیری
(۲) اودویم پہ صفحہ ۳۷ باندے۔ چہ دلتہ یے مجملہ داسے لیکھ دی۔
"تولد آنحضرت پہ علاقہ دیوسفزائے کبں پہ توابع دالکائے پشاور کبں
شودے۔"

رضوانی مرحوم چہ یہ دے خپل کتاب کبں ہر قوم را حایہ لفظہ
الکائے ذکر کریدے۔ دھغے نہ یے مراد دے۔ دپینا ورنسہر پہ توابع علاقہ
جانو کبں ہفہ کے چہ پہ آخری سرحد باندے آباد دے۔ لیکن بدقسمتی نہ
دکتاب "تذکرہ علماء و مشایخ سرحد" مؤلف د نظر نہ د تحفۃ الاولیاء صف
تفصیلی بیان نہ دے تیر شوع۔ اوہل خواتہ دصص د لفظ "الکائے" پہ معنی
نہ دے پوہہ شوع چہ دغہ فرسی لفظ "الکائے" د عربی لفظ "الغایۃ" الغایۃ
نہ مفرس شوع شکل دے۔ اود دغہ پاپوہتیا پہ وجہ یے د خپل کتاب پہ
صک باندے لیکھ دی۔ حضرت شیخ اخوننجو بابا دیوسفزو پہ علاقہ کبں پہ
موضع "الکائے" کبں پیدا شوع دے۔ چونکہ د موصوف دا بیان صحیح نہ
وہ دے د پارہ ورنہ اشارہ کوؤل مناسب اوکنرے شول۔

مذہبی خدمات او فیوضات

مخکبں موزبہ د مولا ناعبد الوهاب حالات پہ تفصیل سرکہ پدے عرض بیان
کرل۔ چہ دے نامو شخصیت چہ کوم اوچت علمی او عرفانی مقام دے۔ دھغ
پہ متعین کولو کبں آسانی پہ لاس راشی۔ اوہر کله چہ د معلومہ کرلے شی چہ
دے د کوم مکتبہ فکر سرے و۔ نو دھغے نہ بہ د د کا د مذہبی علمی او عرفانی
خدماتو او فیوضاتو اندازہ لگول ہم آسان شی۔

ہر کله چہ د معلومہ شولہ چہ حضرت مولا ناعبد الوهاب

پہ سلسلہ چشتیہ صابریہ کبں د خپل والد ماجد سید برہان الدین
غازی بابا او د شیخ جلال الدین محمود الفاروق تھانیسری د وار و مرید و

چہ دوا پر دے شیخ عبدالقدوس کنگوھی مریدان و واپہ طریقہ سہروردیہ
کبریہ، اخوندرویزہ ننگرہاری نہ فیض موندے و واپہ دارے واپہ بزرگان
پہ کلکہ سرے د اہل سنت و الجماعت د عقیدے پیر و کاران، عالمان و مبلغان
و و آسانی د بارے دے دے واپہ و نامور روحانی رہنمایان و پیر و نڈیونظر و اجود
د حضرت شیخ عبدالقدوس کنگوھی پہ حقلہ مولانا شیخ رکن الدین
د کتاب رشد نامہ پہ حاشیہ کیں لیکلی دی، حضرت شیخ عبدالقدوس

پہ شرع محمدی او د اہل سنت و الجماعت پہ عقیدہ کیں د اسے راسخ القدم و و
چہ یوہ ذرا بہیے ہم شرع نہ تجاوز نہ کوٹو، اولکہ چہ مخکس ذکر او شود
لو دھی حکمرانان و سرے، حکمہ مینہ و، چہ د دوی پہ وجہ پہ ہند کیں د اہل
السنت و الجماعت د عقیدے مطابق د اسلام شعائر و سر بلندی حاصلہ شرو،
د اخوندرویزہ پہ حقلہ مفتی غلام سرور لاہوری پچیل کتاب مغزیہ
الاصفیاء کیں لیکلی، پہ دفعہ ذرا دقہ، ملاحظہ اور فضل کیں بہیے

پیر منیات کو شش کوٹو، اوچہ چرتہ بہ د کوم ملحد یا رافضی نہ خبر شو، ہفتہ بہ
یہ خان رسولو، ہفتہ بہیہ ملامتہ کو او، او خلق بہیہ د ہفتہ د غلطو خیالات او
فاسدہ عقاید و نہ بچ کوٹو، چنانچہ پدے شان سرے د اخوندرویزہ بول ژوند
د ہفتہ بدعتی شیخان و پیران و بہ خلاف جہاد کیں تیر شریدے، چہ یو خوا
تہ باہیہ طریقت لہ پہ شریعت ترجیح و رکڑولہ، او بیں خوانہ بہیہ د طریقت
ہم د اسے غلطہ ترجمانی کوٹولہ، چہ د قرآن او حدیث او د اہل السنت و
الجماعت د اسماء سلف د پیروی پہ حاشی بہیہ د روحانی مطلق العنان نہ
کاراخیستہ، او بدعتونولہ بہیہ رواج و رکولو،

د مولانا عبد الوہاب دریم پیر طریقت شیخ احمد سرہندی مجدد
الف ثانی و و، چہ د ہغوی بول ژوند د رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم د سنت طیبہ د صحیح طریقہ پہ رارژندی کو لو کیں او د رافضیانو

یہ تردید کس تیر شریعہ۔ حضرت امام ربانی پہ لاندینی درے طریقہ سوسہ
 دھندوستان دے مسلمانوں اصلاح کو لہ۔ (۱) یوہ داجہ دے فقیرانوں، درویشانوں
 یوہ اسے جماعت یے تیار کر لوجہ ہفوی خیل ژوند عملی نمونہ کر۔ اوہ فلو
 تہ یے اسلامی روایات پیش کرل۔ دے غرض پیرا بجد الف تالی دے رانی
 کمالا تو نہ کارا اخیستے وو۔ (۲) پہ دوئمہ درجہ کس یے دے اہل علم او سنجیدہ
 طبقہ پہ دھنوں کس انقلاب راوستلے وو۔ او صحیح اسلامی عقاید یے مخلوقہ
 رسولی وو۔ دے دیرا حضرت امام ربانی دے تالیف او تصنیف پہ ذریعہ دے
 علم او استدلال دے طاقت نہ کارا اخیستے وو۔ (۳) پہ دریمہ درجہ کس یے
 ہفہ امیران او حاکمان چہ خالص سنی مذہبہ وو دے اہل السنۃ و الجماعۃ
 عقیدہ نرونگی وو او دے واک او اختیار خاوندان وو۔ ہفوی تہ یے دے خیلو
 ذمہ وار محسوس کو لو تلقین او کر۔ او ہفوی یے دے اسلام دے خدمت کو لو
 او دے مسلمانوں دے عزت او حرمت برقرارہ ساتلو دیرا بجد و جہد او ایثار کو لو تہ تیار کر۔

چنانچہ دے حضرت شیخ اخون یخو بابا بول ژوند ہم دے دے خیلو نامور

پیرانوں دے عملی، علمی او عرفانی ژوند پہ رنگ کس رنگ دے۔ دوئمہ چیل
 ژوند کس فقیرانوں او درویشانوں یوہ اسے بولکے تیار کرے وو۔ چہ پہ ہفوی کس
 دیو خوامشاہیر و خلیفہ کاؤتد کر کہ بہر و ستوراشی۔ او پہ دوئمہ درجہ کس یے
 دے پستونخوا دے اہل علم او سنجیدہ طبقہ پہ دھنوں کس انقلاب راوستلو دیرا
 او عامو مسلمانوں تہ دے صحیح اسلامی عقاید و بنود لو پہ خاطر یے چہ دے تالیف
 او تصنیف نہ کو م کارا اخیستے وو۔ دھے پہ حقلہ دے حضرت مولانا عبدالوہاب
 خیل محمدی مورخ او پیر طریقت اخوند ریرہ تفصیلی بیان بخس
 تیر شریعہ دے۔ او ہم دغہ دے دین حمایت او دے اہل السنۃ و الجماعۃ عقیدہ
 دے حفاظت جذبہ وہ۔ چہ دے علم او عرفان دے وار و طاقتوں پہ زور یے دے
 اکبر پورے او خواو شامیدانی علاقہ خلق شریعت نوے فقیر دے بدعتوں

اؤگمراہی دلائے نہ بچ کرل۔ اود مہابن نہ تر کابل پورے پہ دے علاقہ میں
یے دین اسلام دتجدید اواہیاء دبارکداسے مبارک کوششونہ اوکرب
چہ دھغے نیک اوبختور اثر ترنن ورخے پورے باقی دی۔

حضرت مولانا عبد الوہاب علیہ الرحمہ پہ دریمہ درجہ کے
چہ دخیلو بزگوار نوپیرانودمسلمک اور وحانی طریقے دکاریہ زیر کبر
زمانہ خالص سنی مذہبہ امیرانواداک اوبختیار برونگو حکمران
دخیلو دمہ وار بحسوس کو لوگوں ملقین کرے وو۔ اود دھغوی نہ یے دین
اسلام کو مخدمات اخلاسی و دھغے پہ سلسلہ کبن سلطان محمد گدور
سلطان صدر الدین (مزار مبارک اٹک) دکابل نائب الحکومت نواب مہابستخان
مثالونہ ٹھونہ کادوپراندے دی۔ چہ دخیل وخت دالہم مشاہیر امیران
اوحکمرانان ددوئی عقید تمند وو۔ اود دوئی دھدایت اوارشاد مطابق
دین اسلام پہ مرستہ کبن تاریخی کارنامے انجام تہ رسوے دی۔

ددوئی دھدایت اوارشاد مطابق چہ ددوئی نامور و مریدانود
اباسیند، کوہستان، سوات کوہستان، دیر کوہستان، بلوچ کوہستان
پہ علاقہ کبن کو مچھا دوزہ کرے دی اوپہ دے پور تہ ذکر شوو علاقہ کو کبر
دھغے پہ برکت داسلام کو مہ رنچہ خورے شوے دلا۔ دھغے دبیان نہ دتاریخ
کتا بونہ دک دی۔ اود دے غزا کا نوپہ فہرست کبن داخوند سالاک، ملا مست
علی خان دشورین ہندوراج، عمرخان دشوے شیخ جانا، بٹاکو خان پنجتار
بلو خان درجہ۔ مولانا نور محمد کاتپی وغیرہ نوموئلہ لافانی شہرت حاصل
دے۔ چہ داتول ددوئی دسلسلہ ارادات رو بنانہ مشعلونہ وو۔ اود دوئی پہ
برکت دشریعت اوطریقہ دسوز اوساز نہ دک یونوے مجاہدانہ روح
پستواد کبن پیدا شوچہ دھغے مثال مشککہ دلاچہ ددنیا پہ بل کو م یونوے
کبن پیدا شی۔ لکہ دمولانا عبد الوہاب یوفیض موندونکی مجاہد مدعو

اودیب ملا مست چہ بدے الفاظ کو کین پیش کرے دے۔ فرمائی :-

دِیقین زغرہ م واغوستہ سپاہی شوم
دِباور پہ تیغ م غوخ کرل گمانو نہ
دِمعرفت لیلندہ پہ لاس بد و جنگ کرم
دِحقیقت غشے م ٹی تر آسمانو نہ

دِمولانا عبد الوہاب مکتبہ فکر ہفہ مجاہد مست علی خان پیدا کرچہ
فرمائی :-

ہرچہ واغلی و کفار و نہ تورے :- لہ صورتہ بہ ٹے پاک ہر خہ کناہ کا
یوہ شپہ تیرہ پہ حد کفار نہ دے :- کمال و سرکہ عبادت پہ خانقاہ کا
چہ پہ حد کفار و مرکی بے لہ تیغ :- خدائی روزی بہ ٹے دیدار بے اشتباہ کا
اوس غازیان دی دیر بخشی صافی شینواری :- چہ غزا ہمیش پر نیت دِ عند اللہ کا
اودغہ اللہ فی اللہ دِ غزا کو و نکو دلہ را پیدا کو و ل یقیناً چہ دِ مولانا
سید عبد الوہاب ابن سید برہان الدین الملقب پہ سلطان غازی دِ دینی
خد ماتویہ سلسلہ کین محمود دِ تاریخ یوزرین باب دے۔

دِغہ شان ہر گلہ چہ پہ ۱۰۲۶ھ کین شہنشاہ جہانگیر دِ لاس نہ
دِ حضرت اخون پنچو بابا پیر طریقت حضرت امام ربانی شیخ احمد سی ہندی
مجدد الف ثانی دِ ریاست گوالیار اجین نوے قلعہ کین بند یوان کر لے شو۔
پہ دے وجہ چہ شہنشاہ جہانگیر مشہورہ ملکہ نور جہان او دِ ہفے رور
آصف جاہ چہ وزیر مملکت ہم وو۔ دواپہ ٹے خلاف وو۔ او چونکہ ترد غ
نیستے حضرت مجدد الف ثانی دِ خپلو مکتوباتو اولی دواہ دِ فتر و نہ مل مل کر دی دو۔
اوپہ ہفے کین ٹے دِ ملال و دِ عقید و بہ پیرہ بے باکی سرہ رد کرے وو۔ بلکہ اہل
بدعت او ملاحدہ پہ رد کین ٹے یو مستقلہ رسالہ ہم لیکے وے۔ او دِ شہنشاہ
جہانگیر ملکہ او دِ ہفے رور آصف جاہ دِ اہر خہ نہ شول برداشت کو و لے۔

بل خوانه د شهنشاه جهانگیر بعض درباری امیران چه در قص او سر
 شیدایان وو. هغوی د امام ربانی د نقشبندیه مسلک نه سخت بیزار وو.
 حکه چه په روایت د شیخ محمد اکرام (رود کوثر ص ۲۲) په دے نقشبندیه مجریه
 طریقه کس به تمامی اصولی او فروعی امور و کس د سنت د رسول الله مکمله
 تابع داری او د یو لوبد عتونه په کامل طور سره اجتناب کوول شرط دے.
 هم د هغوی په شان ژوند تیرول. هم د هغوی په شان ازکرا او شغل هم هغه
 شان د نفس محاسبه. او هر م خدايي یاد لرل. او هغه شان د شیخ ادب په
 حاثی را ورل. هم هغه شان کم ریاضت کول او زیات فیوضات خورول. د
 تبلیغ او ارشاد تعلیم کوول. د ولایت د کمالاتونه علاوه د بنوت کمالات زده
 کوول. د ساز او سرود نه اجتناب. په قبرونو د چراغونو بلولو. غلافونو
 غوړ ولود زاننه و په کنړه کونړه کس شاملیدلو. د تعظیم سجدو کولو.
 چانه سر ته پیلولو. لاس او پښو ښکلولو. پښتو ته کښته کیدلو د وحدت
 الوجود سند دے و یلو د بے پردے سمحوسره خلط ملط ساتلو هر خه
 نه د پرهیز حکم وو. او دا پوله داسے خبر دے و چه د شهنشاه جهانگیر
 دربار رافضیه عقیده لر و نو امیرانو چرته منل شول. حکه چه ظاهره
 ده په دے مسلک کس د رسول الله د شریعت او سنت مکمله پابندی کول
 پکار دی. او دا د اهل هوا و اهل بدعت د پاره کران کار دے. نتیجه ی
 د اشوه چه امام ربانی په قید کس و اچولے شو.

د حضرت امام ربانی د قید کولو په دے واقعه د شهنشاه جهانگیر
 هغه ټول امیران چه د سلطنت جهانگیری مختار ارکان وو. او بل خواته د
 امام ربانی عقیده مند او د اهل السنه والجماعه د عقیده منونکی وو. لکه
 خان خانان. خان اعظم. سید صدر جهان. اسلام خان. نواب مهتاب خان.
 تربیت خان. خان جهان لودهی. سکندر خان. حیات خان. دریا خان دا

توں را پور تہ شول بغاوت تہ جو پشول۔ پھیل منع کنبے خط اکتابت
 اوکری۔ اود دے تہ لو بہ اتفاق سرہ د کابل گورنر نواب مہابت خان
 یے پھیل سردار تسلیم کری۔ تہ لو ورسرہ د فوج او خزانہ امداد اوکری۔ نواب
 مہابت خان د بدخشان، خراسان او توران د بادشاہان تہ ہم امداد او غوثیت
 بہ جہانگیر یے لشکر کشی اوکری د سکے نہ یے د جہانگیر نوم او کنبہ۔ چہ
 خہ وخت جہانگیر ہم د مہابت خان د مقابلے د پارہ د دہلی نہ راروان
 شون پور تہ چہ نومونہ یے ذکر شیدی۔ دغہ تہ لو امیرانو بغاوت اوکری۔
 اوچہ د نواب مہابت خان سرہ یے مقابلہ راغلہ او بہ پھے کنبے جہانگیر او د
 ہفہ وزیر اعظم آصف جاہ او ورپسے پخیلہ ملکہ نور جہان د اہول مہابت
 بہ لاس قید شول۔ او بیا چہ خہ وخت نواب مہابت خان دا غوثیتل چہ
 دے درے وار ولہ مناسب سزا ورکری۔ پامعین دغہ حال کنبے نواب مہابت
 خان تہ او پور تہ ذکر شو تہ لو امیرانو تہ د حضرت مجدد الف ثانی خطونہ
 راور سیدل۔ چہ د بغاوت نہ لاس واخلی۔ بادشاہ د قید نہ آزاد کری۔ او ہفہ
 اطاعت قبول کری۔ نو بہ دغہ خطو نو کنبے یو خط د حضرت شیخ عبد الوہاب
 اخون پنجو بابا بہ نیم ہم ود۔ اود دغہ نہ معلوم پری چہ د نواب مہابت خان
 بہ دے دومرا لو بہ کامیابی کنبے د حضرت شیخ عبد الوہاب روحانی توجہ او
 برکت شامل ود۔

د ایقین خبر دہ۔ کہ دالو بہ تاریخی واقعہ پہ دومرا کامیابی سرہ
 انجام تہ نہ وے رسید لے دے۔ نو د اکبر او جہانگیر پہ زمانہ چہ د ملاحہ
 جبریہ۔ قدریہ او اہل بدعت د نور و مختلفو طریقو د پیرانوا و آزامیا لو
 خلقو بہ وجہ د شریعت اسلام او سنت نبوی د اثر کمولو د پارہ کوم
 اقدامات کیدل او دغہ اقداماتو چہ کومودیندار و عالمانو او بزرگانو
 خصوصاً پینتنو مشاہیر و بزرگانو مخالفت کولو ہفہ بہ جیلان نو کنبے

اچولے شول۔ لکھ چھہ د حضرت امام ربانی نہ و پانڈے د شہنشاہ جھانگیر
 لاس نہ حضرت بابا ابراہیم افغانی د بنبھر قصو راوسید ونگے چھہ د چنار پہ
 قلعه کبں بندیوان کرے شوء و۔ دد غے نہ ٹخنیں حضرت شیخ سعد اللہ
 افغانی سرپینی دگو یار پہ قلعه کبں بندیوان کرے شوء وواو ورسے
 حضرت شیخ احمد سون غور غشتی دگو یار پہ قلعه کبں پہ زندان کبے
 اچولے شوء و۔ نوپہ داسے حالاً تو کبں چھہ ہر کلہ چھہ حضرت امام
 ربانی ہم پہ بند کبں و اچولے شوء کہ دھغے وخت د اہل السنہ و الجماعت
 عقیدہ لرونکو امیر انو خصوصاً د مولانا عبد الوہاب اخون پنخو بابا
 پہ برکت اوہمے اور وغانی توجہاتوپہ وجہ جھانگیر تہ مناسب سبق
 نہ وے و رکھے شوء نوں بہ د برصغیر پاک اوہند د مذہبی تاریخ
 شکل یقیناً خاہ بل شان و۔ او د شہنشاہ جھانگیر پہ زمانہ چھہ مغلیہ
 سلطنت حد و د ترکوم کوم حائی رسید لی و۔ پہ ہغے تلو علا تو خصوصاً
 شمالی ہند کبں تر افغانستان پورے بہ نن اہل السنہ و الجماعت و غہ
 دور دوران پہ نظر نہ راتلے کوم چھہ نن موجود دے۔ بلکہ ددے پہ
 حائی بہ د اہل بدعت۔ زناد قہ۔ ملاحدہ او حولیہ عقیدہ لرونکو
 دوران دے۔ او د پستونخوا د بہادران اونگیالی مسلمانان چھہ خرنک
 نن ورخے د اہل السنہ و الجماعت پہ عقیدہ لرونکو مسلمانان تو کبں پہ
 توله دنیا کبں یومثالی حیثیت لری۔ داحیثیت بہ یے نن نہ و۔ اللہ
 تعالیٰ دے د حضرت مولانا عبد الوہاب اخون پنخو بابا پہ مزار باندے د
 انوار و باران اوکری۔ داد دوی د مبارک کوکوشش نو برکت دے چھہ پہ
 دے علاقہ کبں د اسلام مشعل رو بنانا دے۔

ددے پور تہ بیان نہ د اندازہ پہ آسانہ لکیدے شئی چھہ د کوخالص
 پروگرام ماتحت د شمالی ہند د پستونخوا علاقے تہ داسے پیران او مشائخ

راخوارۃ شوی و و۔ چہ ہفتوی د اہل السنۃ والجماعت عقیداً ارنکو پنبنتو
 پہ منع کئے د اباحیہ۔ قدریہ۔ جبریہ۔ ملامتیہ و حولیہ عقید و انکار او
 مضیلات د پیری او مریدی پہ رنگ کیں خورۃ ول۔ او بدعت ہو لو رسمونو
 لکہ رقص اوسرود او مذہب نہ بے پروائی۔ بے پردگی وغیرہ فحش
 کار و نولہ ۽ رواج ورکولو۔ ددغہ نمونے یو پیر چہ دھنہ سرمست فقیر
 نوم و د پینور سرے نزد د اکبر پورے پہ علاقہ کیں اوسیدلو۔ حضرت
 مولانا عبد الوہاب چہ د جہانگیر د غہ پورتنی محم نہ فارغہ شونود دے
 نمونے ہو لو اہل بدعت پیران پہ خلاف ۽ کوششونہ او کپل۔ دوا دی پینور
 پہ مختلفو علاقو کیں چہ کوم کوم ٹھائی تہ د اہل بدعت پیران اثرات رسیدلی
 و و۔ ہذا ۽ ختم کرل۔ بدغہ سلسلہ کیں د سرمست فقیر د نا کارا اثراتونہ
 ۽ د علاقہ پاکہ کپڑا اور وستو بچیلہ ۽ ہم د پینور بنہر خواتہ نزد ۽
 اکبر پورہ پہ دغہ مقام کیں سکونت او فرمایلو چہ بیا ہم دلتہ وفات شواو ہم
 دلتہ ۽ مزار مبارک جو رہ شو۔ علیہ الرحمۃ والغفران۔

اولاد او مریدان

د حضرت مولانا عبد الوہاب اخو پنجو بابا قدس سرہ د کومو تالیفات او
 تصنیفات د ذکر چہ مخکین اوشو۔ نن پہ ہنغہ کیں یو کتاب ہم حمونہ پہ
 لاس کیں نشتہ دے۔ کیدے شی چہ دگدون د میان کانو عالمانوسر ددے
 کومہ شیخاء موجودہ وی۔ ددغہ نہ را پہ دیخوا ددوی د اولاد او مریدان پہ
 حقلہ معلومات دی۔ پہ تحفۃ الاولیاء در ضو فی کیں ددوی د خور و حامنو
 نومونہ درج دی۔ یو میان محمد عثمان چہ دہونونہ مشرو و۔ او دخیل والد
 دوفات نہر وستو سجادہ نشین شوے و و۔ دویم سلیمان د ریم لقمان
 او خورم حاجی فرید الدین چہ د حج کولونہر وستو پہ امیر شریف کیں
 اوسیدے۔ او ہم ہلتہ وفات شوی دے۔ داخلور وارہ دخیل پلار مریدان

او خلیفہ کان وو۔ د میاں ابو حامد پہ بیاض کبن د مولانا عبد الوہاب
د پنجم حوئی عبد المؤمن ذکر ہم راغلی دے۔

حضرت شیخ فرید

پدوی کبن خلورم حوئی شیخ فرید الدین د شیخ فرید پہ نوم مشہور وو۔
حضرت میاں صاحب محمد عمر د تمکنو پچھل کتاب "سیر الاسرار" کبن د
دلا د اوچے عرفانی مرتبہ زیاتہ ستائینہ کرید کا او پچھلو استاد انوکبن یے
شمارے دے۔ درضوانی مرحوم د روایت مطابق حضرت شیخ حبیب
پشاور ی ہم ددے حضرت شیخ فرید الدین مرید وو۔ چار وستو حضرت
اخون پنجوبا بامبارکہ سلسلہ ددے حضرت شیخ حبیب پہ ذریعہ شیخ محمد
مؤمن د ماشو ککھرتہ د ہفہ نہ حافظ اخوند محمد صلیق د بستونی تہ د
ہفہ نہ حافظ اخوند محمد د عمر زو تہ د ہفہ نہ حافظ محمد شعیب د
تورہ ہیری تہ د ہفہ نہ حافظ اخوند عبد الغفور د سوات تہ رسیدے
وے۔ او د اخوند صاحب د سوات پہ ذریعہ ددے مبارکہ سلسلہ شلخو نہ
تورن ورخے پورے پہ پول شمال مغربی پاکستان او افغانستان کبن
خوارا دی۔

حضرت شیخ میاں علی

د حضرت اخون پنجوبا بامبارکہ مشرانو مرید انوکبن د حضرت شیخ اخوند
میاں علی نوم یاد ولے شی۔ دے پہ اصل د ہشنغز د شیر پاؤ نوے ہائے وو۔
پہ قام مامون نامے یوسف خیل وو۔ پول عمر یے د خیل پیر سرک تیر شو
وو۔ د اوچے عرفانی اور روحانی مرتبہ خاوند وو۔ زیارت یے د اخون پنجو
بابا د مزار د نورختیزے دروازے نہ باہر دے۔ اولکہ چاہے ککبن ذکر
شوے دے۔ د خیل پیر پہ مناقب کبن یو کتاب یے یاد کار پاتے دے۔
روستو د لا حوئی میاں عبد الرحیم ہم د خیل وخت لوئی بزرگ تیر

شویدے چہ زیارت ۲۱ پہ موضع ہتھارا کبیں دے۔
حضرت شیخ عبد الغفور عباسیؒ

حضرت شیخ عبد الغفور عباسی المعروف پہ بودہ ابا باد علاقہ داؤد زائیہ د
 موضع پیاری شغاری اوسید ونگو و۔ دخیل وخت یو صاحب د کمال
 بزرگ وو۔ دیر مریدان ۲۱ لزل۔ حضرت شیخ صاحب دریگی۔ او حضرت
 شیخ اخوند بابا (د بارہ شیمخانیکہ) حضرت شیخ اخوند صاحب دبیسٹی
 (د اگلہ د موضع اچینی خوانہ دے) او حضرت میاں جی صاحب د موضع مٹی
 علاقہ داؤد زائیہ۔ ددوی پہ مشہور و مریدان نو کبیں سی۔ داسے معلومیری
 چہ پہ آخر عمر کبیں دخیل علاقہ تہ تہ و و۔ مزار مبارک ۲۱ د تپہ خلیل
 پہ موضع کوچیان کبیں دچل گزیانو پہ ادرہ کبیں دے۔
حضرت شیخ اخوند سالاکؒ

حضرت شیخ اخوند سالاک پہ اصل د ترکستان و و۔ (یوبل اخوند سالاک
 چہ پہ قام خٹک و و۔ او د موضع تریہ اوسید ونگے و و۔ ہفتہ د زمانے پہ لحاظ
 دد لاندہ دنگ کبیں زمانے بزرگ تیر شویدے چہ د اخوند ریزہ پہ تذکرہ کبیں او
 پہ تانخ مرصع کبیں ۲۱ ذکر راغلے دے) د ابا سیندا کوہستان اوسوان کوہستان
 وغیرہ پہ علاقہ کبیں دجہاد کولو پہ وجہ د اخون پنجو بابا پہ مریدان نو کبیں دہ
 تہ زیات شہرت حاصل شویدے۔ اخوند سالاک علاقہ د عرفانی اور حافی
 مرتبہ لرلوندہ یو فاضل عالم۔ ادیب او مؤرخ ہم و و۔ دد لاندہ تالیفات نو کبیں
 فتاوی عربیہ۔ بحر الانساب او غزویہ زیات مشہور کتابونہ دی۔ حضرت
 اسماعیل شہید چہ پہ وادی پلینور کبیں د کوم اسلامی ریاست بنیاد
 ایسے و و۔ دہن آکثر شرعی فیصلے بہ ۲۱ دے دے فتاوی عربیہ مطابق
 کوٹے۔ (د اخوند سالاک پہ حقلہ ما عبد الحليم اثر پچیل کتاب "پستانہ ٹوٹان"
 کبیں پہ تفصیل سرکہ بحث کریدے) دے پہ ۶۱۶ ھ کبیں وفات شویدے۔

مزار مبارک ہے یہ اباسیند کوہستان کین پہ علاقہ چغوزائے کین پہ کابل کرام
 نوے کالی کین دے۔ د اخوند سالاک پہ مرید انوکین ملا مست علی خان
 د شورتین (سمت مشرقی افغانستان) تہذبات شہرت حاصل شوے دے۔
 چہ مزار مبارک ہے د خیر ایجنسی پہ علاقہ شنوار و کین دے۔ او کتاب سلوک
 الغزات عیسیٰ اوابی یادگار پاتے دے۔ د سہلہ پہ شاوخوا کین وفات
 شویدے۔ د دلا پہ حقلہ د تفصیل د پارہ ملاحظہ کریں "پستانہ مورخان"

د اخوند سالاک پہ مرید انوکین بل مشہور مرید د شاہ د ہند
 بابادے۔ چہ مزار ہے د مردان او صوابی پہ پوچ سپرک باندے دھوئی نوے
 کالی سرے نزد دے۔ او بل مشہور مرید ہے حضرت اخوند محمد یونس نور
 معیار ودے۔ چہ مزار ہے د خاؤ و ہیرے خوا سرے نزد دے۔ (د معیار و
 موجودہ کالی جنوب طرفہ د کلیائی پہ مغربی غار) حضرت اخوند شیخ محمد
 یونس د خیل وخت فاضل عالم و و۔ او حضرت میان صاحب محمد عمر د
 محکمہ د دینی کتابوں د رس د دوئی سرے لوستلے و۔

حضرت شیخ میان موسیٰ

د دے نہ علاقہ د سمت مشرقی افغانستان حضرت شیخ میان موسیٰ صاحب
 د بقی کوٹ ہم د حضرت اخون پنجو بابا پہ مرید انوکین د اوچتے روحانی درجے
 خاوند بزرگ تیر شویدے۔ چہ فیوضات ہے تراوسہ جاری دی۔

حضرت شیخ رحمکار کا صاحب

رضوانی مرحوم پخیل کتاب تحفۃ الاولیاء ص ۳۳ کین حضرت شیخ رحمکار
 کا صاحب ہم د اخون پنجو بابا پہ مرید انوکین شمار لے دے۔ لیکن د حضرت
 کا کا علیہ الرحمۃ د مسوکا کا خیلو پہ تذکرہ کین د دے خبر ہے نہ انکار کوٹ
 شی۔ او تر کوٹہ محلہ چہ محکمہ تحقیق دے۔ د کا کا خیلو مورخانو رایہ صحیح
 معلوم ہے۔ وجہ ہے د ادکچہ محکمہ کین حضرت اخون پنجو بابا د ژوند حالات چہ

پہ کوم ترتیب سر بیان شول۔ دھننہ دا واضعہ کیری۔ چہ در رضوانی ہفتہ بیامیج ندے۔
 چہ در حضرت کا صاحب والد ماجد حضرت سید عبد الملک پہ بہادر خان داخون
 پنجو بابا مرید و۔ یاد اچہ ہر گلہ کا کا صاحب پیداشو۔ نو خیل والدیہ پہ اور نری کنس نفستے
 راو راو خیل پیر طریقت اخون پنجو بابا تہ یمہ دد اکولو دیار پیش کر۔ جکہ چہ رضوانی
 روایات خوراج جمع کریدی۔ لیکن دایہ فکر نہ دے کہ عجبہ آخرد تاریخ سر دھن
 تطبیق خرننگ راتیلے شی۔ ۹ سوال دادے چہ کہ مونہ در رضوانی مرحوم خیل
 بیام مطابق در حضرت اخون پنجو بابا ولادت پہ ۹۳۵ھ کنس او منو۔ نو بد غہ حساب د
 حضرت کا صاحب ولادت ۹۸۱ھ پہ وخت کنس بہ در اخون پنجو بابا عمر ۳۶ سالہ و۔
 اور رضوانی دھم و بیلی دی چہ اخون پنجو بابا پہ ۹۹۳ھ کنس ابوالفتح قباچی سرید شہ و۔
 چہ د غہ واضعہ مطلب دادے۔ چہ د کا صاحب د پید اکولو (۹۸۳ھ) پہ نیتہ
 چہ ہر گلہ دے لا پچلہ دچا مرید نہ و۔ نو آخرد کا صاحب د والد ماجد پیر
 طریقت خرننگ شو۔ لکہ در رضوانی د خیل تفصیلی بیان مطابق پہ ۹۸۳ھ
 کنس لا اخون پنجو بابا پہ رو خیل کنس و۔ علم یمہ حاصل و۔ او بیاد د کا
 خیل بیان مطابق د کا صاحب د پید اکید لو پہ نیتہ پہ اکبر پور کنس مرید
 ہم نہ و۔ چنا پچہ ددے وجوہاتو لہ مخہ ہر گلہ چہ تاریخ در رضوانی د بیان
 مرستہ نہ کوی۔ نو جکہ مونہ او ویل چہ در رضوانی مرحوم رغہ بیام صحیح ندے
 چہ۔ کا صاحب والد ماجد در اخون پنجو مرید و۔ یاد اچہ حضرت کا صاحب یمہ پہ
 اور نری کنس دو ٹی لہ راو رے و۔ بلکہ صحیح قول دا کید لشی چہ حضرت
 سید عبد اللہ الملک پہ بہادر خان در حضرت اخون پنجو بابا نہ در زمانے
 مشر بزرگ و۔ او حضرت شیخ رحیم کار کا صاحب علیہ الرحمۃ در حضرت شیخ
 سید مولانا عبد الوہاب اخون پنجو بابا ولس سترہ معصمر بزرگ

و۔

علیہم الرحمۃ والغفران وقہن سترہ الغریز

حضرت سید شیخ محمد طاہر قادری

بندگی، لاہوری

حضرت سید شیخ محمد طاہر بندگی، قادری، لاہوری علیہ الرحمۃ پہ طریقہ عالیہ قادریہ کیں د حضرت شاہ اسکندر ابن شاہ کمال کہیتی مرید او خلیفہ وو۔ دھغوی پہ حکم سرکے لاہور تہ تشریف راوے وو۔ اود تہی د دینی علمونو درس ور کوٹواو دروحانی فیوضاتو سلسلہ یتہ جاری کرے وہ۔ اودا دوی دروحانی فیض داسلسلہ ترے لے پورے خورشوہ۔

دسابق صوبہ سرحد مشہور قوم یوسفزی درانی زائی قبیلہ د خان خیلو یوہ کورنی پہ ملتان کیں آبادہ وہ۔ دے کورنی مشہور خان ملک کاجو پدغہ زمانہ پہ ملتان کیں اوسیدا۔ اوہدہ د حضرت سیدنا شیخ محمد طاہر بندگی علیہ الرحمۃ تہ پہ قادریہ طریقہ کیں بیعت کرے وو۔ داملک کاجو د خیل پیر پہ حکم سرکے د ملتان تہ د ملاکنہ ایجنسی سوات رانیزی علاقے تہ راغلے وو۔ چہ اولادے پہ اللہ دھنپ اوپ ہیرئی نوے دواہر وکو کیں د کاجو خیل پہ نوم سرکے اوسم موجود دے۔ دغہ ملک کاجو پہ ۹۹۲ھ کیں د پستو تاریخ پہ نوم یو کتاب لیکے دے۔ او د حضرت سیدنا محمد طاہر بندگی پہ اولاد کیں چہ کوم کسان یتہ د خان سرکے د خیل پیر خانے د بزرگانو پہ حیثیت د خان سرکے رانیزی علاقے تہ راوستلی وو۔ د دغہ ساداتو درے کلید اوخت د سوات رانیزی پہ علاقہ کیں موجود دی۔

د دے تاریخی واقعاتو تہ معلومیری۔ چہ ملک کاجو د خیل پیر پہ حکم سرکے د ملتان تہ د ۹۹۲ھ تہ محکمن راغلے وو۔ اود دغہ ورسرکے د اہم معلومیری چہ حضرت سیدنا محمد طاہر بندگی قادری د ۹۹۲ھ تہ محکمن پہ ملتان کیں وو۔ دھغہ روسو د خیل پیر حضرت شاہ اسکندر

کھیتی پھ حکم سر لاہور تہ تشریف راویے وو۔

دغل زمانہ چہ پھ کومہ کنیں حضرت سیدنا شیخ محمد طاہر
بندگی قدس سقر پھ لاہور بنہر کنیں ددینی علمونوہ دریں اوتدیں
وعظ نصیحت۔ امر بالمعروف اودقادر یہ طریقہ فیوضاتو خورہ ولو
سلسلہ جاری ساتلے وہ۔ دلاہور بنہر یہ تاریخ کنیں دسلسلہ عالیہ
قادر یہ دعوہ زمانہ کنلے شی۔ اودقادر یہ خاندان کنیں مشاہیر بزرگان
پھ لاہور کنیں موجود وو۔ لکہ:

(۱) حضرت شاہ ابوالقالی قادری کرمانی متوفی سنہ ۱۰۴۲ھ

(۲) حضرت شاہ بلاول قادری لاہوری۔ متوفی ۲۸ شعبان سنہ ۱۰۴۶ھ

(۳) حضرت شاہ میان میر بالا پیر قادری۔ متوفی سنہ ۱۰۴۷ھ (د تاریخ وفات

مادہ ۱۷ داجملہ دہ۔ مقتدا پھ تحقیق

۱۰۴۵ھ

پہ داسے زمانہ کنیں چہ پھ لاہور کنیں دسلسلہ عالیہ قادر یہ دومرا
بزرگان موجود وو۔ دخیل پیر حضرت شاہ اسکندر کھیتی دطرف نہ چہ حضرت
شیخ محمد طاہر تہ لاہور مخ تلوا اوہلتہ دخیل فیوضاتو دسلسلہ جاری کولو
حکم تہ چہ فکر اوکرلے شی۔ نو داسے معلوم پیری چہ ہر کلمہ ددوی روحانی
درجے اومرتبے سرکے سرکے ددوی ددینی علمونو مرتبہ ہم پیرکے اوچتہ وہ۔ نو
حضرت شاہ اسکندر پچیل روحانی بصیرت سرکے دپنجاب پھ مرکزی بنہر
لاہور کنیں دعلم اوعرفان دواہر یوداسے مشعل روینانہ کول غوینتہ۔
چہ دھغے پھ انوار دپنجاب اوسرحد کوٹ، کوٹ روینانہ شی۔ حضرت سیدنا
محمد طاہر بندگی قادری پھ سنہ ۱۰۴۷ھ کنیں وفات شویدے۔ دتاریخ وفات
مادہ ۱۷ داجملہ دہ (۱۰۴۷ھ) مزار مبارک پھ دلاہور بنہر دہ کنیں پھ علاقہ
کنیں دے۔

دحضرت سیدنا شیخ محمد طاہر قادری پھ مریدان کنیں حضرت شیخ

ابو محمد قادری علیہ الرحمۃ دخیل زملے مشہور بزرگ تیر شوے دے۔ چہ مزار
یے دخیل پیر د مزار سرے یوحائی دے۔ دے حضرت شیخ ابو محمد بہ مریدانہ
کین حضرت شیخ محمد افضل قادری د لاہور نہ موضع کلا نور ضلع کوراسپور
تہ تشریف ورے وو۔ اوہلہ یے د سلسلہ عالیہ قادریہ د فیوضاتو سلسلہ
جاری کرے وہ۔ کلا نور نوے بنہر بہ ضلع کوراسپور کین دریائے راوی نہ
راپدے خوا د پنچا کہ کوس بہ فاصلہ آباد دے۔ او د حضرت شیخ محمد افضل
قادری کلا نوری علیہ الرحمۃ مزار مبارک دے بنہر نہ جنوب طرف تہ باہر
دے حضرت شیخ محمد افضل قادری پہ اولاد کین حضرت شیخ
محمد فاضل قادری علیہ الرحمۃ د شہنشاہ عالمگیر اورنگ زیب پہ زمانہ کین
د کلا نور نہ د علاقہ بادی د و آب مشہور بنہر بہالہ تہ تشریف یور یور
جامع مسجد، او دھنچے سرے پیوستہ د دینی علمونو یو کہ لویہ او شاندار مدرسہ
او خانقاہ یے جو رکړل۔ او د ظاہری او باطنی علمونو درس او تلقین مشروع
کړ۔ او د شریعت او طریقت پہ فیوضاتو یے د خوا و شاعام او خاص خلق سر
فرازہ کړل۔ او بے شمیر کفیر مسلم خلق یے د دین اسلام پہ سعادت مشر کړل۔
د حضرت شاہ محمد فاضل قادری علیہ الرحمۃ بہرکت د بول سابق
پنجاب او سرحد پہ زمکہ سلسلہ عالیہ قادریہ تر لرے لرے خوراک شولہ۔ او د
فروع ورتہ حاصل شو۔ چہ د دوئی نہ روستو د اسلسلہ پہ ”طریقہ قادریہ
فاضلیہ سر لایا د شولہ۔ حضرت شیخ محمد فاضل علیہ الرحمۃ بہ سالہ
کین وفات شوے دے۔ د لفظ (غم عام) نہ د دوئی د وفات تاریخ راختری۔

د دوئی پہ اولاد کین حضرت پیر حسن شاہ دخیل وخت پیر
لوی فاضل او محقق عالم او د اوچے مرتبے عارف وو۔ چہ د بہالہ نہ لاہور
تہ رانچے وو۔ او دلتہ یے د سلسلہ عالیہ قادریہ فیوضات جاری کرے وو۔ د
ہفوی نہ روستو حضرت پیر حسین شاہ قادری نہ لاہور کین ہفوی

جانشین وؤ. علیہم الرحمۃ

د حضرت شیخ محمد فاضل قادری علیہ الرحمۃ پہ اولاد کین چہ
کوم خاندان پہ بتالہ کین پاتے وو. هغوی هم د طریقہ قادریہ فیوضاتو
خوڑا ولو. د دینی علومو د درس او تدریس او خانقاہ جاری ساتو
د اسلسلہ قائمہ کرے وه. او د ظاہری او باطنی فیض حاصلونکو
د پیرہ د لیکر عام انتظام موجود وو. د دے خاندان پہ دوستو
بزرگانو کین حضرت شیخ نذر محی الدین قادری فاضل علیہ الرحمۃ
د پاکستان د جو ریڈ لونہ دوستو د بتالہ نہ لاهور تہ شریف
راویے وو. او بیا هم دلتہ وفات شو. چہ اوس د هغوی فرزند
ارجمند حضرت شاہ بدر محی الدین سجادہ نشین ہے. او د لاهور
سہریہ فیروز شاہ روپ فاضلیہ کالونی کین یے خانقاہ دے. او حمہ
محسن او مہربان دوست سید آغا عنایت علی شاہ ضیاء جعفری
قادری پہ سلسلہ عالیہ قادریہ فاضلیہ کین د دغہ مرحوم شاہ

نذر محی الدین علیہ الرحمۃ

مرید او

خلیفہ دے

ادام اللہ

فیوضاتہم

حضرت اخوندرویزہ رحمۃ اللہ علیہ

ولادت _____ سنہ ۹۲۰ھ

وفات _____ سنہ ۱۰۴۸ھ

حضرت مولانا شیخ المشائخ قدوة العلماء الراسخین زبدة الاولیاء الکاملین شیخ عبد اللہ المعروف بہ اللہ داد اوملق بہ اخوندرویزہ دنگرہاری پاپینی علیہ الرحمۃ یوم مشہور دینی عالم اور روحانی پیشوا دے۔ چہ دلسے پیری بہ روستی او یو دلسے پیری بہ اولئی نیمہ حصہ کنیں روندے وو او د علم اعرافان ادب تاریخ بہ میدان کنیں دیر لوی نومے کتے دے۔ او کوم شیر چہ دوی نہ حاصل شوی دے۔ ہفتہ دےستونجاہل کوم یو عالم اوبزرگ تہ نہ دے نصیب شوی۔ شجرہ دلسب ہے داسے دکا۔

عبد اللہ (الہداد) اخوندرویزہ بن کدالی بن سعدی بن احمد بن متا (معروف بہ درغان) بن جیون بن جنتی۔

شیرم نیکہ ہے چہ نومے جیون وو۔ ہفتہ بہ لمغان کنیں اوسید۔ دہفتہ خوئی متا دنگرہار بہ مہمند را کنیں اوسید۔ دہغوی خوئی احمد دنگرہار د شینوارو بہ علاقہ کنیں بہ پاپین نوے علاقہ کنیں اوسید۔ دہفتہ خوئی سعدی ہم بدغہ پاپین کنیں اوسید۔ اوچہ ہر گلہ بہ ملا ۸۱۰ھ کنیں یوسفزو وغیرہ قبائیلو خلق د کابل نہ دنگرہار بہ لارہ خانہ کوچ وادی پلینورتہ راتل نو دہغوی سرکا دغہ سعدی چہ بہ تاریخ کنیں بہ شیخ سعدی نامہ مشہور دے۔ یوحائے ملکرے وادی پلینورتہ راغلے وو۔ او یا چہ د یوسفزو د قبائیلی مشر ملک احمد خان اونورو قبائیلی سردارانو بہ اتفاق سرکا د ۸۲۱ھ نہ ترس ۸۲۹ھ پورے زمانہ کنیں مشہور دینتون مقن شیخ مای علیہ الرحمۃ د تولو مفتوحہ علاقو ویش بہ تولو قبائیلو

پندے دافواد و دشمار پہ حساب کوٹو۔ نوشیخ سعدی لمیہ مندیڑی
قبیلہ سرلا پہ ویش کنیں حصہ ورکیر۔ دشیخ ملی دویش لہ بخہ
مندیڑی قبیلہ د موجود ضلع پینور د تحصیل چار سدا د دوابے
پہ علاقہ کنیں د خیالی اوسر دریاب نوم سیند و نو تر منجہ د خیالی پہ
قبیلہ غارہ د سرمنج او مروزی نوے کل خوانہ آباد شوے د چہ دے
قبیلہ د نوم پہ مناسب سرلا پہ دغہ علاقہ کنیں یوکل تراوسہ پورے پہ مندیڑی
نامہ مشہور دے۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمة دغلہ آباد شوے وو۔
اوبیہم دغلہ پہ یوکل پینہ کنیں شہید شوے وو۔ مزار مبارک یے د سرمنج او
مروزی نوے کل خوانہ مقبرہ کنیں دے۔

د حضرت شیخ سعدی حوی (د اخوند ریزہ والد ماجد) اخوند
کدائی دغلہ پیدا شوے وو۔ او د خیل والد ماجد شہادت پہ وخت چہ
د دشمنانویہ بند کنیں پریتے وو۔ دھغ نہ چہ راخلاص شو۔ نو شہ زمانہ
پس حضرت شیخ کدائی علیہ الرحمة بنیر نوے علاقہ د چغوزی نوے قبیلہ
مخلوٹہ لاپ۔ او هغوی ورلہ پخبلہ د اسماعیل خیل نوے کورنی کنیں
لسر کسانو برجہ ورکیر۔ او هغلہ آباد شو۔ د تاریخ نو او تذکرہ د طالع نہ دا
صفانہ معلومیری چہ آیا د حضرت کدائی دغہ نامور هوئی حضرت اخوند ریزہ
د پینور پہ مندیڑو نوے کلی کنیں پیدا اشویدے۔ اوکلہ د بنیر د چغوزو
پہ علاقہ کنیں۔ البتہ زیات خیال دادے۔ چہ پیدا اسٹیٹ د بنیر د علاقہ
دے۔ اوبیادور کوٹی والی پہ عمر کنیں خولقیہا چہ پامچغوزو کنیں وو۔

اخوند ریزہ پہ سلسلہ کنیں د تذکرۃ الابراہیم پہ نوم یوکتا
تالیف کرے دے دغہ کتاب پہ صلیکی چہ دا وخت حما عمر اتیا کالہ
دے۔ دھغ نہ پہ قیاس سرلا دکا د ولادت کال سنہ ۹۴۲ھ اندازہ کوٹو لشی۔
مورے د ننگرہار د پاپین د ملک ناز و خان پور و چہ قرارہ نوم یے وو۔

اوپر یوزا ہند کا عابدہ اوصالہ بی بی وک۔ علیہا الرحمة۔ د. اخوندروزیہ
 پلار پہ (قندز) ترکستان کین ہم خہ زمانہ تیرا کپیدہ۔ ہر کلہ چہ د
 اخوندروزیہ بعض نیکو نو پہ ننگر ہار کین عمر تیرا کپیدہ۔ پلار پہ
 وجہ دخیل نوم سرہ نسبتی نوم "ننگر ہارے" لیکے او د پاپین سرکا د
 تعلق پہ وجہ ٹان تہ پاپینے ہم وائی۔ او ہر کلہ چہ دے پخیلہ د وادی
 پلینور استوکن وو۔ او مزارے ہم پہ پلینور بنہر کین دے۔ دغہ و جے نہ
 روستور اتونکی مؤرخان لکہ غلام سرور لافوری پخیل کتاب "خزینہ
 الاصفیاء" جلد ۱۱۱ کین اور حمان علی لافوری پہ "تذکرۃ علماء ہند"
 (۱۵۹) کین ددوی نوم "اخوندروزیہ پشاور" یاد کپے دے۔

حضرت اخوندروزیہ بابا علیہ الرحمة د لونو او مشاہیر استادان
 نہ سبق وئیے دے۔ لکہ ملا سید مصر احمد پاپینی علیہ الرحمة۔
 ملا محمد زنگی علیہ الرحمة۔ او ملا سنجر پاپینی علیہ الرحمة شول۔ د
 ظاہری علمون نہ علاوہ پہ باطنی علمون او طریقہ کین ہم د کمال
 درجہ تہ رسید لے وو۔ د ملا زنگی پہ واسطہ ہے د مشہور بزرگ او پیر
 طریقت حضرت شیخ الاسلام والمسلمین، غواص بحر الاسوار والرموز
 والمعانی السید علی ترمذی الحسینی المعروف بہ پیر بابا علیہ الرحمة د
 بنیر نہ لاس نیو کپہ وک۔ چہ بیار و ستو ہفہ مخبل خلیفہ کپہ۔
 او خلور طریقو یعنی قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ، او کبرویہ کین
 ے اجازت و رکپہ۔ او پہ پنجمہ طریقہ شقاریہ کین ے ہم خلیفہ او جاز
 کپے وو۔

د خزینۃ الاصفیاء د بیان مطابق اخوندروزیہ پہ کال ۱۰۴۲ھ پہ
 حق رسید لے دے، پہ دے حساب سرکہ ددہ عمر (۱۱۹) کالہ جو پریکریاں
 ے پلینور بنہر د کینج دروازے نہ بھر د پلینور بنہر پہ لویہ ادیرا کین د

ہزار خوانی نوے کالی سوزہ نزد واقع دے۔ علیہ الرحمة والغفران۔
 پہ دے دومرہ اور د عمر کبیں چہ حضرت اخوند روبرہ کومے
 علمی، ادبی، تاریخی، مذہبی اور تبلیغی کارنامے انجام بہ رسوے دی۔ دھغلہ
 بخند و ستور اتلو نکو تو لو عالمانو۔ مؤرخانو و بزرگانو او پہ خصوصیت
سوزہ د پینو تریے ادیبانو و شاعرانو ورتہ پہ حیثیت د عالم۔ ادیب۔ مؤرخ۔
صوفی۔ واعظ۔ مناظر اور مبلغ اور مصنف سوزہ خراج د عقیدت پیش کر پیدہ۔
 حضرت عبدالمقدر نقشبندی، چشتی، سحروردی المعروف دالبوری
 حافظ ددوی پہ حقلہ فرمائی۔

لکہ ز پہ پہ تول پینون دے اخون ایسے
 ہمبرہ ز پہ کلہ پہ مخوئی خیل پیدر ز دی
 د رستونہ مانے راتلو نکو عالمانو و بزرگانو چہ پخپلویا د استونو کبیں دے
 پہ کومو تعریفی الفاظویا د کر پیدے۔ پہ ہغلے کبیں یو خودادی، (۱) د دین اسلام
 د پوہ (۲) د مذہب اسلام رنہ (۳) د حق خاوند (۴) فاضل عالم (۵) د اہل ہوا
اور بدعت پہ مقابل کبیں د ایمان او اسلام لوی مبالغہ (۶) قطب المکنہ و رکن السنہ
و منبع الانوار (۷) شیخ شیوخ الطریقہ (۸) علامہ د امور شریعت (۹) مجذوب
د جنباتود وحدت (۱۰) قبلہ الابراہ نقطۃ الاحرار (۱۱) الشیخ الفاضل والولی
 الکامل (۱۲) حضرت مولانا اخوند روبرہ علیہ الرحمة۔

ابتدائی احوال او نور واقعات

حماد اخیال دے چہ دے بزرگترین ہستیٰ ابتدائی احوال اور زندگی
 واقعات پہ ترتیب سوزہ بیان کرو۔ نو فائدہ کا بہ یغز یا تہ شی۔
 حضرت اخوند روبرہ د پلار د طریقہ نہ پہ قام تاجک دے د مشہور مؤرخ
 میکسنہر د بیان مطابق د تاجک، طایک قوم خلق اربین تائی۔ عرب طائیان
 یعنی د سبائی نسل خلق دے۔ چہ د سنہ قائم نہ پہ دے علاقہ کبیں

آباد وو۔ او پہ افغانستان کین د دیکان او د وادی پینور پہ پخوانی تارنج کین
 دهقانان پہ نوم یاد شویدی۔ د دے قوم خلق د مغربی پاکستان پہ مختلفو
 حصو کین ترن ورخے پورے آبادی او د دے نه علاوہ په خصوصیت سره
 د سمت مشرقی او شمالی افغانستان په وادی کنړ۔ لغمان۔ کوہستان۔ ریزه
 کوهدامن۔ نگاب۔ نجراپ۔ پنجشیر وغیره علاقو کین د اندراب تر علاقے پور
 تقریباً دیو ویشت لک په تعداد کین غونډ آبادی او د سوویت روس په
 ریاستونو کین د تاجکستان په نوم یوه علاقہ د دے قوم د خلق موجوده کچه
 اشتراکی نظام د لاندے دی۔ لیکن مسلمانان دی۔ نسلاً عرب دی چله
 جنوبی عرب نه راغلی دی۔

د حضرت اخوند ر ویزه مور بی علیها الرحمة د سلاطین
 پنج په خاندان کین د سلطان تومنا په اولاد کین وه۔ د اخوند ر ویزه خپل روایت
 چله سلاطینو د اخاندان په اصل یونانیان وو۔ پدے سلسله کین حتماً
 (اثر افغانی) چه نورچه معلومات دی۔ هغه چونکه اوږد بحث غواړی پدے
 وجه هغه ټول تفصیل م پخپل کتاب "اخوند ر ویزه" کین بیان کړیدے۔
 د حضرت اخوند ر ویزه خپل اصلي نوم عبد الله دے۔ او په
 عامو تذکر و کین "الله داد" راغلی دے۔ وجه دے داده چه په هغه زمانه د عربی
 نومونو نه د فارسی ترکیب مطابق د نومونو جوړولو یو عام رواج وو۔ او د
 د دے عام قاعدے مطابق د عبد الله نه الله داد جوړ کړے شو۔ د یوه داسه غیر
 دله چه د دے کنړ مثالونه موجود دی، لکه پخپله د اخوند ر ویزه په کورنی کین
 د ده د یو څو نوم عبد الکریم دے په میاں کریم د ادیادیری۔ د د ویم څو ټکۍ
 پیر محمد نوم دے پیر د ادیادیری۔ د ده په نمنسو کین د یو نمنسی نوم عبد الرحیم
 دے په رحیم د ادیادیری۔ دغه شان د بایزید انصاری په خاندان کین عبد الکریم
 په ځای کریم د عبد الواحد په ځای احد د عبد القادر په ځای قادر د

د پیر محمد بہ حائے پیر داد۔ د عبد الخالق بہ حائے خالق داد او د عبد الہادی بہ حائے ہادی داد نوموئے بہ طور کمال نمونہ بہ و پراندے دی۔

اخوند ریزہ پچیل کتاب تذکرۃ الابرار کتب (دہشتانہ ترصہ ۱۲۵)

پورے) بہ پیر تفصیل د علم دین د طلب او د علوم معرفت د حصول حالات بیان کریدی۔ فرمائی چہ پور کوئی والی کتب د طریقہ سنت د تابعداری د بدعت او ناکارہ کار و نونہ د بیزاری او زهد اور ریاضت شوق م لرلو۔ بہ ور کوئی کتب کتب د حال و۔ چہ ہر وخت بہ د خلای د ویرے نہ پور پر او م والدہ ماجدہ بہ چہ حما د پیرے ژ پانہ تنکہ شوہ، نو خچیرہ بہ یمہ را کہ، چہ بن لوی شوم نوہر وخت بہ اودس کتب او سیدل دورخ و ژوڑہ او د شیعہ عبادت م روزگار و۔ د احکام شریعت بہ حائے را و پل او د خلاف شریعت کار و نونہ خان ساتل م چہ اختیار کپل۔ بہ د غے راتہ د زریہ صفا ئی حاصلہ شوہ او پیر خہ م او موندل۔ او د افغانانو بہ اصطلاح کتب کامل بزرگ رانہ جو ر شو۔

کشف راتہ حاصل شو او د غیب حالات بہ م خلقو تہ بیانول۔ او بہ دے بیا روستو پوہہ شوم چہ دغہ ہر خہ چہ مالیدل او کوول یعے د غیبو خبرے کوئل او خان بزرگ کپل۔ دغہ پل د طریقت بہ نزدیغ قدر قیمت نلری، چہ خہ وخت د دین د علمو نونہ خبردار شوم نو دغہ بہ ذریعہ د حقانی وارداتو او شیطانی وارداتو تر منجہ م فرق او کرے شو۔ او د حق او باطل تر منجہ بہ تمیز کو لو پوہہ شوم، نو نتیجہ یمہ داشوہ چہ ناشایستہ واردات م بہ شایستہ بدل شول۔ او د اہل السنۃ و الجماعت بہ سمہ لارہ د تللو توفیق خلایہ را کہ۔

د اخوند ریزہ د مخپل بیان نہ معلوم یری، چہ بہ ابتلا کتب خہ م ملا سنجر یا پینی نہ یمہ علم حاصل کرے و۔ لیکن باقاعدہ تعلیم او خط و کتابت یمہ حائے توب بہ زمانہ کتب د حضرت مولانا سید مصر احمد بخاری نہ حاصل کرے و۔ دغہ مولانا مصر احمد حضرت سید محمود تارن بخاری بہ اولاد کتب و۔

اخوندرویرا والی چہ دکانہ م دلیکوا اولوستلو ابتلاء اوکریا۔ نومورلی بی م
 شیرینی ویشے وک۔ ابتدائی دلیکونہ اوکریا۔ قرآن مجیدی پہ یوکل کنس یاد کری۔
 اوپہ دوکالہ کنسی د علم دین ابتدائی کتابونہ اولوستل۔ قہ زمانہ دے دولانا
 جمال الدین اہندوستانی نہ ہم درس اولوست۔ بیاخپل پخوالی استاذ ملا سچر
 لہ رائے خپل ورتہ دے ورتہ بیان کرل چہ لہ خپل روحانی بے قراری نہ پریشانہ
 یم۔ اوڈ ظاہری علم د حصول نہ پس ہم دزہا اطمینان راتہ حاصل شوکندے۔
 غرض داچہ دپیرطریقہ بتلاش کنسی دے دھغوی نہ راہنمائی اوغوبتلاہ۔
 ہغہ ورسرہ شو۔ اوحضرت شیخ المشائخ سید علی ترمذی پیر بابا لہ شل
 بانپکئی لہ بوتلو۔ دھغوی پہ خدمت کنسی چہ حاضر شو۔ نواخوندرویرہ بابا
 رائی چہ تحصیل زہد۔ ریاضت۔ عبادت اوکشف وغیرہ قول حالات مہغوی نہ بیان
 کرل۔ ہغوی راتہ اوفرماٹیل چہ بیشک دپسنتو پہ اصطلاح کنسی کامل بزرگ
 درنہ جو ریشویدے۔ لیکن پہ دے کنسی نوہ خبرہ دے۔ اوہوہ داداچہ دیو کامل
 پیرد رهنمایہ نہ پہ غیرچہ دزہد اوریاضت لازہ اختیار کرلے شی۔ دھغے آخر
 انجام گراھی وی۔ دزہد اوریاضت کوٹونہ اول ددے خبرے علم ضرورکدے۔
 چاہ دزہد اوریاضت ہغہ بنیادی اصول کوم کوم دی۔ چہ دنی کوم علیہ
 السلام پہ اقوالو افعالو کنسی بنوردلی شویدی۔ یعنی مبتدی لہ پکاردی چہ
 زہد اوریاضت خالص ہم پہ ہغہ طریقہ سرہ اوکری کومہ طریقہ چاہ د
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ علمی اوعملی تعلیماتو کنسی بیان شویلا۔ انور
 درویرہ فرمائی۔ چہ ددے نہ پس نورضیحتونہ دے ہم راتہ اوکرل۔ دتوبے
 تعبدیدے راہاندے اوکر۔ دجمعے سرہ نونح گذارل۔ دایام بیض روٹے نیول۔
 صلوٰۃ آواین گذارل۔ اوڈ نور وواجب اوستنوادا کو لوہدایت دے راتہ
 اوفرماٹیل۔ اگرچہ پہ دے تلوو عبداتو نو باندے دوراند نہ ہم چیر
 پہ کلکہ عمل کو لو۔ لیکن حضرت پیر بابا دقاعکہ پہ مطابق ددے امراتہ فرمائیے و۔

اخوندرویزہ پنچہ کالہ داحکام شریعت مکمل پابندی دغہ وظائف چہ
 پہ محائی راویل۔ نو بیاد حضرت سید مصر احمد پہ وسیلہ سرکے حضرت پیر
 بابا تہ درخواست اوکے چہ اوس ذکر الہی تلقین ورتہ اوکری۔ اخوندرویزہ
 پہ یوبل محائی کین ددے وضاحت داسے کریدے چہ دپیر بابا طریقہ دکار
 داوچہ اولیٰ مریڈا نو تہ دشریعت بیعت کولو اوچہ مریڈا دشریعت
 پہ تلووا حکماواستقامت او موندہ نو حالہ بہیے ورتہ دطریقہ بیعت کولو
 او عامہ قاعدہیے داوچہ دطریقہ بیعت بہیے دپرو کوخلفو کولو۔ اوچہ
 پہ چاکین بہ ددے دروند بارد سنبا لولو او پور تہ کولو اہلیت نہ وو۔ ہغہ
 تہ بہیے داراز نہ خرکندلو۔ دابہ ہیے فرمائیل چہ دیوالہی امانت دے۔ اودا
 فقط ہغہ کسانو تہ سپارل پکاری چہ خوک ہیے ساتے شی۔ بہر حال
 پیر بابا دپورک تسلی نہ پس داخوندرویزہ درخواست منظور کر۔ اودرچہ
 پہ درجہ ہیے ورتہ پہ سلسلہ چشتیہ۔ سہروردیہ۔ قادریہ۔ کبرویہ۔ شطاریہ
 کین اجازت او خلافت ورکر۔ او پدغہ منع کین دتصوف دعلم حاصل لو ہدایت
 ہیے ہم ورتہ کرے وو۔ اود علم تصوف دیو مشہور کتاب "جام جہان نما" د
 مطالعے کولو بنود نہ ہیے ورتہ کرے و۔ چنانچہ اخوندرویزہ بابا دغہ
 "جام جہان نما" دیوان دخواجہ قاسم لمحات اولو امح دجامی اونور تصوف
 کتابونہ دپیر بابا نہ اولوستل۔ اود و مرکا کمال ہیے پکین حاصل کرچہ ورتو
 ہیے پچیلہ د"ارشاد المریدین" پہ نوم یو کتاب تالیف کرچہ پہ ہغے کین ہیے د
 کتاب "جام جہان نما" قول تصوفی مطالب پہ زیات واضح شکل کین بیان
 کرل۔ اود دہ پہ پیری کین ددہ نامور فرزند یعنی میان کریم داد ولد اخوندرویزہ
 پہ "جام جہان نما" باند ہیے یو دپیرک فاضلانہ شرح اولیکلہ (خو ورتے کیری
 چہ ما اثر افغانی د میان کریم داد پہ دے کتاب شرح جام جہان نما باندے
 یو مبسوطہ دیباچہ لیکلہ دے)

ہر کلمہ چاہے اخوندرویزہ دپیر بابا پہ صحبت کیں دَ طریقہ او معرفت پہ
 علم نو کیں دَ کمال درجہ حاصلہ کرلے۔ نو دَ خیل پیر طریقہ پہ ملکر تیا کیں
 دَ علم ظاہری او باطنی پہ اشاعت او تبلیغ کیں مصرف ستو۔ او دَ پستونخوا
 پہ کوت کوت کیں دَ اہل سنت و الجماعۃ دَ عقیدے مطابق عوامو او خواص
 نہ یے امر معروف او نہی عن المنکر شروع کرو۔

دَ اخوندرویزہ پہ محکم کیں دوہ کارونہ وو۔ بود اہل ہوا
 او بدعت مقابلہ کوئل۔ عوام دَ حق دَ غلطو عقیدو دَ اثر اتونہ بج کوئل او دوئم
 دَ اہل سنت و الجماعۃ دَ عقیدے تبلیغ او نشر و اشاعت کوئل۔ دَ اخوندرویزہ
 ددے کارونو پہ فروت او اہمیت باندے او دَ چہ پچیلہ زمانہ کیں پہ رشتیا
 سرے دَ دین اسلام کو عظیم الشان خدمت کریدے۔ دَ ہخ پہ قدر او قیمت
 باندے سرے ہالہ پوہیدے لے شی۔ چہ ددہ پہ زمانہ کیں دَ اہل سنت
 و الجماعۃ پہ خلاف دَ نور و عقیدہ و لکھ قدریہ۔ جبریلہ۔ ملا مٹیہ۔ حلو لیہ
 وغیرہ عقیدو و خصوصاً باطنیہ فرے کو عالمان۔ بزرگان او داعیان وو۔

اول دَ ہخ پہ پورہ حقیقت باندے خبر دار شی۔ او داور تہ معلومہ شی چہ بنیادی
 طور پہ دغہ پور تہ ہوو عقیدو کیں مغربے خہ خیز دے او کہ اخوندرویزہ او ددہ
 شیخ طریقہ پیر بابا دَ اہل سنت و الجماعۃ دَ صحیح اسلامی عقیدے پہ حمایت
 او مدافعت کیں کوششونہ نہ وے کرے۔ نو چاہن نہ دَ پستون قوم پہ مذہبی
 اعتبار سرے خہ حال وو۔ اخوندرویزہ والی کہ بالعرض پہ دے زمانہ کیں حضرت
 شیخ المشائخ پیر بابا علیہ الرحمۃ پدے ملک کیں موجود نہ وے۔ نو معلومہ نہ کہ
 کہ یو فرد لہ افرادونہ ہم مسلمان پاتے سوتے وے۔ دَ اخوندرویزہ ددے وینا دَ
 حقیقت معلومو لو دَ پارہ ہم مونہ لہ دَ ہخ زمانے او دَ ہخ پہ پس منظر باندے
 غور پکار دے۔ ددے غرض دَ پارہ پہ اول دایو حقو خبرے پہ فکر کیں او ساقو
 چہ مطلب تہ رسیدل آسان شی :

انوار خبر کا دلا۔ چہ برصغیر پاک و ہند تہہ اسلام دے دے اور پیغام
 اکثرداعیان اومبلغان د طرف دمغرب نہ پہ ہفتہ لارہ راغلی دی۔
 چوتہ چہ پستانہ قبایل آباد دی۔ دغہ شان پہ مسلما نانوکسن چہ روستو
 کوئے نورے فرے پیدا شویدی۔ چہ پہ ہفتہ کسن قرامطہ۔ باطنیہ۔ رافضیہ قدیہ
 جبریہ۔ حلویہ فرے پہ خاص طور سرکہ ذکر قابلے دی۔ دے تلوو فرقو
 داعیان اومبلغان ہم پہ دغہ لارہ راغلی وو۔ داتوے فرے چہ پور تہہ نمونہ
 ذکر شول۔ دمسلمانو دہفتہ صحیح اور حقہ دے اور جماعت نہ خلاف دی۔ کوئے تہ
 چہ اہل سنت والجماعت دلہ ویشے شی۔ او قرآن حدیث۔ فقہ اور جماعت دامت
 دخیل دین داسلام د پارہ مشعل را ککتری۔ او بنیادی طور د حنفی۔ مالکی۔
 حنبلی۔ شافعی مخلور واپہ برحق مذہبونو پیر و کاران دی۔

ظاہرہ دلا چہ تبلیغی مہموزہ ہم لکے د عامو سیاسی مہمونو پستان
 پہ قلم قدم واپندے روان دی۔ دے پہ بناء دمسلمانانو د ہر قوم د مختلفو
 فرقو داعیانو اومبلغانو چہ پہ برصغیر اوند کسن دخیلو عقید و اشاراتو
 خورہ ولو کو شش کپیدے۔ دہفتہ د پارے اول د پستانو خواہ علاقہ کسن
 چیلے جو پے مضبوط کپیدی۔ او بیاروستو پاک اوند خاورے تہ ور شریک
 مریڈی۔ د تاریخ پہ کوم دور کسن چاہ یو خواتہ د مشرقی اومغربی پستانو خوا
 علاقوتہ اوورپے د برصغیر پاک و ہند علاقوتہ د دغہ مختلفو فرقو مثلاً
 قرامطہ۔ باطنیہ وغیرہ داعیان اومبلغان را خوارہ شوی وو۔ دلتہ یہ چیلے
 پنجے مضبوط کپے وی۔ اوچہ کوم مسلمانان و دہفتہ د بدعت اولحادیہ
 لاکر روان کپی وو۔ نوبل خواتہ د تاریخ ہم پدغہ دور کسن د اہل سنت والجماعت
 عقیدہ لرو نکو عالمانو اوزرکا نو مشہور مرکزی مقام بغداد وو۔ دغہ خائی
 تہ دوئی ہم د ماوراء النہر۔ خراسان اوند طرف تہ توجہ را وگر خولہ۔
 بخارا۔ ہرات او غزنی۔ پشینور۔ لاہور اومسلکان یے دخیلو تبلیغاتو د پارہ

مرکز و نہ اوکریحول اوباددے مخایونونہ ذاہل سنت والجماعت مشاہیر
 بزرگان لکھ سید محمد کیسودرازاو۔ سید محمد طاہر تاران۔ سید محمود
 تاج الدین۔ سید علی ہجویری وغیرہ چھ مخکین نے ذکر راغلی دے دپورتہ
 ذکر شو و ملکونو مختلفو علاقتہ متوجہ شول۔ او اہل بدعت چہ کوم
 ناکارہ تعلیمات حواری کپری و و۔ د خدائی مخلوق نے د غلطو عقید واد
 ناکارہ تعلیمات و ناکارہ اثراتونہ بچ کرل۔

داہل سنت والجماعت او داہل بدعت د مختلفو فرقو تر منجہ چہ کوم
 مذہبی کشمکش اوجد و جہد تیر شویدے۔ او دھنے چہ کوم تاریخی اثرات او
 نتائج و و۔ او بعض اثرات نے داخوندرویزہ تر مانے پاتے و و۔ او اخوندرویزہ ہم
 لکھ داہل سنت والجماعت د نور و بخوانو او معصرو بزرگانو پشان دھنے یہ
 خلاف کوششونہ کپری دی۔ د دے یہ حقلہ ما پمچل کتاب "اخواندرویزہ"
 کتب یہ تفصیل سرک بحث کپے دے۔ چہ دلتہ یہ اختصار سوا اشارہ کول ورتہ مناسب
 گنرو۔ یہ تاریخی اعتبار سوا دے مذہبی کشمکش واقعات مو بزر یہ
 حاور و طبقا تو تقسیم کوٹے شو۔ (۱) د قرامطہ او باطنیہ فرقو دور (۲) د
 قدریہ۔ جبریہ۔ حولیہ فرقو دور (۳) د وجودیہ اباحیہ فرقو دور (۴) د
 رومانیہ۔ حولیہ۔ باطنیہ دور۔ پلے ہر یو دور کتب چہ داہل سنت والجماعت
 د مسلک کو مشاہیر و بزرگانو دین اسلام خد متونہ کپری دی۔ ورسرہ
 ورسرہ بہ یہ اختصار سرک دھنے تہ ہم اشارہ اوکری لے شی۔

(۱) فرقہ قرامطہ او باطنیہ

د فرقہ قرامطہ او باطنیہ دا ابتداء وضاحت داسے دے۔ چہ د حضرت سیدنا امام جعفر
 صادق رضی اللہ عنہ نہر و ستو شیعو کان دولا دے شول۔ یوے دے حضرت
 سیدنا امام موسیٰ کاظم ابن سید امام جعفر صادق خپل امام تسلیم کر۔ او پلے
 دے حضرت سیدنا امام اسماعیل بن سید جعفر صادق خپل امام تسلیم کر۔

بدعہ وخت کبیں چہ داد واپار لے جو رید لے سیدنا امام اسماعیل شہید شود۔
 بدے وجہ دھفہ پہ حاتم دھفہ حوی سیدنا محمدیے امام تسلیم کر۔ بیاد دھفہ
 جانشین سیدنا احمد و فی او کر حورے شو۔ دھفہ نہ روسو سیدنا محمد تقی
 الحیب۔ دھفہ نہ روسو سیدنا حسین الرضی او دھفہ نہ روسو سیدنا
 عبد اللہ (عبید اللہ) المہدی جانشینان شول۔ دھفہ سیدنا امام عبد اللہ
 المہدی افریقی تہ پہ کپہ لاپ۔ اوہلہ یے د خانلان "بنی فاطمہ پہ نوم د فاطمی
 سلطنت بنیاد کیس نو دے او پہ خیلو شیوعہ کا نو یے د فرقہ اسماعیلیہ "نوم کیس نو د
 روسو دے فرقے دیو منظم مخفیہ تحریک شکی اختیار کر۔ چہ دھفہ پہ وجہ ورتہ
 فرقہ باطنیہ (مخفیہ انجمن) ویلے شو۔ ۱۰ عبد اللہ المہدی خیلہ دلہ دیو منظم
 تحریک پہ شکی سر (د بغداد د عباسیہ خلافت پہ خلاف) پہ تہلہ د نیا کبیں
 خوراک کر۔ او پو لو اسلامی ملکونو تہ یے مخیل داعیان اولیرک۔ چہ پہ ہفہ کبیں
 پہ سنہ ۲۷۰ کبیں د عبد اللہ ابن عمر ہباری والی سندھ (مغربی پاکستان)
 پہ زمانہ کبیں ہیثم نو یے یو داعی یے سندھ تہ ہم رالیرے وو۔ لیکن ہفہ کے میاں شہ نہ وو۔
 د اسماعیلیانو اولے مرکز پہ شام کبیں وو۔ بیابا افریقہ کبیں قیرو
 او بیامہد یے مرکز شو۔ او دھفہ حائی نہ بول احکامات یے جاری کیدل۔ او بیابا
 چہ پہ مصر کبیں د فاطمی خانلان "بنیاد کیس نو یے شو۔ نو دے ملکونو تہ بد داعیان
 دمصریہ رالیرے شول۔ او د باطنیہ تحریک کا رکناو بہ پتہ پہ تہ کار کو لو د سنہ
 نا تر سنہ ۳۰۰ پورے ہر کلہ چہ پہ خراسان او مغربی پاکستان کبیں د طبقات نامری
 (صک طبع کلکتہ) د بیان مطابق د فرقہ باطنیہ مشہور شاخ قرمطہ پورہ اثر و
 رسوخ حاصل کر۔ نو پہ سنہ ۳۰۰ کبیں دمصر د فاطمی خلیفہ العزیز باللہ پہ
 زمانہ کبیں جلم ابن شیمان پہ طور د داعی دلتہ رالیرے شو۔ ہفہ د خراسان
 پہ لار ملتان تہ اور سیدہ۔ پہ حکومت یے قبضہ او کر۔ پہ ہفہ زمانہ پہ خراسان
 کبیں چہ کو موہنتنو قبائلو قرمطی عقیدہ قبولہ کرے وک۔ حضور دودھی قبیلے

مخنی خلقو۔ نو چونکہ جلم ابن شیبان ددوی پہ ملان تر د ملتان د اهل سنہ
والجماعت د ابن مُنیہ خاندان د حکومت تختہ آروے وہ۔ بد غہ وجہ
چہ ککہ جلم ابن شیبان مر شو۔ نو دھغہ پہ حائی شیخ حمید لودھی (نرپی)
د ملتان بادشاہ شو۔ ور پے دھغہ خوی نصرباد شاہ شو او پہ هغہ پے د
هغہ خوی ابو الفتح داؤد لودھی بادشاہ شو۔

دلو لو مورخینو پہ دے اتفاق دے۔ چہ د فرقہ باطنیہ د دغہ خوی
شاخ قرامطہ پیر و کاران محمدان وو۔ هم دغہ وجہ د چہ سلطان محمود
غزنوی علیہ الرحمة پہ سال ۴۱۰ھ کنیں د شیخ حمید لودھی پہ منسی ابو الفتح داؤد
لودھی باندے حملہ کرے وہ۔ او د قرامطہ طاقت ے ختم کرے وو۔ د چانہ ے
لاس او خپے پرے کرے وو و خوک ے قتل کرل۔ او خوک ے قید کرل۔ چہ بد غہ
قیدیانو کنیں شیخ ابو الفتح داؤد هم شامل وو۔ غزنی تہ بندیوان ے پوتے وو۔ او
تو موکہ د غزنی پہ غورک نوم مقام کنیں بندیوان وو۔ پہ تاریخی اعتبار سر د یو
مسلمان بادشاہ د طرف نہ د اهل بدعت پہ خلاف دا اولنے جہا د گنرے شی۔
حضرت پیر بابا او حضرت اخوند ریزہ چہ بار بار کومہ خبر کولہ چہ افسوس
چہ مؤثر۔ پہ زمانہ خوک مسلمان بادشاہ نشہ دے چہ د اهل بدعت نہ
زور ختم کرے۔ هغہ ے د سلطان محمود د جہاد تہ اشارہ کولہ۔ بحک کہ چہ د دوی
د زمانے بادشاہ اکبر پچھلہ د دین اسلام پہ مقابلہ کنیں پوے توے طریقہ جو کرے
وہ۔ چہ پاه دین الہی یاد بری۔ او دھغہ نہر وستو جہا نکیر هم د بد قسمتی نہ
دھغہ خلقو سر پرستی کولہ۔ چہ هغہ د وحلہ الوجو قابل وو۔ لکہ شیخ عیسیٰ
مشرانے وغیرہ شول۔ او دھغہ چاسرہ ے سختی کولہ چہ خوک پلخہ اهل سنہ
والجماعت وو۔ لکہ شیخ ابراہیم بابا شورانی غوث شکی۔ شیخ احمد سرن غوث شکی
او شیخ احمد سرن ہندی مجدد الف ثانی
علیہم الرحمۃ شول۔

(۱) حضرت شیخ رضی لودھی علیہ الرحمۃ

د احبہ چاہے قرامطہ اہل بدعت اور ملاح و و۔ او پہ ہفتہ زمانہ چاہے کومد
اہل سنت والجماعت علماء اور مشائخ و و۔ ہفتویئے ہفتہ شان مخالفت کو لو
لکھ چاہے اخوند ریزہ دخیل زمانے د قرامطہ عقیدہ لرونکو اہل بدعت اور ملاح و
مخالفت کو لو۔ ددے دیارے (د شیخ نصر لودھی حکمران حکومت ملتان ترقہ دہوی)
حضرت شیخ رضی لودھی دیوار و زدنظم یو خوشنور و نہ دلتہ درج کو و چاہے دانظم
یئے شیخ نصر لودھی تہ لبرے و و۔ ہفتہ شعرونہ داری۔

د الحاد لورتہ دے تریل : کر و دے جو بن و کور او
موز۔ رونکہ پہ زیار و نہ : تاپہ تور و تور او
لرعون و لے کر و ہیدے : چاہے کو بنے اپا و :
ہفتہ کر و دے او س اپہ کر : چاہے پلر و دے رونپا و :
لودھی ستاپہ نامہ سپک شو : کہ ہر خوشنور و نا و
نصر کا نہ موئے لہ کمالہ : لودھی نہ یئے پہ کا و
خجور۔ دغدادہ ستالہ کر و وہ

دور حلو ی پہ رعنا و

ظاہرہ دک چاہے اگر چہ سلطان محمود پہ سنا کہ کین د قرامطہ د حکومتی طا
ختم کرے و و۔ لیکن ددے فرقہ د عقیدے او خیالا تو خلق پدے ملک کین
پاتے و و۔ او چاہے ژور نظر و رتہ او کتے شی، د فرقہ رو شانیہ پہ مسلک
اعمال و افعال و دعوت او طریقہ د کار کین د قرامطہ فرقہ دومرہ بے شمار
آثار پہ نظر راجی چاہے دھغے نہ انکار کول کران کار دے ناو اخوند ریزہ پہ د
اہل بدعت او الحاد فرقہ پہ خلاف تبیغ د جہاد کول۔ یو پہ ہفتہ کین د فرقہ
و و۔ او د پیر تاریکی نہ علاوہ نور کین داعیان یئے پہ دے ملک
کین موجود و و۔

(۲) دَ قَدَرِیَہ . جَبْرِیَہ . حُلُولِیَہ فرقی

دَغَزَنوی سلطانانوانہ روستو چہ دَغُوری سلطانانود و رانغے . نو دُوی
 ہم دَ اہل سنت و الجماعت دَ عقیدے پیر و کاران وو . او دَ دُوی پہ زمانہ
 بے شمیرہ علماء و مشائخ دَ حراسان او مغربی پاکستان علاقہ راغلی و د .
 لیکن دَغُوری خاندان دَ کمز ورتیا پہ زمانہ کبسن دَ سابق مہربہ سرحد
 او قبائیلی علاقہ زمکہ دَ قدریہ . جبریہ او حلولیہ فرقی چہ دالوے
 دَ اہل بدعت او الحاد فرقی دی . دو مہرہ بے شمیرہ مبلغان راخوارہ شول . چہ
 پہ خصوصیت سرکہ دَ پستون قوم دَ گمراہ کیدلو یوہ عظیمہ خطرہ پیدائش
 داد سن ۶۵ھ نہ ترسنہ پورے واقعات دی . بدغہ شان حالاً تو کبسن دَ
 حضرت سیدنا محمد طاہر تارن پہ شپرم پُشت کبسن نمے حضرت سید محمود
 علیہ الرحمة او دَ ہفہ پنچہ حاکم میدان تہ را و وتل . او دَ بدعت او الحاد
 ددغہ عظیم سیلاب مقابلہ یے او کرلہ .

پنچہ پیرانے علیہم الرحمة

حضرت سید محمود علیہ الرحمة چہ دَ حضرت سیدنا محمد طاہر تارن
 پہ شپرم پُشت کبسن نمے وو . او دَ حضرت مولانا عبدالوہاب پنجو بابا پہ لسم
 پُشت کبسن نیکہ وو . ددغہ دارغستان تہ وادی برمل تہ او بیاد ہفہ حائی نہ ولای
 پاپین تہ راغلی وو . ددغہ موجودہ مغربی پاکستان علاقے تہ ددغہ پنچہ مہن
 دَ دین اسلام دَ تبلیغ او دَ قدریہ . جبریہ او حلولیہ اہل بدعت فرقی دَ ناکارہ
 اثرا تونہ دَ مسلمانانود عقید و بیچ کولو دَ پارہ راغلی وو . ددوئی دَ تبلیغ توالوے
 مرکز دَ پلینور سبھرجنوب مشرق طرفہ دَ ہزار خوانی او بہادر کلی ترنچہ
 او دَ اخوند ریزہ دَ مزار سرکہ نزد غنوب مغرب طرفہ چہ پہ کوم حائی
 کبسن وو . نن ورخے ددوئی دَ عبادت او استوگنے بدغہ مقام باند غزیرت
 جوہرہ . او ہفہ دَ پنچہ پیرانہ مزار مشہورہ . ددغہ پنچہ پیرانود

چیلے اور عبادت و نیم خانقاہ پہ اکبر پورہ ضلع پیسور کسٹے چاہیہ دغہ مقام
 باندے ہم دینچہ پیرانو پہ نوم زیارت جو رہے۔ ددوی دریم دچیلے۔ عبادت او
 تبدیغات مرکز پہ ضلع مردان تحصیل صوابی کہے وو۔ چہ دغہ مقام نن
 ورخہ پہ پنج پیرکلی یاد پوری۔ روستو دینچہ واپار واپار دے ملک مختلفو
 علاقہ لارل۔ یعنی (۱) حضرت سید خواجہ جو علیہ الرحمۃ دضلع
 پیسور دآبہ تہ لار۔ ہلتہ پاتے شو۔ مزارے ہم ہلتہ دے۔ (۲) حضرت سید
 خواجہ وجود علیہ الرحمۃ قبائلی علاقہ باجو رتہ لار۔ ہلتہ پاتے شو۔
 مزارے ہم ہلتہ دے۔ (۳) حضرت خواجہ احمد دضلع مردان دکلپانی پہ
 غار کا استوکن شو۔ مزارے ہم ہلتہ دے۔ (۴) حضرت سید خواجہ محمد دضلع
 مردان پہ لنگرنوے مقام کسٹے استوکن شو۔ مزارے ہم ہلتہ وو۔ پدو کی کہے
 دغہ دریم ور حضرت خواجہ احمد چہ مزار مبارکی دکلپانی نوے خو رہا
 غار پہ موضع کنڈا کسٹے دے۔ دسلسلہ عالیہ قادریہ پہ بزرگان کسٹے د اوچے
 مرتبے خاوند وو۔ او د علاقہ ددوی پہ انوار و باندے بردے و شر و سنانہ دے۔
 (۵) ددے پینچہ پیرانو پنجم ور حضرت سید خواجہ محسن علیہ الرحمۃ
 وو۔ چاہ بہ حسن ابدال نوم باندے مشہور وو۔ او ددوی د نوم پہ مناسبت
 سر پہ ضلع کیمبل پور کسٹے حسن ابدال نوے یو مشہور مرکزی مقام موٹو
 دے۔ حضرت اخوند ریزہ بابا پہ استاد انوکسٹ حضرت مولانا سید مصر
 احمد پاپینی ددے پینچہ پیرانو د خاندان یو ممتاز دینی عالم اور و خاں رہنما و
 دپنچہ پیران چہ پہ کومہ طریقہ ددے ملک بیلو بیلو علاقہ قوتہ خوارا شو و۔
 دھغے نہ معلوم پیری چہ ددے ملک پہ گوٹ گوٹ کسٹے اہل بدعت د خوارا شو و۔
 او دھغوی دناکارہ عقید و دناکارہ اثرانو نہ دمسلمانانو دپیچ کو لو دسارہ
 دسادانو دغہ مشائخ ملا ترے وکے۔ ورپسے دھغوی اولاد دغہ نیکر دسلسلہ
 جاری ساتلے وکے۔ او ددے خاندان یو ممتاز شاگرد یعنی اخوند ریزہ

د دغے فریضے پہ بیدار شام سر سرتہ رسول و پارہ خپل ژوند وقف کړې وو. اخوند روڼیزه بابا والی. (تذکرة الابراہیم) د پښتانه پیران په قام سیدان وو. ستی مذهبه وو. عالمان وو. اود کمال خاوندان وو. په دے ملک کښ چہ د دوک د پښتانه واک خاندانونو هر څومره سیدان تر نن ورځ پاتے دی. هغه هم ټول اهل سنت والجماعت دی. د دغے پښتانه پیرانو ساداتو په برکت د اهل هرا او اهل بدعت زور تر پیرۍ حد لگم شوه وو.

د سادات بخاری تبلیغی دور

لیکن داسے معلومېږي. چہ د پښتانه پیرانو او دهغوئ د خلیفہ کانیزه سترو په دے علاقہ کښ بیاد قدریه. جبریه. حلولیه عقیده لرونکو کمره پیرانو او ملحدانو د دوران راغلے وو. د مثال په طوره اخوند روڼیزه د روایت (۱۵۹) وضاحت (د معلومېږي کچه حلولیه او اباحیه عقیده لرونکي یو کمره پیر چہ دهغه شهباز قلندر نوم وو. د موجوده ضلع مردان د تپه اماري علاقہ ته راغلے وو. اود دے علاقے خلق یئ تر دے حد لغزولی وو. چہ د حضرت خواجہ سید محمود تارن بخاری علیه الرحمة مزار مبارک یئ وران کړے وو. دهغوئ لاش یئ ترینه اوبکښلے وو. بل ځای یئ دفن کړے وو. دهغوئ د مزار احاطه یئ د شرابو، کبابو او ډول سرناغرو لوبه کړے ول. اود اوصیت یئ کړے وو. چہ زه مړ شوم. نو په دے مقام به ځما قبر جوړ کړي. چنا پچار وستو هر کله د دے هزارے د تناولی قوم د لاسه او ورتلے شو. نو خپلو مریانو هم په دهغه د سید خواجہ محمود په قبر کښ ښخ کړ. اونن ورځ د دکه په نوم باند د دغے اډیرے خواجہ جوړ شوه کله په شهباز کپه یی یادېږي. چہ د مردان او صوبای په سرک لوی مشهور مقام دے. د اټول د سنه ۱۳۸۵ هجری ورځو واقعات دی.

په دغه زمانه په وادی پېښور د دلازاک قبیله قبضه ول. د شهباز قلندر او د دے نمونے نورو بے شمیر کمره او ملحدانو په وجه چاه د دے قام

عقیدے تردے حد لے خرابے شولے۔ چہ نہونج، روزہ اوڈ اسلام قول احکام
 او ارکان ختم شول۔ نو پدے باندے دھغہ وخت دے تلو اہل سنت والجماعت
 علماء او مشائخ توجہ دے طرف تہ را او کرحیدلہ۔ حکم چہ دیو لوئی
 روحانی پیشوا حضرت خواجہ سید محمد د مزار مبارک پہ داسے شرمناک
 طریقہ سر لے جرمی پیر لویہ حادثہ وہ۔ چہ دیو قوم عقیدہ داسے حد
 تہ او سیرکی چہ د خاندان بنوت اورسالت د بزرگ او سید نوڈ قبر و نوڈ
 کو تہ ہم جو رشتی۔ نوڈ ایقینا چہ معمولی واقعہ نہ دہ۔ او پہ دے باندے پہ
 تلو علماء و مشائخ کین بے آرامی پیدا کیدل یوہ قدرتی خبر وہ۔

دلازا کہ قبیلہ چہ پہ دہ زمانہ پہ وادی پینور کین آباد وہ۔ داقبلہ
 پہ نسب باندے د پینتوڈ غور غشتی قوم یو شاخ دے۔ چنا پچہ پہ دغہ پورتی
 واقعہ باندے د کوہ سلیمان د شہر علی نوے مقام مشہور بزرگ حضرت خواجہ
 یحییٰ کبیر غور غشتی علیہ الرحمہ را ولا رشتو۔ خیل پیر طریقت یعنے حضرت
 شیخ المشائخ خواجہ سید جلال الدین حسین بخاری الملقب پہ محمد و جہانیاں
 جہان گشت علیہ الرحمہ تہ را او غوستلو۔ هغوی تشریف را و۔ اوڈ سابق
 صوبہ سرحد او قبائلی علاقہ اوہ مشہور و مقامات او علاقہ کین لکہ۔
 ہشنغر مردان۔ مہوئی۔ سوات۔ دیر۔ ہزارہ۔ پینور۔ کرم وغیرہ کین
 یے د پینتوڈ بیلو بیلو قبیلہ پہ علاقہ کین د اہل بدعت او اتحاد کمرہ پیرانو
 اوڈ هغوی دنا کارہ تعلیمات پہ خلاف کوششونہ او کپل۔ او مسلمانان یے
 سمے لارے تہ را ورا وول۔

پہ تاریخی اعتبار سرحد د سنہ ۱۸۵۷ء تہ سنہ ۱۸۵۸ء د مہر زمانہ واقعہ
 دی۔ پہ ۱۸۵۷ء کین محمد و جہانیاں د وفات او پہ ۱۸۵۸ء کین خواجہ
 یحییٰ کبیر غور غشتی د وفات تہ روستو د وکی مریدان او خلیفہ کانو دا
 سلسلہ جاری ساتے وہ۔ لیکن د کمرہ پیرانو او ملحدان زور بالکل ختم

شروع نہ وو۔ او دحق او د باطل دامعکہ د اخوند ر ویزہ تر زمانے پورے
ہم دغہ شان راروانہ دلا۔

چونکہ حضرت اخوند ر ویزہ پہ سلسلہ عالیہ سمر و ردیہ کبن
ہم ددغہ حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال الدین حسین بخاری مریانو
پہ سلسلہ کبن وو۔ (حضرت اخوند ر ویزہ لہ حضرت پیر بابا لہ حضرت سالار
رومی لہ حضرت شیخ نظام الدین مہاجر لہ حضرت شیخ قطب الدین مہاجر
لہ حضرت شیخ فخر الدین مجبوی لہ حضرت شیخ مخدوم جہانیاں)

پہ دے وجہ حضرت مخدوم جہانیاں چہ د تبلیغ و اشاعت کومہ سلسلہ
شروع کرے ولہ۔ ہفہ حضرت اخوند ر ویزہ برقرارہ اوساتلہ۔ او پہ د علاقو
کبن چہ د مخدوم جہانیاں پہ زمانہ کبن کوم کمرہ پیران وو۔ لکہ شہباز قلند
وغیرہ او ددغہ گراہ پیرانو لہ چہ کومہ سلسلہ د..... الحاد۔ اباحت
او حول او جبریہ عقیدہ لرونکو پیر و کارانو پاتے ولہ حضرت اخوند ر ویزہ
علیہ الرحمة دھغوی تو لو پہ خلاف جہاد ونہ او کپل۔

(۳) د وجودیہ اباحیہ فرقو دور

د وجودیہ او اباحیہ فرقو د غلطو عقیدہ افکار و اوحیالاتو باندے د پوہیدلو
د پارہ موثر لہ د حضرت پیر بابا علیہ الرحمة ہذا نصیحت او وصیت را یادول پکار
دی چہ حقہ وخت اخوند ر ویزہ لہ ے خلافت و رکپ او پہ دغہ موقع ے ہفہ
تہ کرے وو۔ حضرت پیر بابا فرمائی :-

اے اخوند ر ویزہ ! د علم بقصوف پہ طلب کبن پورہ پورہ جدوجہد
او کرہ۔ چہ د شریعت محمدی مطابق د عرفان مرتبہ ورتہ حاصلہ شی۔ او
ورسره د نور و مؤمنانوسر واوزانہ و ایمان دزوال نہ بچ کرے شی۔ او کزور
عقیدہ لرونکی مسلمانان د تشبیہ او تعطیل نہ پہ امان کرے شی۔ حکہ چہ
نن وریے اکثر اہل ہوا پیران چہ پہ علم تو حید کبن کوم غور او فکر کوی۔

چونکہ دوئی دے علم د ضروری شرائط و اصولو لحاظ نہ ساتی پہ دغہ
 وجہ نتیجہ یے داستوے دہ چہ دوئی د اشارتو اوعبار تو نو د دے علم نہ بے
 حبرہ پلے شوی دی۔ او پہ معرفت د الله تعالیٰ کبن چہ دھہ ذات بیون اویچون
 دے۔ لارے غلطہ کرے دہ۔ اوحد د کفر و الحاد تہ رسیدی دی۔ کفریے دادے
 چہ دن زمانے (۱) بعض گمراہ پیران د خدای د جسم اوصورت قائل دی۔
 د مثال پہ طور ملا میر و میاں خان خدر زایے۔ یار احمد خان و غیرہ د صورت
 او جسم قائل و د دوئی وینا داوہ۔ چہ خدای پہ تخت ناست دے۔ د عرش د
 پاسہ فرش دے۔ بیابہ ہفے کانبری دی۔ او دھفے کانبری د پاسہ تخت پروت دے۔
 پہ ہفے تخت مینہ راتاؤ دہ۔ چہ دھفے او یازرہ دروازے دی۔ خدای پہ ہفے کبن
 ناست دی۔ مگر ملایان او عالمان ترینہ بے خبر لادی۔ (نغوذ با الله)
 (۲) بعض نفسونہ اواراح خدایان گنبری۔ بعض کل اشیاء د خدای پاک
 عین وجود او ذات گنبری۔ بعض خدای پہ خلقو کبن او خلق پہ خدای کبن نحوہ
 گنبری۔ بعض د خدای پاک د مثال او مثال قائل و د۔ (لکہ ملا عمر شلمے۔ ملا رکن
 الدین۔ ملا رحمت الله۔ ملا نعمت الله۔ ملا فیض الله۔ ملا یزید۔ ملا عبد
 الرحمان و غیرہ شول۔)

(۳) بعض د تناسخ او حلول قائل دی۔ د خدای مثال پہ مخلوق کبن داسے گنبری۔
 لکہ پہ کیا کبن چہ دنم مثال دے۔ بعض خدای پاک ذرہ ذرہ کید و نگے او پہ
 قول عالم کبن خور گنبری (لکہ شیخ یوسف مامونزے۔ ملا تانی لوملا عبید مامونزے)
 چہ داہولے خبرے دھمہ اوست۔ حلول، اتحاد، لہ قسم نہ د الحاد نہ
 د کے خبری دی۔ دے فرقے تہ وجودیہ پہ دے اعتبار و ٹیلے شی چہ پاء یونہ یو
 شکل کبن د خدای د جسم او وجود قائل دی۔ او د حضرت پیر بابا د ارشاد
 مطابق اخوند ریزہ بابا د دے نمونے گمراہ پیرانومقابلہ کوئلہ۔
 (۳) د ابا حییہ فرقے گمراہ پیران

دَاخوند رَویزہ پہ زمانہ کُبن دَ ابا حییہ فرقہ دَ کمرالہ پیرانوزیات زور و ددے فرقہ کُتر قسم داعیان اومبلخان و وچہ خلقیئے دَ اسلام صَیح لارے نہ کمرالہ کول۔

ادیوے فرقہ نوم حیدریہ اوقلندریہ و و داپیرہ پنجوانی فرقہ و۔
الف بنیادی طور دَ قرامطہ اوزنادقہ فرقہ شاخ و و ابتدائے ستم
 نہ شوع و۔ بیاروستو دَ کتاب "مجموعہ ملکی" دَ تفصیل مطابق پہ ستم
 کُبن پہ خراسان کُبن ددے فرقہ کُتر داعیان اومبلخان پیداشری و و ددے
 دَ مشرنوم حیدر و و۔ دَ ترکستان اوسیدونکے و و دہخہ پہ نوم دَ افرقہ
 پہ حیدریہ نوم مشہور لَ شوع و۔ ددوئی لَ مشہور لَ مصرعہ دَ امیدی
 قلندر مستم) نخبہ لَ دادہ چہ پہ لاسونوا و خپو کُبنیئے زنجیر نہ اہولی
 وی۔ خیمہ ابلہ۔ سرتور سرگرشی۔ قمیص پرتوک نہ اغوندی۔ یوہ پشمینا
 سترکیئے دَ خان نہ تاؤ کُری وی۔ نمونخ اودس یلغسل نہ کوی۔ زلالو اط
 مجائر کُتری۔ چول رباب۔ سُرنا و ہل لَ کسب وی۔ دَ عالم اود شہنی کوی۔
 والی دَ مار لہم سرکہ کُبنیاستل سبہ دی۔ اود عالم سرکہ سبہ نہ دی۔ والی
 عبادت تہ حاجت نشتہ۔ زبہ صفا پکار دے۔ والی شریعت حجاب دے۔ دَ طہ
 مقام تہ ہلہ سرے رسید لے شی چہ شریعت پریردی۔ اوبیا چہ طہ
 ہم پریردی نوہالہ دَ معرفت مقام تہ رسید لے شی۔ حالانکہ دابنک لہ
 خبر دہ۔ چہ ہر ہفہ شوک چہ دَ شریعت اسلام نہ لاس واخلی ہفہ تہ
 کافر ویلے شی۔ لکہ چہ ورا نڈ دکر اوشو۔ دَ افرقہ پہ حقیقت کُبن دَ فرقہ زنادقہ
 یوشاخ دے۔ ددے فرقہ لویہ نخبہ دادہ چہ دوی دَ ظاہری شریعت دَ اکابر
 لکہ نمونخ، روٹہ، حج، زکوٰۃ، پاکی، پاکیزگی ہر چہ نہ انکار کوی۔ اوابا حییہ ورتہ
 مکہ والی۔ چہ دوی دَ شریعت اسلام تول حرام پہ خان حلال کُتری۔
 مباح لے کُتری۔ دوی والی۔

اباحیہ اود قرامطہ د باطنیہ فرقہ ہفہ اعمال و افعال او معتقدات
 چہ ہفہ پہ صراحت او یقین سورہ د شریعت اسلام د واضحہ احکام او
 ہدایا تو خلاف وو۔ د پیررو بنان د معتقداتو پہ حقلہ چہ اخوندزادہ
 پہ درے کتابونو (۱) ارشاد المریدین (۲) تذکرۃ الابرار و الاشرار (۳)
 مخزن الاسلام کتب پہ کوم تفصیل سورہ بحث شویدے د پیررو بنان
 پخپلو تالیفاتو (۱) مقصود المؤمنین (۲) حالنامہ (۳) خیر البیان کتب او
 د پیررو بنان د مریدانوکہ علی محمد مخلص، محمد عزیز زانی،
 دولت خان لواپزی، مرزا خان انصاری پہ کتابونو کتب ہم لفظ پہ لفظ
 ہفہ خبرے درج دی۔ د کومو خبر و نسبت چہ اخوندزادہ و کی تا کہرے
 دے۔ یعنی دے رو بنانیہ فرقہ د عقیدے پہ حقلہ د اخوندزادہ ویزہ قول
 بیانونہ نسبتاً معلوم ہیکہ۔ د رو بنانیہ فرقہ د عقیدے خلاصہ دادہ، چہ
 دے فرقہ د معتقداتو اعمالو، افعالو قول دار و مدار پہ عقلی دلائلو او
 وہمی الہاماتو دے۔ د اسے الہامات او واردات چہ ہفہ د اسلام د منلو شو
 اصولونہ صراحتاً خلاف وو۔ دے فرقہ پیر و کارانو د شریعت اسلام نقلیاتو
 یعنی نص القرآن او حدیث پیروی نہ کولہ، او کہ پھر نہ گیراہ شول نو باطنیہ
 فرقہ د مخصوص حکمت عملی چہ ہفہ تہ تقیہ والی۔ دھان د بیچ کولو د پاراہ
 یے پہ خلہ باندے وقتی طور د اسلام د احکامو منلو اقرار ہم کولو۔ لیکن ورسو
 ورسو د اسلامی احکامو د اسے تاویلونہ بہ یے کوئل چہ ہفہ د اہل سنت
 و الجماعت او اجماع د مسلمانانو د تعبیر او تفسیر نہ بہ خلاف وو۔ د طریقہ
 د کار نتیجہ داوہ چہ رو بنانیہ مسلک د معتقداتو اعمالو افعالو پہ لحاظ سورہ
 د محلولیہ۔ اباحیہ او باطنیہ فرقو د معتقداتو مسلک وو۔ چہ پانفاق علما
 اسلام د غہ مسلک د گمراہی مسلک کہنے لے شو۔ د رو بنانیہ فرقہ عقیدہ
 داوہ چہ کل اشیاء تہ بہ یے خدا کی ویشلو۔ او مخلوقات صوری ہر حور

چلے دی۔ دیتہ بہیے کلہ د خدائی ذات ویلے اوکلہ بہیے ورتہ د خدائی صفا ویلے۔
 او دے خیلے مدعا د ثبوت د پارہ بہیے د قرآن بہ آیو نو کین تحریف ہم کو لو د
 مثال پہ طور آیت دے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ حَیْطٌ اَدُوّی بہ د آیت دا سے
 لوستلو۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ کُلِّ شَيْءٍ حَیْطٌ یعنی د لفظ "علی" پہ "عائی" بہیے "مع"۔
 لوستلو۔ او دے نہ بہیے د خدائی او بندہ یو والے او عین ذات کیدل مراد کوں۔
 د دوی بل دلیل دا او وجہ د خدائی مثال د دریاب دے او بندہ پہ مثال مہی۔
 مہی چہ پہ دریاب کین ہر خوانہ مخ گر حویٰ ہذا خوانہ ~~مہی~~ وی۔ دغہ شا
 بندہ ہم کہ ہر خوانہ مخ گر حویٰ ہذا تہ خدائی وی۔ آیت شریفہ۔ اَیْمًا تُولُوا
 فَمَنْ وَجَّهَ اللّٰهُ نُبِیًّا پہ نما مخہ کین قبلہ تہ مخ گر حوّل نہ دی پکار چہ کوم
 خوا دسری خوبینہ وی ہذا طرف تہ دے مخ کوی۔ پادے پس پیر رو بنان پہ
 حال نامہ کین والی چہ؛ ہر کلہ بندہ عین ذات د خدائی دے۔ نو بیان موخ کول
 او خدائی تہ سجدہ کول خود اسے مثال دے۔ لکہ سرے چہ خیل خان تہ سجدہ
 کوی۔ چونکہ دے نہ شرک لازمی پری۔ پدے وجہ موخ کول م پرینودہ (ہا نامہ)
 د فرقہ رو بنانیہ چہ کم معتقدات و او اخوندرویزہ پدے کو مو
 دلائل دھے تردید کریدے۔ دغہ قول بحثونہ پدے پورہ تفصیل سرکا ما پخیل دویم
 کتاب "اخوندرویزہ" کین بیان کریدی۔ ہذا دے ملاحظہ کرے شی۔ دلہ د
 نمونے پہ طور د پیر رو بنان دیود وہ مشہور و مریدانو علی محمد مخلص او محمد
 عزیز زانی یو خوش شعرونہ رانقل کوٹ چاہ دھے نہ د پیر رو بنان د مخصوص
 عقیدے اندازہ لگول آسان شی۔ علی محمد مخلص والی

پہ لطیف کین الطف گورہ	؛	کہ دے فتح د زپہ باب دے
دا الطف د حق ہستی شہ	؛	پرے بیبا عارف ارباب دے
ہم پکین ہم ترچا پیرو	؛	دے ماہی ہستی یے آب دے
ماہی ہر لورتہ چاہ کرچی	؛	واو بوتہ یے مآب دے

سرے ہر لورتہ چہ کرٹی : پرغہ لور دحق جناب دے
والی :-

دغہ جزو بہ یم کل شی بہ یقین کین : چہ مشغول دکل بہ ذکر شی ملام
داوحدت مثال اوبہ کثرت پر بخش : دغہ بخش پہ خورنگہ پہ خوام
داوحدت پہ مثال بیج کثرت بناخونہ : دیوہ میوہ پخہ ذبل خو خام
محمد عزیز ار زانی والی :-

مولی پتہ خزینہ دہ : دے مشغول پہ خپل وجودہ
چہ محبت یم عالی شہ : خلق یم کرے موجودہ
دکثرت پر میدان راغے : پت دے یو، خرگندہ دودہ :
دعنصر لباس یم واغوست : گہ مسلم اوکہ ہندودہ :
دبندگی نامہ یم کشیشوہ : خود ساجد او خود مسجودہ
یو آواز دے چہ یم آوری : ہم لہ چنگہ ہم لہ عودہ :
کہ فکر ورتہ اوکرے شی نوپے اشعار و کین چہ قہ و بیلی شوی
دی دایہ صراحت سرکہ اسلام خلاف خبرے دی۔

د اخوندرویزہ پہ زمانہ چہ ہر خورمرداسے پیران وو، چہ عقیدے
پہ لحاظ د اہل سنت والجماعت د عام مسلک نہ خلاف وو۔ اودہ دھوی
پہ خلاف تبلیغ اوجد و جہد کرے دے پہ ہغو تو لو کین د پیر و بسان
بایزید انصاری د مسلک مخالفانہ کوشش شرتہ یم زیات شہرت حاصل
شوے دے۔ پدے کتاب کین اگرچہ اخوندرویزہ بالکل پہ حقہ وو۔ اودہ
تبلیغ قول د اسلام د مدافعت لہ پارہ وو۔ لیکن مٹنے نور داسے عوامل او
مخبرے منہ نہ راغلے دے چہ دھغے پہ وجہ نہ ورٹے بعض خلق د اخوندرویزہ
اودھغہ د پیر طریقت حضرت پیر بابا علیہ الرحمۃ دغہ دینی خدمتوں
تہ خالص پہ دینی نقطہ نظر سرتہ نہ گوری، بلکہ پہ دے وجہ چہ بایزید انصاری

پسنتون وو۔ او پہ مقابل کسب اخوندرویزہ او پیر بابا د وارہا پستانہ وو۔ او
بل خواتہ بایزید انصاری د ہفتہ زمانے د مغل حکمرانان او پہ خلاف سیاسی
جد و جہد کو لو۔ نو د بعض خلق د اخیال کوی۔ چہ کہ اخوندرویزہ د بایزید
انصاری مخالف نہ وے کہے نو بایزید بہ د مغلو پہ مقابل کسب د پسنتون
خود مختار حکومت جوہر و نو پہ مهم کسب کامیاب شوے وے۔ او ہم پہ دے
خیال نن ورٹے بعض خلق د اخوندرویزہ پہ حقانہ نامناسب الفاظ ہم استہزا کی
لیکن د اخلق د احقیقت پہ نظر کسب نہ ساتی۔ چہ دیو حقیقت پرست اور بانی
عالم پہ مخکس د اسوال نہ وی چہ د ایوسرے چہ د شریعت اسلام د اصولو
مخلاف ورزی کوی دے پہ قام شوک دے؛ بلکہ د ہفتہ پہ ناکارہ عمل تنقید
کوی۔ او ہفتہ چہ د بدعت او کمراہی کو مکارونہ کوی د ہفتے مخالف کوی، او دے
غٹ مثال ہفتہ د شیخ رضی لودھی علیہ الرحمتہ دے چہ موبزہ مخکس بیان
کہ چہ اگر چہ شیخ رضی او شیخ نصر ابن حمید د وارہا پہ قام نو دھیان وو۔ او
شیخ نصر د ملتان بادشاہ شوے ہم وو۔ لیکن ہر گلہ چہ شیخ نصر قرطی عقیدہ
قبولہ کہے وے۔ نو شیخ رضی ورتہ والی چہ اے نصیر! ہر گلہ چہ تا د الحاد
لور تہ ترپیل نو اوس تہ جو تہ د خاندان د پارہ د شرم باعث یے۔ تھکہ چہ کو م
دین اسلام موبزہ او جو تہ پلور نور و بنانہ کہے وو۔ تا ہفتہ تور او خپر کہے
د غلہ مثال د بایزید رو بنان ہم دے کہ فکر او کہو د بایزید رو بنان پہ
او مہ پیری کسب نیکہ حضرت شیخ ابراہیم د انشمن علیہ الرحمتہ د حضرت شیخ
شہاب الدین سہروردی مرید وو۔ د شیخ ابراہیم مخوی شیخ سراج الدین
ہم د حضرت شیخ بہاء الدین ذکر یا ملتانی مرید وو۔ د بایزید انصاری مغل
پلار شیخ عبد اللہ د انشمن د سہروردیہ طریقے شیخ او د سلطان ابراہیم لوہی
قاضی القضاہ وو۔ بل خواتہ اخوندرویزہ ہم پہ سہروردیہ طریقہ کسب
شیخ بہاء الدین ملتانی مرید وو۔ د اتو لے خبرے حقہ دی۔ لیکن ہر گلہ

چہ دبایزید پلرونہ و نیکونہ او دھغوی د سلسلے پل پیران حنفی مذہبہ
 اہل السنۃ والجماعت وو۔ او بایزید دغہ د اسلام صحیح مسلک پر یسینو دہ۔
 او خپل پلار ہم پہ ہفے ترینہ ناراضہ شو۔ نوکہ اخوندرویزہ نے مخالفت
 کولو نو دغہ دینی تعصب کنپلے شو۔ سیاسی مصلحت او تعصب نے نہ شو
 گنپلے۔ اونہ کنپل پکاردی۔ بلکہ دابہ او وایوچہ اخوندرویزہ بہ د نور و تولہ
 بدعتی پیرانو پہ مقابلہ کین دبایزید انصاری مخالفت کول زیات لازمی وو۔
 حکم چہ بایزید دیو داسے لوی روحانی کورنی فرد وو۔ چہ دھغے روحانی
 سرچشمہ د حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی فیوض دور۔
 د حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی پاء کتاب عوارف کین صفا ارشاد
 دے۔ اجمع العلماء فی حرمة الغناء وبالغوافیہ۔ ان الغناء حرمة ابو حنیفہ
 و اہل العراق و حرمة الشافعی و هو المشہور من مذہب المالک و الامام
 ابن حنبل و سئل (اے الامام احمد) عن الغناء قال هو محدث اگر ہتہ
 (اے حرمتہ) قیل (للامام احمد) انه یترقی علیہ القلب۔ فقال (احمد)
 لا تجالسوا معہم لا فہم المجرمون قال تعالیٰ انہ لا یفاح المجرمون فقیین انہ بدعتہ۔
 د دے تفصیل پاء رنر کین انصاف پکاردے۔ چہ ہر کلہ ہم د دغہ شہاب الدین
 سہروردی د مریدانو پہ کورنی کین بایزید انصاری راپور تہ کیڑی او د پیری
 مریدی یوہ داسے سلسلہ بنا د کوی چاہ پہ ہفے کین نیچے اونر گہ و کم کینینولے
 شی۔ رقص اوسر و کولے شی نوکہ ہم دغہ شہاب الدین سہروردی پاء
 مریدانو کین اخوندرویزہ راپور تہ شی او بایزید انصاری تہ د دغہ بدعتونو
 او حرامو کار و نو پہ کولو مجرم، بدعتی او کمرآہ او والی۔ نو د اخوندرویزہ
 دینی مسئلہ دہ۔ د دے سرکہ د پسنون او غیر پسنون د فقیہو ملکر و کولو
 کوم جواز دے؟ پاء دے وجہ ہم دابہ وایوچہ پہ دے سلسلہ کین اخوندرویزہ
 پاء حقیقہ وو۔ اوزیاتے دبایزید انصاری و وجہ د اہل سنت والجماعت

د صحیح اور اوبہ خلافیے لارے اختیار کرے وہ۔ اور دے غلطی پہ وجہ دھنہ
سیاسی مقاصد و تہ ہم نقصان اور سیدہ۔ بھر حال دیا جو جدی بحث دے۔
پورے تفصیل غواہی۔ اور موز پورے پہ شرح اور بسط سرے پہ محفل
کتاب "اخوندرویزہ" کتب پرے رنہ اچولے دے۔

د اخوندرویزہ تالیفات

اخوندرویزہ د علم د توسیع اور خلق پہ زہر و لوکین د علم سرے دینے اور
محبت پیدا کو لو د پارے دیر کو ششونہ کریدی۔ اور پہ ہذا خلقیے سجدہ نکتہ
چینی کرے دے۔ چاہ چاہ علم تہ حجاب اکبر و ٹیلو۔ فرمائی کہ دے خلق د
قول صحیح وے۔ نونبی علیہ السلام بہ داد عازہ کو لے۔ چاہ رت زدی علمہا چنانچہ
دے غرض د پارے دوی پہ پستو اور فارسی دوار و ژبو کتب کنر کتابونہ لیکلی
دی۔ لکہ چاہ محکبین ورتہ ہم اشارہ شویدے۔

د دوی تو تالیف "ارشاد الطالبین" دے۔ ژبہ یے فارسی دے۔ تقریباً
د پنجا نیم سوہ صفحا تو کتاب دے۔ پدے کتب مخلور بابونہ اور یوہ خانہ دے۔

پہ اول باب کتب مخلور فصلونہ دی۔ (۱) فصل توحید (۲) ایمان (۳) اور دس
(۴) نہونع۔ پہ دویم باب کتب ہم مخلور فصلونہ دی۔ (۱) فصل توبہ (۲) دیر کامل
(۳) د علم فضیلت (۴) د ذکر الہی بیان۔ پہ دریم باب کتب داجمہ دی۔
سیر سلوک، سیر من اللہ، سیر فی اللہ، سیر مع اللہ، مخلور م باب بیہ مخلور و
فصلونو مشتمل دے۔ (۱) اخلاق حمیدہ۔ (۲) اخلاق دیمہ (۳) صبر (۴) شکر۔
د کتاب خانہ پہ درے فصلونو مشتملہ دے (۱) د قیامت علامات (۲) کیفیت د
حشر اور نشر (۳) پدے کتب مختلف مسائل دی۔ دے کتاب تہ اخوندرویزہ پہ ژوند
کتب دھنہ نامور حوٹی میاں کو میداد ترتیب و کریدی۔ اور بر صغیر پاک و
ہند پہ مختلفو چاپ خانو دھلی، لاہور، پٹنور کتب دیر دیر محلہ چاپ
شویدے اور مخراسان د عالمانو منلے شوے کتاب دے۔

د اخوندرویزہ دوم کتاب ارشاد المریدین دے د کتابہ ۱۲۸۲
 کتب یہ مطبوعہ مصطفائی پبلیشور سہر کتب چاپ شویہ د دے
 نہ ورنہ دے یہ ۱۲۸۲ کتب یہ دہلی کتب ہم چاپ شویہ دے د کتاب لہ ہم
 د اخوندرویزہ کوئی میاں کریم داد د خیل پلار پہ ژوند ترتیب ورکړیدے
 میاں کریم ادلیکی چہ عماد پلار د اشیرم کتاب دے چہ زہی نصیح کوٹم اد
 ترتیب ورلہ ورکوم ژبہ یی فارسی ۱۰ اولک چہ مخکس ہم ورنہ اشارہ شریک
 د کتاب یہ حقیقت کتب مشهور کتاب جام جهان نما د مطالبو آزادانه شرح
 دے چہ د شیخ شهاب الدین سهروردی د کتاب عوارف د شیخ کمال الدین کتاب
 "الاستراق" او مولانا عبد الرحمن د کتاب "لوائح" مطالب یی د خیل پیر طریقت
 حضرت پیر بابا د فیوضاتو او ارشاد اتوبہ رنا کتب مرتب کړیدی د اوقسم لہ د
 تصوفی مسالکو او مطالبو پوه د پاره تنقیدی کتاب دے د کتاب پہ دیباچہ
 کتب فرمائی د کتاب پہ دے عرض اولیکہ چہ پیران او مریدان ټول صحیح طریقہ
 اختیار کړی د ملاحدہ او اهل بدعت په لار لاپ نه شی او داو رتہ معلومہ
 شی چہ د مشائخو د طریقہ حصول خرنک کیدے شی او عرض یی ټه شل دے
 د کتاب پہ یوه مقدمه او انکتو او یوه خاتمه باند د هسمل
 دے پہ مقدمه کتب د مریدانو د پاره د فیض حاصلو د طریقو بیان دے پہ
 د کتب د هغه پنخانو بزگانو پیرانو طریقہ بیان شو دے چہ ترین ورځ
 زرگونه او لکونه خلق ترینه فائده اخلی بیابہ اولئی نکتہ کتب د دے بیان
 دے چہ د طریقت د حصول د پاره د شریعت فرمانبرداری او مکملہ پیروی
 ضروری دے پہ دوئمہ نکتہ کتب هغه فوائد بیان شویدی چہ د دے اولئی
 نکتے پہ وجه حاصل پیری پہ دریمہ نکتہ کتب د دے بیان دے چہ اهل طریقت
 چہ دا کوم نومونه لکه پیر شیخ صوفی درویش مرید وغیرہ استعلاوی
 د دے استنباط د کوم ټهائی نه کیږی او شوی دے پہ څلورم نکتہ کتب د پیر مرتبه

او د پیر د حصول د شرائطو بیان دے. په پنځمه نکتہ کښ د ایمان راوړلو بیان دے. په شپږمه نکتہ کښ د بعض اذکارو بیان دے. او مه نکتہ د نماز په بیان کښ دے. د کتاب په علم تصوف کښ یو بهترین تحقیقی او تنقیدی کتاب دے. خصوصاً د دے کتاب په مقدمه کښ د خداي پاک د توحید په موضوع او د اهل سلوک د سیر او عروج او د تنزلاتو په باب د پیر بهترین تفصیلات درج دي. د تنزلاتو د احصاء په خالص علمي څه. په کتاب جام جہان نما کښ څه د عرفان او طریقت او سلوک د تنزلاتو او عروج د پوهه کولو د پاره کوم اشکال او نقیصه درج کړي شوي دي. او د یونان په فلسفه کښ څه د تنزلاتو کوم تصور دے. پدغه موضوع د ارشاد المریدین بحثونه د ملا حظه کولو دي.

د کتاب د تصوف په موضوع تحقیقی او تنقیدی په دے لحاظ دے. څه په دے کښ د صمیم او غلطو پیرانو د پیرندلو د پاره د پیر مفید او ضروري معلومات بیان شريدي. او په دے باند د زور ورکړي شوي دے. څه هر هغه پیر څه په سنت بنوي باند د عمل نه لري. د علم تفسیر. حدیث او فقه نه نا خبره وي. هرگز هرگز هغه پیر کنړل نه دي پکار. فرمائي ټی:

د اخوند رويزه اقوال

(۱) د مسلمانانو په منع کښ د اختلافاتو پیداکیدلو. د عوامو د کمره اکیدلو او د خلای په قهر او غضب اخته کیدلو. اصلي باعث بدعتیان او کمره پیران دي. څه غلط دعوې او بدعتي طریقې په خلقو کښ رایجې کړي. د دے فقط یو علاج دے څه د پخوانو نیکانو او صحیح العقیده مسلمانانو بزرگانو پیروي اختیار کړي شي. او هر هغه کار څه د قرآن او حدیث نه خلاف وي د هغه نه توبه او کښل شي.

(۲) که یو سره د خلقو په نظر کښ پیر لويي سره او پیر لويي بزرگ وي. لیکن څه د شریعت محمدی نه یوه زړه هم قدم چپ کړي وي. او په دین کښ خود سري

او مطلق العنانی اختیار کری۔ داسے مطلق العنان او بے واگو پیر پہ لاس
کین لاس مہ ور کوی۔

(۳) نن ورئے د پیری مریدی دار و زکار د دکا نداری او خپلونا کارا فرضو
پور کولو۔ او د خلقو نہ د مالونو راغونہ لا ولو۔ خزانو جمعہ کولو۔ خپلے خپلے
غٹولو یوہ ذریعہ کو حید لے دے۔ او پیر و کمراہ پیرانو د پیری مریدی
روزگار تہ دیو داسے بدعت شکل ور کپے دے۔ د خدای پیر مخلوق پیرا کر
د بناغلی شیخ محمد اکرام خبرہ۔ اخوندرویزہ یوز بردست اہل قلم
(مؤلف) مصنف اادیب وو۔ لیکن د دوئی اہلی مرتبہ د مصباح او مجد دے۔

دوئی نہ صرف د میان بایزید انصاری د مطلق العنانی د خپل حجت اسلامی
او مضبوط عامی خدا تو پہ ذریعہ مقابلہ او کپہ۔ بلکہ د اسلام د بنیادی
عقاید و خلاف چاہ چرتہ ہم خاہ خیز بہ یے پہ نظر راغلو او تریہ خبر بہ
شردھے مخالف تہ یے کولو۔ تردے حدہ چہ خپل پیر طریقت یعنی
پیر بابا چہ چشتیہ طریقہ لے لہ او د دے طریقہ د مسلک پہ وجہ داخون
درویزہ پہ قول ”سماج بلازمیر شنیدے“ د سازاوسر و د تہنگ او کپور نہ پہ غیر
تشاء پہ خوش آوازی سوزہ قوالی بہ یے او رید لہ۔ ہذا یے ہم پہ پیر بابا بندہ
کپے وے۔ د کتاب اخبار الاولیاء روایت دے۔ چہ پیر بابا چہ خپل ژوند کپے
بیادغہ تشاء قوالی نہ او رید لہ۔

د تفصیل چہ شیخ محمد اکرام بیان کپیدے د دے نہ اندازہ لگیلے
شی چہ اخوندرویزہ ہر کلہ د امر معروف پہ سلسلہ کین د خپل پیر ہم
لحاظ نکوی۔ نو د نور چاہ یے خہ لحاظ کولو او داتو لے خبر دے د دے پہ زبردست
قوت ایمانی او د میان کریم داد د قول مطابق د دے پہ دینی تعصب د لالت کوک
او ہم پدغہ وجہ د حاجی عبد اللہ کوہا قی غسہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ ورتہ ”د
مذہب اسلام رنہا د حق خاوند۔ قطب المکنہ۔ و رکن السنہ و منبع

الانوار۔ قبلہ الانوار۔ ونقطۃ الاحرار وائی۔

۳ | داخوندرویزہ دریم کتاب "مخزن الاسلام" دے۔ دے کتاب ژبہ
پسنو دے۔ داد نثر مقفی او مسجع پہ یو مخصوص ادبی سبک کین لیکے
شوی دے۔ دا کتاب پہ دے نومو لو یادیری، مخزن اسلام، مخزن درویزہ، مخزن
پسنو، دا کتاب خو خوشٹے پھاپ شو دے۔ موجودا چاپ شوئے سقہ پہ مخلورو
حصو تقسیم دے۔

(۱) اولئی حصہ تالیف داخوندرویزہ دص ۱۳۳ نہ ترص ۱۳۳ پورے
(۲) تالیف د ملا عبد السلام بن پایندہ محمد بن اخوندرویزہ دینج کوهر پہ
نوم سرہ ص ۱۳۳۔

(۳) دریمہ حصہ تالیف د میان کریم داد بن اخوندرویزہ دص ۱۳۳ نہ ترص ۱۵۲
پورے۔ پدے حصہ کین یو غزل دے او بلہ "الف نامہ" دے چہ "کلمات الوافیات"
نوم یے دے۔ او حضرت حاجی بہادر صاحب د کوہاٹ د "بیان الحقائق" پہ نوم
دے شرح لیکے دے۔

(۴) مخلورمہ حصہ داخوندرویزہ تالیف دے۔ دص ۱۵۲ نہ ترص ۱۶۴ پورے
دے کتاب کومہ حصہ چہ داخوندرویزہ تالیف دے پہ ہف کین د
علم فقہ د مشہور کتاب خلاصہ کیدائی، د علم عقاید د ابتدائی کتاب فقہ اکبر
(۵) د قصیدہ آمالی "قصیدہ اکبر د پسنو ترجمے دی چہ د اہل سنت والجماعہ
د عقیدے مطابق د ایمان او توحید مسائل او نورابت الی دینی او مذہبی
مسائل یے پکین پہ سادہ او اسانہ پسنو ژبہ راجع کپیدی۔ دے نہ علاوہ
یوہ الف نامہ دے چہ پہ خصوصیت سرہ د پیر تاریکی د مشہور مرید
علی محمد مخلص د الف نامہ پہ جو کین دے دے کتاب پہ حقلہ اخون
درویزہ فرمائی :- بنائستہ مخزن م او کینین پریہ د کوهر د۔

۴ | دے نہ علاوہ داخوندرویزہ لوگن تالیفات دی۔ لکے شرح
قصیدہ آمالی فارسی۔ شرح اسماء الحسنی فارسی۔ بوہا الانبیاء والاطیہ وغیرہ۔

حَامَن اَوْ خَلَفَاء

میاں کریم داد

ادخوند روینہ بابا خلو رَحْمَن و و (۱) عبد الکرم چہ پہ
میاں کریم داد شہید مشہور دے پہ ظاہری اوباطنی دوارو
علم نو کسب یتے دخیل پلار نہ فیض موندے دے۔ او پہ قول دمفتی غلام
سرور لاہوری دپیر بابا ماذون اوی خلیفہ ہم و و۔ مؤلف اوی محقق عالم دے۔ ادیب
اوشاعر دے۔ پہ علم فقہ کسب دے تحفہ الحائثہ پہ نوم یوم مستند کتاب یتے لیکے دے۔
چہ دروستونہ مانے دفراسان تہو لو عالم اوترینہ استناد کریدے شرح جام جہان
نما او کلمات الوافیات یتے دعلم تصوف کتابونہ دی۔ داو لئی کتاب زبہ خاری
اوددویم پسنودہ۔ دپسنوڑے داسعار و یودیوان یتے یادگار پاتے دے۔ دزنانہ و
دپارے یتے دعلم فقہ پہ مسائل یورخصوصی کتاب لیکے دے۔ پہ دے کسب مرفقہ
مسائل راجع کریدی چہ ہفہ دزنانہ و سرہ نقل تری۔ پہ شریعت، طریقت او
حقیقت دے وار و کسب لویہ مرتبہ یتے لولہ دکرامت او ولایت خاوند و و۔ دروستو
راتونکے رملے تہو لو عالم اواز بزرگانود دے دا چیتے عالمی ادعرفانی مرتبے ستائہ
کریدہ۔ دحضرت میاں کریم داد پہ شاگرد اناو مرید اوی کسب ددہ دخیل ہوئی
میاں نور محمد و پرورنہ ملا عبد السلام، ملا عبد الحلیم دپیر بابا درے وارے
نسی میاں قاسم، میاں عبدل، میاں حسن دکوہا پ حضرت معاجی بہادر
صاحب، اخوند قاسم پاپین خیل اودپسنوڑے مشہور شاعر حضرت
عبد الرحمن بابا مہمند دیاد ولودی۔ مزار مبارک یتے پہ موضع کاتجور ریاست
سوات کسب دے۔ پہ میاں شہید بابا یاد پری۔

دویم ہوئی نوم یتے میاں عبد اللہ دے۔ چہ پہ میاں اللہ داد

میاں الہداد

۵۳۹ ^{حاجہ} اخوند روینہ ددے دخیل تالیف برہا الانبیاء والاولیاء ذکر پچیل کتاب ارشاد
المریدین کسب کرے دے۔ اوی پچیل کتاب تذکرۃ الابرار کسب ہم دے کتاب بعض اقتباسات اناقل کریدی
دا کتاب نن ورے نایاب دے۔ (اثر)

مشہور ہے۔ عالم افاضل و و۔ روحانی مرتبہ ہے پیرۃ اوجتہ و۔ مزار مبارک
 ہے یہ موضع سلاپور ریاست سوان کن ہے۔ یہ میان بجیو بابا یاد یزدی۔
 دخیل پلار مرید اویلیفہ و۔

میان خالقلاد | ددیرم خویئے عبدالحق نوم ہے۔ یہ خالقلاد مشہور ہے۔
 دخیل پلار مرید اویلیفہ و۔ عالم، فاضل اومولف و۔
 د" شرائط واحکام ایمان" پر نوم ہے یو کتاب تالیف کرے ہے۔ زیارت ہے دریاست
 سوات دموضع منکوره سورہ نزد ہے یہ موضع نوی کلی کن ہے۔

میان پائندہ محمد | دخلوم خویئے پائندہ محمد نوم ہے۔ دخیل پلار مرید
 اویلیفہ و۔ عالم افاضل و۔ دعلم فقہ ہے کن و۔
 کتابوئے ہاشیہ لیکے دی۔ مزار مبارک ہے دریاست دیرپہ آند۔ نئے نومے علاقہ کن ہے۔

اخون پنجو بابا | دحضرت اخوندرویزہ ہے شہیرہ شاگردانو، بریانو
 اویلیفہ کانوکسن فقط دیو مرید اویلیفہ حضرت اخون

پنجو بابا نوم ذکر کول کافی کن وچہ دے نامور بزرگ مرید ہے ذریعہ داخون
 درویشہ دروہانی فیوضاتو سلسلہ پہ قول خراسان اوبر صغیر پاک و ہند کسے
 ترنن ورخے پورے باقی پلے دے۔ اوانشاء اللہ چہ تر آخرہ بہ باقی پاتے وی۔ اودوئی
 چہ دعلم اوفضل اوحقائق و معارف کوم مشعلونہ رویشانہ کپی دی۔ دھغے رنابہ
 ہم دغہ شان رویشانیتا اوحورہ و نکے اود بدعت اوالحاد تیار لے کو نکے باقی
 پلے شی۔ اود غے پہ ذریعہ پہ دمسلمانانو تر منجہ روحانی تروتہ دوام حاصل شی۔

د مفتی غلام سرور لاہوری دبیامطابق اخوندرویزہ بابا ہے ۱۰۲۸ھ
 کن ہے حق رسید لکے۔ دوفات تاریخ ہے دجملہ نہ غیری والی رضا مزار مبارک ہے
 دپیشور شہر گنج دروازہ نہ جنوب مشرق طرفہ دموضع ہزار خانی سرلانزد ہے۔ قبر ہے
 ذریعہ زمانے پوخ ہے۔ پنجہ چار دیواری ترینہ چاپیرہ دے۔ ورسوہ نزد ہے پنج جماعت ہے۔
 عام خلق ہے زیارت لہ و رخی، البتہ زنانہ و تہ زیارت تہ دنہ تداوا جارت نشدہ ہے۔
 دروہانی فیوضاتو لوی مرکز ہے۔ علیہ الرحمة والخفران

حضرت مولانا شیخ سید محمد ذکریا

ولادت _____ وردک پینور ۹۸۱ھ

وفات _____ اترخیل (قبائلی) علاقہ مہمند ۱۰۵۵ھ

حضرت مولانا شیخ المشایخ سید محمد ذکریا علیہ الرحمہ دقبائلی علاقہ مہمند (مہمند ایجنسی، مغربی پاکستان) پہ مشاہیر و روحانی پیشوایان و کتب داویچے مرتبے خاوند بزرگ تیرشودے۔ پہ عام او خاص کتب د حضرت شیخ بابا پہ نوم مشہور دے۔ دکشف او کرامت اور روحانی تصرفات و لوگوں د فیوضات او برکتونائے عام دی۔ او پہ خصوصیت سر دقبائلی علاقہ مہمند او باجوہ اوسمت مشرقی افغانستان بول خلق کہ واپہ دی کہ لوی دی۔ ددوی نوم پہ عزت سرا اخی۔ او ددوی د روحانیت او کرامت د فیوضات و برکتہ دامک د اسلام پہ رنار و بنا نہ دے۔ حضرت مولانا شیخ المشایخ سید محمد ذکریا علیہ الرحمہ صحیح النسب حسینی سید دے۔ شجرہ د نسب یے د اسے دلا:

حضرت سید محمد ذکریا ابن سید خواجہ علی ابن سید محمد عبید ابن محمد ثابت ابن محمد محی ابن محمد جمال ابن سید نور ابن محمد باقر ابن نعمت اللہ ابن علی اکبر ابن عبد الکریم ابن محمد ناظر ابن محمد محبوب ابن محمد معصوم ابن سید ملائم ابن محمد ابن تقی ابن فتح اللہ ابن محمد طاهر ابن محمد اسماعیل ابن محمد حسن ابن احمد ابن عبد اللہ الملقب پہ سید الرجال ابن علی نقی ابن محمد ابن محمد مهدی ابن الامام سید محمد حسن عسکری ابن الامام علی نقی ابن سید محمد تقی ابن سید امام موسیٰ رضا ابن الامام موسیٰ کاظم ابن الامام الہمام محمد جعفر صادق ابن الامام محمد باقر ابن الامام علی زین العابدین ابن الامام سید الشہداء حسین ابن مولیٰ الکائنات علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

د حضرت مولانا شیخ محمد ذکریا والد ماجد حضرت مولانا شیخ سید خواجہ علی
اودھغہ مشرماور حضرت خواجہ سید ہارون دواپاد غزنی پہ شاوخوا کین د
وردگ قلیلہ پہ علاقہ کین پہ موضع چنار کین اوسیدل د دوی والد ماجد
سید محمد عمر اودھغہ نہ پور تہ د حضرت مولانا سید عبدالکریم پورے دیلرون
اونیکونو نہ پیرکئی مشران تول د غزنی پہ وردگ نوم علاقہ کین آباد وو اود
ساداتو دا خاندان د علاقہ غزنی د حسینی ساداتو پہ خاندانون کین د علم اوعرفا
پہ لحاظ سرے یواجیت اوعزیمند خاندان وو ددے خاندان پہ مشرانو
بزرگ و کین چہ فکر او کپے شی نو معلومہ شی چہ ددے خاندان تول
مشاہیر سیدان د افغانستان پہ غزنی اوقند ہار کین اود مغزنی پاکستان پہ
پشین کین اوسیدلی وو د مثال پہ طور

۱ د حضرت شیخ محمد ذکریا پہ یو ولسم پشت کین حضرت سید عبدالکریم
زیارت پہ غزنی کین دے لیکن دھغہ والد ماجد حضرت سید محمد
ناظر علیہ الرحمۃ مزار مبارک پہ پشین کین دے ۔

۲ د حضرت سید محمد ناظر د والد ماجد سید محبوب مزار مبارک پہ موضع
شش کاؤن غزنی کین دے اود سید محبوب د والد ماجد محمد معصوم
زیارت ہم پہ غزنی کین دے ۔

۳ د حضرت سید محمد معصوم د والد ماجد سید محمد ملائم مزار مبارک پہ
موضع مشکئی بلوچستان کین دے ۔ حال داچہ دھغہ دیلار اونیکہ
دواپو یعے حضرت سید محمد اوسید تقی مزار ونہ پہ غزنی کین دی ۔

۴ بیاد دغہ حضرت سید تقی د والد ماجد خواجہ فتح اللہ (زمانہ
سنہ ۱۲۰۰ھ) مزار پرانوار پہ قند ہار بنہر کین دے ۔

۵ ددے حضرت مولانا خواجہ فتح اللہ نیکہ سید خواجہ اسماعیل
دھغہ نامور بزرگ دے چہ د حضرت سید محمد ذکریا اود حضرت خواجہ

د پورتی بیان نہ معلوم پوری چہ ترستہ پورے ژوندی وو۔ او پہ دے
اعتبار د وفات تاریخ یے د دغے نہ روستو کنرل پکاری دی۔ پہ دوی کبں د سید
هارون مزار مبارک نہ دے معلوم چہ چرتہ دے۔ یاد اچہ اولاد یے کوہ زمکہ آباد دے۔

روایت دے پہ پہ حضرت سید خواجہ علی باندے د حضرت
اخوندرویزہ بابا لور وادہ وے۔ د ۹۸۱ھ پہ شاوخوا کبں یے دھے نہ چہ
کوم فرزند پیدا شو۔ پہ ہفہ باند محمد ذکر یا نوم کیسودے۔ چہ نن ورٹے پہ
”شیخ ذکر یا بابا“ او شیخ بابا” پہ نوم نوم مشہور دے۔ او اولاد یے پہ ”شیخ انوار
میا گانو یادیری۔

لکہ چہ مخکبں ور تہ اشارہ او شہ د حضرت شیخ سید محمد ذکر یا
والد ماجد سید خواجہ علی د ۹۸۱ھ پہ خواو شا زمانہ کبں د ضلع پشینور
پہ د وایہ علاقہ کبں او سیدے۔ شیخ ذکر یا دینی علمو نو کتابونہ د خیل والد
ماجد نہ او بیا پہ دھفہ زمانہ چہ پہ دغہ علاقہ کبں کوم نور عالمان وو۔ د
هغوی نہ لوستلی وو۔ او پہ فلاہری علمو نو کبں یے درجہ د کمال حاصلہ کرے
وے۔ دھے نہ روستو د حضرت اخوندرویزہ بابا نہ یے بیعت کرے وو۔ خرقہ د
خلافت یے موندے وے۔ او بیا د خیل پیر طریقت او دمورد طرف نہ نیکہ
حضرت اخوندرویزہ بابا د ارشاد او ہدایت مطابق غالباً د ۱۰۲۴ھ پہ شاو
خوا کبں قبائلی علاقے مہمند نہ یے تشریف ورے وو۔ چہ روستو ہم
د غلتہ پاتے شریے وو۔

حضرت مولانا شیخ ذکر یا پہ اول سرکبں د جلال آباد سرکہ نزدے موضع
کامہ تہ تلے وو۔ بیا دھفہ حائی نہ د قبائلی علاقے مہمند نہ موسی خیل قبیلے
”سپینکی تنگی“ نوے علاقے تہ راغے۔ ہلتہ آباد شو۔ د دین اسلام د تبلیغ او
اشاعت سلسلہ یے شروع کرے۔ د شریعت او معرفت پہ فیوضات یے د خدای
مخلوق سرفرازہ کرلو۔ و آخر پہ ۱۰۵۵ھ کبں وفات شو۔ مزار مبارک یے

دقبائلی علاقہ مہمند، بابازی مہمند، یہ علاقہ کبیر قبیلہ، "امرضیل" یہ علاقہ کبیر ہے۔ اودغہ مقام دوی د نوم یہ مناسبت سرکہ یہ "شیخ بابا یاریری" اور مرجع د خاص اوعام اور مرکز دیوضا تو دے۔ علیہ الرحمة والغفران۔ لکہ چہ بنگبیر ور تہ اشارہ شوی دے۔ د حضرت خواجہ محمد ذکر یانہ بے شمر غلو تہ روحانی فیض رسیدہ وو۔ اود دوی بے شمیرہ مریدان او خلیفہ کلان در۔ چہ یہ صغوی کبیر د دوی خیل درے نامور فرزندان دیاد ولودی۔ چہ دوی در واپار د خیل والد ماجد مریدان وو۔ د ولایت درجہ تہ رسیدی وو۔ با کمالہ عارفان او اولیاء اللہ وو۔ نومونہ یے دادی۔

(۱) حضرت شیخ سید موسیٰ چہ مزار یے یہ بابازی مہمند کبیر قبیلہ یہ علاقہ کبیر دے۔ د دکا د کاخامن وو۔ سید حبیب، سید ہیات چہ روستو دوی دوار نہ د اولاد سلسلہ خورہ شوی دے۔

(۲) حضرت شیخ خواجہ ابوبکر د دکا یو حوی وو۔ سید خواجہ علی شیر چہ د اولاد یہ شیر کو ریادیری۔ د دکا خور کاخامن وو۔ سید نوروز سید ایل، سید بھائی، سید میان، د دوی نہ یے د اولاد سلسلہ خورہ شوے دے۔

(۳) حضرت سید خواجہ محمد عیسیٰ (د دکا د اولاد شجرہ یہ لاس نہ دے راغلے) د حضرت سید خواجہ محمد ذکر یانہ دے درے واپار کاخامن د اولاد کو مہ سلسلہ چہ یہ قبیلہ علاقہ مہمند ایجنسی کبیر خورہ شو دے۔ د سادات او داخاندان نن ور تہ یو عزیمند قوم دے۔ یہ کبیر و خیلونو او خاندان نو مشتمل دے۔ او یہ پخوانی او موجودہ زمانہ کبیر دیر لوکی لوکی بزرگان او عالمان پکبیر تیر شری دی۔ چہ د دین اسلام دیر شاندار مضبوطی یے کړی دی۔ او نن ہم دیرہ بختورہ کورنشی دے۔ د ساداتو دے د خاندان یہ خصوصی تعریفونو کبیر اہم تعریف

دَدُوئی "جلالی شان" دے۔ او "افتلابی جذبہ" دے۔ مچہ دَین

اسلام دَحمایت۔ سولہ پڑیئے۔ عزت اویاوس

ساتلو دَبارہ ہر وخت او پہ ہر حالت کینے

دَحق آواز پور تہ کوئی او دَکلمہ حق

وئیونہ دریغ نکوی۔ او

ہمیشہ دَحق ملکر تیا

کوی۔ خلائی پاک دَ

دَین اسلام

دَروعلی رہنما

دَبارہ دے

خانلان

عزت

او

برکت

نور

زینت

کوی



حضرت مولانا سید شیخ اخوند محمد یونس

ولادت _____ خاوا (افغانستان) سہ

وفات _____ غلہ دھیر (مردان) ۱۰۵۹ھ

حضرت مولانا شیخ المشایخ اخوند حافظ سید نور العلماء محمد یونس فیضی
 الملقب بہ شیخ نور محمد گیلانی قادری چشتی نقشبندی سہروردی علیہ
 الرحمة دواڈی پینور ہفہ جلیل القدر بزرگ دے۔ چہ افغانستان پہ موضع
 خاوا کہیں پیدا شوے و۔ اوڈ موجودہ شمال مغربی پاکستان پہ سہ او سووات کہیں
 یئے د علم اوعرفان د فیوضاتو خور و لونہ علاوہ د دین اسلام د اشاعت تبلیغ او
 سرلوہی د بارہ مسلسل جہاد و نہ کربیدی۔ اوڈ اسلام پیرغیئے دواڈی پینور د
 شمال۔ شمال مشرقی او مشرقی کوہستانو نو تر آخری سرپورے رسول دے۔
 اوہم داہفہ جلیل القدر بزرگ دے۔ چہ روستو د کا پہ اولاد او خاندان کہیں
 پشت بہ پشت بے شہیرا روحانی پیشوایان او عالمان تیرشیدی۔ چہ دھغوی پہ
 کوششونو او دھغوی د علمی اور روحانی فیوضاتو پہ انوار و باند لاترن ورے
 پورے د املک رو بنانہ دے۔ د حضرت مولانا سید محمد یونس شجرہ د نسب ایسے دے
 سید محمد یونس ابن سید محمد درویش ابن سید نور الدین ثانی ابن
 سید حسام الدین ابن سید نور الدین اول ابن سید ولی الدین الفاضل ابن
 سید زین الدین ابن سید شرف الدین ابن سید السادات شمس الدین ابن سید
 لہ د دوی پہ مزار مبارک چہ کومہ کتبہ د کا۔ پہ ہفے کہیں الفاظ پہ جامی قلم درج دی (خاوا)
 بابا نور العلماء اخوند محمد یونس فیضی معروف بہ شیخ نور محمد پشاور (لہ د کا بل پشور پہ شمال
 کہیں دواڈی لوگو پہ شرح نوے علاقہ کہیں (خاوا) دیکو کلی نوم دے۔ چہ (خاوی)
 ہفے نہ نسبتی نوم دے۔ او پہلہ مناسبت حضرت اخوند محمد یونس پہ (خاوا) بابا نوم
 مشہور دے۔ خاوا دیر مبارک مقام دے۔ د حضرت آقا کبیر بخش استاذ خواجہ احمد خاوی
 ہم دے کئی و و۔

محمد الشاک ابن سید الجنان عبد العزیز ابن سید الشیخ قطب ربانی محبوب
سبحانی مخی "ابن عبد القادر جیلانی الحسینی الحسینی قدس سرہ۔

د حضرت مولانا سید محمد درویش درے بھامن وو۔ سید زین الدین
سید محمود۔ سید محمد یونس علیہم الرحمۃ۔ دلتہ اول د حضرت شیخ سید
محمد درویش اوور پے د دوی ڈرے واپہ بھامنو حالات پہ ترتیب سرکہ درج کرے شی۔
سید محمد درویش

لکہ چہ بکنیں ورتہ اشارہ او شوق حضرت مولانا سید محمد درویش اکیلائی
قادری علیہ الرحمۃ د علاقہ لوگر (افغانستان) پہ خرخ (خاوا) کبن او سید نو۔
پہ یوقامی کتاب کبن چہ د فارسی رے پہ مخصوصہ لہجہ (دری) کبن پہ نظم کبن
لیکے شریڈے۔ (صفت نامہ) نوم ۲۷ دے۔ او دے قلمی نسخہ شہ (اشراقانی) دیو دوسٹ
سرکہ موجود کلا۔ پہ ہفے کبن د حضرت سید محمد درویش ڈرند او ہفوی
چہ کوئے غزا گائے کپیدی۔ د ہفے حالات لیکلی دی۔ پہ دے کتاب کبن روایت دے۔
چہ حضرت مولانا شیخ سید محمد درویش پہ سادات افغانہ کبن نامور سید دے۔
چہ د کافرستان (موجودہ نورستان) پہ درہ بچگلان او درہ پراچگلان کبن غزا گائے
کپیدی۔ د املک ۲۷ فتح کرے وو۔ د دے علاقہ (کافرستان) کفار او مشرکان مسلماناں
کپی وو۔ او چہ کو موکفار و اسلام مقابلہ کو ولہ دفعہ ۲ لہ تیغہ تیرہ کپی وو۔
او د فرستان پہ غلہ کبن د لغمان پہ علاقہ کبن پہ درہ علیشنگ کبن ۲ د
اسلام آباد پہ نوم یوہ مضبوطہ قلعہ جو پڑ کپلہ۔ د پارہ د دے چہ د کافرستان پہ
حالات او واقعات قابو او ساتے شی۔ پہ ہفہ زمانہ اسلام آباد د مجاہدین اسلام
فوجی مرکز وو۔ چہ روستولی علمی مرکز ترینہ جو پڑ شوق وو۔ اوس ورش
بولوی علمی مرکز دے۔ د اسلام آباد یو تعریف د دنیا پہ عجائب کبن شمارے شی۔
چہ د دے ۲۷ چہ ہر خورہ خلق دی۔ کہ ہفہ لوہاران دی۔ کہ توکان پڑی۔
کہ چمیان کہ حولاگان کہ زمینداران او کہ دھقانان دی۔ توں خیل کسب کو

اودینی علمونہ ہم حاصلوی۔ دہ اسلام آباد "نہ بنجے الوٹی۔ واپہ خوار غریب، ہر
خوک چہ کرے د علم دین نہ خبر دار اوڈ لیکو پہ فن، بہ پوہہ وی۔ اودغہ د حضرت
سید محمد درویش کیلانی قادر کی بودا سے فیض ہے۔ چہ ترنن ورٹے جاری ہے۔

پہ دے کتاب کبن ہغہ تول واقعات درج دی، چہ د حضرت سید محمد
درویش پہ قیادت کبن غازیون کو کم جہاد ونہ کپری دی۔ اوڈ کفار و سرکے مقابله
راغلے دی۔ دے کتاب د مطالعہ نہ معلوم پری چہ حضرت سید محمد درویش د محمد
حکیم مرزا (ابن نصیر الدین ہمایون ابن ظہیر الدین بابر بادشاہ) متوفی ۹۹۲ھ
د شہزادگی پہ زمانہ کبن ژوندے وو۔ اوڈ محمد حکیم مرزا د طرف نہ د مملکت کابلستا
د وزیر امنیہ عہد کیتے لولہ۔ اوچہ کلہ د وزارت او حکومتی منصب نہ یتے لاس
واخیست نو دیور و حانی پیشوا پہ حیثیت یتے د اسلام د سیلوپری د پارک د کافرستان
اولغمان پہ تنگو او در و کبن غزا کائے کوڈے اوڈ اسلام رنہ پیتے خورلا ولہ۔ د دوئی
د وفات صحیح تاریخ راتہ معلوم شوئے نہ دے۔ مزار مبارک یتے پہ اسلام آباد کبن دے۔

سید زین الدین کیلانی

د حضرت سید محمد درویش دیوٹوئی نوم سید زین الدین وو۔ د کا تذکرہ پہ
"نسب نامہ" سادات شیخ سید ذکر یاخیل کبن راغلے دے۔ د کا دھوئی نوم وو۔ سید
مصطفیٰ دھغہ دھوئی نوم وو۔ سید سلیمان دھغہ دھوئی نوم وو۔ سید علی
اوبیاد دھغہ دھوئی نوم وو۔ سید سلیمان ثانی، داسے معلوم پری پہلہ د حضرت
سید زین الدین اولاد او خاندان د افغانستان پہ علاقہ کبن آباد وو۔ نور
حالات یتے پہ لاس نہ دی راغلی، کیدے شی چہ دے خاندان حالات د افغانستان
پہ بہت مشرقی کنر او لغمان کبن پیدا شی۔

سید محمود کیلانی

د حضرت سید محمد درویش د دوئی د دویم خوئی نوم وو۔ حضرت مولانا
سید محمود کیلانی علیہ الرحمہ رامپور (ہند) تہ یتے تشریف ورے وو۔

اوهلئے آباد شریعہ و ددوی دفرزند ارجمند نوم و وسید عبد الجلیل دہفہ
 حوی سید عبد اللہ نوم و اودا ہفہ نامور بزرگ دے۔ چہ مفتی غلام سرور
 یے پہ دے الفاظ ذکر کہے دے۔ سید العرب العجم عمدة الاولاد غوث الاعظم
 حضرت شاہ عبد اللہ بغدادی قادری کیلانی و قاسم سوا العزیز دحضرت سید
 عبد اللہ دفرزند ارجمند نوم مولانا سید عبید اللہ و دسلسلہ چشتیہ نظامیہ
 نیازہ بانہ حضرت شاہ نیاز احمد نیاز بریلوی چشتی نظامی قادری علیہ الرحمة
 پہ سلسلہ عالیہ قادریہ کبیرہم دے حضرت سید عبد اللہ فرزند ارجمند سید
 عبید اللہ پہ چشتیہ سلسلہ کبیرہ حضرت شاہ نیاز احمد بریلوی نہ خرقہ د
 خلافت حاصلہ کرے و۔

حضرت سید عبد اللہ پہ سلسلہ قادریہ کبیرہ دخیل والد ماجد سید
 عبد الجلیل خلیفہ و او پہ سابق ہندوستان کبیرہ ددوی پہ واسطہ دقادریہ
 سلسلے فیوضات خوار و۔

سید محمد یونس کیلانی

دحضرت مولانا سید محمد درویش علیہ الرحمة ددویم حوی نوم حضرت مولانا
 حافظ سید اخوند محمد یونس المعروف پہ حافظ نور محمد پشاور علیہ الرحمة دے۔
 چہ دلتہ ددوی تذکرہ پہ تفصیل سوا درج کوئل غواہ و۔

حضرت مولانا سید اخوند محمد یونس ددینی علمونو تحصیل اؤکیل
 دخیل والد ماجد اور پسے پہ ہفہ زمانہ چہ پہ علاقہ لوگر۔ غزنی اوکابل
 کبیرہ کوم عالمان و۔ دہجری نہ کہے و۔ د بغداد شریف دکیلانی ساداتو
 لہ خزینۃ الاصفیاء جلد ۱ ص ۵۱۳۔ دحضرت شاہ نیاز احمد نیاز د ولادت کال
 ۱۱۴۳ھ دے۔ اود وفات کال ۱۲۵۵ھ دے۔

دہ تحفہ سعادت (قلمی) تالیف سید عبد الستار شاہ نظامی نیاز، لکہ چہ روتوبہ
 بحث راشی۔ دے حضرت سید عبید اللہ دمرید نوم و۔ شیخ محمد عظیم کشمیری اودہفہ مرید و
 سید عبد الستار شاہ پشاور و۔

یوہ خصوصاً قاعدہ کا دکا۔ اوہ وہ دادا چہہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر
جیلانی قاتل سرکہ تول نمسی پشت بہ پشت ہر یوہ خیل والد ماجد نہ بہ
سلسلہ قادریہ کبیر بیعت کوی۔ اوخر قہہ خلاف ترینہ حاصلوی۔ ددغے قاعدہ
مطابق حضرت مولانا اخوند محمد یونس ہم دسلسلہ عالیہ قادریہ فیوضات دخیل
والد ماجد نہ حاصل کرکے وو۔ دہغے نہ روسویہ وادی پینسورتہ تشریف
راورے وو۔ اوہ حضرت مولانا عبد الوہاب المعرفی بہ اخون پنجوبابا خدمت
نیکبختی ورتہ حاصلہ شریہ دکا۔ اوہ حضرت مولانا اخون پنجوبابا نہ یہ سلسلہ
چشتیہ صابریہ۔ او سہروردیہ کبیر خلاف حاصلہ کرکے وکے۔ او
یہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کبیر یہ حضرت سید آدم بنو کزہ خرقہ خلاف
موند لے وکے۔

حضرت مولانا سید محمد یونس پیر طریقت حضرت مولانا اخون پنجو
بابا چہہ دسلطان محمود کون بہ منکر تیا کبیر داباسیندھ کوہستان پہ
علاقہ کبیر کوم جہاد و نہ کریدی۔ مخکبیر د اخون پنجوبابا بہ تذکرہ کبیر دہغے
بیان بہ تفصیل سرکہ درج شویہ۔ چہ ہر کھہ اخون پنجوبابا دخیل عمر پہ
آخری حصہ کبیر د موجودہ ضلع ہزارہہ د موضع مانکرانہ (چہہ دغلانہ د
گدون قوم د سالار قبیلہ خلق آباد وو) راروان شو۔ اوہ موجودہ ضلع پینسور
موضع اکبر پورہ نہ یہ تشریف راور۔ نوہ اباسیندھ کوہستان پہ علاقہ کبیر چہہ
کوم غیر مسلم قومونہ آباد وو۔ اوہ غوثی تہہ د اسلام پیغام رسول د پارہ د جہاد کومہ
سلسلہ یہ شروع کرکے وکے۔ دغلہ دینی فریضہ یہ خیلونامور و خلیفہ کانو نہ
سپارے وکے۔ ہر یوہ خلیفہ لے یہ د مختلفو پستونو قبائلو د غازیانو د لبر و نوہ پارہ
جداجدا بیرغ و کرکے وو۔ چہہ دہغو خلیفہ کانو نوہ موندہ دادی۔

حضرت مولانا شیخ اخوند ملا مست علیہ الرحمہ لے یہ چہہ
ملا مست
کوم بیرغ و کرکے وو۔ دہغے دلانہ د باہر۔ مہمند۔ خیرد

علاقہ ترکلائی۔ مہمند۔ شنواری، ملاگوری، صافی وغیر قبیلو غازیان را جمع دو۔
 اخوند سالاک | حضرت مولانا اخوند سالاک دبیرغ دلانید دکرلائی قوم
 قبائل نکه آفریدی، خٹک، خٹوان، اتمانخیل شامل وو۔
 جہاد ونہیے کول دجہاد پارا ددوئی دلسکر د راجع کید لو مرکز کا تہنگ وو۔
 حضرت سلطان محمود دگدون قوم ددو کا مشہور و قبیلو
 سالار او منصور قومی مشرانو حکمران وو۔ بہ علاقہ ہزارا
 او کوہستان مہابن کبن چہ دگدون قوم کو مخلق آباد وو۔ دھغ غازیانو دجہاد
 بیرغ ددو کا پہ لاس کبن وو۔

اخوند محمد یونس | حضرت مولانا اخوند محمد یونس علیہ الرحمۃ تہیے دیوسف
 اومند نرد وکا مشہور و قبیلو د غازیانو بیرغ ورکریے وو۔
 حضرت مولانا حافظ اخوند سید محمد یونس دبیرغ دلانید ددو وار و قبیلو
 خاق چہ دجہاد پارا کو م خاٹی تہ بہ راغونہیدل۔ ہغہ دجہاد مرکز د موجودہ
 طوم ونوے کلی نہ مغرب طرفتہ د کلیانری نہ قبلہ غارے تہ د "طور وپ ہیری"
 پہ مقام وو۔ پہ دغہ مقام ددلازاک قبیلے د اقتدار د زمانے راسے د ساد او خاندانونہ
 آباد وو۔ ہر کلہ چہ حضرت مولانا سید اخوند محمد یونس علیہ الرحمۃ دغہ مقام
 لہ د ملا مست متوفی سنہ ۱۰۵۰ھ حالاتو د پارا ملاحظہ کریں شیخ کتاب "افغان مورخین"
 کہ حضرت مولانا اخوند سالاک او حضرت مولانا پیر سباک دوارہ و نرہ او پہ قول د
 اخوند ر ویرہ (تذکرۃ الابرار ص ۱۳۲) دوئی پہ قام خٹک وو۔ د مولانا سالاک پہ نوم یوکلے
 قندھار پہ ارغنداب نوے علاقہ کبن (خال) او بل کلے د ضلع مردان پہ علاقہ بایزائے کبن
 لونڈ خورنہ مشرق طرفتہ (سالاک) نوے موجود دے۔ مزار مبارک شہ بابا سید کوہستان
 پہ کابل بگرام کبن دے۔ پہ سنہ ۱۰۵۰ھ کبن وفات شریڈے۔ ددو وار و اخوند سباک د نوے
 ضلع بپینور پہ علاقہ کبن پہ موضع وی کبن، سید لو۔ حضرت شیخ رحمان صاحب مہبت
 نہ فیض حاصل کریے وو۔ روسو نوے مشہور سید پہ غارہ دیکوم کی کبن چہ او سید لو
 ہغ کلے ددوئی د نوم بہ مناسبت سرکہ پہ "پیر سباک" نامہ یاد کری۔ مزار مبارک شہ د ضلع
 مردان علاقہ سد نوم پہ موضع رستم کبن دے۔ (شر)

د جہاد د لنگر و د پارہ فوجی مرکز اکر کھولو۔ نو بہ دفعہ مناسبت سرکا د اٹائی پہ
جہاد گئے "نوم مشہور شو۔ چہ نن ورخے د کثرت استعمال پہ وجہ پہ" جات گے
نامہ یادیری۔ لکہ چہ یکنکب ذکرا و شو د حضرت اخون پنجو بابا دے تہو نامور
مخلفہ کا نو د اباسیند کوہستان۔ کوہستان سوات۔ دیر۔ باجوہ۔ (ساو۔ ناری۔
نرمات۔ بیلیم) او د سمت مشرقی افغانستان پہ علاقہ کافرستان باندے غزا گلے
او کپلے۔ او د اسلام د تبلیغ و نشر و اشاعت حق یے ادا کپ۔

حضرت حافظ، سید، اخون محمد یونس گیلانی درے و دو نہ کپری وو۔

۱ د دوئی دیوے بی بی نوم حضرت "آلینہ" علیہا الرحمۃ وو۔ چہ د حضرت اخون
پنجو بابا لوری بی وے۔ د ہفے نہ یے دو کا من پیدا شری وو۔ دیو نوم حضرت
اخون محمد یونس او د نوم حضرت اخون محمد عنایت اللہ۔

۲ د دوئی دویمہ بی بی اُم ولیدہ وے۔ چہ د ہفے "جہان آرا" نوم وو۔ د دے بی بی
یے چہ کو م فرزند ارجمند پیدا شری وو۔ د ہفے نوم حافظ اخون محمد فیض
دریمہ بی بی یے حضرت مولانا شیخ المشائخ محمد عمر المعروف "پیر سبک"
۳ لوری بی وے۔ چہ د ہفے "بیکم" نوم وو۔ د ضلع مردان تحصیل صوابی د موضع
پرمولی پیران یے د د غلہ بی بی اولاد دے۔

حضرت مولانا اخون محمد یونس د زہد اور ریاضت، تقویٰ اور پرهیز
کاری، دینی علمونو د درس او تد ریس د روحانی فیوضاتو د خوراک و لو
او د دین اسلام د تبلیغ د پارہ د مجاہدانہ کارنامو انجام تہ رسولونہ پس پہ
۱۵۹ھ کن دے دینانہ سفر او کپراو پہ مقام د "غلہ دھیر" ضلع مردان کنر یے
مزار جو کپلے شو۔ او د دوئی د نوم پہ مناسبت سرکا د غلہ مقام ہم نن ورخے پہ "خاؤر"
نامہ یادیری۔ د ولادت صحیح تاریخ یے راتہ معلوم شوے نہ دے۔ علیہ الرحمۃ

د دوئی د اولاد د تذکرہ

ہر گاہ چہ د تیر و شو درے سو کا کونو راسے د حضرت مولانا اخون یونس علیہ الرحمۃ

اولاد پشت پہ پشت ددین اسلام دیر شاندار خد متونہ کھیدی۔ اولکہ چہہ مخکنے
ورہ اشارہ شوید کہ پدے مبارک خاندان کین دیر لوی لوی عالمان او بزرگان تیر
شویدی۔ چہہ روستو خائی پہ خائی ثمر بن پدے کتاب کین پہ دوئی کین د بعض
مشاہیر و حالات بہ یہ اختصار سرکہ مخنے نہ راشی۔ پہ دے وجہ د مناسب معلوم پری
چہہ دلہ د حضرت خاؤ و بابا د اولاد پہ حقلہ پہ اختصار سرکہ تذکرہ درج کرے شی۔

د حضرت اخون پنجو بابا حضرت آئینہ بی بی نہ یے چہہ کوم دوہ خامن
عنایت اللہ وو۔ پہ ہغوی کین د مشرؤم وو۔ عنایت اللہ۔ د دلا دوہ خامن وو۔

(۱) جلال الدین (۲) شرف الدین، د شرف الدین دوہ خامن وو۔ (۱۱) امام الدین
(۲) ظہیر الدین، بیاد ظہیر الدین دوہ خامن وو۔ قیام الدین۔ ضیاء الدین۔
(لا ولد) او د قیام الدین یو خوی وو۔ عین الدین (لا ولد) او د دوئی نہ روستو
ددے خاندان سلسلہ ختمہ شوے دک۔

د اہقہ نامور عالم اور روحانی پیشوا دے۔ چہہ پہ محمد یوسف یوسف
محمد یوسف نامہ مشہور دے۔ او د پستورے او ادب دوہ نامور صوفی شاعر
حضرت عبد الرحمان بابا سر بنی مہمند، او حضرت شیخ اخوند بابا جو جان لغمانے
علیہم الرحمۃ د واپر د دوئی شاگردان وو۔ حضرت مولانا اخوند محمد یوسف
علیہ الرحمۃ د حضرت اخوند سالاک بابا پہ ملکر تیا کین د کوہستان دیر پہ علاقہ
لریم او برجم کین حصہ اخیستے۔ د ولادت او وفات تاریخونہ یے راتہ معلوم شوی نہ کی۔
مزار مبارک یے د خیل والد ماجد سرکہ یہ موضع خاؤ و (طور و) کین دے۔

د حضرت مولانا اخوند محمد یوسف علیہ الرحمۃ یو خوی وو۔ چہہ
ولی محمد دھقہ نوم وو۔ ولی محمد، د اہقہ جلیل القدر عالم و ممتاز عارف وو۔
چہہ نادر شاہ افشار خیل دربار تہ سرکہ د نور و درے اہل سنت و الجماعت عالمانو
او قومی مشرانو غونستے وو۔ چہہ د ایران د مجتہد العصر عالم سرکہ بخت او کپری۔
د مولانا ولی محمد د درے نور و ملکر و نومونہ داد سی۔

(۱) حضرت مولانا عبد الرشید قریشی ملتانی چاہ دَصلع مردان پہ موضع لنگر کوتہ (امار ڈکھٹی) کبیں اوسیدہ۔ لوئی فاضل عالم وو۔ اوڈ پستوڑیہ مشہور دینی کتاب (رشید البیان) مؤلف دے۔

(۲) مولانا صاحب دَ موضع "سرہاچینہ" (تحصیل صوابی ضلع مڑان) ددوی نوم راتہ معلوم شومے نہ دے۔

(۳) ملک ناز و خان مند نرد قومی مشر پہ حیثیت۔

ھر کلہ چہ بحث جو پرتو۔ نوباد جو ددے چہ دَ ایران ہفہ مجتہد العصر عالم شکست اوخو پرتو۔ بیامہم نادر شاہ افشار او لکیدہ دا اخلور واپرائے وینول او دغزنی پہ بندی خانہ کبیں یے قید کرل۔ خہ برہ زمانہ پس حضرت مولانا سید ولی محمد او ورسرہا یوبل عالم چہ غالباً مولانا عبد الرشید قریشی وو۔ دواپہ ہلتہ دغزنی پہ بندی خانہ کبیں وفات شول۔ اوزیا رتوئے یے پہ غزنی کبیں جو پرتول۔ اوبیا چہ احمد شاہ ابدالی بادشاہ شول نو ملک ناز و خان او ورسرہا مولانا صاحب دَ سرہاچینہ یے دَ بند نہ آزاد کرل۔ او ہغوی واپس مچیل وطن تہ راغلی وو۔ دحضرت مولانا سید ولی محمد درے خامن وو۔

دَ مشر خوی نوم یے وو۔ حضرت سید تاج محمد۔ ددہ دوکہ خامن وو۔

تاج محمد

(۱) سید نظام الدین (۲) سید جمال الدین۔ دَ سید نظام

الدین دَ خوی نوم محبوب شاہ وو۔ دَ ہفہ دوکہ خامن وو۔ دواپہ صاحب شالاولد

(۲) حضرت شاہ چہ ددہ دَ خوی نوم حسین شاہ وو۔ او دحضرت جمال الدین خوی

نوم عرب شاہ و دچہ دَ ہفہ دَ خوی نوم فضل شاہ وو۔ او دَ ہفہ دَ خوی سید اصغر نوم دو۔

دحضرت مولانا سید ولی محمد ددوی خوی نوم سید محمد وو۔ ددوی

سید محمد

دوکہ خامن وو۔ حضرت سید معظم شاہ او حضرت سید محمد سعید

داد واپہ رونہ جلیل القدر عالمان دقرآن حافظا د اوجتے مرتبہ لرونکی عرفان وو۔

سید معظم شاہ | حضرت مولانا سید محمد معظم شاہ د عالم دین ابتدائی کتب لکھنے
خپل والد ماجد نہ لوستلی وو۔ او دھنے نہ روستو د موضع شیخ

جانا (تحصیل صوابی ضلع مردان) د حضرت مولانا محمد ضیاء علیہ الرحمۃ نہ پہ
تولودینی علمونو کسب درجہ د فضیلت حاصلہ کرے وه۔ او دھنے نہ روستو
یہ سلسلہ نقشبندیہ کسب د حضرت اخوند محمد صدیق د بشو نرکی نہ خرقہ د
خلافت حاصلہ کرے وه۔ د پستورے ادیب او شاعر هم وو۔ یو کہ منظومہ پستو
الف نامه تریہ یادگار پاتے دے۔

۱۔ حضرت بدرالعلماء مولانا سید معظم شاہ شہر حامن وو۔ حفیظ ا
حمید اللہ، حبیب اللہ، عبد اللہ، فیض اللہ، سعد اللہ د اشیر واپار و نرہ
فاضلان عالمان او د قادریہ، چشتیہ، صابریہ، نقشبندیہ طریقے بزرگان وو۔
پہ دوئی کسب حضرت مولانا سید اخوند حفیظ اللہ (متوفی سنہ ۱۳۳۷ھ)

پہ سلسلہ قادریہ او نقشبندیہ کسب د خپل والد ماجد نہ او پہ سلسلہ چشتیہ کسب
د حضرت مولانا سید ذکر میاں صاحب چشتی صابری نہ خرقہ د خلافت حاصلہ
کرے وه۔ د حضرت اخوند صاحب سوات او د دوئی ترمیخہ پر خلو مہ لعل وو۔ د حضرت
مولانا حافظ سید حفیظ اللہ پنخہ حامن وو۔ د پنخہ واپار و نرہ د حضرت ذکر
میاں صاحب شاگردان وو۔ او قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ مسلک یے لولو۔ نومو نہ یے دادی۔

۲۔ حضرت مولانا محمد ضیاء لوی عالم، کامل بزرگ تیر شیریدے۔ د علم فقہ پہ گز و کتابو
د دوئی حاشیہ موجودی دی۔ او د محمد عمر شمسو علیہ الرحمۃ سرہ مرید وو۔ او حضرت
میا صاحب ور نہ د عافو میله وه چہ خلائی پاک یے د علماء روزگار سر آمد کرے۔ مہ پہ دیوان
حافظ لوی مطبوعہ نسخہ کسب چہ د حافظ محمد معظم کومہ الف نامه شاملہ وه اولیے شری
دادے۔ الف اول د کائناتو۔ نور د پاک نبی لوی خات وو۔ او پہ دیوان حافظ کسب دے
الف نامه دی (۱۶) یو کہ پکین خپل حافظ اپوری عبد المقتدر دے (۲) د حافظ محمد معظم
شاہ دے (۳) د حافظ حضرت شاہ د چرچو ر ضلع مردان دے۔ (اثر)

(۱) مولانا محمد اسحاق متولد ۱۲۵۴ هـ دکه دوک حاکم و و. عبد الشکور مرحوم

مولانا حافظ سید امین الحق (پہن ورختہ جامع مسجد شیخوپورہ کتب خطیبیہ)

(۲) مولانا محمد اسماعیل (متولد ۱۲۲۹ هـ) ددوئی دوک حاکم و و. مولانا لطف الرحمان

حافظ (مرحوم) مولانا حافظ فیض الرحمان زاد مجدلہ۔ دمولانا لطف الرحمان درے

حاکم و و. ظہور الحق، نور الحق، عزیز الحق او دمولانا حافظ فیض الرحمان

یو حوٹی۔ سید عبد الحق سلمہم اللہ۔ حضرت مولانا سید اسماعیل (مما اثر)

استاذ و و. مناقب غوثیہ ددوئی تالیف دے۔

(۳) مولانا محمد اسرائیل شہید (متولد ۱۲۴۳ هـ) داھوہ نامور عالم دے پجہ د

۱۲۹۵ھ نہ ترستہ پورے د وادی پپینورا و افغانستان پہ علاؤ کتب پہ پولو
غزاکا لوکسن شریک و و. اوپہ روحانی طریقہ سرلحہ (اثر افغانی) مری او بشق دے۔

(۴) مولانا عبد الجمیل (متولد ۱۲۸۵ هـ) فاضل عالم، ادیب او مورخ، و لفظ او خطیب

و و. دپاک و ہند د نامور عالمانہ دے درس لوستلے و و. تذکرہ جمیل ددوئی تالیف دے۔

دکھ درے حاکم دی۔ لطف اللہ، عنایت اللہ، حافظ امانت اللہ (درے واپہ ژوندی دی)

پہ ددوئی کتب (۱) لطف اللہ دوک حاکم دی، سلامت اللہ، شرافت اللہ (۲) عنایت اللہ

دوک حاکم دی، اسرار الرحمان، مشتاق الرحمان (۳) د امانت اللہ دوک حاکم دی۔

اظہار اللہ، طیب اللہ۔

(۵) مولانا عبد المجلیل (متولد ۱۲۹۰ هـ) فاضل عالم و و. دمنقول و معقول درس

بہ دے کولو۔ ددوئی درے حاکم دی۔ حافظ عبد النبی، عبد العظیم، عبد الغنی۔

د حضرت مولانا حافظ اخوند سید محمد د دریم حوئی نوم محمد سعید و و۔

محمد سعید | پیر لوطی فاضل عالم او کامل عارف و و۔ د حضرت شیخ المشائخ فضل

احمد معصومی المعروف حضرت تاجی صاحب د پپینور نہ دے پہ سلسلہ نقشبندیہ

کبن خرقہ د خلافت حاصلہ کرے و و۔ ددوئی دوک حاکم و و۔ سید محمد میر۔ سید

محمد غلام، د سید محمد میر دوک حاکم و و۔ محمد اکرم (لا ولد) عبد الوہاب، او د

مولانا سید محمد غلام بختہ خاں و و. عطا محمد. محمد اکبر. محمد اعظم. علی اصغر۔

سید سلطان۔

سید حافظ محمد رفیع کھیلانی

حضرت مولانا حافظ سید اخوند محمد یونس کھیلانی المعروف بہ خاؤ و بابا
 دھفہ بی بی نہ چہ ام ولدہ و لا۔ دھفہ نہ چہ کوم خوی شوم و و۔ دھفہ نوم حضرت
 مولانا حافظ سید اخوند محمد رفیع علیہ الرحمۃ و و۔ دہلا دھوی نوم و و عبد اللہ
 دھفہ خوی و و محی الدین چہ دھفہ شہر خاں و و۔ نیاز الدین (لا ولد) فضل الدین
 (لا ولد) سراج الدین (لا ولد) بدر الدین، محمدین، میر ملک، بہ دوئی کبیر حضرت
 بدر الدین درے خاں و و۔ (۱) قطب الدین چہ دھفہ خاں و و۔ عبد الحکیم عبد العظیم
 (۲) غفران الدین چہ دھفہ خوی و و سید شہزادہ (۳) رفیع الدین چہ دھفہ دو خاں
 و و۔ قیاس الدین، سید حسین، بدوئی کبیر بیا د قیاس الدین دو خاں و و۔ رحیم الدین
 رحمان الدین، دریمان الدین دو خاں و و۔ غالب الرحمان، کلیم الرحمان، او د رفیع الدین
 د دوئی خوی سید حسین یو خوی و و۔ سید حافظ سراج الدین۔

او حضرت مولانا سید محی الدین د پنجم خوی سید محمد الدین دو خاں
 و و۔ (۱) سید نجم الدین چہ دھفہ دھوی سید شجاعت نوم و و (۲) سید زین الدین
 چہ دھفہ دھوی سید غلام نوم و و۔

لکہ چہ بخکبیر و رتہ اشارہ او شوہر ککہ چہ د کھیلانی ساد او د دے
 بخنوم خاندان د نامور و عالی او عرفانی شخصیتونو بہ ذریعہ د تیر و شو
 درے سو و کلونو ماسے بہ قول شمال مغربی پاکستان کبیر د فیوضاتیوہ لویہ
 سلسلہ جاری دہلا۔ بہ دے وجہ د دوئی حالات پہ تفصیل سرہ
 دلتہ درج کرے شول۔ خدائی پاک دے د دوئی احبر نور ہم
 زیات کپی -

علیہم الرحمۃ والغفران -

تذکرہ اولیائے پاکستان افغانستان

دمشوق او مغربی پاکستان مشاہیر
اولیاء اللہ او عالمانو حالات

روحانی رابطہ

او

روحانی ہتھون

جلد دوم

مؤلف

عبدالعلیم اثر افغانی

مکتبہ حضرت سید نجات قلندر

قریہ حق سیدان